

کتب تاریخ حدیث اور تفسیر کا پتھر

# تکفیر جنات و شیاطین

امام جلال الدین سیوطی کی تالیف

لَقُطُّ الْمَرْجَانِ فِي أَحْكَامِ الْجَانِّ

اردو ترجمہ و تشریح و تخریج اساتذہ

مولانا امداد اللہ انور

سابقہ معین التحقیق مفتی جمیل احمد حقانوی جامعہ شرفیہ لاہور

دارالمعارف

عربی و عربی حکایات

احکام و مسائل

کثرت اثر میں مکاریاں

تاریخ جنات و شیاطین  
قبل از آدم

خفاقت کے اعمال و تقاضا

جنات و شیاطین



# تاریخ جنات و شیاطین

امام جلال الدین سیوطی کی نادر تالیف

لَقَطُ الْمَرْجَانِ فِي أَحْكَامِ الْجَانِّ

اردو ترجمہ و تشریح و تخریج احادیث

مولانا امداد اللہ انور

سابقہ معین للتحقیق ہفتی جمیل احمد حقانوی جامعہ شرفیہ لاہور

دارالمعارف

عنایت پور، تحصیل جلالپور، پیر والا، ملتان



## کاپی رائٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں

تاریخ جنات و شیاطین

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر 10256

ادنیٰ اور فنی تمام قسم کے حقوق ملکیت مولانا مفتی امداد اللہ انور صاحب کے نام پر رجسٹرڈ اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی مکمل یا منتخب حصہ کی طباعت، فوٹو کاپی، ترجمہ، نئی کتابت کے ساتھ طباعت یا اقتباس یا کمپیوٹر میں یا انٹرنیٹ میں کاپی وغیرہ کرنا اور چھاپنا مفتی امداد اللہ انور صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر کاپی رائٹ کے قانون کے تحت ممنوع اور قابل مؤاخذہ جرم ہے۔

امداد اللہ انور

تاریخ جنات و شیاطین

اردو ترجمہ: "لقطہ المر جان فی احکام الجان" امام جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ

علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم

رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان

استاذ العلوم والفنون جامعہ قاسم العلوم ملتان

سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

سابق معین التحقیق مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کراچی

سابق معین مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

سابق استاذ دار العلوم الاسلامیہ اقبال ٹاؤن لاہور

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر 10256

عزیز اللہ رحمانی دار المعارف ملتان

تاریخ اشاعت: ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ بمطابق اپریل ۱۹۹۷ء

۴۳۲ اعلیٰ طباعت، خوبصورت جلد

132/- روپے

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم، گل گشت ملتان

مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد

مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان

مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان

مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

ادارہ بیت القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7- اسلام آباد

مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

مظہری کتب خانہ، گلشن اقبال، کراچی

فیروز سنز، لاہور-کراچی

مکتبہ رحمانیہ الاسلامیہ اردو بازار لاہور

مکتبہ شہداء شہید اردو بازار لاہور

ادارہ اسلامیات دار کلمی لاہور

مکتبہ گلشن مع کتب اسلامی لاہور

مکتبہ کتب خانہ آرام باغ کراچی

ادارہ اقبال اعلیٰ طاہر نیوز پیپر صدر کراچی

دارالاشاعت اردو بازار کراچی

مکتبہ زکریا پوری ٹاؤن کراچی

اسلامی کتب خانہ، موری ٹاؤن کراچی

مکتبہ جدید بیرون مرکز راسخونڈ

مکتبہ رشیدیہ بازار اوپنڈی

اور ملک کے بہت سے دینی کتب خانے



۱۰	تذکرہ الہی
۲۰	تذکرہ الہی
۳۰	تذکرہ الہی
۴۰	تذکرہ الہی
۵۰	تذکرہ الہی
۶۰	تذکرہ الہی
۷۰	تذکرہ الہی
۸۰	تذکرہ الہی
۹۰	تذکرہ الہی
۱۰۰	تذکرہ الہی



## فہرست تاریخ جنات و شیاطین

حالات امام جلال الدین سیوطی  
عکس تحریر امام جلال الدین سیوطی  
خصوصیات تاریخ جنات و شیاطین  
تاریخ جنات و شیاطین کے متعلق قابل لحاظ امور  
احوال جنات پر لکھی جانے والی کتابیں  
حالات امام ابن ابی الدنیا  
مصنف آکام الرحمان  
عکس تحریر مصنف آکام الرحمان  
مفکرین جنات و شیاطین کا رد  
اختتام مقدمہ از مترجم غفرلہ  
ابتداء کتاب تاریخ جنات و شیاطین

### وجود جنات

جن کا معنی اور تعریف  
جن کون ہیں؟  
جان کون ہے  
جن کو جن کہنے کی وجہ  
شیطان کون ہیں۔  
مردہ کون ہیں۔  
جنات کے درجات  
جنات کے وجود پر سب مسلمان متفق ہیں۔  
فرقہ قدریہ کی رائے

### ابتداء جنات

جنات حضرت آدم علیہ السلام سے دو ہزار قبل پیدا ہوئے  
انسانوں سے پہلے زمین پر جنات رہا کرتے تھے۔  
ابو الجنات کی خواہشات  
ابلیس کب سے زمین پر رہنے لگا؟  
فرشتوں نے تخلیق آدم پر کیوں اعتراض کیا؟  
جنات کس دن پیدا ہوئے؟  
کوئی مخلوقات پہلے اور کوئی بعد میں پیدا ہوئیں؟

۳۴  
۳۵  
۳۶  
۴۰  
۴۳  
۴۵  
۴۵  
۴۶  
۴۹  
۵۰

۵۰  
۵۰  
۵۱  
۵۱  
۵۱  
۵۱  
۵۱  
۵۱  
۵۲  
۵۲

۵۳  
۵۳  
۵۴  
۵۴  
۵۵  
۵۷  
۵۷

## جن و انسان کی اصل

ان کا آگ سے پیدا ہونے تو ان کو شہابے کیسے جلا سکتے ہیں؟

### جنات کی شکلیں

جنات نظر آسکتے ہیں۔  
انسان لطیف ہیں  
جنات کو خوبصورت آگ سے پیدا کیا گیا۔  
جنات دوزخ کی آگ کے سترویں حصہ سے پیدا ہوئے۔  
ان و شیاطین سورج کی آگ سے پیدا ہوئے۔

### جنات کی اقسام

جنات کی تین قسمیں  
جنات کی تین قسموں کی ایک اور حدیث  
بعض کتے جنات ہیں۔

### مختلف شکلیں بدلنا اور انسان وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہونا

کالا کتا شیطان ہے  
جنات کس کس شکل میں آسکتے ہیں۔  
جنات کو قتل کرنے کا طریقہ۔  
جنات کا اپنی صورت بدلنے کی حقیقت  
غیلان جادوگر جنات ہیں۔  
جب غیلان نظر آئے تو انسان کیا کریں؟  
حکایت  
دوا انگشت کا جن  
بعض کتے اور اونٹ جنات میں سے ہوتے ہیں۔  
بعض سانپ جنات ہیں۔  
سرخ شدہ جن سانپ کی شکل میں۔  
جادوگر جنات کا علاج

### جنات کا کھانا پینا اور نکاح۔۔۔ ۷۳

جن کیا کھاتے ہیں؟  
ایک جن کی اپیل  
بڑی کوئلہ لید غذا ہے۔  
حضور کی جنات کے وفد سے ملاقات اور غذا کا تحفہ

۵۸  
۶۱  
۶۱  
۶۳  
۶۳  
۶۳  
۶۳  
۶۴  
۶۴  
۶۵  
۶۷  
۶۷  
۶۸  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۰  
۷۰  
۷۱  
۷۱  
۷۱  
۷۲  
۷۲  
۷۶  
۷۶  
۷۶  
۷۷



شیطان بائیں ہاتھ سے کھانا پیتا ہے۔  
کھانے سے پہلے بسم اللہ شیطان کو کھانا کھانے سے روک دیتی ہے۔

## نکاح و نسل --- ۸۲

جنات کی کثرت اولاد  
ابلیس کی بیوی  
ابلیس نے اندھے دیئے

## جن کا انسان سے اور انسان کا جن سے نکاح --- ۸۳

شیطان انسان کی اولاد میں کیسے شریک ہو سکتا ہے۔  
چھڑا کیسے پیدا ہوتا ہے؟  
اولاد کو شیطان سے بچانے کا طریقہ  
جن و انسان کے اشتراک سے پیدا ہونے والی اولاد کا نام  
ملکہ بلقیس کا باپ جن تھا  
جن کی صحبت سے عورت پر غسل ہے  
انسان میں شیطان کی مشارکت  
جن کا بیٹا

## جن کے انسان سے اور انسان کے جن سے جواز نکاح میں شرعی اختلاف --- ۸۹

زید العمی کی دعا  
جنات میں بھی فرقتے ہیں۔  
جنات میں زیادہ بڑا مرد شیعو کا ہے  
عجیب حکایت  
خطرناک جن بیوی کی حکایت  
خوبصورت جن بیوی کی حکایت  
وحشی جن عورت کا واقعہ  
حنابلہ کا مذہب  
شافعی مذہب

## جنات کے گھر

گندے مقامات جنات کے گھر ہیں۔  
بیت الخلاء جنات کے گھر ہیں۔  
بیت الخلاء کی دعا۔  
بسم اللہ جنات کے سامنے پردہ ہے۔

حضور بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا پڑھتے تھے؟  
گندی ٹالی میں پیشاب نہ کریں  
مسلمان اور مشرک جنات کے گھر کہاں کہاں ہیں  
شریر جنات کہاں رہتے ہیں۔  
گوشت کی چکناہٹ والے کپڑے میں رہتے ہیں۔  
جنات کے سامنے شرمگاہوں کے پردہ کی دعا  
بل جنات کے گھر ہیں۔  
جنات پانی میں بھی رہتے ہیں۔  
رات کا پانی جنات کیلئے ہے۔  
پانی کے جوڑ جنات کی جگہیں ہیں۔  
قصائے حاجت کیلئے ننگے سر نہ جائے۔

## جنات شریعت کے مکلف ہیں

جنات کے مکلف ہونے پر اہل نظر کا اجماع ہے  
جنات میں سے کوئی نبی اور رسول نہیں ہوا --- ۱۰۹  
حضور سے پہلے جنات میں سے نبی ہوئے ہیں؟  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر

## حضور جن وانس کے نبی ہیں

جنات کو مومن اور مسلمان ہونا لازمی ہے۔  
ایک جن صحابی کی شہادت کا عجیب واقعہ  
شہید جن سے خوشبو۔ جنات کی جنگ  
ایک صحابی جن کی وفات کا واقعہ  
آپ کے پاس جنات کے کئی وفد آئے تھے۔  
شیاطین کا آسمان سے باتیں چرانا کب بند ہوا۔  
جنات کے وفد محبین کی حضور سے ملاقات  
حضور نے جنات کے سامنے سورۃ الرحمن تلاوت فرمائی  
شیطان کے پڑ پڑنے کا عجیب قصہ  
ابلیس کا پڑ پڑنا جنت میں۔

دو عیوں پر ایمان لانے والا جن صحابی  
جنت میں جنات کا نکاح  
جنات پر ظلم کرنا حرام ہے۔  
آسیب کو بھگانے کا طریقہ  
جنات کے متعلق مختلف مسائل



- ۱۲۵ جنات کافر ہیں یا مسلمان  
۱۲۵ جنات کے مختلف فرقے  
۱۲۵ جمع سنت آدمی جنات پر زیادہ بھاری ہے  
۱۲۵ تہجد کی نماز پڑھتے ہیں  
۱۲۶ جنات تلاوت سنتے ہیں۔  
۱۲۷ جنات اور شیاطین تلاوت قرآن کرتے ہیں؟  
۱۲۷ جنات کی مساجد  
۱۲۸ سانپ کی شکل میں عمرہ کرنے والا جن  
۱۲۸ عمرہ کرنے والا ایک اور جن  
۱۲۹ طواف کرنے والے جن کے قتل پر جنگ  
۱۲۹ عمرہ کرنے والا جن سانپ  
۱۳۰ ختم قرآن میں جنات کی حاضری  
۱۳۰ جنات کی نماز کی جگہ  
۱۳۱ حضور سے قرآن کا لقمہ لیا۔  
۱۳۱ لیووں والے گھر میں داخل نہیں ہوتے۔  
۱۳۱ حضور کیلئے سلام کا پیغام۔  
۱۳۲ ایک جن کی محدث سے ملاقات کا عجیب قصہ  
۱۳۲ دو جنوں کو خوشخبری  
۱۳۲ جنات کو حج کی دعوت ابراہیمی۔  
۱۳۲ خطرناک واقعہ  
۱۳۶ جن کی افتاء میں انسان کی نماز  
۱۳۶ جنات کے ساتھ انسانوں کی نماز  
۱۳۷ موزن کے لئے روز قیامت گواہی دیں گے۔  
۱۳۸ حدیث کی روایت کرنے والا جن  
۱۳۹ ایک اور جن کا واقعہ  
۱۴۰ ایک اور راوی حدیث  
۱۴۰ راستہ پر مردہ جن  
۱۴۱ ایک اور روایت  
۱۴۲ آسمانوں کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کہاں تھا۔ جن راوی کو دیکھنے والی عورت  
۱۴۳ نبی کے خلاف بھڑکانے والا شیطان قتل ہوتا ہے۔  
۱۴۳ سورۃ یس کا فائدہ  
۱۴۳ نماز چاشت کی درخواست  
۱۴۵ سورۃ النجم میں حضور کے ساتھ سجدہ کیا۔  
۱۴۵ سورۃ حج میں تلاوت کے دو سجدے

- ۱۳۶ جن صحابی کا ۲۱۹ھ میں انتقال  
۱۳۶ جو جن سانپ کی شکل میں مارا جائے اس کا قصاص نہیں  
۱۳۶ پہلا واقعہ  
۱۳۷ دوسرا واقعہ  
۱۳۸ جن کا روایت حدیث کا معیار  
۱۳۹ ابلیس بازاروں میں جھوٹی حدیثیں سنائے گا۔  
۱۳۹ شیاطین انسان کی صورت میں ظاہر ہو کر دین میں فساد کریں گے  
۱۵۰ مذکورہ اشارہ کی مزید تفصیل  
۱۵۱ مسجد خیف میں قصہ گوئی کرنے والا شیطان  
۱۵۱ مسجد منی میں من گھڑت حدیث سنانے والا شیطان  
۱۵۲ مسجد حرام میں من گھڑت حدیث سنانے والا۔  
۱۵۲ روایت حدیث کا ایک اصول

### جنات کا ثواب و عذاب

- ۱۵۲ کافر جنات دوزخ میں جائیں گے  
۱۵۲ مومن جنات کا حکم

### جنات جنت میں جائیں گے

- ۱۵۸ جنت میں انسان جنات کو دیکھیں گے، جنات انسانوں کو نہیں۔  
۱۵۹ مومن جنات جنت میں اللہ کی زیارت کریں گے  
۱۵۹ جنات جنت میں کیا کھائیں گے  
۱۶۰ جنات مقام اطراف میں رہیں گے۔

### جنات کی موت

- ۱۶۲ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب  
۱۶۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذہب  
۱۶۳ ابلیس کا بوڑھا پاپا اور جوانی  
۱۶۳ انسان کے ساتھ کتنے شیطان ہوتے ہیں۔  
۱۶۳ شیطان کے والدین کنوارے ہیں۔  
۱۶۳ درازی عمر کا عجیب قصہ  
۱۶۴ جنات کی ارواح قبض کرنے والا فرشتہ

### قرین ہر انسان کے ساتھ رہنے والے شیطان

- ۱۶۵ حضور کے ساتھ رہنے والا شیطان مسلمان ہو گیا۔



حضور اور آدم علیہ السلام کے شیطان میں فرق  
آدمی کافر شے اور شیطان کیا کرتا ہے۔  
مومن اپنے شیطان کو تھکا دیتا ہے۔  
مومن کا شیطان لاغر ہو جاتا ہے۔  
شیطان پلے سے چڑیا بن گیا۔  
شیطان انسان کے ساتھ کھانا پیتا اور سوتا ہے۔  
کافر کا شیطان دوزخ میں۔

### وسوس شیطان

وسوسہ کیا ہے؟ کہاں سے ڈالا جاتا ہے۔  
وسوس میں حضور کی دعا  
الوسواس الخناس کی تفسیر  
شیطان وسوس کب اور کیسے ڈالتا ہے؟  
شیطان دل کو لقمہ بنا لیتا ہے۔  
وسوس والے شیطان کی شکل  
حضور کی مہر ختم نبوت کندھے پر کیوں تھی؟  
وسوس کا دروازہ  
شیطان کو دل سے ہٹانے کا عمل  
جھگڑے کی بنیاد حرکت شیطانی ہے۔  
وسوس کس کے دل میں ڈالتے ہیں۔  
وسوسہ خالص مومن کو بھی ہوتا ہے۔  
وسوسہ ایمان کی دلیل ہے۔  
وضو کے وسوسہ سے پناہ مانگو  
وضو کا شیطان "ولمان"

وسوس وضو سے شروع ہوتا ہے۔  
غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسوس کی بیماری ہوتی ہے۔

وسوس نہ ہونے کی صورت

خزب شیطان

شیطان کے لئے چھری

وسوسہ کا علاج

وسوس پر عمل کرنا زیادہ خطرناک ہے

خناس کے ذریعہ ان کی بات کا اظہار

دوسری حکایت

حجاج بن یوسف کی حکایت

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکایت

### جنات کا انسانوں کو مرگی میں مبتلا کرنا

جن مرگی والے کے جسم میں داخل ہوتا ہے؟

امام احمد کا مذہب

حضور نے مرگی والے سے جن نکالا

آپ نے ایک اور بچے سے جن نکالا

آپ نے ایک اور جن نکالا

امام احمد کا جن نکالنے کا واقعہ

انسان کو جن کیوں ہوتے ہیں۔

### جنات کا دفاع کیسے کیا جائے؟

جنات دفع کرنے کے وظائف

غیر شرعی طریقہ علاج

جنات کے دفع کرنے کا ایک عمل

جن نکالنے کا عجیب واقعہ

شاعر کی بیوی پر جنات

رافضی پر جنات

ایک معتزلی پر جن

ایک اور معتزلی پر جن

### جنات کا انسانوں کو اغوا کرنا

پہلا واقعہ

ایک لڑکی کو اغوا کرنے کا واقعہ

جنات کے عجائبات بیان کرنے والا

حضور نے اپنی ازواج کو حدیث خرافہ سنائی

انسانوں کو دبا اور طاعون میں مبتلا کرنا

طاعون کیوں ہوتا ہے؟

طاعون میں ہلاک ہونے والا شہید

جنات کی نظر بد

### جنات و شیاطین سے حفاظت کے اعمال و وظائف

اعوذ باللہ کے ذریعہ پناہ

چور شیطان سے پناہ

ایک اور چور جن کا واقعہ

ایک اور چور جن کا واقعہ

ایک اور چور جن



ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چور جن

حضرت زید بن ثابت کا چور جن

درخت پر شیطان

سورۃ بقرہ والے گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیطان کو بچھاڑا

شیطان کا علاج دو آیات

شیطان کا ایک اور علاج

قرآن پاک کا اثر

شیطان کا دفاع

شیطان کے سامنے ذکر اللہ کا قلعہ

شیطان کا تخت

بھوتی کا خطرناک واقعہ

جنات کا ایک اور خطرناک واقعہ

آخری معوذتین کے ذریعہ جنات اور انسانوں سے پناہ

وضو اور نماز کے ذریعہ پناہ

مزید علاج

نظر بد سے بچنے کا انعام

شیطانی مکر کا علاج

دو فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔

آیت الکرسی کی شان

شیطان گھر میں نہیں آسکتا۔

نظر بند کا علاج

سرکش شیاطین پر سخت آیات

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ضمانت

مدینہ سے جنات کو کس آیت نے نکالا۔

صبح تک فرشتے کے پر کا سایہ

سورۃ یس کی تاثیر

ایک اور تاثیر

ستر ہزار فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔

اخیر سورۃ حشر کی تاثیر

سورۃ اخلاص کی تاثیر

وظیفہ جبرائیل

شیطان کا حملہ اور حضور کا دفاعی وظیفہ

تعوذ کی تاثیر

حضرت خضر الیاس کی ملاقات میں آخری کلمات

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۵

۲۱۵

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۸

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۰

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۳

۲۲۳

تمام تکالیف سے نجات

کلمہ تجید کا مزید فائدہ

تورات میں جنات سے حفاظت کا وظیفہ

امام ابراہیم علیہ السلام کا وظیفہ

بسم اللہ کی مہر

مکار جن کا علاج

حضور کا تہدید نامہ مبارک۔۔ اور لاجول ولا قوۃ کی تاثیر

تین قسم کے افراد شیاطین سے محفوظ

سفید مرغ کی برکات

جنات نکالنے کا عجیب واقعہ

اس وظیفہ کی برکت سے ابلیس بھی ناکام

شیطان کو بے بس کرنے کا عمل

## قتل جنات

دو لہا صحابی اور جن کا قتل

جنات کو قتل کرنا جائز ہے؟

جن کے فدیہ میں بارہ ہزار درہم کا صدقہ

قتل جن کے بدلہ میں چالیس غلام آزاد

کوئے گھریلو سانپ قتل کریں۔

گھر کے جنات کو کب قتل کریں۔

کوئی سانپ جن ہوتا ہے۔

## آسمان سے باتیں چرانا

شیطان باتیں کیسے چراتے تھے؟

ایک بات میں سو جھوٹ

ابلیس کو آسمانوں سے کب روکا گیا؟

شہابے آنحضرت کی آمد کی دلیل ہیں۔

قبل از اسلام میں بھی شہابے گرتے تھے۔

لا حول ولا قوۃ کی شان۔ عجیب حکایت

جنات کو آسمان سے کب دھتکارا گیا؟

جنات آسمان میں کب تک بیٹھے؟

زمانہ فترۃ میں جنات آسمان پر بیٹھتے تھے۔

ماہ رمضان میں شیاطین کی بندش

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۵

۲۴۷

۲۴۷

۲۴۷

۲۴۸



## حصہ دوم جنت کے مجموعی حالات

- ۲۵۰ مدینہ میں بعثت نبوی کی پہلی خبر جنت نے دی۔  
۲۵۱ صداقت نبوت کے واقعات  
۲۵۲ عباس بن مرداسؓ کے اسلام لانے کا واقعہ  
۲۵۳ ولادت نبیؐ پر جبل ابو قیس پر جنت کی نداء  
۲۵۵ مازن طائی کے مسلمان ہونے کا سبب  
۲۵۶ حضرت ذباب بن الحارثؓ کے مسلمان ہونے کا سبب  
۲۵۶ ام معبد رضی اللہ عنہا کو بعثت کی خبر  
۲۵۷ سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ کے اسلام کی خبر  
۲۵۷ جنگ بدر میں کفار کی شکست کی اطلاع  
۲۵۹ عورتوں کے سامنے جنت کا ظہور  
۲۶۰ عورتوں پر جنت کے حملہ سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت  
۲۶۱ ایک اور واقعہ  
۲۶۲ ایک اور واقعہ  
۲۶۶ جن لوگوں کو فتویٰ دے رہا تھا  
۲۶۷ انسان کو جن کا وعظ  
۲۶۷ سمجھدار جنت کی حکایت  
۲۶۸ عجیب ترین علاج  
۲۶۸ جنت کنویں سے پانی پینے پر پھر مارتے تھے۔  
۲۶۸ بڑا عالم جنت میں ہے یا انسانوں میں  
۲۶۸ جنت انسانوں سے ڈرتے ہیں

## انسانوں کا تسخیر جنت

- ۲۷۰ گھڑوں میں بند جنت  
۲۷۱ جنت سے نیکی کا بدلہ  
۲۷۱ جن اور انسان کی نشستی  
۲۷۳ جن کے پیشاب سے سر کے بال جھڑ گئے  
۲۷۳ جنت کے موسیقی  
۲۷۴ ایک اور واقعہ  
۲۷۴ جن سے نیکی کا بہترین بدلہ  
۲۷۵ گمشدہ اونٹ تلاش کرنے والا جن  
۲۷۶ انسان جنت کی عبادت کرتے تھے۔  
۲۷۶ سبب اسلام حجاج بن علاط رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
۲۷۶ ہاتھ جنت کے ذریعہ ہدایت  
۲۷۹ سبب اسلام خرم بن فاتک بدری صحابی رضی اللہ عنہ  
۲۸۶

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے قاتل جن ۷۔

- ۲۸۵ عورت کا شیطان  
۲۸۵ مذکورہ واقعہ کی تفصیل  
۲۸۶ جنت کا ڈاکا  
۲۸۷ آنا پینے والا جن  
۲۸۷ ابلیس کی خواہش  
۲۸۷ جنت شیاطین کو نہیں دیکھ سکتے۔  
۲۸۷ شیطان کے مقابلہ کا طریقہ  
۲۸۸ شیطان نے کلام کی حقیقت بتلائی۔  
۲۸۸ جن کی دعوت اسلام کا عجیب واقعہ  
۲۸۸ قتل عثمان رضی اللہ عنہ میں جنت کی طرف سے مدد  
۲۹۰ انسانوں پر شیاطین کے غصہ کی شدت  
۲۹۱ تعمیر بیت المقدس کا عجیب واقعہ  
۲۹۲ بسم اللہ کی طاقت کا عجیب واقعہ  
۲۹۳ بچہ چور جنت  
۲۹۴ جنت کو پانی پلانے کا ثواب  
۲۹۴ شیطان کی طرف نسبت کرنے کی ممانعت  
۲۹۴ حضورؐ نے شیطان والے نام بدل دیئے۔  
۲۹۸ اجداد شیطان کا نام ہے۔  
۲۹۸ شہاب شیطان کا نام ہے۔  
۲۹۹ اشب بھی شیطان کا نام ہے۔  
۲۹۹ شعر سکھانے والا شیطان  
۳۰۱ بعض کتے جنت ہوتے ہیں۔  
۳۰۲ نماز میں شیطان گردن موڑ دیتا ہے۔  
۳۰۲ خستہ شیطان کا نام ہے۔  
۳۰۲ خواب کا شیطان  
۳۰۲ شیاطین کے پر بھی ہیں۔

## اولیاء جنت کے واقعات

- ۳۰۲ رافضی شیعوں کے دشمن جنت  
۳۰۲ آیت قرآن سن کر چار جنت فوت ہو گئے۔  
۳۰۵ سری سلفی رحمۃ اللہ علیہ کو تعلیم دینے والے جن  
۳۰۶ وعظ سننے والے جنت  
۳۰۶ جن عہدت کی نصیحت  
۳۰۶ گھروں میں رہنے والے مسلمان یا کافر جنت



- ۳۲۶ شیطان کا ساتھ دینے سے سانپ کی بد بختی  
۳۲۶ سانپ کی ٹانگیں، جنات اونٹ کی شکل میں  
۳۲۷ ابلیس نے حضرت حواء کو کیسے دوسواں ڈالا؟  
۳۲۸ کوکھ پر ہاتھ رکھنا شیطان کا طریقہ ہے  
۳۲۸ شیطان زمین میں کہاں اتار آگیا؟  
۳۲۸ ابلیس کے ہاتھ کی نحوست  
۳۲۸ شیطان حضرت حواء کے سامنے  
۳۲۹ شیطان حضرت نوح کے سامنے  
۳۳۰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شیطان کی ملاقات کا واقعہ  
۳۳۱ ابلیس کی توبہ کی خواہش  
۳۳۱ ابلیس سفینہ نوح علیہ السلام میں کیسے داخل ہوا؟  
۳۳۱ کشتی میں داخلے کے وقت ابلیس کی شرارت اور حیلہ  
۳۳۲ ابلیس گدھے کی دم میں  
۳۳۳ شیطان کشتی نوح کے بانس پر  
۳۳۳ شیطان کا انور میں جھگڑا  
۳۳۴ شیطان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ میں  
۳۳۵ شیطان کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قربانی میں رکاوٹ کی کوشش کرنا  
۳۳۷ حضرت ابراہیم نے شیطان کو کنکریاں ماریں  
۳۳۷ قربان اسماعیل ہوئے یا اسحاق  
۳۳۸ شیطان زمین میں دھنسنے لگا  
۳۳۸ حضرت موسیٰ سے شیطان کا مقابلہ  
۳۳۹ حضرت موسیٰ سے شیطان کی امید گناہ  
۳۴۰ حضرت زواکفل کے مقابلہ میں  
۳۴۰ شیطان کی ایذا اور صبر ایوب علیہ السلام  
۳۴۲ تکلیف ایوب سے شیطان لذت لیتا تھا۔  
۳۴۳ حضرت ایوب کی بیوی سے دھوکہ کی کوشش  
۳۴۳ دوسرا واقعہ  
۳۴۴ حضرت ایوب کو بتلائے مصیبت کرنے والے شیطان کا نام  
۳۴۴ شیطان حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سامنے  
۳۴۴ خواہشات انسانی شیطان کا جال ہیں۔  
۳۴۵ شیطان کے پسند و ناپسند کے لوگ  
۳۴۵ شیطان نے حضرت جبریل کے تھپڑ کھائے۔  
۳۴۶ حضرت عیسیٰ کے ہلاک کرنے کی سازش  
۳۴۷ ہندے اللہ کا امتحان نہیں کر سکتے۔  
۳۴۷ حضرت عیسیٰ کی دنیا سے بے رغبتی  
۳۴۸

- ۳۰۷ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں جن صحابی  
۳۰۸ جنات نے آیت قرآنی کے اسرار پوچھے (عجیب حکایت)  
۳۱۰ لڑکے نے جن عورت کو لا جواب کر دیا۔  
۳۱۱ جن کی نصیحت  
۳۱۲ چار سو سال کا شاعر جن  
۳۱۳ امام سیبویہ کے شاگرد نحوی جن  
۳۱۳ موصل کا شیطان شاعر کے پاس  
۳۱۳ دو شیطان جنت میں  
۳۱۳ اسود غنی کے دو شیطان  
۳۰۴ اذان شیطانی کا علاج ہے  
۳۱۵ شیطان کی نسل کا رومی بادشاہ  
۳۰۵ دجال شیطانوں میں سے ہو گا۔  
۳۱۶ کثرت جنات  
۳۱۶ بیت اللہ کا طواف کرنے والی جن عورتیں

### شیاطین کے مجموعی حالات

- ۳۱۸ کیا اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے بلا واسطہ کلام کیا تھا؟  
۳۱۸ کیا ابلیس فرشتوں میں سے تھا۔  
۳۱۹ شیطان کے مردود ہونے کا واقعہ  
۳۲۰ ابلیس کی کتنی عظمت تھی۔  
۳۲۰ ابلیس آسمان و زمین کا حکمران تھا۔  
۳۲۱ جن کو جن کیوں کہتے ہیں۔  
۳۲۱ ابلیس ہوا کا نظام بھی سنبھالتا تھا۔  
۳۲۱ ابلیس کا اصل نام  
۳۲۲ شیطان کا نام ابلیس کیوں رکھا گیا؟  
۳۲۲ ابلیس فرشتوں کے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا۔  
۳۲۳ جنات جنتیوں کے لئے زیور بناتے تھے۔  
۳۲۳ ابلیس کی اصل صورت بدل دی گئی۔  
۳۲۴ شیطان کے فرشتہ نہ ہونے کے دلائل  
۳۲۴ فرشتوں کی جنات سے جنگ  
۳۲۴ شیطان کی گرفتاری  
۳۲۴ ابلیس فرشتہ نہ تھا۔  
۳۲۵ شیطان کے تکبر کی ایک اور وجہ  
۳۲۵ دوسواں ڈالنے کے لئے شیطان جنت میں کیسے داخل ہوا؟



شیطان کے جال

شیطان کا حضرت عیسیٰ کے پتھر کے ٹکڑے پر اعتراض  
حضرت عیسیٰ سے پہاڑ کو روٹی بنانے کی خواہش  
شیطان آنحضرتؐ کے مقابلہ میں

ابلیس چار دفعہ رویا۔

سورۃ فاتحہ کے نزول کے وقت بہت رویا

ابلیس کو آنحضرتؐ کی تلاش

آنحضرتؐ کی گردن دہانے کا منصوبہ

جبریل علیہ السلام نے شیطان کو ٹھڈا مارا

شیاطین سے بچنے کی دعائے جبریل

آگ اٹھا کر حضورؐ کا پیچھا کرنے والا شیطان

حضورؐ کے خلاف شیطان کا کفار مکہ کو بھڑکانا

آنحضرتؐ کے قتل کی سازش میں شرکت

جنگ بدر میں شیطان کی شرکت اور فرار

جنگ بدر میں ابلیس کی بدحواسی

جنگ حنین میں شیطان نے قتل حضورؐ کی جھوٹی منادی کی

ملک الغرائق العلیٰ کی تحقیق

شیطان سے وحی کی حفاظت کے لئے فرشتوں کا نزول

شیطان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ڈرتا تھا۔

دین میں شک پیدا کرنے کی کوشش

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شیطان سے جنگ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ پر شیطان کا بس نہ چلا

ابلیس کا تخت

تخت ابلیس کے گرد سانپ ہیں۔

ابلیس کا ناکام شیاطین کے ہاتھ پاؤں کاٹ دینا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی شیطان سے ملاقات

شیطانوں کی کارگزاری

عورت فتنہ شیطانی کی مددگار

عورت شیطان کا آدمی لشکر

شیطان کا جال

شیطان انسان میں کہاں کہاں ہوتا ہے۔

شیطان کا سامان گمراہی

شیطان کا سرمہ چٹنی

شیطان کا سرمہ چٹنی اور نسوار کیا ہے؟

انسان شیطان کے قابو کب آتا ہے؟

۳۴۸

۳۴۸

۳۴۹

۳۴۹

۳۵۱

۳۵۱

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۳

۳۵۳

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۳

۳۶۳

۳۶۳

۳۶۳

۳۶۵

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۸

۳۶۸

۳۶۹

۳۶۹

شیطان انسان کے کتنا در پے رہتا ہے

اولیاء پر شیطان کا آخری منصوبہ

ماہواری کی زیادتی شیطان کی حرکت سے

مسلمانوں کی جماعت سے ہٹنے والا شیطان کے نرغے میں

شیطان کے مقابلہ میں فقیہ اور عابد

عالم اور عابد کا شیطان کے ساتھ عبرتناک قصہ

شیطان سب سے زیادہ کب روتا ہے

شیطان امام احمد کا خاتمہ خراب کرنے کی کوشش میں

شیطان سے نجات پانے پر فرشتوں کی داد

وفات کے وقت مسلمانوں کو شیطان سے بچانے کا طریقہ

ملک الموت نمازی سے شیطان کو بھگاتے ہیں۔

قبر میں شیطان کا فتنہ

وہ کام جو سب سے پہلے شیطان نے کئے

بازار اور شیطان

شیطان کی اولاد

بچہ کی پیدائش کے وقت شیطان کی شرارت

شیطان انسان میں خون کی طرح چلتا ہے۔

شیطان کی خبیث حرکت

شیاطین سے حفاظت کی تدابیر

شیطان کے دفع شر میں کبوتر کا استعمال

شیطان کا بستر

شیطان دوپہر کو نہیں سوتا

شیطان کی گرہیں

شیطان کا پیشاب انسان کے کان میں

شیطانی خواب

خواب کی تین اقسام

شیطان آنحضرتؐ کی شکل میں نہیں آسکتا

شیطان کعبہ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا

شیطان حضرت ابو بکرؓ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا

شیطان کے سینک

شیطان کا سینک کیا ہے؟

شیطان کی بیٹھک

شیطان کی خوابگاہ

عالم حج شیطان کے نرغے میں

اذان اور نماز کے وقت شیطان کی حالت

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۲

۳۷۲

۳۷۶

۳۷۶

۳۷۶

۳۷۶

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۳

۳۸۳

۳۸۵

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۷

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۰

۳۹۱



شیطان ایک جوتے میں چلتا ہے  
انسان کے سجدہ پر شیطان کا او بیلا  
شیطان کو گالیاں مت دو  
نماز میں شیطان کی شرارتیں  
نماز میں اونگھنا شیطان کی طرف سے ہے  
نماز میں چھینک اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے  
کوئی چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں؟  
شیطان کا قارورہ  
جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے  
گردھا شیطان کو دیکھتا ہے  
مسجد والوں سے شیطان کی چال  
نماز کی صفوں میں شیطان کا گھسنا  
مسجد سے نکلنے وقت شیطان سے حفاظت کا وظیفہ  
شیطان اور ابن حنظلہ کی ملاقات کی حکایت  
قارون کو شیطان کے گمراہ کرنے کا عبرتناک واقعہ  
قتل کا طریقہ شیطان نے سکھایا۔  
قتل ہابیل پر حضرت آدم اور شیطان میں مکالمہ  
شیطان نے حضرت زکریا کو کیسے قتل کرایا۔

### متفرقات

جمائی اور شیطان  
شیطان جمائی لینے والے کے پیٹ میں رہتا ہے  
جمائی کے وقت شیطان بندے کے پیٹ میں گھس جاتا ہے  
حیز چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے۔  
چھینک اور ڈکار میں بلند آواز شیطان کو پسند ہے  
شیطان کا رنگ  
شیطان کا لباس  
شیطان کی پگڑی  
شیطان پانی کیسے پیتا ہے؟  
کھلے برتن میں شیطان تھوکتا ہے۔  
شیطان کا لقمہ  
شیطان کی سواری  
ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان  
شیطان کی مومن کے ساتھ بزدلی اور جرمات  
شیطان کو گالیاں مت دو

شیطان کی کمین گاہیں۔  
انسان شیطان کے قبضہ میں کب جاتا ہے؟  
شیطان کیسے برتن سے پیتا ہے؟  
شیطان ایک انگلی سے کھاتا ہے  
شیطان کا ایک نبی سے مکالمہ  
دھوکہ بازی کی عجیب حکایت  
جنید بغدادی کی شیطان سے ملاقات، شیطان کے آلات گمراہی  
شیطان کے استاذ  
شیطان کا رفق  
راستہ بھلانے والے شیاطین  
شیاطین سے حفاظت کا ایک طریقہ  
شیطان کے دوست کے عجائبات  
شیطان پلید ہے یا پاک؟  
اصل کتاب کا اختتام  
مصادر لفظ المرجان  
مصادر تخریج تاریخ جنات و شیاطین  
فہرست تصنیفات مترجم



## امام جلال الدین سیوطیؒ

اسم مبارک

ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابو بکر بن محمد سیوطی رحمہ اللہ

ولادت

بعد نماز مغرب شب اتوار یکم رجب ۸۳۹ھ میں مصر کے مشہور شہر قاہرہ میں پیدا ہوئے۔  
جس گھرانے میں آپ کی ولادت ہوئی وہ علم و عرفان کا اپنے وقت میں مخزن اعلیٰ تھا،  
آپ کے برادران حفاظ قرآن اور عالم تھے آپ کے والد عبد شافی عالم، فقیہ وقت، کئی کتب کے  
مصنف اور قاضی تھے اپنے گھر میں روزانہ ایک قرآن پاک تلاوت فرماتے تھے۔

والد کی وفات کے بعد علامہ ابن ہمام کی کفالت میں

جب آپ پانچ برس سات ماہ کے تھے اور قرآن پاک کو سورۃ تحریم تک حفظ کر لیا تھا تو  
ان کے والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا ان کے اس یتیمی کے زمانہ میں مشہور تفسیر عالم امام کمال بن ہمام  
صاحب فتح القدیر شرح ہدایہ نے کفالت فرمائی۔

تحصیل علم

۲۲ مہ سال کی عمر میں آپ نے حفظ قرآن پاک کے ساتھ صرف، نحو، لغت فقہ اور عقائد

لہ التحدیث بنعمۃ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لہ بغیۃ الوعاة علامہ سیوطی

کی کتب کے ممتون یاد کر لیے تھے پھر آپ نے حصول علم کے لیے شام، حجاز، یمن، ہندوستان،  
دمیاط وغیرہ ممالک اور شہروں کا سفر کیا۔ آپ نے دوران طالب علمی حج کے موقع پر آب زمزم  
جن مقاصد کے لیے نوش فرمایا ان میں سے دو یہ تھے۔

- ① علم فقہ میں اپنے استاد حضرت سراج الدین بلقینی حنفی کے مقام پر
- ② اور علم حدیث میں حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی کے مرتبہ پر فائز ہو جاؤں۔

اساتذہ کرام

آپ نے نو سو سے زائد اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا جن میں اس زمانہ کے مذاہب اربعہ  
کے ائمہ کبار بلا امتیاز شامل ہیں مثلاً امام سراج الدین بلقینی حنفی، شرف الدین مناوی شافعی،  
علامہ عبد الرؤف مناوی شارح جامع صغیر تفتی الدین شہنی حنفی ۸۷۲ھ، محی الدین محمد بن  
سیمان روحی حنفی، سیف الدین حنفی، علامہ ابن ہمام حنفی، علامہ جلال الدین محلی شافعی ۸۶۴ھ،  
الغزاحمد بن ابراہیم حنبلی۔

تلامذہ کرام

حضرت امام عبد الوہاب شمرانی ۹۷۲ھ امام ابن طولون، محمد بن علی حنفی ۹۵۳ھ وغیرہ۔  
آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں جتنے فقہاء، محدثین اور علمائے عربیت وغیرہ تیار فرمائے ہیں ان سے  
کہیں زیادہ اپنی کتب کے ذریعہ سے اپنے تلامذہ پیدا کیے ہیں۔

علوم سیوطی

حضرت علامہ نے اپنی کتاب ”حسن المحاضرہ“ میں اپنے متعلق جن علوم و فنون کی معرفت  
اور نسبت بیان فرمائی ہے وہ درج ذیل ہیں:-



تفسیر، متعلقات تفسیر، قراءات، حدیث، متعلقات حدیث، دعوات و اذکار، فقہ،  
علوم متعلقہ فقہ، فن اصول، علم تصوف، فن عربیت، فن متعلقات عربیت، فن تاریخ و ادب،  
علم نحو، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، علم جہل، علم صرف، علم انشاء، علم ترسیل، علم فرائض و میراث۔

## کثرت تالیفات و تصنیفات

علم کتب کی مشہور کتاب (ہدیۃ العارفین) میں حضرت علامہ سیوطیؒ کی کتب کی تعداد  
ایک قول میں چھ سو اور ایک میں سات سو بیان فرمائی ہے اور چھ سو کتب کے ناموں کی  
کمل فہرست بھی دے دی ہے۔

آپ نے تقریباً ہر اسلامی موضوع اور مسئلہ پر اپنی تحقیقات اور تصنیفات پیش فرمائی  
ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کی اکٹھے سالہ زندگی میں کثرت عبادت، تعلیم، قصائے حوائج اور  
کثرت مطالعہ کے ساتھ کثرت تالیفات و تصنیفات کی بہت بڑی نعمت عطا فرمائی تھی اگر ان کی  
تالیفات عام ہو جائیں تو آج علمائے کرام کو بہت سے مسائل پر لکھنے کی ضرورت نہ پڑے  
ابحد آج حضرت علامہ کی کتب وافر تعداد میں عرب ممالک سے شائع ہو رہی ہیں، احقر مترجم  
کے پاس بھی حضرت علامہ کی بہت سی کتب کا ذخیرہ موجود ہے اللہ تعالیٰ نے حافظ سیوطیؒ کی  
عمر اور وقت دونوں میں برکت رکھی تھی اور ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایک فن میں کئی کئی  
مختلف طرز کی یادگار اور سرمایہ افتخار کتب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی تھی جتنی علامہ کی کتب  
بیکار بھی تھیں تاہم وہ اپنی جگہ پر ضروری اور مفید معلوم ہوتا ہے اس طرح سے معلوم ہوتا ہے علامہ موصوف  
نے اپنے علم کو جدید طریقہ کے مطابق اپنے دور میں (کمپیوٹرائزڈ) تقسیم فرما کر آج کی ضرورت کو  
بھی صدیوں پہلے پورا کیا اور مختلف علوم و فنون میں استعمال فرمایا۔ یہ بات ہر اہل علم کے نزدیک  
مسلم ہے کہ حضرت علامہ نے علوم اسلام کو مختلف شکلوں میں سہل الوصول بنایا اور رہتی دنیا

تک ان کی کتب سے ہر طبقہ کے علماء محققین مستفید ہوتے رہیں گے۔

## پہلی تصنیف

سترہ سال کی عمر میں ۷۶۶ھ میں آپ نے سب سے پہلی کتاب ریاض الطالبین تحریر  
فرمائی جس میں آپ نے اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے متعلق علوم جمع فرمائے تصنیف کے ابتدائی  
زمانہ میں آپ نے مختلف علوم کی کتب کے خلاصے اور اضافے فرماتے بعد میں مستقل تصانیف  
کا سلسلہ جاری رکھا حضرت علامہ کی بہت سی کتب کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں اور بہت سی مختصر  
رسالوں پر، بہر حال جتنی کتب بھی تحریر فرمائیں سب علماء میں عظمت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔

## اعتراض و جواب

بعض لوگ حضرت علامہ سیوطیؒ کو عاظم لیل کا خطاب دیتے اور کہتے ہیں کہ یہ اپنی کتب  
میں رطب و یابس جمع کر دیتے ہیں اور کمزور باتیں تحریر فرماتے ہیں حالانکہ یہ بات نہیں حضرت  
علامہ نے ہر کتاب کو اپنے خاص مقصد کو سامنے رکھ کر تالیف کیا ہے اور قارئین کی مطلوبہ  
ضروریات کو اپنے انداز کے مطابق دوسری کتب میں تحریر کر دیا ہے اس لیے کسی تصنیف یا  
تحقیق کے متعلق ان کی دیگر تصنیفات کو مد نظر رکھ کر مفید دیا جائے مثلاً انہوں نے ایک  
کتاب الجامع البکیر تالیف فرمائی جس میں ہر قسم کی روایات درج ہیں اس میں صحیح ضعیف وغیرہ  
میں امتیاز نہیں کیا بادی النظر میں یہ اعتراض ہو سکتا ہے لیکن جب ان کی کتاب ”اللائی المصنوعہ“  
اور ”الجامع الصغیر“ اور ”زوائد علی الجامع الصغیر“ اور ”الدرر المنتشرہ“ وغیرہ کو دیکھا جائے تو  
تو یہ اعتراض قائم نہیں رہتا کیونکہ حضرت علامہ نے اس ضرورت کے حل کے لیے ایک ایک  
مستقل کتاب تصنیف فرمائی ہے جیسا کہ علامہ بن جوزی جیسے کثیر التصنیف عالم نے کیا ہے۔ ان کی  
کتابوں سے اس درجہ سے علماء فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کو کتب حدیث کے حالات معلوم ہوں



اور ایسا ہی مفصلہ دوسری کتب حدیث کا ہے چاہے اس کی وجہ کوئی اور ہو۔

## علمی مقام و مرتبہ

آپ کا علمی مقام ان کے اساتذہ اور تلامذہ کے ساتھ ساتھ ان کی کتب سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے جو ان کے علم کی غایت درجہ بندی پر واضح دلالت کرتی ہیں ذکر کیا گیا ہے کہ آپ دو لاکھ احادیث کے حافظ تھے (مقدمہ تدریس الراوی)

حضرت علامہ سیوطی نے اپنے تفصیلی حالات حسن المحاضرہ فی اخبار مصر و القاہرہ میں اور التحدیث بنعمۃ اللہ وغیرہ میں تحریر فرمائے ہیں ان میں حضرت علامہ نے اپنی بہت سی کتب کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔

آخر عمر میں آپ نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں تمام علوم اجتہاد جمع فرمادیئے ہیں اس پر اس زمانہ کے علماء نے ان سے اختلاف بھی فرمایا لیکن حضرت علامہ سیوطی نے ان کے جواب میں کئی کتب تالیف فرمائیں اور ان کے تفصیلی جوابات لکھے اور ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام "الرد علی من اخلد الی الارض" رکھا (مطبوعہ ہے) اس میں فرماتے ہیں (اس وقت) مشرق سے مغرب تک پوری روئے زمین پر کوئی آدمی علم حدیث اور عربی دانی میں مجھ سے آگے نہیں ہے سوائے حضرت خضر یا قطب یا ولی اللہ کے۔

تفصیل کے لیے فیض القدیر شرح جامع صغیر ۱۱-۱۲ ملاحظہ فرمائیں۔

## مسند تدریس

آپ عمر کے سترہویں سال ۸۶۶ھ سے لغت اور علم فقہ کی مسند تدریس پر رونق افروز ہوئے اور حدیث کے اطاء کے لیے ۸۶۲ھ میں مسند نشین ہوئے جس کے لیے ان کے استاد مکرم شیخ تقی الدین بٹہنی نے تصدیق فرمائی۔

## کرامات امام جلال الدین سیوطیؒ

جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت امام سیوطی کو ظاہری علوم عطا فرما کر آپ کو عالم یگانہ روز بنایا تھا، وہاں پر آپ کو باطنی علوم اور ولایت خاص عطا فرمائی تھی، اور یہ سب آپ کے روحانی مقام و مرتبہ ہی کی بدولت تھا کہ آپ نے تقریباً سات سو کتب مختلف علوم و فنون میں تصنیف فرمائی تھیں، چنانچہ امام شعرانی اور ابن لعماد حنبلی ارشاد فرماتے ہیں:

اگر آپ کی کثرت تصانیف اور تدقیقات کے علاوہ کوئی اور کرامت نہ ہوتی تو یہ بھی ان کی جلالت شان کے لیے کافی تھا اس شخص کے لیے جو قدرت خداوندی پر ایمان رکھتا ہے۔

## ستائیس قدم پر مکہ پہنچ گئے

علامہ جلال الدین سیوطی کے خادم محمد بن علی الحباک بیان کرتے ہیں کہ ان کو علامہ سیوطی نے ایک دن دوپہر کو آرام کے وقت فرمایا جبکہ آپ اس وقت مصر میں مسجد قراخہ میں شیخ عبداللہ حبیشی کے ستون کے پاس تشریف فرماتے تھے۔ ہم عصر کی نماز مکہ میں پڑھنا چاہتے ہیں اس شرط پر کہ جب تک کہ میری وفات نہ ہو تم اس کرامت کا کسمپاسی نہ کرنا کہ سامنے ذکر نہیں کرو گے۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا۔ تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ آنکھیں بند کرو تو میں نے آنکھیں بند کر لیں پھر تقریباً ستائیس قدم اٹھائے ہوں گے کہ آپ نے فرمایا اپنی آنکھیں کھولو وہاں میں نے آنکھیں کھولیں تو ہم باب معلقات پر پہنچ چکے تھے، پھر ہم نے اماں خدیجہ الکبریٰؓ عزت فضیل بن عیاضؓ، حضرت سفیان بن عیینہؓ وغیرہم کی (قبر مبارکہ کی) زیارت کی، حرم میں داخل ہوئے، طواف کیا، ماہ زمزم پیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے بیٹھ گئے حتیٰ کہ ہم نے



عصر کی نماز ادا کی اور زمزم کا پانی پیا۔ اس کے بعد علامہ سیوطیؒ نے مجھے فرمایا اے فلاں ہمارے لیے زمین کا سمٹ جانا اتنا عجیب نہیں ہے جتنا یہ کہ مصر کا رہنے والا بیت اللہ کا مجاور ہمیں نہیں پہچانتا۔ پھر فرمایا اگر چاہو تو میرے ساتھ چلو اگر چاہو تو یہیں رہ جاؤ حتیٰ کہ حجاج آجائیں (پھر تم ان کے ساتھ واپس آجانا) میں نے عرض کیا کہ میں تو جناب کے ساتھ ہی آپس جاؤں گا چنانچہ ہم باب محلاۃ کی طرف چلے اور مجھے فرمایا اپنی آنکھیں بند کر لیں تو آپ نے سات قدم اٹھائے پھر فرمایا اپنی آنکھیں کھول دو، جب میں نے آنکھیں کھولیں تو ہم حبشہ کے (اسی ستون کے) پاس تھے جہاں سے جاتے ہوئے روانہ ہوئے تھے، پھر ہم حضرت عمر بن الفارض کے پاس گئے اور شیخ اپنے گدھے پر سوار ہو گئے اور اس طرح سے ہم آپ کے گھر تک جامع مسجد طولون میں پہنچ گئے۔

(فائدہ) انسان روح اور جسم کا مرکب ہے روح لطیف ہے اور بدن کثیف، چوں کہ دیکھنے میں روح بدن کے تابع ہے لیکن جب انسان میں ملکہ ملکوتی یا ملکہ حیروتی پیدا ہوتا ہے تو بدن کی کثافت ختم ہو جاتی ہے اور روح غالب آجاتی ہے اسی غلبہ روحانی کی وجہ سے انسان مافوق العادۃ کام سرانجام دے دیتا ہے اگر ایسے کام ملکہ حیروتی (شیطانی طاقتوں) کی وجہ سے کفار اور بدکاروں کے ظاہر ہوں اس کو اندراج کہتے ہیں اور اگر خلاف عادت مافوق الفطرت کام ملکہ ملکوتی (عالم ملائکہ والی صفات) کی وجہ سے کامل مومنین اولیاء اللہ سے ظاہر ہوں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ کرامت ہوتی ہے جس سے اولیاء کا اعزاز و اکرام مقصود ہوتا ہے، چنانچہ جو حضرات محوڑے سے

وقت میں طویل فاصلہ طے کر لیتے ہیں وہ عام طور پر اسی ملکہ کے حاصل ہونے کی وجہ سے کرتے ہیں یا اس کے بغیر ہی محض اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ایسا ہو جاتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ولی کی کرامت کہیں گے، یہ مختصر وقت میں طویل سفر کرنے کی کرامات اولیاء کرام کے حق میں درجہ تو اتر تک پہنچی ہوئی ہیں، سید عبد الغنی نابلسیؒ فرماتے ہیں کہ یہ اہل سنت کے علماء کے نزدیک درست ہے اور علماء احناف و شوافع نے اس کو تسلیم کرتے ہوئے بہت سے

مسائل کی اس پر بنیاد رکھی ہے۔ حوالہ کے لیے فتح القدیر ابن ہمام کا باب ثبوت النسب اور فتاویٰ ابن حجر مکی اور علامہ یوسف بن اسماعیل بنہانی کی جامع کرامات الاولیاء کا مقدمہ ملاحظہ ہو۔ بعض حضرات اس کرامت کو خود اولیاء کا ذاتی اختیار مانتے ہیں اور پھر اولیاء کے حق میں ایسے ایسے کام اور عقیدے منسوب کرتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کے ساتھ مخصوص ہیں ایسے حضرات کی خدمت میں سلطان الاولیاء حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ کا ارشاد نقل کر دینا ہی کافی ہے اگر سمجھ لیں تو ہدایت کے لیے یہ بھی کافی ہے ورنہ گمراہ ہونیوالوں کو ہدایت پر لانا ہمارے بس میں نہیں ہے۔ (مترجم)

چنانچہ حضرت بایزید بسطامیؒ سے زمین کے لپیٹ لیے جانے کا سوال کیا گیا (کہ اولیاء جہاں جانا چاہتے ہیں بہت کم وقت میں وہاں پہنچ جاتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟) تو آپ نے ارشاد فرمایا اولیاء کے حق میں یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے کیونکہ ابلیس شیطان (اور جنات) بھی ایک لمحہ میں مشرق سے مغرب میں پہنچ جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت اور مرتبہ نہیں ہے۔

### حضور نے آپ کو شیخ الحدیث کا خطاب دیا

۲ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی گئی (اس میں دیکھنے والے نے دیکھا کہ) حضرت سیوطیؒ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض احادیث کے بارے میں سوال فرما رہے ہیں اور جناب نبی کریمؐ ان سے فرما رہے ہیں اے شیخ السنۃ اس کا جواب یہ ہے اور پوچھو۔ اس طرح کا خواب خود علامہ سیوطیؒ نے بھی دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے فرما رہے ہیں اے شیخ الحدیث اور پوچھو۔



## حضور سے بجات کا سوال

علامہ سیوطیؒ کے شاگرد شیخ عبدالقادر شاذلیؒ کتاب الترجمة (السیوطی) میں فرماتے ہیں کہ آپ بیان فرماتے تھے کہ میں نے جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے حالت بیداری میں مشرف ہوا تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا (یا شیخ الحدیث) اے شیخ الحدیث میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں جنتیوں میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا ہاں۔ پھر میں نے عرض کیا بغیر عذاب دیئے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا آپ کو یہ بھی حاصل ہے کہ بغیر عذاب کے جنت میں جاؤ گے۔

## ستر سے زائد مرتبہ بیداری میں آنحضرتؐ کی زیارت ہوتی

علامہ سیوطیؒ سے شیخ عبدالقادرؒ (تلمیذ سیوطیؒ) نے عرض کیا اے میرے آقا آپ نے جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں کتنی مرتبہ زیارت فرمائی ہے؟ تو آپ نے فرمایا، ستر سے کچھ زیادہ مرتبہ۔

(فائدہ) کہیں دور دراز علاقہ میں بیٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا بہت سے اولیاء کو حاصل ہوا ہے، اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ ان اولیاء کی روحانی طور پر بہت زیادہ ترقی ہوتی ہے جس سے نظر کی کثافت دور ہو جاتی ہے اور بعض مرتبہ اپنی ذاتی توجہ کرنے سے زیارت حاصل کرتے ہیں یا ان کے درمیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اللہ تعالیٰ کے حکم سے حجابات زائل ہو جاتے ہیں اور یہ حضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو جاتے ہیں اس میں کوئی وجہ استبعاد نہیں ہے، بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ان اولیاء کو آنحضرتؐ کے مثالی وجود کی زیارت ہوتی ہے یہ درست نہیں اور نہ ہی اس کو

۱۔ جامع کرامات اولیاء جلد ۲ ص ۱۵۸

۲۔ ایضاً

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی زیارت کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ مثال ہے حقیقت نہیں۔ (امداد اللہ انور)

## ابن الکُتُب (کتابوں کا بیٹا)

علامہ سیوطیؒ کو ابن الکُتُب کے نام سے یاد کیا جاتا تھا وہ اس وجہ سے کہ ان کے والد نے ان کی والدہ سے ایک کتاب منگوائی تو ان کو درود شروع ہو گیا اور علامہ سیوطیؒ کتابوں کے درمیان میں ہی پیدا ہو گئے۔

## وفات

وفات کے سات روز قبل داہنے بازو میں ورم اٹھا جو وفات کا سبب بنا، سب جمعہ ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ میں وفات پائی اور اپنی عمر کے ۶۱ سال دس ماہ اٹھارہ یوم پورے کیے۔

## دو جنازے

ان کا پہلا جنازہ حضرت امام عبدالوہاب شرعی نے بعد نماز جمعہ جامع مسجد احمد باریقی میں پڑھا جس میں خلق کثیر شریک ہوئی ان کا دوسرا جنازہ جامع مسجد جدید مصر میں پڑھا گیا آپ کا مزار مبارک حضرات اہل علم و عوام کی زیارت گاہ ہے۔

رُوحُ اللَّهِ رُوحَهُ وَأَنَارُ حُضْرَتِهِ وَأَفَاضَ عَلَيْهِ مِنْ رِضْوَانِهِ كُلَّمَا اسْتَنَارَتْ  
بِعَوْنِهِ الْقُلُوبُ وَكَمَعَتْ بِأَنْوَارِهَا الْغُيُوبُ۔  
امداد اللہ انور غفرلہ



سواد تحریر علامہ سیوطی از کتاب ثبت السماع از مخطوطات مکتبہ بلد یہ بالاسکندریہ نمبر ۱۹۶۲  
و معہ المخطوطات ف ۱۸۲ حدیث (الاعلام زر کلی جلد ۳ ص ۳۱۰)

(۴) آکام لہر جان سے کامل استفادہ کے ساتھ علامہ سید علی نے خود اپنے ذاتی مطالعہ سے بھی بہت سارے مضامین کا اضافہ کیا ہے جو ان کی ذاتی خصوصیت ہے۔

عبد الرحمن بن أبي بكر ( الجلال ) السيوطي  
نموذجان من خطه : عن " ثبت الشماع " من مخطوطات مكتبة البلدية بالإسكندرية . رقم " ١٩٦٢ هـ " ومعهد المخطوطات  
" ف ١٨٢ حديث " .



- ⑤ علامہ سیوطی نے اس کتاب کی تالیف میں جتنا محنت برداشت کی ہے اس کا اندازہ آپ اس کتاب کے آخری صفحات میں مآخذ کی فہرست سے لگا سکتے ہیں، یاد رہے کہ ان مآخذ میں وہ حوالہ جات بھی درج ہیں جو ائمہ مترجم نے تخریج روایات و احادیث میں حواشی میں درج کیے ہیں۔
- ⑥ مضامین کے حساب سے یہ کتاب اکام المرجان سے زیادہ مفید ہے کیونکہ اس کے مضامین میں تنوع پایا جاتا ہے۔
- ⑦ اس کتاب میں فقہی مسائل بہت کم ذکر کیے گئے ہیں اور کہیں کہیں مترجم کی طرف سے فقہ حنفی کے مطابق وضاحت بھی کر دی گئی ہے تفصیل کے لیے اکام المرجان کی طرف رجوع کیا جائے کیونکہ علامہ سیوطی شافعی المذہب ہیں اور بعض بعض مسائل میں احناف اور شوافع کا اختلاف موجود ہے۔

### کتاب ہذا

## ”تاریخ جنات و شیاطین“

کو سمجھنے کے لیے بھی درج ذیل باتوں کا لحاظ فرمائیں۔

- ① جس بات کے شروع مؤلف یا مصنف کا ذکر ہو تو اس سے مراد اکام المرجان کے مصنف ہوں گے۔
- ② چونکہ اصل کتاب میں کہیں کہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اکام المرجان کی عبارت ہے اور یہ اضافہ ہے اور کہیں کہیں کچھ علامت معلوم نہیں ہوتی اس لیے ہم نے بھی عام طور پر ترجمہ میں اس کا لحاظ نہیں رکھا۔

- ③ ترجمہ سلیس اور آسان اردو زبان میں کیا گیا ہے۔
- ④ اصل کتاب میں مذکورہ آیات اور مرفوع احادیث کو ترجمہ میں جوں کا توں ذکر کیا گیا ہے، نیز اشعار کو بھی ترجمہ کے ساتھ ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔
- ⑤ مندرجہ عربی عبارات پر اکثر مقامات پر اعراب لگادینے ہیں۔
- ⑥ کتاب کے الگ الگ مضامین کو نمایاں کرنے کے لیے عنوانات بھی اپنی طرف سے مترجم نے لگائے ہیں۔
- ⑦ جہاں کہیں ترجمہ میں اپنی طرف سے کسی بات کا اضافہ ضروری معلوم ہوا تو بریکٹوں کے درمیان اس کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل کی ضرورت ہو یا بات سمجھ میں نہ آئے تو اہل اہل علم علماء کرام سے دریافت فرمائیں۔
- ⑧ فائدہ کے عنوان میں حدیث یا روایت کے متعلق مفید معلومات اور ضروری گذارشات کو درج کیا گیا ہے اگر تشریح کی ضرورت تھی تو وہ کی گئی ہے، اگر کسی سوال کا جواب دنیا ضروری تھا تو سوال ذکر کیے بغیر اکثر جگہ صرف اس کا جواب لکھ دیا گیا ہے، اگر احادیث سے کچھ خاص فوائد معلوم ہوتے تھے تو صرف ترجمہ سے عام طور پر سمجھ میں نہ آ سکتے تھے ان کو بھی واضح کر دیا گیا۔
- ⑨ جہاں بریکٹوں کے درمیان کی عبارت ہے سب مترجم غفلت کی طرف سے ہے۔
- ⑩ ترجمہ عام فہم کیا گیا ہے اس لیے کئی جگہ پر اصل عبارت کی پابندی نہیں کی گئی۔
- ⑪ چند مقامات پر اصل عبارت میں کتابت کی غلطیوں کی وجہ سے ترجمہ تھوڑا دیا گیا ہے اور خالی جگہ پر اس طرح سے ..... نکلتے لگادینے ہیں، ان کے حل کی تک و دو جاری ہے جب حل ہو جائیں گی ان کو پورا کر دیا جائے گا۔
- ⑫ علامہ سیوطی نے جس جس روایت کے حوالہ جات لکھے تھے ہم نے ان کو حاشیہ میں لکھ کر دیا ہے۔
- ⑬ لہذا حواشی میں حوالہ جات جو (منہ) سے پہلے ہیں سب مصنف علامہ سیوطی کی طرف سے



ہیں اور جو حوالے (منہ) کے بعد کے ہیں وہ سب مترجم کی طرف سے ہیں۔

- ①۴ حاشیہ میں (منہ) سے پہلے جو عبارتیں بریکٹوں کے درمیان کی ہیں سب مترجم کا اضافہ ہیں
- ①۵ تخریج احادیث میں زیادہ تر محمد بن سعید زغلول کی موسومہ اطراف الحدیث النبوی الشریف پر اعتماد کیا گیا ہے، اور احادیث و آثار کی حتمی تخریج لفظ المرجان کے محقق اور محقق مصطفیٰ عبدالقادر عطا نے کی تھی اس کو بھی تخریج میں شامل کیا گیا ہے۔ اور مزید اپنی طرف سے بھی بہت محنت کے ساتھ بہت سی کتب سے تخریج کی ہے جو مذکورہ دونوں حضرات کی تخریج سے کہیں زیادہ ہے۔
- ①۶ حاشیہ میں جہاں کتاب کا نام ذکر کر کے صرف نمبرات لکھے گئے ہیں تو یہ اس کتاب کی حدیث کا سلسلہ نمبر ہے یا صفحہ نمبر ہے جس سے اصل کتاب میں آسانی سے حدیث تلاش کی جا سکتی ہے، ہاں اگر کوئی اور مطبوعہ ہو تو کچھ وقت ہوگی۔

- ①۷ جہاں مثلاً ۵/۴۴ کا حوالہ ذکر کیا گیا ہے ایسے مقامات میں پہلا ہندسہ جلد نمبر کے لیے اور دوسرا ہندسہ صفحہ نمبر کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ ان حوالہ جات کی مدد سے اہل تحقیق کو اصل مصادر اور تائیدات، شواہدات اور متابعات کا علم بھی آسانی سے ہو سکے گا۔
- ①۸ تخریج میں جن مصادر کے حوالہ جات موجود ہیں ان سب کی فہرست کتاب ہذا کے اخیر میں ملاحظہ فرمائیں۔

①۹ اس کتاب میں کثرت سے مرفوع، موقوف، مقطوع اور شاذ اور اسرائیلی روایات بھی موجود ہیں ان میں سے کچھ روایات صحیح کے درجہ کی، کچھ حسن کے درجہ کی اور کچھ ضعیف کے درجہ کی ہوں گی اور موضوع دمن گھڑت اور شاذ بھی ہوں گی۔ چونکہ ہم نے تقریباً تمام روایات کی تخریج حاشیہ میں کر دی ہے جو حضرات ان کی تحقیق کرنا چاہیں تو ان حوالہ جات کی مدد سے کر سکتے ہیں اور ان روایات کے درجات تصحیح و تضعیف بھی کتب حدیث اور کتب رجال میں لکھے ہوئے ہیں اور یہ کام اکابر علماء کا ہے چھوٹے موٹے مولوی صاحب کا نہیں ہے۔ اور جو واقعات اسرائیلی روایات سے ماخوذ ہیں ان کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”حَدِّثُوا عَنْ

بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ“ بنی اسرائیل سے واقعات بیان کرو ان (واقعات) میں کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث کی تشریح کے طور پر ہم اسرائیلی روایات کو تین طرح پر تقسیم کر سکتے ہیں۔

①۔ وہ واقعات جن کی تصدیق کتاب و سنت میں موجود ہے (مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ) وہ بالاتفاق مقبول ہیں۔

②۔ وہ جن کی تردید صریحاً کتاب و سنت میں موجود ہے ایسی اسرائیلیات واجب الرد ہیں۔

③۔ وہ اسرائیلیات جن کی نہ تو تائید کتاب و سنت میں ہے اور نہ تردید ہے ایسی روایات کو اسی درجہ میں تسلیم کر لیا جائے گا یعنی نہ تو ہم ان کو ثابت مانیں گے نہ رد کریں گے۔

④۔ جن فوائد کے اخیر میں (منہ) کا نشان نہ ہو تو یہ مترجم کی طرف سے اضافہ شدہ ہیں

⑤۔ کتاب میں موجود عبارات کی اغلاط کو اکثر جگہ اصل ماخذ و مصادر سے مراجعت کر کے تصحیح کے بعد ترجمہ کیا گیا ہے اس لحاظ سے یہ ترجمہ اصل عربی طباعت سے زیادہ درست ہے۔

⑥۔ تین چار جگہ عبارتوں کے ترجمے چھوڑ دیئے ہیں ان کی طوالت اور تفصیل میں عوام بلکہ خواص کو بھی زیادہ فائدہ نہیں تھا جن مقامات پر ترجمے چھوڑے گئے ہیں وہاں اس کی وضاحت کر دی ہے۔

⑦۔ یہ کتاب لفظ المرجان (تاریخ جنات و شیطاں) ایک نہایت جامع اور معلوماتی کتاب ہے بہت سی عبارات کا ثبوت ضعیف اور موضوع بھی ہے لہذا عقائد اور عبادات میں اس کو مکمل طور پر تشریعی حیثیت نہ دی جائے۔



## مصائب الانسان من مكائد الشيطان

اس کو شیخ ابراہیم بن محمد بن مفلح مقدسی الجنبلیؒ نے تحریر کیا ہے کل ابواب کی تعداد ۳۳ ہے، کل صفحات ۱۹۰ ہیں، دار الکتب العلمیہ بیروت نے شائع کی ہے۔ احقر امداد اللہ کے پاس بھی اس کا نسخہ موجود ہے۔

## آکام المرجان فی احکام الجان

اس کی تالیف امام علامہ بدرالدین محمد بن عبداللہ شبلی حنفیؒ نے ۱۲۶۹ھ نے کی ہے۔ جنات اور شیاطین کے موضوع پر جتنے اکابرین اسلام نے کتابیں تالیف فرمائی ہیں یہ کتاب ان سب سے بلند پایہ ہے۔ پاکستان میں نور محمد کراچی اور خیر کثیر کراچی والوں نے طبع کرائی ہے۔ پاکستان کے علمی حلقوں میں یہی کتاب زیادہ مشہور ہے اور اس کا اردو ترجمہ ادارہ اسلامیات لاہور شائع ہو چکا ہے۔

## ابن فی ذکر جمیع احوال الجن

سید عبداللہ حسین کی تالیف ہے قرآن پاک اور صحیح احادیث سے ماخوذ ہے۔ یہ مصنف علمائے جامعہ ازہر مصر سے تعلق رکھتے تھے، اس کو دار احیاء الکتب العربیہ بیروت نے طبع کیا تھا کتاب کی تکمیل کی تاریخ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۵۶ء ہے۔

## اغاثۃ اللفان من مصائد الشيطان

یہ علامہ ابن القیم الجوزیہؒ کی کتاب ہے دو جلدوں پر مشتمل ہے اپنے موضوع جامع کتاب ہے۔

## ابن ابی الدنيا

مصنف ہوائف الجان و مکائد الشيطان

۲۰۸ — ۲۸۱ھ — ۸۲۳ — ۶۸۹۴

نام: عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان ابن ابی الدنیا القرشی الاموی البکری، حافظ الحدیث،

## کثرت تصانیف

آپ نے ہوائف الجان اور مکائد الشيطان کے علاوہ بھی بہت سی کتب مختلف موضوعات پر تصنیف فرمائی ہیں علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی تعداد ۱۶۴ تک شمار فرمائی ہے اس زمانہ میں چونکہ قدیم اسلامی کتب کثرت سے شائع ہو رہی ہیں ان کے دیکھنے سے احقر امداد اللہ نے امام ابن ابی الدنیا کی کتب کا جو شمار کیا ہے اس کی تعداد اڑھائی صد سے زائد ہے۔ اللہ کے امام موصوف کی جتنی کتب اس وقت دنیا کے مختلف کتب خانوں میں غیر مطبوعہ ہیں سب چھپ جائیں تو ان کی نادر کتب کا ایک یا سب سے محفوظ ہو کر فی زمانہ مسلمانوں کی بلکہ انسانوں کی ضرورت کو کافی حد تک پورا کرے گا۔

علامہ سیوطیؒ نے امام موصوف کی تین کتابوں کا لفظ المرجان میں کثرت سے حوالہ دیا ہے ہم نے ابن ابی الدنیا کے لفظ المرجان میں استعمال شدہ حوالوں کو اصل کتب سے مقابلہ کر کے ترجمہ کیا ہے اور جگہ جگہ اصل کتب کے حوالے بھی درج کر دیئے ہیں۔

اور یہ حقیقت ہے کہ اگر امام ابن ابی الدنیا کی اصل کتب لفظ المرجان کے ترجمہ کے وقت میرے پاس موجود نہ ہوتیں تو لفظ المرجان کے مطبوعہ نسخے کی کثرت اغلاط کی وجہ سے اس کا ترجمہ کمزور ہو گیا اور درست شکل میں احقر مترجم ان کا ترجمہ



قارئین کے سامنے پیش نہ کر سکتا۔

اگرچہ ۱۲۱۵ھ رمضان المبارک میں جب عمرہ کا سفر ہوا تو اس دوران لفظ المرجان بھی باب العمرہ کے سامنے کے تہ خانہ کے ایک کتب خانہ سے دستیاب ہو گئی تھی اور اسی وقت اس کے ترجمہ کرنے کا دل میں تقاضا پیدا ہوا تھا اور ساتھ ہی قدرتی طور پر ابن ابی الدنیا کی مذکورہ دو کتب ہوا لفظ المرجان اور مکائد الشیطان بھی دستیاب ہو گئی تھیں حالانکہ اس وقت ان کا وہم و گمان تک نہ تھا کہ یہ دونوں کتب لفظ المرجان کا ترجمہ کرتے وقت بہت ہی معاون ثابت ہوں گی، میں اس کو بھی مدد خداوندی سمجھتا ہوں کہ بلا خیال اس ضرورت کو اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا۔ فَلَلهُ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ۔

## مصنف آکام المرجان

محمد بن عبد اللہ شبلی دمشقی بدر الدین القاضی

۷۱۲ — ۷۶۹ھ — ۱۳۱۲ — ۱۳۶۶ء

بہت فاضل اور مختلف فنون کے عالم تھے، فقہائے احناف میں بہت بلند مرتبہ پر فائز تھے، دمشق میں پیدا ہوئے پھر قاہرہ (مصر) رحلت فرمائی، اور طرابلس ملک شام کے ۷۵۵ھ میں قاضی مقرر ہوئے اور تاحیات قاضی رہے۔ آپ مسائل فقہیہ کو پوری تحقیق کے ساتھ نافذ کرتے تھے اور تحقیق کے بعد ہی تحریر و تصنیف میں لاتے تھے، اور ہتھیار پہنتے اور جہاد کرتے تھے، آپ کی مجلس بہت قیمتی ہوتی تھی نثر و نظم کا خوب کمال دکھاتے تھے، آپ کی تصنیفات درج ذیل ہیں:

- ① محاسن الرسائل الی معرفة الاوائل ② ادب الحمام ③ تشقیف الالسنۃ
- بہر لایزمنۃ ④ الینابیع فی معرفۃ الاصول والتفاریع من شروح مختصر القدوری
- ⑤ زہو البدیع فی زہر الربیع تفصیلی حالات کے لیے دیکھیں:

الدرر الکامنہ ۳/۴۸۶، الفہرست التہمیدی ۴۲۵، معجم المطبوعات ص ۱۱، الفوائد البہیہ ص ۱۰  
مع حاشیہ، معجم المؤلفین ص ۲۵۳، فہرست بروکمان ۲/۹۰، ۲/۸۲، مجلۃ المجمع ۱۸/۴، الاعلام

للمزکی ۲/۲۲۲ - ۲۲۵  
کتاب تشقیف الالسنۃ تقریب الازمنہ وکان خانہ  
توفی اللہ تعالیٰ واعانتہ ویتیمہ بذالعیسۃ بن مزج  
الاخیرۃ سنۃ ثلث واربعمین واربعمائۃ علی بن مولیہ محمد بن عیسا بن ابی  
الاسود ص ۱۰۰ واصلیہ علی خیر صلتہ محمد واکہ وحبہ الطیب علیہ السلام  
عکس تحریر امام شبلی از کتاب تشقیف الالسنۃ فوٹو از الاعلام للمزکی ۲/۲۳۵



## مُنکِرین جنّات و شیطین کا ردّ

جتنے بھی سماوی دین ہیں یہودی، عیسائی اور مسلمان، اور ہندو سکھ وغیرہ سب جنّات اور شیطین کے وجود کے قائل ہیں اور اکثر فلاسفہ بھی اس کے قائل چلے آئے ہیں۔ گذشتہ صدی میں سرسید احمد خاں نے محض اپنی ذاتی عقل کے بل بوتے پر ان کے وجود کا انکار کیا ہے اور اس کے چند پروکار مغربی تہذیب کا دلدادہ گروہ اس کی تائید کر رہا ہے اور انکار کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اگر جنّات کا کوئی وجود ہوتا تو وہ نظر ضرور آتے۔ حالانکہ ان کی یہ بات خلاف عقل اور خلاف قرآن و حدیث ہے قرآن پاک میں جنّات اور شیطین کا تقریباً ایک صد اٹھائیس مرتبہ ذکر آیا ہے جو جنّات اور شیطین کے وجود کی قطعی اور سچّہ دلیل ہے اہل اسلام کے سامنے قرآن پاک کے بعد انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہتی، رِواحدیث میں تو آپ نے جنّات و شیطین کو سینکڑوں اور ہزاروں مرتبہ ذکر کیا ہے جس کو اہل علم احادیث میں خوب ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

عقلی طور پر یہ کہنا کہ چونکہ جنّات اور شیطین ہمیں نظر نہیں آتے اس لیے ہم ان کا وجود نہیں مانتے یہی بات ہی خلاف عقل ہے کیونکہ دنیا میں کتنی باتیں ایسی ہیں جو نظر میں نہیں آتیں مگر اس کو عوام و خواص تسلیم کرتے ہیں مثلاً انسان کا کسی درد میں مبتلا ہونا کسی دوسرے کو نظر نہیں آ سکتا سوائے اس کے کہ خود درد میں مبتلا شخص اس کا ذکر کرے، پھول نظر آتا ہے مگر اس کی خوشبو سونگھی تو جاسکتی ہے مگر نظر نہیں آتی صرف سونگھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں خوشبو موجود ہے، اسی طرح ایٹمی ذرات جو بڑے تجربات کے بعد محسوس ہوتے اور تسلیم کیے جاتے ہیں پھر مزید تجربات کے بعد ان کو تباہی کا سامان بنایا جاتا ہے، دنیا میں جو پروگرام براہ راست ٹیلی کاسٹ کیے جاتے ہیں وہاں

سامنے کوئی چیز نہیں ہوتی اہل پروگرام لوگوں کے سامنے نظر آنے والے ٹی وی سے ہزاروں میل دور ہو کر بھی مواصلاتی ذرائع سے عکس بندی کر رہا ہوتا ہے، آڈیو اور وڈیو کیسٹ میں آواز بند تو ہو سکتی ہے مگر مشین پر چلائے بغیر اس کا وجود نظر نہیں آتا۔ آج کے زمانہ میں یہ سب ایسے مظاہر قدرت ہیں جن کو دیکھ کر عقلمند انسان اللہ تعالیٰ کی ان بیان کردہ اشیاء کا انکار نہیں کر سکتا جو نظر میں نہیں آتیں۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ ہم مذکورہ اشیاء کے وجود کو موجود قرآن اور علامات کی وجہ سے تسلیم کرتے ہیں کیا ایسی علامات جنّات اور شیطین کے موجود ہونے کی بھی موجود ہیں؟ جواب یہ ہے کہ ہاں یہ ایسی علامات بلکہ ان سے بھی بڑھ کر موجود ہیں۔ بہت سی علامات قرآن پاک میں اس کتاب تاریخ جنّات و شیطین میں ہی ملاحظہ کریں گے ایک علامت یہ ہے کہ جب کسی شخص پر جنّات مجبوت دیو پریت کا سایہ ہوتا ہے اور یہ اس کو ایذا پہنچاتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس پر جنّات کا سایہ ہے۔

دوسرے یہ کہ جنّات کے عامل جو دفع جنّات کا عمل کرتے ہیں اور جادو ٹونہ کرتے ہیں اور تسخیر جنّات کرتے ہیں وہ جنّات کو دیکھ بھی لیتے ہیں اور ایسے دیکھنے والے دنیا میں ہزاروں لاکھوں ہیں ان کی شہادت بھی ظاہر بین لوگوں کے خلاف ایک مضبوط دلیل ہے۔ تیسرے یہ کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ویسے ہی جنّات کو دیکھا ہے اور ان کی حرکات کا مشاہدہ کیا ہے۔ احتراماً اللہ نے بھی اپنی لائبریری میں بیٹھ کر کئی مرتبہ خود بخود کتابوں کے اُلٹنے پلٹنے کو دیکھا ہے اور کئی مرتبہ بڑے بڑے درختوں کی چوٹیوں پر آگ کو جلتے اور آگ کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

چوتھے جو لوگ کسی گندی جگہ پر پیشاب پاخانہ کرتے ہیں ان پر جنّات کا حملہ کرنا تو بہت مشہور ہے کیونکہ یہ جگہیں جنّات کا مسکن ہیں۔ پانچویں جو لوگ بعض اوقات کسی سانپ کو مارتے ہیں اور وہ سانپ جنّات ہوتا ہے



تو دوسرے جنات سانپ بن کر یا ویسے ہی ان لوگوں پر حملہ کرتے ہیں اور یہ بات میں نے عوام سے بھی سنی ہے۔

غرضیکہ جنات و شیاطین کے وجود پر بہت سے دلائل موجود ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں  
وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ۔ (الحجر ۱۲۴)

ہم نے جنات کو اس (خلقت انسانی) سے پہلے لو کی آگ سے پیدا کیا ہے۔  
اللہ تعالیٰ نے مزید ارشاد فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَثْقَارِ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ فَأَنْفُذُوا۔ (الرحمن ۳۳)

اے گروہ جن و انس! اگر تم میں طاقت ہے کہ آسمانوں اور زمین کے اطراف سے نکل کر بھاگ جاؤ تو بھاگ کر دکھاؤ تم نہیں بھاگ سکتے مگر غلبہ کے ساتھ (اور وہ تمہارے پاس ہے نہیں اس لیے تم خدا کے سامنے پیش ہونے سے نہیں بھاگ سکتے)۔

اور ارشاد ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔

اور ہم نے جن اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر صرف اپنی عبادت کے لیے۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح سے انسان ایک مخلوق ہے اور اللہ کی عبادت کے لیے پیدا کی گئی ہے اسی طرح سے جنات کی مخلوق بھی عبادت کے لیے پیدا کی گئی ہے اور قرآن دونوں کے لیے ذریعہ ہدایت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی دونوں مخلوقات کے لیے رسول بنا کر مبعوث کیے گئے ہیں۔ ہاں یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ اس دنیا میں جنات و شیاطین کو انسانوں کے سامنے پوشیدہ رکھا (اگرچہ جنات کی تعداد قرآن کریم کے فرمان کے مطابق انسانوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے تاکہ ہر ایک مخلوق کو دوسری مخلوق سے حرج نہ ہو) آخرت میں معاملہ برعکس ہوگا جب انسان اور جنات جنت میں جائیں گے تو انسان

جنات کو دیکھ سکیں گے مگر جنات انسانوں کو نہیں دیکھ سکیں گے اور یہی انسان اشرف المخلوقات ہونے کی بھی دلیل ہے تاکہ دنیا میں جنات کو دیکھے بغیر اور ان سے گتھم گتھا ہوئے کے بغیر کسی سے عبادت کی ذمہ داری ادا کریں اور جنت میں بے بس نہ ہوں چاہیں تو جنات کو بھی دیکھ سکیں فرشتوں کو بھی اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات پاک کو بھی جب اتنی خصوصیات جنات کو جنت میں حاصل نہ ہوں گی۔

فقط واللہ اعلم

امداد اللہ النور غفرلہ اللہ



وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

الحمد لله الحنان والمنان والصلوة والسلام علی سیدنا محمد المبعوث الی الانس والجان

اما بعد :

یہ کتاب شیخ امام قاضی بدرالدین شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ”اسکام المرجان فی احکام الجنان“ کا خلاصہ ہے۔ میں نے اس کا نام ”لفظ المرجان“ رکھا ہے مذکورۃ الصدر کتاب کو میں نے اپنی حسب منشاء مختصر بھی کیا ہے اور اضافات بھی کثرت سے کیے ہیں۔

## وجہ جنات

### جن کا معنی اور تعریف

حضرت ابن دُرَیْد (محمد بن حسن ازدی امام الشعراء واللغات سن وفات ۳۲۱ھ) فرماتے ہیں ”جنات انسانوں سے ایک الگ مخلوق ہے، کہا جاتا ہے اس کورات نے پھیلا لیا وہ اس پر چھا گئی اور اس کو ڈھانپ دیا۔ جب چھپانے کے معنی میں استعمال ہوں تو ان سب کا معنی ایک ہے۔ ہر وہ شے جو آپ سے مخفی ہو وہ آپ سے چھپی ہوئی ہے، بعد میں یہ لفظ (جن) جنات کا نام رکھ دیا گیا۔ جنت، جن اور جان سب ایک شے ہے اور جن جنات میں سے ایک قسم کا نام ہے۔“

### جن کون ہیں ؟

حضرت ابو عمر الزاہد (علامہ محمد بن عبد الواعظ بغدادی ۳۴۵ھ) فرماتے ہیں ”جن جنات کے

کتے اور گھٹیا درجہ کے جنات ہیں۔“

### جان کون ہے ؟

حضرت جوہری (ابراہیم بن سعید ابو اسحاق محدث عظیم بغدادی سن وفات ۲۴۶ھ) فرماتے ہیں ”جان جنات کا باپ (ابو الجن) ہے۔“

### جن کو جن کہنے کی وجہ

حضرت ابن عقیل حنبلی (محمد بن عقیل بغدادی ظاہری ابو الوفاء عالم العراق شیخ الحنابلہ) فرماتے ہیں ”جن کو جن اس لیے کہتے ہیں کہ وہ چھپ کر رہتے ہیں اور آنکھوں سے او جھل رہتے ہیں۔“

### شیطان کون ہیں ؟

(یہی علامہ ابن عقیل) فرماتے ہیں ”شیاطین جنات کی وہ قسم ہے جو خدا کے نافرمان ہیں اور یہ ابلیس (ملعون) کی اولاد میں سے ہیں۔“

### مردۃ کون ہیں ؟

(علامہ ابن عقیل) فرماتے ہیں ”مردۃ انتہائی سرکش اور انتہائی گمراہ قسم کے جنات ہیں۔“

### جنات کے درجات

(حافظ) ابن عبد البر (یوسف بن عبد اللہ بن محمد قرطبی مالکی ابو عمر مورخ ادیب محقق عظیم مصنف

۱۰ کتاب الفنون (مترجم)



کتب کثیرہ حافظ المغرب سن وفات ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں ”اہل کلام اور اہل زبان کے نزدیک جنات کے کئی درجات ہیں، جب یہ صرف جن کا لفظ ذکر کریں گے تو اس سے صرف جن ہی مراد ہوگا، اگر وہ اس (جن) کو ذکر کریں گے جو انسانوں کے ساتھ سکونت رکھتے ہیں تو عامر کا لفظ ذکر کریں گے، (اور عامر کی) جمع عمار ہے، اگر سامنے آجائے والے جنات مراد لیں گے تو ”ارواح“ کا لفظ استعمال کریں گے، اگر شریر اور سرکش ہوں گے تو ان شیطان بولتے ہیں، اور اگر اس سے بھی آگے نکلے ہوئے ہوں اور معاملہ بہت خطرناک ہو تو اس کو عفریت بولتے ہیں۔“

### جنات کے وجود پر سب مسلمان متفق ہیں

شیخ تقی الدین ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ ”طوائف مسلمین میں سے کسی نے بھی جنات کے وجود کا انکار نہیں کیا، اکثر کفار بھی ان کے وجود کے قائل ہیں، کیونکہ جنات کے وجود کے متعلق انبیاء کرام کے ارشادات حدیث تو اتنے تک پہنچے ہوئے ہیں، جس کا یقینی طور پر معلوم ہونا لازمی ہے جس کو عوام بھی جانتے ہیں اور خواص بھی جانتے ہیں، جاہل فلسفیوں کی معمولی سی جماعت کے علاوہ جنات کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔“

### فرقہ قدریہ کی رائے

قاضی ابوبکر باقلانی دہلوی محمد بن الطیب بن محمد قاضی متکلم اسلام بغدادی اپنے زمانہ میں مذہب اشاعرہ کے سرخیل متوفی ۴۰۳ھ) فرماتے ہیں ”فرقہ قدریہ کے قدیم زمانہ کے اکثر حضرات تو جنات کے وجود کے قائل ہیں لیکن موجودہ زمانہ کے انکار کرتے ہیں، اور کچھ لوگ ان میں سے ابھی ان کے موجود ہونے کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اپنی رقیق جہالت کی وجہ سے اور ان میں شعاع کے گزر جانے کی وجہ سے نظر نہیں آتے، اور ان میں کے بعض افراد کہتے ہیں کہ یہ نظر نہیں آتے اس لیے کہ ان کا کوئی رنگ نہیں ہوتا (جیسے ہوا کا کوئی رنگ نہیں ہوتا) اس لیے

نہیں آتے۔

### ابتدائے جنات

جنات حضرت آدمؑ سے دو ہزار برس قبل پیدا ہوئے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں:-

خُلِقَ الْجَنُّ قَبْلَ آدَمَ بِأَلْفَيَّ عَامٍ

جنات کو حضرت آدمؑ سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا گیا۔

(فائدہ از مترجم) اس کے راوی ابو حذیفہ بن بشر ضعیف اور متروک ہیں۔

### انسانوں سے پہلے زمین پر جنات رہا کرتے تھے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ”جنات زمین پر اور فرشتے آسمان پر رہا کرتے تھے اور آسمان اور زمین کی آبادی تھے، ہر آسمان کے الگ فرشتے تھے، اور ہر آسمان والوں کی نماز، بیع اور دعا مقرر تھی، اور ہر آدمی کے آسمان والے اپنے نیچے کے آسمان والوں سے زیادہ مالکے والے تھے، زیادہ نماز اور تسبیح کرنے والے تھے، پس آسمان کے آباد کنندگان رہتے تھے اور زمین کے جنات۔“

(فائدہ از مترجم) اس روایت کو حضرت عھاگؓ سے روایت کرنے والے جویسر بن سعید القاسم ملحدی مفسر ہیں جو انتہا درجہ کے ضعیف راوی ہیں۔

ابو البتداء اسحق بن بشیر (منہ)

المیزان الاعتدال ذہبی ۱۸۴/۱ ترجمہ نمبر ۷۳۹

الغریب المہذیب ۱۳۶/۱، میزان الاعتدال ۲۲۷/۱



## فرشتوں نے تخلیق آدم پر کیوں اعتراض کیا؟

حضرت مقاتل ۱۸ اور حضرت جویر ۱۹ حضرت صفاک ۲۰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں سے فرمایا :-

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۚ

میں زمین میں ایک جانشین بنانے والا ہوں۔

تو فرشتوں نے عرض کیا :-

أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ ۚ

کیا آپ زمین میں اس کو پیدا کرنا چاہتے ہیں جو اس میں فساد پیدا کرے گا اور خون بہائے گا۔

حضرت ابن عباس ۲۱ فرماتے ہیں یہ فرشتے مغیب نہیں جانتے تھے بلکہ انہوں نے اولادِ آدم کے اعمال کو جنات کے اعمال پر قیاس کر لیا تھا اسی لیے انہوں نے کہا ”کیا آپ زمین میں اس کو پیدا کرنا چاہتے ہیں جو فساد کریں گے جیسا کہ جنات نے فساد کیا اور خون بہائیں گے جیسا کہ جنات نے خون بہایا، اور یہ اس لیے کہ انہوں نے اپنے ایک نبی کو قتل کیا تھا جس کا نام یوسف تھا“ ۲۲

(فائدہ از مترجم) جنات میں نبی ہوئے ہیں یا نہیں اسکی مکمل تفصیل اسی کتاب میں آگے آرہی ہے۔

۱۷ تاریخ محمد بن اسحق (مترجم)

۱۸ تفسیر مقاتل بن سلیمان، تفسیر جویر (مترجم)

## ابو الجحٰنات کی خواہشات

حضرت ابن عباس ۲۳ فرماتے ہیں ”جب اللہ تعالیٰ نے ابو الجحٰنات سموم کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا تو فرمایا تم کوئی تمنا کرو؟ اس نے کہا میری تمنا یہ ہے کہ ہم خود تو دیکھیں ہمیں کوئی نہ دیکھے اور ہم زمین میں چھپ سکیں اور ہمارا بوڑھا بھی جوان ہو (کہ فوت ہو کرے) تو اس کی یہ خواہش پوری کی گئی اس لیے وہ خود تو دیکھتے ہیں لیکن دوسروں کو نظر نہیں آتے اور جب مرتے ہیں تو زمین میں فاسد ہو جاتے ہیں اور ان کا بوڑھا بھی فوت نہیں ہوتا مگر جوان ہو کر ۲۴ یعنی جیسے بچہ ۲۵ آخری عمر تک پہنچ جاتا ہے (اسی طرح ہے ان کا بوڑھا جوان ہو کر مرتا ہے)۔

## ابلیس کب سے زمین پر رہنے لگا

جویر اور عثمان اپنی سندوں کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا کیا اور زمین کو آباد کرنے کا حکم فرمایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہے حتیٰ کہ عرصہ دراز گزر گیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی شروع کر دی اور خونریزی کرنے لگے، ان کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام یوسف تھا اس کو انہوں نے مار ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر دوسرے آسمان کے فرشتوں کا ایک لشکر بھیجا اس لشکر کو جن کہا جاتا تھا، ان میں ابلیس بھی تھا جو چار ہزار کا سردار تھا، یہ (آسمان سے) اترے اور زمین سے سب اولاد جن کو تباہ کیا اور وہاں سے جلا وطن کیا اور سمندر کے جزیروں کی طرف مار بھگایا، اور ابلیس اپنے لشکر سمیت اس زمین پر رہنے لگا، ان پر عمل آسان ہو گیا اور زمین میں رہائش کو پسند کیا“ ۲۶

محمد بن اسحاق حضرت حبیب بن ابی ثابت (تابعی فقیہ متوفی ۱۱۹ھ) وغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ”ابلیس (شیطان) نے اپنے لشکر سمیت زمین پر حضرت آدم علیہ السلام سے چالیں

۲۳ تفسیر جویر، تفسیر عثمان بن ابی شیبہ (مترجم)



حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ”اللہ تعالیٰ نے جنات کی طرف ایک رسول مبعوث فرمایا جس نے ان کو اللہ کی اطاعت کا حکم فرمایا اور یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل نہیں کریں گے جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت چھوڑ دی اور قتل کرنا شروع کر دیا تو (اس وقت سے) فرشتوں نے کہا تھا ”أَتَجْعَلُ فِيهَا....“ (کیا آپ زمین میں اس کو پیدا کرنا چاہتے ہیں جو زمین میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا)۔

(فائدہ از علامہ سیوطیؒ) میں کہتا ہوں ان مذکورہ دونوں روایات کی سندیں بناوٹی ہیں، ابو حذیفہ کذاب ہے، جو یہ متروک ہے اور ضحاکؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے سماع نہیں کیا لیکن حاکمؒ (۳۲۱ھ) نے مستدرک میں حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت کی ہے اور اس کو صحیح بھی کہا کہ حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے ارشاد اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں:-

”حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے جنات رہا کرتے تھے انہوں نے زمین میں فساد برپا کیا اور خونریزی کی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا ایک لشکر بھیجا جنہوں نے ان کو مارا اور سمندروں کے جزیروں میں لے جا کر چھوڑ دیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ۔

(یعنی میں زمین میں ایک نائب ضرور بناؤں گا، کہنے لگے کیا آپ پیدا کریں گے زمین میں ایسے لوگوں کو جو فساد کریں گے اور اس میں خونریزیاں کریں گے)“ جیسا کہ ان جنات نے کیا تھا۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

۱۔ مستدرک حاکم ۲/۲۶۱، امام ذہبی نے بھی اس تصحیح کو برقرار رکھا ہے۔

اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔  
(یعنی میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے)۔

### جنات کس دن پیدا ہوئے؟

حضرت ابو العالیہؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں ”اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جنات کو جمعرات کے دن پیدا کیا اور حضرت آدم کو جمعہ کے دن پیدا کیا۔ پھر جنات کی کثرت نے کفر اختیار کیا تو فرشتے ان کی طرف زمین پر اترتے تھے اور ان سے جنگ کرتے تھے، اور زمین میں خونریزی ہوتی تھی اور فساد برپا ہوتا تھا، اسی پر قیاس کرتے ہوئے فرشتوں نے کہا تھا ”آپ زمین میں اس کو پیدا کریں گے جو اس میں فساد کرے گا“ ۱۔

### کونسی مخلوقات پہلے اور کونسی بعد میں پیدا ہوئیں

حضرت وہبؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے جنت کو درخ سے پہلے، اپنی رحمت کو غضب سے پہلے، آسمان کو زمین سے پہلے، سورج اور ہاند کو ستاروں سے پہلے، دن کو رات سے پہلے، سمندر کو خشکی سے پہلے، زمین کو پہاڑوں سے پہلے، فرشتوں کو جنات سے پہلے، جنات کو انسانوں سے پہلے اور نر کو مادہ سے پہلے پیدا فرمایا“ ۲۔

۱۔ ابن جریر (تفسیر طبری)، ابو حاتم، کتاب الغنمۃ ابو الشیخ (منہ)

۲۔ کتاب الغنمۃ ابو الشیخ (منہ)



## جن و انسان کی اصل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :-

وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ الشُّمُورِ ۝

(ترجمہ) اور ہم حضرت آدمؑ کی پیدائش سے قبل جن کو آگ سے پیدا کر چکے تھے (جو غایت لطافت کی وجہ سے) ایک گرم ہوا تھی۔

وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ ۝

(ترجمہ) اور جنات کو خالص آگ سے پیدا کیا (جس میں دھواں نہ تھا)۔

اور ابلیس سے حکایت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ حکایت فرماتے ہیں :-

خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝

(ترجمہ) آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا، اور اس (آدمؑ) کو آپ نے آگ سے پیدا کیا ہے۔

(فائدہ) قاضی عبدالجبار (معتزلی) کہتا ہے ”آگ کا جنات کی اصل ہونا دلائل سمعیہ سے

ثابت ہے عقل سے نہیں“ (منہ)

جنات آگ سے پیدا ہوتے تو ان کو شہابے کیسے جلا سکتے ہیں ؟

ابو الوفا بن عقیل کہتے ہیں ”ایک شخص نے جنات کے متعلق سوال کیا اور کہا ”اللہ تعالیٰ نے

۱۔ سورۃ الحجر آیت ۲۷

۲۔ سورۃ الرحمن آیت ۱۵

۳۔ سورۃ الاعراف آیت ۱۲

ان کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ وہ آگ سے پیدا شدہ ہیں اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ شہابے ان کو جلا سکتے ہیں اور ان کو جلاتے بھی ہیں۔ یہ آگ آگ کو کیسے جلاتی ہے ؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے شیاطین اور جنات کو آگ کی طرف ویسے ہی منسوب فرمایا ہے جیسے انسان کو خاک، گارہ اور سجینے والی مٹی کی طرف منسوب فرمایا ہے جس سے انسان کے حق میں مراد یہ ہے کہ اس کی اصل گارا ہے حالانکہ انسان حقیقت میں گارا نہیں ہے، تو اسی طرح سے جنات بھی اصل میں آگ سے پیدا ہوئے۔

اس کی دلیل جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے :-

عَرَضَ لِي الشَّيْطَانُ فِي صَلَاتِي فَخَنَقْتُهُ فَرَأَيْتُهُ بَرْدًا رَقِيقًا عَلَى يَدِي ۝

(ترجمہ) شیطان نے نماز میں میرا مقابلہ کیا تو میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا اور میں نے اس کی لعاب کی ٹھنڈک کو اپنے ہاتھ پر محسوس کیا۔

پس جو خود جلائے والی آگ ہو اس کی لعاب ٹھنڈی کیسے ہو سکتی ہے بلکہ سرے سے اس کی لعاب ہو ہی نہیں سکتی، پس ہم نے جو کہا ہے اس کی صحت معلوم ہو گئی اص

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو اس پانی کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو کنواں مکھوڑنے کے وقت نکلتا ہے، اور اگر وہ ایسی اشکال پر نہ ہوتے جو آگ کی نہیں ہیں تو ان کی صورتوں کا ذکر اور شعلوں اور چنگاریوں کے نہ ہونے کا ذکر کیوں فرماتے۔

قاضی ابوبکر (باقلائی) فرماتے ہیں جنات کے آگ سے پیدا ہونے کی وجہ سے ہم ان میں غور و فکر نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ ان کو (انسانوں کے سامنے) ظاہر کر دے، ان کے اجسام

۱۔ مسند احمد ۵/۱۰۴، ۱۰۵، دلائل النبوت بیہقی ۹۹/۷ باب ماجاء فی الجنی والجنی الذی .... اور فتح الباری

۲/۵۴۷ مع بخاری شریف کتاب احادیث الانبیاء اور مسلم شریف باب جواز لعن شیطان فی اثارة الصلوة بھی ملاحظہ

فرمائیں۔ دہشتور ۵/۳۱۳، سنن الکبریٰ بیہقی ۲/۲۱۹، کثر العمال ۱۲۸۲



کو مٹا کر دے اور ان کے لیے ایسی صفات پیدا کر دے جو آگ کی صفات سے زائد ہوں، اور وہ اپنے آگ ہونے سے خارج ہو جائیں اور ان کے لیے (اللہ تعالیٰ) مختلف شکلیں اور صورتیں پیدا فرمادے۔

## جنات کی شکلیں

قاضی ابوالعلیٰ الفراء فرماتے ہیں ”جنات کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں اور جسم ملتے جلتے ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ وہ لطیف ہوں اور یہ بھی درست ہے کہ وہ کثیف ہوں، معتزلہ اس کے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کے اجسام لطیف ہی ہیں اور ان کی لطافت کی بنا پر ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے“

### جنات نظر آ سکتے ہیں

قاضی ابوبکر دباقلانیؒ فرماتے ہیں ”ہم کہتے ہیں جن لوگوں نے جنات کو دیکھا ان کو واقعی طور پر دیکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی رویت کو پیدا کیا ہے، اور وہ شے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے رویت کو پیدا نہیں کیا ان کو کوئی نہیں دیکھ سکتا، یہ جنات مختلف شکلوں میں ہیں اور نرم ہیں۔“

### اجسام لطیف ہیں

اکثر معتزلہ کہتے ہیں ان کے اجسام لطیف اور بیض ہیں۔ قاضی ابوبکر دباقلانیؒ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ بھی درست ہے اگر اس پر ہمارے سامنے کوئی قرآن و حدیث کی دلیل مل جائے جب کہ کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس کو ہم اس باب میں جانتے ہوں۔

میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ کہتا ہوں امام مسلمؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے آپ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔



خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ  
مِمَّا وُصِفَ لَكَ ۖ

ترجمہ فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، جنات کو شعلہ زن آگ سے پیدا کیا گیا اور  
آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کیا گیا جس کا تمہیں (قرآن پاک میں) ذکر کیا گیا ہے  
(یعنی خاک سے)۔

فرمان خداوندی

وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ  
(اور جنات کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا)

اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں مارج میں نَار سے مراد آگ کا  
شعلہ ہے۔ ۱۷

اور حضرت مجاہدؒ مذکورہ فرمان خداوندی وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ کی تفسیر میں  
فرماتے ہیں (جنات کو) پیلے اور سبز شعلہ سے پیدا کیا جو آگ کے بھڑکنے کے وقت اُدپر کی سطح  
پر نظر آتا ہے۔ ۱۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اہلین فرشتوں کے قبیلوں میں سے  
ایک قبیلہ سے تھا جس کو جن کہا جاتا تھا یہ فرشتوں میں سے کوئی آگ سے پیدا کیے گئے (نیز)

۱۷ صحیح مسلم کتاب الزہد حدیث نمبر ۶، مسند احمد ۱۵۳/۶، ۱۶۸، جامع صغیر حدیث ۳۹۳۶، مجمع ۸/۱۳۴

درمنثور ۶/۱۴۳، مشکوٰۃ ۵۷۱، مصنف عبد الرزاق ۲۰۹۰، المحبانک فی اخبار الملک ۹، زاد المسیر ۱۰

۵/۳۴۶، تفسیر ابن کثیر ۳/۳۸۸، ۵/۱۶۳، ۶/۲۶۷، تفسیر قرطبی ۱۰/۲۴، الاسماء والصفات ۳۴۳، ۳۸۲

بدایہ والنہایہ ۱/۵۵۴، ۵۵۵، تاریخ جرجان ۱۰۳، تہذیب تاریخ ابن عساکر ۲/۳۴۳۔

۱۸ فریابی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم (منہ)

۱۹ فریابی، عبد بن حمید (منہ)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا وہ جنات جن کا ذکر قرآن پاک میں کیا گیا ہے یہ شعلہ زن آگ سے  
پیدا کیے گئے ہیں۔ ۱۷

جنات کو خوبصورت آگ سے پیدا کیا

فرمان خداوندی

وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ ۖ

(اور ہم نے جنات کو (حضرت آدم کی پیدائش) سے پہلے لوکی آگ سے پیدا کیا)  
اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں (جنات کو) خوبصورت ترین آگ سے  
پیدا فرمایا۔ ۱۸

جنات دوزخ کی آگ کے ستروں حصہ سے پیدا ہوئے

حضرت ابن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں لوکی وہ آگ جس سے جنات پیدا کیے گئے دوزخ کی  
آگ ستروں حصہ ہے، اور یہ دنیا کی آگ لوکی آگ کا ستروں حصہ ہے جس سے جنات کو پیدا کیا گیا۔ ۱۹

بن وشیاطین سورج کی آگ سے پیدا ہوئے

حضرت عمرو بن دینارؓ فرماتے ہیں جنات اور شیاطین کو سورج کی آگ سے پیدا کیا گیا۔ ۲۰

۱۷ تفسیر ابن جریر طبری (منہ)

۱۸ سورة الحجر آیت ۲۷

۱۹ ابن ابی حاتم (منہ)

۲۰ فریابی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی، حاکم وصحیح، شعب الایمان بیہقی (منہ)

۲۱ ابن ابی حاتم (منہ)



## جنات کی اقسام

### جنات کی تین قسمیں

(حدیث) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا :-

خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ : صِنْفٌ حَيَّاتٌ وَعَقَارِبٌ وَخِشَاشٌ  
الْأَرْضِ وَصِنْفٌ كَالرَّيْحِ فِي الْهَوَاءِ ، وَصِنْفٌ عَلَيْهِمُ الْحِسَابُ الْعِقَابُ<sup>۱</sup>  
(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جنات کو تین قسم پر پیدا فرمایا ہے، ایک قسم میں سانپ بچھو  
اور زمین کے کیڑے مکوڑے ہیں، اور ایک قسم فضا میں ہوا کی طرح ہیں اور

ایک قسم وہ ہے جس پر حساب و عذاب ہے۔

(فائدہ از مولف) حافظ سہیلیؒ فرماتے ہیں ”شاید کہ یہ دوسری قسم وہ ہے جو نہ تو کھاتی  
ہے اور نہ پیتی ہے اگر یہ درست ہو کہ جنات کھاتے پیتے نہیں تو۔“

### جنات کی تین قسموں کی ایک اور حدیث

حضرت ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا :-

۱۔ مکائد شیطان ابن ابی الدنیا (۱)، ص ۲، الهوائف ابن ابی الدنیا (۱۵۶)، المجروحین ابن ابی حبان ۳/۱۰۷،  
طبرانی ۲۲/۲۱۴، حاکم ۲/۴۵۶، بیہقی الاسماء والصفات ص ۲۸۸، نوادر الاصول حکیم ترمذی، کتاب العظمت ابو ایوب  
ابن مردودہ (منہ) درمنثور ۳/۱۴۷، اتحاف السادة ۴/۲۸۹، حدیث منکر میزان الاعتدال، الجامع الصغیر حدیث  
نمبر ۳۹۳، المطالب العالیہ ۱۰۴، کنز العمال ۱۵۱۷۹، تذکرۃ الموضوعات قیسرانی ۲۵، حلیہ النعیم ۵/۱۳۷، الجامع کبیر  
۱۰۳۶۷

الْجَنَّةُ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ فَصِنْفٌ لَهُمْ أَجْنَحَةٌ يَطِيرُونَ بِهَا فِي الْهَوَاءِ  
وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكَلَابٌ وَصِنْفٌ يَحِلُّونَ وَيَطْعَمُونَ<sup>۲</sup>

(ترجمہ) جنات کی تین اقسام ہیں ایک قسم کے پر ہیں جن سے وہ ہوا میں اڑتے ہیں اور  
ایک قسم سانپ اور کتے ہیں اور ایک قسم ادھر سے ادھر منتقل ہوتے رہتے  
ہیں۔

(فائدہ از مولف) علامہ سہیلیؒ فرماتے ہیں یہ آخری قسم (جو اوپر کی حدیث میں بیان کی  
گئی ہے) ان جنات کی ہے جو اپنی شکلیں مختلف طور پر بدل سکتے ہیں۔

### بعض کتے جنات ہیں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ”کتے جنات کی ایک قسم ہیں اور یہ ضعیف قسم کے جنات ہیں  
پناہ جس کے پاس کھانے کے وقت کتا بیٹھ جائے تو اس کو کچھ ڈال دے یا اس کو ٹھانڈے“  
حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ”کتے جنات کی ایک قسم ہیں جب یہ تمہارے کھانے  
کے وقت آجائیں تو ان کو کچھ ڈال دو کیونکہ ان کا بھی ایک نفس ہے“<sup>۳</sup>

(حدیث) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۔ نوادر الاصول، ابن ابی حاتم، طبرانی، ابوالشیخ، حاکم، الاسماء والصفات بیہقی (منہ) حدیث صحیح جامع  
صغیر حدیث نمبر ۳۶۵۱، مجمع الزوائد ۸/۱۳۶، جامع کبیر حدیث نمبر ۱۰۳۶، بحوالہ لاکائی (ابو القاسم بیہقی اللہ  
ابن الحسن (۳۱۸ھ) وغیرہ، دہلی ۲۲۳۳-۱۲۳/۲، کنز العمال ۱۵۱۷۹، اتحاف السادة ۴/۲۸۹، تفسیر ابن کثیر  
۸/۴۸۷، مستدرک ۲/۴۵۶، الجامع الصغیر ۳۶۵۱، ابن حبان ۲۰۰۷، مشکل الآثار ۳/۹۵، مشکوٰۃ ۴/۴۱۴،  
حلیہ النعیم ۵/۱۳۷، ابن کثیر ۴/۴۸۷، قرطبی ۱/۳۱۸،  
۱۔ ابوعثمان سعید بن العاص الرازی (منہ)  
۲۔ ابوعثمان سعید بن العاص الرازی (منہ)



لَوْلَا أَنَّ الْكَلْبَ أُمَّةٌ لَمْ تَمُتْ بِقَتْلِهَا وَلَكِنْ خِفْتُ أَنْ أَبِيدَ أُمَّةٌ  
فَأَقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ فَإِنَّهُ جِنَّهَا. أَوْ مِنْ جِنَّهَا ۚ

ترجمہ اگر یہ کتے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان کے قتل کرنے کا حکم دے دیتا  
لیکن مجھے ڈر ہے کہ میں کسی مخلوق کو مٹا نہ دوں، تم ان میں سے ہر سیاہ کتے کو  
قتل دیا کرو کیونکہ یہ شیطان کی ایک قسم ہے۔

## مختلف شکلیں بدلنا

اور انسان وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہونا

کالا کتا شیطان ہے

۲ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ سیاہ کتے کا دعائی کے سامنے سے گزرنا نماز  
کو توڑ دیتا ہے، آپ سے عرض کیا گیا سرخ اور سفید کے مقابلہ میں سیاہ کتے نے کیا جرم کیا ہے؟ آپ  
نے ارشاد فرمایا :-

الْكَلْبُ إِلَّا سَوْدَ شَيْطَانٍ ۚ

(اس لیے کہ) کالا کتا شیطان ہے۔

(فائدہ) سیاہ کتا چونکہ شیطان ہے اور شیطان اللہ تعالیٰ کا سراسر نافرمان ہے اور شیطان  
دورخ میں جا میں گئے اس لیے ان کو قتل کرنے کا کوئی گناہ نہیں بلکہ حضور کے ارشاد پر عمل کرنے  
کا ثواب بھی ملے گا۔ (امداد اللہ)

جنات کس کس شکل میں آ سکتے ہیں

جنات بہت سی صورتیں بدل سکتے ہیں اور انسان، چوپائے، سانپ، بچھو، اونٹ، بیل،

۱۔ صحیح مسلم کتاب المساقات حدیث ۴۷، جامع ترمذی کتاب الصيد باب ۱۶، ۱۷۔ ابوداؤد کتاب الاضاحی باب ۱۰

ابن ماجہ کتاب الصيد باب ۲، سنن نسائی کتاب الصيد باب ۱۰، سنن دارمی کتاب الصيد باب ۱، مسند احمد ۳/۳۳۳

باب ۱۲، سنن نسائی کتاب القبلة باب ۷، ابن ماجہ کتاب الاقامہ باب ۳۸، مسند امام احمد ۵/۱۲۹،

۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۸، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۵۷، ۲۸۰، جامع صغیر حدیث نمبر ۶۴۶۱ حدیث صحیح از حضرت عائشہ رضی

۱۔ صحیح مسلم کتاب المساقات حدیث ۴۷، جامع ترمذی کتاب الصيد باب ۱۶، ۱۷۔ ابوداؤد کتاب الاضاحی باب ۱۰

ابن ماجہ کتاب الصيد باب ۲، سنن نسائی کتاب الصيد باب ۱۰، سنن دارمی کتاب الصيد باب ۱، مسند احمد ۳/۳۳۳

باب ۱۲، سنن نسائی کتاب القبلة باب ۷، ابن ماجہ کتاب الاقامہ باب ۳۸، مسند امام احمد ۵/۱۲۹،

۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۸، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۵۷، ۲۸۰، جامع صغیر حدیث نمبر ۶۴۶۱ حدیث صحیح از حضرت عائشہ رضی

ابوداؤد شریف و ترمذی شریف از حضرت عبداللہ بن مغفل رضی



بکری، گھوڑے، خچر، گدھے اور پرندے وغیرہ کی شکلیں (بھی) اختیار کر سکتے ہیں۔

## جنات کو قتل کرنے کا طریقہ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:-

إِنَّ بِالْمِدْيَةِ جَنَّا قَدْ أَسْكَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ هَذَا الْعَوَاقِرِ شَيْئًا فَأَذُوهُ  
ثَلَاثًا، فَإِنْ بَدَأَ الْكُفَّ فَأَقْتُلُوهُ. ۱۷

ترجمہ: مدینہ میں جو جنات تھے وہ مسلمان ہو چکے ہیں اب جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین مرتبہ تہنیتہ کرو اگر پھر بھی وہ سامنے آئے تو اس کو قتل کر دو۔

## جنات کا اپنی صورت بدلنے کی حقیقت

قاضی ابوعلیٰ حنبلی فرماتے ہیں: ”شیاطین کو اپنی صورت بدلنے کا اور صورت تبدیل کرنے کا کوئی اختیار نہیں، ہاں یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کچھ کلمات اور خاص قسم کا کوئی فعل بتلا دیتے ہوں کہ جب یہ فعل اور کلمہ استعمال کریں اللہ تعالیٰ ان کو ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل فرمادیں۔“

پس یہ کہنا کہ شیطان (اور جن) اپنی شکل و صورت بدلنے پر قادر ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ شیطان (اور جن) اس کلمہ پر قادر ہیں کہ جب بھی وہ اس کلمہ کو ادا کریں اور اپنی مخصوص حرکت کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو ایک صورت سے دوسری صورت میں منتقل کر دیں اور ان کی فطرت میں

۱۷ مسلم شریف کتاب التلاوة حدیث نمبر ۱۳۹، سنن ابوداؤد شریف کتاب الادب باب ۱۶۱، موطا امام

مالک کتاب الاستئذان حدیث نمبر ۳۳، مسند امام احمد ۱۲/۳

یہی طریقہ جاری رہتا ہے۔

لیکن بذات خود اپنے آپ کو مختلف اشکال میں ظاہر کرنا جنات و شیاطین کے لیے محال ہے کیونکہ ان کا اپنی ذاتی صورت سے دوسری صورتوں میں خود کو منتقل کرنا ان کی بنیاد کے خلاف اور اجزاء کی تفریق ہے اور جب ان کے اجزاء دوسری صورت میں منتقل ہو جائیں گے تو پہلی صورت کی حیات باطل ہو جائے گی اور مجموعی طور پر وقوع فعل محال ہو جائے گا، تو یہ (جنات و شیاطین) بذات خود اپنے آپ کو (دوسری صورتوں میں) کیسے تبدیل کر سکتے ہیں؟

(قاضی ابوعلیٰ) فرماتے ہیں فرشتوں کے مختلف شکلیں بدلنے کے متعلق بھی یہی صورت ہے اور یہ جو ابلیس کے بارے میں آیا ہے کہ وہ سراقہ کی شکل میں ظاہر ہوا، اور حضرت جبریل علیہ السلام حضرت دحیہ دہلی کی صورت میں (اکثر طور پر) آتے تھے یہ اسی بات پر محمول ہے جو ہم نے ذکر کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ایسے قول پر ان کو قدرت بخشی ہے جس کے کہنے سے اللہ تعالیٰ ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل فرمادیتے ہیں ۱۸

(رفاندہ) مزید تفصیل کے لیے ”فرشتوں کے عجیب حالات“ کا صفحہ ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳ ملاحظہ کریں۔

## غیاں جادوگر جنات ہیں

حضرت عمرؓ کے سامنے غیاں کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا ”کسی میں طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت کو تبدیل کر سکے، لیکن انسانوں کے جادوگروں کی طرح جنات کے بھی جادوگر ہوتے ہیں جب تم ان کو دیکھو تو اذان دیا کرو“ ۱۹

۱۸ المہانک فی اخبار الملک مترجم از ملاؤ اللہ اور غفرلہ ص ۴۳

۱۹ مکائد الشیطان (منہ) حدیث نمبر ۲، مصائب الانسان من مکائد الشیطان ابن مفلج مقدسی ص ۳، کام المرحان ص ۳۳



میں کا کہ (صرف) دو انگشت تھا۔ انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں اذہب  
 ہوں، انہوں نے فرمایا تو تو جنات میں سے ہے؟ پھر اس کے سر پر ایک ڈنڈا مارا کہ وہ  
 جاگ گیا۔

بعض کتے اور اونٹ جنات میں سے ہوتے ہیں

قاضی ابوعلی (حنبلؒ) فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کتے کے متعلق ارشاد کہ "یہ شیطان  
 ہے اس کا کیا مطلب ہے حالانکہ یہ معلوم ہے کہ کتا کتے سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کا  
 ارشاد اونٹ کے بارے میں کہ یہ جن ہے حالانکہ وہ اونٹ سے پیدا ہوتا ہے

جواب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات (کتے اور اونٹ کے متعلق جنات کے ساتھ تشبیہ  
 کے طور پر فرمائی ہے، کیونکہ کالا کتا باقی قسم کے کتوں سے زیادہ شریر اور سب سے کم فائدہ مند  
 ہوتا ہے اور اونٹ مشکلات پھیلنے اور بار برداری میں جنات کے مشابہ ہے۔

بعض سانپ جنات ہیں

میں کہتا ہوں:

ابن النعمؒ فرماتے ہیں "جنات کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ جن پر ثواب بھی ہے اور عذاب بھی ہے  
 ۲۔ آسمان اور زمین کے درمیان اڑنے والے۔ ۳۔ سانپ اور کتے،"

سرخ شدہ جن سانپ کی شکل میں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ ابن ابی حاتم (منہ)

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیلان  
 کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا:

هُوَ سَحَرَةُ الْحِجْرِ۔

(ترجمہ) یہ جادوگر جنات ہیں۔

جب غیلان نظر آئیں تو انسان کیا کریں؟

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں:

أَمُونًا إِذَا رَأَيْنَا الْغِيلَانَ أَنْ نُنَادِيَ بِالصَّلَاةِ۔

(ترجمہ) ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم غیلان کو دیکھیں تو اذان دیا کریں۔

حکایت

(حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد) حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں "جب میں نماز شروع کرتا تھا  
 تو شیطان میرے سامنے حضرت ابن عباسؓ کی صورت اختیار کر کے آجاتا تھا، تو مجھے حضرت  
 ابن عباسؓ کا ارشاد یاد آیا تو میں نے اپنے پاس ایک چھری رکھ لی جب وہ میرے سامنے آیا  
 تو میں اس پر چڑھ گیا اور اس کو چھری گھونپ دی (جس کی تاب نہ لاکر) وہ زمین پر دھڑام سے  
 گر پڑا، اس واقعہ کے بعد میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔"

دو انگشت کا جن

حضرت عقیق ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیرؓ نے ایک آدمی کو پالان کے کپڑے پر دیکھا

۱۔ مکاتبا الشیطان (منہ) حدیث نمبر ۳، مسند، ۲۔ کام المرجان ص ۳۲

۲۔ مکاتبا الشیطان (منہ) حدیث نمبر ۱۰، بند ضعیف، ۲۔ کام المرجان ص ۳۳، ۳۴۔

۳۔ ابوبکر الباغندی (منہ)



الْحَيَاتُ مَسْخُ الْجَنِّ، كَمَا مَسَحَتِ الْقَرَدَةُ وَالْحَنَّا زَيْرٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۖ  
ترجمہ: سانپ جنات سے مسخ شدہ ہیں جس طرح کہ بنی اسرائیل بندروں اور خنزیروں  
کی شکل میں مسخ ہوئے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سانپ مسخ شدہ جنات سے ہیں جیسا کہ بندر اور خنزیر  
مسخ شدہ انسان ہیں، جنات سفید سانپ ہوتے ہیں۔

### جادوگر جنات کا علاج

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:-  
عَلَيْكُمْ بِاللَّحْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطَوَّى بِاللَّيْلِ فَإِذَا اتَّغَوَّلَتْ لَكُمْ الْغِيلَانُ  
فَنَادَوْا بِالْأَذَانِ ۖ

ترجمہ: تم رات کو سفر کیا کرو کیونکہ رات میں زمین (سفر کے لیے) سمیٹ دی جاتی  
ہے، جب تمہیں تھلا وہ بے راہ کر دے تو تم اذان دیا کرو (جس کی برکت  
سے اللہ کے فرشتے راستہ بھٹکے ہوئے بندوں کو راہ پر لگا دیتے ہیں)۔

رہ طبرانی، ابوالشیخ کتاب العظمت (منہ) مسند احمد ۱/۳۸۸، جامع صغیر حدیث نمبر ۳۸۷۱، صحیح، مجمع الزوائد  
وقال رجالہ رجال الصحیح، طبرانی کبیر ۱۱/۳۲۱، درمنثور ۲/۲۹۰۔

رہ ابن ابی حاتم (منہ)

رہ ابن ابی شیبہ (منہ) مسند احمد ۲/۳۰۵، سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب ۵، مستدرک حاکم کتاب  
الحج وقال علی شرطہما، سنن الکبریٰ بیہقی کلہم از حضرت انسؓ، جامع صغیر حدیث نمبر ۵۵۲۳۔

### جنات کا

### کھانا پینا اور نکاح

قاضی ابوالعلاؒ فرماتے ہیں ”انسانوں کی طرح جنات کھاتے بھی ہیں، پیتے بھی ہیں اور  
ایسی نکاح بھی کرتے ہیں، اور ظاہر عموماً کا یہی ہے کہ تمام جنات اس میں شریک ہیں اور ایک  
دم کی رائے یہی ہے اس کے بعد علماء کا اختلاف ہے۔“

بعض کہتے ہیں ان کا کھانا اور پینا صرف سونگھنا اور سہوا پانا ہے چنانہ اور نگلنا نہیں اور  
ایسی بات ہے جس کی دلیل نہیں ہے۔

اکثر علماء یہی کہتے ہیں کہ وہ (کھانے کو) چباتے اور نگلتے ہیں۔  
اور علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ تمام جنات نہ تو کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں،  
ات قابل اعتبار نہیں ہے۔

اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جنات کی ایک قسم کھاتی اور پیتی ہے اور ایک قسم  
کھاتی ہے اور نہ پیتی ہے اھ۔

حضرت وہب بن منبہؒ سے جنات کے متعلق سوال کیا گیا کیا یہ کھاتے، پیتے، مرتے اور  
ایسی نکاح کرتے ہیں؟

آپ نے فرمایا ”ان کی کئی اقسام ہیں پس جو خالصہ جن ہیں وہ تو سہوا ہیں نہ کھاتے ہیں،  
پیتے ہیں، نہ مرتے ہیں، نہ بچے جنت میں، اور ان میں سے کچھ قسمیں وہ ہیں جو کھاتے، پیتے اور  
مرتے اور باہمی نکاح کرتے ہیں یہ وہ جنات ہیں جن سے مہجوت دلیو اور ان جیسے جنات ہیں۔“

یزید بن جابر (تابعی) فرماتے ہیں ”تمام مسلمانوں کے گھروں کی چھتوں میں مسلمان جنات

رہ ابن جریر (منہ)



کے گھر والے رہتے ہیں جب اس گھر کے افراد کا کھانا رکھا جاتا ہے تو یہ بھی اتر کر ان کے ساتھ کھاتے ہیں اور جب ان کا شام کا کھانا رکھا جاتا ہے تو بھی اتر کر ان کے ساتھ شام کا کھانا کھاتے ہیں، انہیں کے ذریعہ سے شریعت جنات سے مسلمانوں کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتے ہیں۔

### جنات کیا کھاتے ہیں؟

حضرت علقمہؓ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن مسعودؓ سے عرض کیا ”کیا آپ سب کوئی“ لیلۃ الجن“ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تھا؟“ فرمایا ”ہم میں سے کوئی بھی آپ کے ساتھ نہیں رہا تھا، لیکن ہم نے آپ کو ایک رات مکہ میں گم پایا تو ہم نے کہا (شاید) آپ اچانک (کفار کے قابو) میں آگئے ہیں اور آپ کو جلدی سے غائب کر لیا گیا ہے، آپ کے ساتھ کیا بیٹی؟ ہماری مسلمانوں کی قوم نے یہ رات بہت بُری حالت میں کاٹی، جب صبح ہوئی تو آپ (غار) حراء کی جانب سے تشریف لارہے تھے، تو آپ سے صحابہ کرامؓ نے اپنی گزشتہ حالت کی اطلاع فرمائی تو آپ نے ارشاد فرمایا:-

أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَاهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ.

(ترجمہ) میرے پاس ایک جن نے آکر دعوت دی تھی میں اس کے ساتھ چل پڑا اور ان کے سامنے قرآن پاک پڑھ کر سُنا یا۔

پھر آپ ہمیں لے کر گئے، ان کے آثار دکھائے اور ان کی آگ کے آثار دکھائے، جنات نے آپ سے توشہ سفر مانگا کیونکہ یہ کسی جزیرہ میں رہنے والے جنات تھے تو آپ نے فرمایا:-

لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ.

(ترجمہ) ہر وہ ہڈی متباری غذا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو۔

لے ابو ایسیخ کتاب العظمر، مکائد الشیطان (منہ) حدیث نمبر ۴، درمنثور ۳/۴۷

یعنی جب حلال جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھی جائے تو اس کی ہڈیاں جنات اپنی دکان میں استعمال کریں، متہارے ہاتھ لگیں یا جس ہڈی کو گوشت لگا ہو اور ہر قسم کی لید متہارے پایوں کا چارہ ہے۔

(فائدہ) ترمذی شریف میں ہے جنات کا کھانا وہ ہڈیاں ہیں جن پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔ مسلم اور ترمذی کی حدیثوں میں تطبیق اس طرح سے ہے کہ مسلم شریف کی حدیث مسلمان جنات کے لیے ہے اور ترمذی شریف کی حدیث کافر جنات کے لیے ہے۔ (منہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:-  
فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمْ فَإِنَّمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمُ الْجِنِّ.

(ترجمہ) تم (ہڈی اور لید) سے استنجاء مت کیا کرو یہ متہارے جن بھائیوں کا طعام ہے۔

علامہ سہیلی فرماتے ہیں کہ مذکورہ قول (جو مذکورہ فائدہ میں مذکور ہوا) صحیح ہے احادیث اس کی تائید کرتی ہیں۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا ”میرے لیے پتھر ڈھونڈ لاؤ میں استنجا کروں گا، میرے پاس (اس کے لیے) ہڈی یا لید لے کر کے نہ آنا“ میں نے عرض کیا لید اور ہڈی کی کیا تخصیص ہے؟ ارشاد فرمایا، یہ

لے مسند احمد، مسلم، ترمذی (منہ) ترمذی کتاب التفسیر سورۃ ۴۶، حدیث ۳۲۵۸، صحیح مسلم کتاب الصلوۃ حدیث ۱۵۰، مسند احمد ۴۲۶/۴، ۴۵۷، دارقطنی، مستدرک حاکم، بیہقی ۱۱/۱ و ۱۰۹، نصب الرایۃ ۳۳۹ ابن کثیر، ۲۷۵، فتح الباری ۱/۲، ۱۶۰ و ۱۶۱، تحف السادۃ ۴/۴۶۲۔

لے اس قسم کی حدیث ان کتابوں میں ہے: بخاری کتاب الوضوء باب ۲۰، ۲۱، مسلم طہارت حدیث ۵۸، ابو داؤد طہارت باب ۴، ترمذی طہارت باب ۱۴، ابن ماجہ طہارت باب ۱۶، نسائی طہارت باب ۳۴، ۳۵، دارمی کتاب الوضوء باب ۱۲، ۱۳، مسند احمد ۲/۲۴۷، ۲۵۰، ۵/۴۳۸۔



دونوں جنات کا طعام ہے، میرے پاس نصیبین کے جنات کا ایک وفد آیا۔ اور یہ نیک جنات تھے۔ انہوں نے مجھ سے توشہ سفر طلب کیا تو میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ تم کسی بڑی کے اور لید کے پاس سے نہ گزرو گے مگر اس پر اپنا طعام موجود پاؤ گے۔

## ایک جن کی اپیل

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ آپ کے پاس ایک سانپ آیا اور آپ کے ایک پہلو میں کھڑا ہو گیا تو میں نے اس کو آپ کے قریب کر دیا تو وہ آپ کے کان مبارک میں گویا کہ سرگوشی کرنے لگا، تو جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ٹھیک ہے“ پھر وہ چلا گیا، تو میں نے آپ سے استفسار کیا تو آپ نے مجھے فرمایا یہ جنات کا ایک شخص تھا یہ یہ کہہ گیا ہے کہ آپ اپنی امت (انسانوں) کو فرمادیں کہ وہ لید اور بڑی سے استنجامت کیا کریں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ہمارا رزق بنا رکھا ہے۔

## بڑی، کوتلہ، لید جنات کی غذا ہے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنات کا ایک وفد حاضر ہوا اور عرض کیا اے محمد! آپ کی امت بڑی، لید اور کوتلہ سے استنجانہ کیا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ہمارا رزق مقرر فرمایا ہے۔

۱۔ بخاری (منہ) بخاری مناقب الانصار باب ۳۲ و کتاب الوضوء باب ۲۰، ۵۰/۱، ۵۹/۵، بیہقی ۱۰۷/۱  
نصب الراية ۲۱۹/۱، فتح الباری ۲۵۵/۱، ۱۷۱/۷۔

۲۔ ابن العربی قاضی (منہ)

۳۔ ابوداؤد (منہ) ۶/۱ کتاب الطہارت باب ۲۰، صحیح بخاری شریف مناقب الانصار باب ۳۲۔

## منور کی جنات کے وفد سے ملاقات اور غذا کا تحفہ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) مکہ مکرمہ کے اطراف میں ہجرت سے پہلے تشریف لے گئے۔ تو آپ نے میرے لیے ایک لائن کھینچ دی اور فرمایا جب تک میں نہ آؤں کسی سے بالکل بات نہ کرنا، پھر فرمایا تم جس چیز کو دیکھو اس سے مت گبرانا۔ پھر آپ تھوڑا سا آگے چلے اور بیٹھ گئے تو آپ کے سامنے کالے آدمی جمع ہو گئے۔ ایک کہ وہ قبیلہ زط کے آدمی ہیں اور ان کی شکلیں ایسی تھیں جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۱۔ (سورۃ النجم آیت ۱۹)

ترجمہ: تو یہ (جنات) لوگ اس بندہ (نبیؐ) پر بھیڑ لگانے کو ہوتے ہیں۔  
اس کے بعد وہ لوگ آپ سے چلے گئے۔ میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے یا رسول اللہ ہمارا وطن بہت دور ہے اب ہم چلتے ہیں آپ ہمیں توشہ سفر عنایت فرمادیں، تو آپ نے فرمایا گو برہمتمہارا طعام ہے اور تم جس بڑی کے پاس جاؤ گے اس پر تمہارے لیے گوشت ملا رہا ہو ا ہو گا، اور جب تم لید کے پاس جاؤ گے تو وہ تمہارے لیے کھجور بن چکی ہو گی پس جب وہ چلے گئے تو میں نے عرض کیا یہ کون تھے؟ فرمایا یہ نصیبین (شہر) کے جنات تھے۔

## تنبیہ

علامہ زرکشیؒ فرماتے ہیں بڑیوں سے جنات کی غذا کی کیفیت کے متعلق سوال پیش آیا کہ بڑیوں کو گندگی کے ڈھیر پر پھینکا جاتا ہے اور ان کی حالت نہیں بدلتی؟  
اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ جنات بڑیوں کی ہوا سے غذا پاتے ہیں اور یہ وہ جواب ہے جو امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں دیا ہے۔

۱۔ دلائل النبوت البونعیم (منہ)



علامہ زرکشیؒ فرماتے ہیں یہ جواب سنت سے لاعلمی کی بنا پر ہے اس کے بعد انہوں نے مسلم شریف کی سابقہ حدیث اور حضرت ابن مسعودؓ کی یہ حدیث ذکر فرمائی اھ

### شیطان بائیں ہاتھ سے کھانا پیتا ہے

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا :-

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَاكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرَبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ۔

(ترجمہ) تم میں سے جب کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھایا کرے اور جب پانی پئے تو دائیں ہاتھ سے پیا کرے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

حافظ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں اس حدیث میں دلیل ہے کہ شیطان کھاتے بھی پس اور

پیتے بھی ہیں۔

اور ایک جماعت علماء نے اس حدیث کو مجاز پر محمول کیا ہے یعنی شیطان بائیں ہاتھ سے کھانے کو پسند کرتا اور اس کی طرف بلاتا ہے جیسا کہ سُرخ کی متعلق وارد ہے کہ یہ شیطان کی زینت ہے، اور سر پر پگڑی باندھنا شیطان کی پگڑی ہے یعنی خالص سُرخ کیڑا پہننا اور ایسا عمامہ باندھنا جس کا شملہ نیچے نہ چھوڑا گیا ہو شیطان کی زینت ہے اور شیطان اسکی دعوت

لہ الخادم لزرکشی (منہ)

لہ مسلم، ابوداؤد، ترمذی (منہ) مسلم کتاب الاشرار حدیث ۱۰۵، سنن ابوداؤد کتاب الاطعمہ باب ۱۱، سنن دارمی، الاطعمہ باب ۹، مؤطا امام مالک صفحہ البنی حدیث ۶، مسند احمد ۲/۳۳، ۱۰۶، ۱۲۸، ۱۳۵، ۱۴۶، ۳۲۵، ۳۱۱/۵، سنن ترمذی الاطعمہ باب ۹، جامع صغیر حدیث ۴۸۱۔

یہ ہے (اس جملہ میں جس روایت کا حوالہ ہے وہ انتہائی ضعیف ہے یہ حدیث کتاب کے آخری علامات میں ملاحظہ فرمائیں)۔

(ابن عبد البرؒ) فرماتے ہیں میرے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں جب حقیقی معنی ممکن ہو کہ کلام میں مجاز مراد لینا کسی چیز میں کوئی معنی نہیں رکھتا۔

### کھانے سے پہلے بسم اللہ شیطان کو کھانا کھانے سے روک دیتی ہے

(حدیث) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی (جگہ) کھانے میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی بھی (کھانے پر) ہاتھ نہ رکھتا یہاں تک کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم شروع فرماتے۔ چنانچہ ہم ایک کھانے میں حاضر ہوئے تو ایک دیہاتی آیا۔ گویا کہ وہ کھانے سے دور کیا جا رہا تھا پس وہ چلا کہ کھانے کے لیے ہاتھ پڑھائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا، پھر ایک لڑکی آئی گویا کہ اس کو بھی دور کیا جا رہا تھا، پس وہ آئی کہ اپنا ہاتھ کھانے کے لیے پڑھائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا اور فرمایا :-

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِي كَرِهُدَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذَا الْأَعْدَابِيَّ يَسْتَحِلُّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، وَجَاءَ بِهَذِهِ الْمَرْأَةِ لَيَسْتَحِلُّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِي إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ أَبْدَانِهِمَا۔

(ترجمہ) جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے شیطان اس کو اپنے لیے حلال کر لیتا ہے یہ شیطان اس دیہاتی کے ساتھ اس کھانے کو آیا تھا تو میں نے اس کا ہاتھ

لہ ابوداؤد (منہ) سنن ابوداؤد کتاب الاطعمہ باب ۱۵ حدیث ۳۶۶، مسند احمد ۵/۳۸۲، ۳۹۸، مسلم شریف کتاب الاشرار حدیث نمبر ۱۰۲، جمع الجوامع حدیث ۵۷۲، کنز العمال ۴۰، ۴۳۹، قرطبی ۱/۹۸، ۲/۷۵۔



پکڑ لیا، پھر وہ اس لٹکی کے ساتھ آیا اور اس کے ذریعہ سے اس کو کھانا چاہا تو میں نے اس کے ہاتھ سے بھی پکڑ لیا۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھوں میں ہے۔

(حدیث) حضرت امیہ بن محنشیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرمے تھے اور ایک شخص کھانا کھا رہا تھا، اس نے بسم اللہ نہ پڑھی تھی کہ اس کے طعام میں سوائے ایک لقمہ کے کچھ باقی نہ رہا، جب اس نے اس کو اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اور فرمایا :-

مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ. ۱

(ترجمہ) شیطان اس کے ساتھ کھانے میں شریک رہا پس جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا تو جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اس کی قے کر دی۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَ طَعَامَهُ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمْ لُقْمَةٌ فَلْيُطِمْ مَا بَيْنَ أَذْيِ ثُمَّ لِيَا كُلُّهَا دَلِيلًا عَلَى الشَّيْطَانِ. ۲

۱۔ ابو داؤد دمنہ (ابو داؤد کتاب الاطعمہ باب ۱۵، مسند امام احمد ۳۳۶/۴ - الاذکار ۲۰۶)

۲۔ ترمذی، حاکم دمنہ (مسلم: الاشریہ: حدیث نمبر ۱۳، ۱۳۶۰، ابو داؤد الاطعمہ باب ۱۳، ترمذی الاطعمہ باب ۱۵، مسند احمد ۳/۱۰۰، ۱۰۰، ۲۹۰، ۳۰۱، ۳۱۵، ۳۳۱، ۳۶۶، ۳۹۴، جمع الجوامع ۵۶۱۹، کنز العمال ۱۱/۶۱، فتح الباری ۱۰/۳۶، کامل ابن عدی ۲/۱۱۷۲، مجمع الزوائد ۵/۱۳۰)

ترجمہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس ہر وقت ہر حالت موجود رہتا ہے، حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی، پس جب تم میں سے کسی سے کوئی لقمہ گر پڑے تو وہ اس سے گندگی صاف کر لے پھر اس کو کھالے شیطان کے لیے مت چھوڑے۔

(حدیث) حضرت جابرؓ نے جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا :-  
إِنَّ دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذَرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ. ۱

(ترجمہ) جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور اپنے کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان (اپنے دیگر شیطانوں کو) کہتا ہے کہ تمہارے لیے (یہاں) رہنے کی اور کھانے کی کوئی گنجائش نہیں، اور جب وہ داخل ہوتا ہے اور اللہ کا نام داخل ہوتے وقت نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات رہنا اور شام کا کھانا مل گیا۔

۱۔ مسلم، ابو داؤد دمنہ (مسلم الاشریہ حدیث ۱۰۳، ابو داؤد الاطعمہ باب ۱۵، ابن ماجہ کتاب الدعاء باب ۱۹، ۳۸۸، مسند احمد ۳/۲۴۶، بیہقی ۲۷۶، مشکوٰۃ ۴۱۶، الادب المفرد ۱۰۹۲، دیلمی ۵/۵۹، فتح الباری ۱۱/۸۷، کنز العمال ۱۵/۴۱۵)



## نکاح و نسل

جنات کے آپس کے نکاح کرنے کے متعلق درج ذیل آیت سے استدلال کیا گیا ہے۔  
 اَفْتَحْذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ (سورة الکہف آیت ۵۰)  
 (ترجمہ) کیا تم مجھے چھوڑ کر شیطان کو اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو، حالانکہ  
 یہ تمہارے دشمن ہیں۔

یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ شیاطین اولاد حاصل کرنے کے لیے باہمی نکاح کرتے ہیں

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

لَمْ یَطْمِئْنُوْا اِنْشَ قَبْلَهُمْ دَلٰجًا (سورة الرحمن آیت ۵۶)

(ترجمہ) ان سے پہلے نہ تو ان سے کسی انسان نے قربت کی ہوگی اور نہ کسی جن نے  
 اس آیت سے معلوم ہوا کہ وہ جماع بھی کرتے ہیں۔

میں (علامہ سیوطی) کہتا ہوں

ارشاد خداوندی اَفْتَحْذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗ کی تفسیر میں حضرت قتادہ (مشہور تابعی مفسر)

فرماتے ہیں: جنات کی اولاد بھی ویسے ہی پیدا ہوتی ہے جیسے انسان کی اولاد پیدا ہوتی ہے لہذا  
 جنات کے بچے پیدائش میں بہت ہوتے ہیں۔

## جنات کی کثرت اولاد

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو دس حصوں میں

تقسیم فرمایا ہے، ان میں سے نو حصے جنات ہیں اور ایک حصہ انسان، جب انسان کا ایک بچہ

لے ابن ابی حاتم، ابوالشیخ کتاب الغنمۃ (منہ)

ہوتا ہے تو جن کے نو بچے پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت ثابتؓ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ابلیس نے کہا تھا اے میرے پروردگار  
 آپ نے آدم کو پیدا کیا اور میرے اور اس کے درمیان عداوت ڈال دی، آپ مجھے اس پر مسلط  
 کریں۔ ارشاد فرمایا انسانوں کے سینے تیرے گھر ہیں، اس نے کہا اے پروردگار اور بڑھائیے،  
 لہذا انسان کا کوئی بچہ بھی پیدا نہ ہوگا مگر تیرے دس پیدا ہوں گے۔ شیطان نے کہا اے پروردگار  
 اور بڑھائیے، فرمایا تو ان پر اپنے سوار اور پیادے لے آ، اور ان کے مال و اولاد میں شریک  
 ہو جا۔

## ابلیس کی بیوی

امام شعبیؒ سے ابلیس کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا اس کی کوئی بیوی ہے؟ فرمایا میں نے اس  
 کی شادی کے متعلق (کسی سے) نہیں سنا۔

## ابلیس نے انڈے دیئے

حضرت شعبیؒ نے فرمایا ابلیس نے پانچ انڈے دیئے اس کی ساری اولاد انہیں سے پیدا  
 ہوئی، اور فرمایا کہ مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ یہ شیاطین ایک مومن کو گمراہ کرنے کے لیے قبیلہ  
 راجہ اور قبیلہ مضر سے بھی زیادہ تعداد میں هجوم کر لیتے ہیں۔

لے عبد الرزاق، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، حاکم (منہ)

لے شعب الایمان بہیقی (منہ)

لے ابن المنذر (منہ)

لے ابن ابی حاتم (منہ)



## جن کا انسان سے اور انسان کا جن سے نکاح

جن کا انسان سے اور انسان کا جن سے نکاح ممکن ہے اس کا امکان درست ہے امام ثعلبیؒ فرماتے ہیں لوگوں کا خیال ہے کہ نکاح اور حمل جن اور انس دونوں کے درمیان واقع ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

وَسَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ . (سورة الاسراء آیت ۶۴)

(ترجمہ) تو (شیطان) انسانوں کے مال و اولاد میں شریک ہو جا۔

## شیطان انسان کی اولاد میں کیسے شریک ہو سکتا ہے؟

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے اور بسم اللہ نہیں پڑھتا تو جن پیشاب نکلنے کے سوراخ پر لپٹ جاتا ہے اور مرد کے ساتھ وہ بھی جماع میں شریک ہو جاتا ہے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌ . (سورة الرحمن آیت ۵۶)

(ترجمہ) ان خوروں سے اس سے قبل نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔

## ہیجرٹا کیسے پیدا ہوتا ہے؟

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہیجرٹے جنات کی اولاد ہیں، کسی نے حضرت ابن عباسؓ سے عرض کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ فرمایا اس لیے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے منع

۱۔ حکیم ترمذی (نوادرا اصول)، ابن جریر (منہ)

ایا ہے کہ آدمی اپنی بیوی کے پاس حالت حیض میں آئے، پس جب وہ (اسی حالت میں) اس کے ہاں آتا ہے تو شیطان اس کی طرف سبقت کر جاتا ہے اور اس سے وہ حاملہ ہو جاتی ہے اور ہیجرٹا جنتی ہے۔

## اولاد کو شیطان سے بچانے کا طریقہ

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ «بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا» فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ أَبَدًا۔

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانا چاہے تو وہ یہ دعا پڑھے «بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا» اللہ کے نام سے ابتداء کرتا ہوں، اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ فرما، اور ہماری اولاد کو بھی شیطان سے محفوظ فرما، پس اگر اس وقت میں میاں بیوی کے لیے کوئی اولاد متقدر میں ہے تو شیطان اس کو کبھی بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

## انسان انسان کے اشتراک سے پیدا ہونے والی اولاد کا نام

علامہ ثعلبیؒ فرماتے ہیں جو بچہ انسان اور جن سے پیدا ہوا اس کو غنّس کہتے ہیں۔ اور جو

۱۔ طوسی کتاب تحریم الفواحش باب من ای شئ یكون المحدث (منہ)

۲۔ بخاری، مسلم (منہ) بخاری بڑا غلط باب ۱۱، الوضو باب ۸، نکاح باب ۶۶، دعوات باب ۵۵، توحید باب ۱۳، مسلم باب الطلاق حدیث ۱۰۶، ابوداؤد نکاح باب ۴۵، ترمذی نکاح باب ۶، ابن ماجہ نکاح باب ۲۴، دارمی نکاح باب ۲۹،

۳۔ جامع صغیر سیوطی حدیث نمبر ۴۰، حدیث صحیح مشکوٰۃ ۲۴۱۶، ابن ابی شیبہ



انسان اور محبوبت یا بھرتی سے پیدا ہوا اس کو مخلوق کہتے ہیں۔

## جن کی صحبت سے عورت پر غسل ہے۔

ابوالمعالی بن المنجا حنبلیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کہتی ہے کہ میرے پاس جن آتا ہے جس طرح کہ میاں بیوی کے پاس آتا ہے تو اس پر غسل نہیں ہے بعض احناف بھی اسی طرح فرماتے ہیں کیونکہ یہاں غسل کا سبب موجود نہیں اور وہ ہے دخول اور انزال۔

مؤلف کہتا ہے اس میں اعتراض ہے کہ اس عورت پر غسل ہونا چاہیے کیونکہ اگر دخول نہ ہوتا تو عورت کو علم نہ ہوتا کہ جن اس کے ساتھ مرد کی طرح صحبت کر رہا ہے۔

## ملکہ بلقیس کا باپ جن تھا

کہا گیا ہے کہ بلقیس کے والدین میں سے ایک جن تھا۔ ابن الکلبی کہتے ہیں اس کے باپ نے جنات کی عورت سے شادی کی تھی جس کا نام ”ریحانہ بنت سکن“ تھا، بلقیس اسی سے پیدا ہوئی تھی، اس کا نام ”بلقمہ“ رکھا گیا، بیان کیا گیا ہے کہ بلقیس کے پیروں کے اگلے حصے چوپائے کے کھڑوں کی طرح تھے اور اس کی پنڈلیوں پر بال بھی تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے شادی کی تھی اور شیاطین کو حکم فرمایا تھا کہ تم حمام اور بال صفا پاؤ ڈر بناؤ۔

میں (علامہ سیوطیؒ) کہتا ہوں کہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا :-

لے فقہ اللغة الثعالی (منہ)

لے شرح الہدایہ ابوالمعالی بن المنجا حنبلیؒ (منہ)

لے ابن الکلبی (منہ)

أَحَدًا أَبَوَيْهِ بِلَقِيسَ كَانَ حَنِيًا لَّ

(ترجمہ) بلقیس کے والدین میں سے ایک جن تھا۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں ملکہ سبا (بلقیس) کی والدہ جن تھی۔

حضرت زہیر بن محمدؒ فرماتے ہیں بلقیس کی والدہ ”فارحہ“ جن تھی۔

حضرت ابن جریرؒ فرماتے ہیں بلقیس کی والدہ ”بلقنہ“ تھی۔

حضرت عثمان بن حاضرؒ کہتے ہیں بلقیس کی ماں جنات میں سے تھی اور اس کا نام

”بلقمہ بنت سیدعان“ تھا۔

ابن عساکر (رحمۃ اللہ علیہ) ایک جن سے نقل کرتے ہیں کہ اس سے ملکہ سبا کے بارے

میں سوال کیا گیا اور انہوں نے کہا (کیا) اس کے والدین میں سے کوئی ایک جن تھا؟ کہا ”جن

کے نہیں دیتے“، یعنی انسانوں کی عورت جنات سے بچے نہیں جنتی۔

## انسان میں شیطان کی مشارکت

(حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّ فِيكُمْ مُغْرِبًا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُغْرِبُونَ؟ قَالَ: الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنُّ لَ

لے کتاب العظمت البوایخ، ابن مردویہ، ابن عساکر (منہ) میزان الاعتدال ۳۱۴۳، کنز العمال ۲۹۱۲، کامل ابن عدی ۱۲۰۹۔

لے ابن ابی شیبہ، ابن المنذر (منہ) لے ابن ابی حاتم (منہ)

لے حکیم ترمذی نوادر الاصول، ابن مردویہ (منہ) لے ابن ابی حاتم (منہ)

لے ابن عساکر (منہ)

لے حکیم ترمذی نوادر الاصول (منہ) کنز العمال ۲۵۴/۱۲ حدیث ۴۴۹۰۰



(ترجمہ) تم میں مغربوں ہیں عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! مغربوں کون ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ لوگ وہ ہیں جن میں جنات مشترک ہوتے ہیں۔

ابن اثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کو مغربوں اس لیے کہا گیا کیونکہ ان میں دوسرا عرق بھی شامل ہو گیا ہے یا اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ دور کے نسب سے پیدا ہوئے۔

(فائدہ) اس کی کچھ تفصیل آئندہ مضامین میں ملاحظہ فرمائیں۔

یہ بھی (اس کے مطلب میں) کہا گیا ہے کہ انسانوں میں جنات کی مشارکت جنات کا انزال کو زنا کرنے کی ترغیب دینا ہے، اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :-  
 وَشَارِكُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ . (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۴)  
 (ترجمہ) اور (اے شیطان) ان کے مال و اولاد میں شریک ہو جا۔

جن کا بیٹا

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں میں حضرت علیؓ کے ساتھ نہروان میں حدودیہ کے قتل کرنے میں شامل تھا۔ انہوں نے میرے پاس تالیف کو تلاش کیا تو اس کو نہ پایا حضرت علیؓ نے فرمایا اس کو تلاش کر دو۔ اس کے بعد انہوں نے اس کو ڈھونڈ لیا، تو حضرت علیؓ نے فرمایا اس کو کون جانتا ہے؟ موجود حضرات میں سے ایک آدمی نے کہا اس کو ہم جانتے ہیں یہ ”قوص“ ہے اور اس کی مال بھی یہاں ہے۔ تو حضرت علیؓ نے اس کی مال کی طرف ایک اقا صد روانہ کیا اور اس سے پوچھا اس کا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں نہیں جانتی۔ بس اتنا علم ہے کہ میں عہد جاہلیت میں اپنی قوم کی بکریاں چرا رہی تھی کہ مجھ سے کسی سایہ دار شکل کی چیز نے صحبت کی جس سے مجھے اُمید ہوئی اسی سے میں نے اس کو جنما ہے۔

۱۔ سنہایہ ابن اثیر (منہ) نہایہ ۳/۳۴۹۔

۲۔ نزہۃ المذاکرۃ (منہ)

فصل

بن کے انسان سے اور انسان کے جن سے جو از نکاح میں

شرعی اختلاف

امام مالکؒ

اس کے متعلق علماء کرام میں اختلاف ہے، ابو عثمان سعید بن العباس رازیؒ فرماتے ہیں یہاں سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھے سعید بن ابوداؤد زہیدیؒ نے بیان کیا کہ مین کے لوگوں امام مالکؒ سے جن کے ساتھ نکاح کے متعلق سوال لکھ کر بھیجا اور کہا کہ ہمارے یہاں ایک جن ہے وہ ہماری ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دے رہا ہے وہ کہتا ہے کہ میں حلال کا خواہشمند ہوں، تو امام مالکؒ نے فرمایا اس کے بارے میں میں دین میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ لیکن اس کو بھی ہمیں کتنا کہ جب کوئی عورت حاملہ پائی جائے اور اس سے پوچھا جائے تیرا خاوند کون ہے؟ کہہ کہ (میرا خاوند) جن ہے اور اس طرح سے اسلام میں فساد پیدا ہو۔

عمر بن عتیبہؒ

امام سفیان ثوریؒ حضرت حجاج بن ارطاة سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت حکم بن عتیبہؒ سے کہ یہ جن سے نکاح کرنے کو مکروہ فرماتے تھے۔

۱۔ الہام والوسوسہ باب نکاح البغی مصنف ابو عثمان سعید بن عباس رازیؒ (منہ)



امام زہریؒ سے (باسند حسن) روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن سے نکاح کرنے کو منع فرمایا ہے۔

### حضرت قتادہؒ، حضرت حسن بصریؒ

حضرت عقبہ الرومائیؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت قتادہؒ سے جن کے ساتھ نکاح کرنے کا سوال کیا تو انہوں نے اس کو مکروہ بیان کیا، اور حضرت حسنؒ (بصری) سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بھی اس کو مکروہ بیان کیا۔

حضرت عقبہ بن عبد اللہؒ فرماتے ہیں ایک آدمی حضرت حسن بن ابوالحسنؒ کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابوسعید! جنات میں سے ایک شخص ہماری ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دے رہا ہے تو حضرت حسنؒ نے فرمایا اس سے نکاح نہ کرنا اور اس کی عزت نہ کرنا، پھر وہ شخص حضرت قتادہؒ کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابوالخطاب! جنات میں سے ایک آدمی ہماری لڑکی کو نکاح کا پیغام دے رہا ہے تو انہوں نے بھی فرمایا تم اس سے (اس کا) نکاح نہ کرنا لیکن جب وہ تمہارے پاس آئے تو تم اس کو کہنا ہم تم پر چڑھائی کر دیں گے اگر تو مسلمان ہے تو ہم سے دور ہو جا، ہمیں ایذا مت دے، پس جب رات ہوئی تو وہ جن آیا اور دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور کہا تم حسن کے پاس گئے تھے اور ان سے پوچھا تھا تو انہوں نے تمہیں فرمایا تم اس سے (اپنی لڑکی کا) نکاح نہ کرنا اور اس کی عزت بھی نہ کرنا، پھر تم حضرت قتادہؒ کے پاس گئے اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے تم سے فرمایا تم اس سے (اپنی لڑکی کی) شادی نہ کرنا بلکہ یہ کہنا ہم تم پر چڑھائی کر دیں گے اگر تو مسلمان شخص ہے تو ہم سے دور ہو جا ہمیں ایذا مت دے،

لے مسائل حرب بن الکرمانیؒ عن احمد بن حنبلؒ واسحق بن عبد ہما (منہ)

انہوں نے اس سے بھی یہی کہا جس سے وہ ان سے چلا گیا اور کوئی تکلیف نہ پہنچائی۔

### حجاجؒ (بن ارطاة)

حضرت سفیان (بن عیینہ) سے روایت ہے کہ حجاجؒ جن سے شادی کو مکروہ کہتے تھے۔

### عقبۃ الاحمؒ، قتادہؒ

حضرت عقبۃ الاحمؒ اور حضرت قتادہؒ سے جن کے ساتھ شادی کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے اس کو مکروہ فرمایا۔

### حضرت حسن بصریؒ

حضرت حسنؒ نے (ان لوگوں سے) فرمایا (جو جن کے اپنی لڑکی سے پیغام نکاح پر نکاح کرنے کے متعلق آپ سے مسئلہ پوچھنے آئے تھے) تم ان کو جتلا دو کہ اگر تم (جنات) ہماری اداؤں میں رہے ہو اور تمہاری قوم ہمیں دیکھ رہی ہے (تو سن لو) ہم تم پر چڑھائی کر دیں گے (اگر تم اپنی اس مذموم حرکت سے باز نہ آتے تو) انہوں نے ویسا ہی کیا جس سے وہ جن چلا گیا

### اسحقؒ (بن راہویہ)

حضرت حرب کہتے ہیں میں نے حضرت اسحقؒ سے پوچھا ایک شخص سمندر کا سفر کرتا ہے اور کشتی ٹوٹ جاتی ہے اور وہ جن عورت سے نکاح کر لیتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا جن کے شادی کرنا مکروہ ہے۔



## حنفی مذہب

ائمہ احناف میں سے حضرت شیخ جمال الدین سجستانیؒ فرماتے ہیں اختلاف جنس کی وجہ سے انسان، جن اور سمندری انسان سے شادی کرنا جائز نہیں ہے۔

## قاضی القضاة شرف الدین بارزی حنفیؒ

قاضی القضاة حضرت شرف الدین بارزیؒ سے جو مسائل پوچھے گئے تھے ان میں شیخ جمال الدین اسنوی ذکر فرماتے ہیں ”بطور امکان جب کوئی انسان جن عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کے لیے جائز ہے یا ممنوع ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا. (سورة الروم آیت ۲۱)

(ترجمہ) اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ (امر) ہے کہ اس نے تمہارے (فائدہ کے) لیے تمہاری جنس کی بیویاں پیدا کیں۔

پھر (امام) بارزیؒ نے احسان کے طور پر بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیویوں کو (انسان کی) جنس سے پیدا فرمایا جس سے ان کو انس ہوتا ہے۔

پس اگر ہم اس کو جائز قرار دے دیں جیسا کہ شرح الوجیز میں ابن یونس کے حوالہ سے مذکور ہے تو اس پر کئی اشکالات وارد ہوتے ہیں:-

① — کیا جن کو (چاہے وہ مؤنث ہو یا مذکر) گھر میں رہنے کا پابند کیا جائے گا یا نہیں؟

② — کیا مرد کے لیے درست ہے کہ وہ جن عورت کو انسانوں کی شکل کے علاوہ دوسری شکل اختیار کرنے سے روک دے جب کہ اس کو شکل بدلنے کی قدرت ہو، کیوں کہ اس سے

لے منیۃ المفتی شیخ جمال الدین سجستانی حنفی بحوالہ فتاویٰ سراجیہ (منہ)

ملکت حاصل ہوتی ہے؟

③ — شرائط صحت نکاح میں اس کے ولی کی اجازت کے متعلق اور موانع نکاح سے اس کے بری ہونے کے متعلق جن عورت پر اعتماد کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

④ — کیا یہ جنات کے قاضی سے اس کی قبولیت کا جواز ہے یا نہیں؟

⑤ — کیا جب انسان جن عورت کو اس کی غیر مانوس صورت میں دیکھے اور وہ عورت مرد کے گھر میں وہی (مہتاری) عورت ہوں کیا اس پر اس کا اعتماد کیا جائے گا؟ اور اس سے صحبت جائز ہوگی یا نہیں؟

⑥ — اور کیا انسانی خاوند کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا کہ وہ اپنی جن بیوی کی روزی ان کی خوراک مثلاً ہڈی وغیرہ جمع کرے جب کہ دوسری چیز سے اس کی روزی مہیا کرنا ممکن ہو یا نہیں؟

تو علامہ بارزیؒ نے فرمایا ”انسان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ جنات کی عورت سے ان دو آیات کے مفہوم کی وجہ سے نکاح کرے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا. (سورة النحل آیت ۷۲)

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہاری جنس کی بیویاں مقرر کی ہیں۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا. (سورة الروم آیت ۲۱)

(ترجمہ) اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ (امر) ہے کہ اس نے تمہارے (فائدہ کے) لیے تمہاری جنس کی بیویاں پیدا کیں۔

”جعل لکم من انفسکم“ کے متعلق مفسرین بیان فرماتے ہیں یعنی تمہاری جنس تمہاری

نوع اور تمہاری شکل پر (تمہاری بیویوں کو) پیدا فرمایا جیسا کہ لفظ جاء کہ رسول من انفسکم

(سورة التوبہ آیت ۱۲۸) میں ارشاد ہے کہ ”بے شک تمہارے پاس ایک عظیم الشان رسول آیا

جو تمہاری جنس سے ہے (یعنی وہ بھی انسان ہی ہے)۔



اور اس لیے بھی کہ جن عورتوں سے نکاح ممکن ہے وہ چچا زاد، چھوٹا چچا زاد، ماموں زاد اور خالہ زاد عورتیں ہیں پس اس اعتبار سے وہ عورتیں انسان کے نکاح میں آ سکتی ہیں جو انسان کی نہایت (غیر محرم) میں ہوں جیسا کہ سورۃ احزاب میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارشاد و بَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالَكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ (سورۃ احزاب آیت ۵۰) کا مفہوم ہے کہ تیرے لیے تیرے چچا کی بیٹیاں، تیری چھوٹھی بیٹیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالوں کی بیٹیاں (تیرے نکاح کے لیے حلال کی ہیں)۔

اور ان کے علاوہ کی عورتیں محرم ہیں اور وہ اصول و فروع ہیں اور اول اصول کی فروع ہیں اور باقی اصول سے فرع، جیسا کہ سورۃ نساء میں آیت تحریم (پارہ چہارم کے اخیر) میں موجود ہے اور یہ نسب میں شمار ہیں جب کہ انسان اور جن میں کوئی نسب نہیں ہے۔

(۲ کام المرجان) کے مؤلف فرماتے ہیں حضرت امام مالکؒ سے جو حوالہ پہلے گزرا ہے وہ انسان کے جن عورت سے نکاح کرنے کے جواز پر دلالت کر رہا ہے اور اس کے برعکس یعنی جن کا انسان عورت سے نکاح کی نفی کر رہا ہے اس لیے مردوں اور عورتوں کے لیے جنات سے مطلقاً نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے اور اس کی وجہ سے اسلام میں فساد کی کثرت بھی نہیں ہوگی۔

### زید العمیؒ کی دعا

مروزی حضرات کے شیخ محرقؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید العمیؒ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:-

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي جَنِيَّةً اَتَزَوَّجُهَا.

(ترجمہ اے اللہ! مجھے ایک جن عورت عطا فرما، میں اس سے شادی کروں گا۔

ان سے پوچھا گیا اے ابو انحورؒ! تم اس کا کیا کرو گے؟ فرمایا وہ میرے سفروں میں

ماتر رہے گی جہاں میں ہوں گا وہ میرے ساتھ ہوگی (کیونکہ میں نابینا ہوں ہر مشکل کام میں وہ میری مدد کرے گی)۔

### جنات میں بھی فرقے ہیں

حکایت: امام عیسیٰؒ بیان فرماتے ہیں بچیدہ قبیلہ کے ایک بوڑھے نے ہمیں بیان کیا کہ جنات میں کا ایک جوان ہماری ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا۔ پھر اس نے ہمیں اس کے نکاح کا پیغام دیا اور کہا کہ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ (بغیر نکاح کے) اس کے ساتھ (حرام) صحبت کروں، ہم نے اس لڑکی کا نکاح اس سے کر دیا، پس وہ ہمارے سامنے ہو جاتا تھا اور ہم سے باتیں کیا کرتا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا تم کیا ہو؟ اس نے کہا ہم تمہاری طرح کی امتیں ہیں ہم میں بھی تمہاری طرح کے قبائل ہیں۔ ہم نے پوچھا کیا تم میں فرقے بھی ہیں؟ اس نے بتایا ہاں۔ ہم میں بھی قدریہ، شیعہ اور مرجئہ ہر قسم کے فرقے ہیں۔ ہم نے پوچھا تم کون سے فرقے سے تعلق رکھتے ہو؟ اس نے کہا میں مرجئہ فرقے سے ہوں۔

### جنات میں زیادہ بڑا فرقہ شیعہ کا ہے

امام عیسیٰؒ فرماتے ہیں ہمارے ہاں ایک جن نے نکاح کیا تو میں نے اس سے پوچھا تمہیں کون سا کھانا زیادہ مرغوب ہے؟ کہا چاول۔ تو ہم اس کے پاس چاول لے آئے۔ ہم نے دیکھا کہ لقمے تو اٹھ رہے ہیں لیکن (اٹھانے والا) کوئی نظر نہیں آ رہا۔ میں نے کہا تم میں یہ فرقے بھی ہیں جو ہم میں ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ میں نے پوچھا تم میں رافضیوں کی کیا پوزیشن ہے؟ کہا وہ ہم میں بدترین فرقہ ہے۔

۱۔ اتباع السنن والآثار امام دارمی (منہ)

۲۔ امالی احمد بن سلیمان النجاد (منہ) ۳۔ کام المرجان ص ۶۹



امام عیشؒ فرماتے ہیں میں ایک جن کے نکاح میں ”کوی“ (ایک جگہ کا نام ہے) میں شریک ہوا۔ ایک انسان نے جنات میں نکاح کیا تو جنات سے پوچھا گیا تمہیں کون سا کھانا دیا؟ پسند ہے؟ کہا چاول۔ امام عیشؒ فرماتے ہیں پس لوگ جنات کے پاس چاولوں کے ٹب لاتے رہے اور چاول ختم ہو رہے تھے لیکن (کھانے والوں کے) ہاتھ دکھائی نہ دیتے تھے بلکہ

### خطرناک جن بیوی کی حکایت

حضرت ابو یوسف سرورؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مدینہ منورہ میں ایک شخص کے پاس آئی اور کہا کہ ہم تمہارے گھروں کے پاس اترے ہوئے ہیں تم مجھ سے نکاح کر لو، تو اس نے اس سے نکاح کر لیا۔ جب رات ہوتی تو یہ عورت کئی شکل میں اس کے پاس آجاتی۔ ایک مرتبہ وہ اس کے پاس آئی اور کہا کہ ہم نے اب چلے جانا ہے تم مجھے طلاق دے دو۔ ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ کے کسی راستے میں جا رہی تھی کہ اچانک اس نے اس عورت کو دالے چھتے ہوئے دیکھا جو دالے والوں سے گرے تھے۔ اس نے کہا کیا تو دانے چن رہی ہے؟ تو اس نے مرد کی طرف آنکھ اٹھائی اور اس سے کہا تم نے مجھے کس آنکھ سے دیکھا ہے؟ مرد نے کہا اس آنکھ سے۔ تو اس عورت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا جس سے اس کی آنکھ بہہ پڑی۔

### خوبصورت جن بیوی کی حکایت

(علامہ شبلی بدر الدین) مؤلف (اکام المرجان) فرماتے ہیں ہمیں جناب قاضی القضاۃ جلال الدین احمد بن قاضی القضاۃ حسام الدین رازی حنفی نے بیان کیا کہ میرے والد (قاضی حسام الدین) یہ ہوائے عجائب مایکی عن الجان امام ابو بکر خراطی (منہ)

سہ ابن ابی الدنیا (منہ)

نے اپنے بیوی بچے مشرق سے لانے کے لیے مجھے سفر پر روانہ کیا، جب میں نے بیرہ کو پار کیا اس نے ہمیں ایک غار میں پناہ لینے اور نیند پر مجبور کر دیا، میں ایک جماعت کے ساتھ تھا، پس بوسا ہوا تھا کہ اچانک کوئی چیز مجھے جگانے لگ گئی، جب میں بیدار ہوا تو میرے پاس درمیانہ قد ایک عورت کھڑی تھی اس کی ایک ہی آنکھ تھی طول میں پھٹن کی طرح جسے دیکھ کر میں گھبرا گیا، اس نے کہا تم گھبراؤ مت میں تمہارے ساتھ اپنی چاند جیسی بیٹی بیاہنے آئی ہوں۔ تو میں نے کہا کہ اللہ خیر کرے، پھر میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ میری طرف آ رہے ہیں ان کی شکل بھی اس کی طرح تھی ان کی آنکھیں بھی طول میں پھٹی ہوئی تھیں ایک قاضی بھی تھا اور گواہ بھی، پس اس نے نکاح کا پیغام دیا اور نکاح پڑھا دیا، جسے میں نے قبول کر لیا، اس کے بعد وہ چلے گئے اور وہ عورت دوبارہ میرے پاس آئی اب اس کے ساتھ ایک حسین لڑکی بھی تھی جس کی شکل بھی اس کی ماں کی طرح تھی، اس نے لڑکی کو میرے پاس چھوڑ دیا اور چلی گئی، پس میرا خوف و شہت اور بڑھ گئی اور اپنے پاس والوں کو کنکریاں مارنے لگ گیا تاکہ وہ جاگ جائیں لیکن اس سے کوئی بھی نہ اٹھا تو میں دعا اور انکساری کرنے لگ گیا، پھر کچھ کا وقت آگیا اور ہم نے لڑکی کو لے لیا لیکن وہ لڑکی مجھے نہیں چھوڑتی تھی، اسی حالت میں تین دن گزر گئے، جب چوتھا دن آیا تو وہ عورت آئی جو سب سے پہلے آئی تھی اور کہنے لگی یہ لڑکی شاید تجھے پسند نہیں آتی شاید اس سے فراق چاہتا ہے؟ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم، اس نے کہا تو پھر اس کو طلاق دے دو اس طرح سے میں نے اس کو طلاق دے دی، اور وہ چلی گئی بعد میں میں نے اس کو کبھی نہ دیکھا۔

پھر اس کے متعلق قاضی شہاب بن فضل اللہ سے پوچھا کہ انہوں نے اس جنیہ عورت سے کس کی؟ فرمایا نہیں بلکہ



## دستی جن عورت کا واقعہ

حافظ فتح الدین ابن سید الناس فرماتے ہیں میں نے امام تقی الدین بن دقیق العید سے فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے شیخ عز الدین بن عبدالسلام سے سنا آپ نے فرمایا جناب (قاضی ابوبکر ابن العربی مالکی) جن کے ساتھ (انسان کے) نکاح کا انکار کرتے تھے اور فرماتے تھے جن لطیف روح ہے اور انسان کثیف جسم یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے، پھر انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے ایک جن عورت سے نکاح کیا جو ان کے پاس ایک مدت تک رہی پھر ان کو اونٹ کی ٹہنی ماری اور زخمی کر دیا، پھر انہوں نے اپنے چہرے پر زخم دکھایا اور وہ بھاگ گئی۔

## حنابلہ کا مذہب

ابن العماد فرماتے ہیں:-

دَهْلٌ يَجُوزُ نِكَاحًا مِنْ جَنَّةٍ      مُؤْمِنَةٌ قَدْ آيَقَنْتْ بِالسَّنَةِ  
عِنْدَ الْإِمَامِ الْبَارِزِيِّ يُمْتَنَعُ      وَقَوْلُهُ إِلَّا بِالذَّلِيلِ يُنْدَقِعُ

۱۔ جس جن مسلمان عورت نے سنت پر ایمان و یقین قائم کر لیا ہو کیا اس سے ہمارا (انسانوں) کا نکاح درست ہے۔

۲۔ امام بارزئی کے نزدیک یہ ممنوع ہے اور ان کا یہ مسئلہ بغیر دلیل کے نہیں چھوڑا جاسکتا۔

## شافعی مذہب

جنات سے انسانوں کا نکاح درست ہے اور یہی دونوں آیتوں کے موافق ہے،

۱۔ تذکرہ صلاح الدین صفدی (منہ)

۲۔ ابوزہ ابن العماد (منہ)

اس کی بحث میں تشریح کرتے ہیں بعض اس سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں باہمی نکاح

اس مسئلہ میں جو جانب ظاہر ہے وہ جواز نکاح ہے کیونکہ ان کو بھی ناس (لوگ) ہال (مرد) کہا جاتا ہے، اور ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا بھائی فرمایا ہے اس کے جواز پر جو چیز دلالت کرتی ہے وہ یہ کہ یقیناً نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے نکاح کیا حالانکہ وہ اس کی ماں جنتی تھی، پس اگر جنات سے نکاح جائز نہ ہوتا تو اس سے نکاح جائز ہوتا کیوں کہ جس کے والدین میں سے کوئی ایک ایسا ہو جس سے نکاح درست نہیں اس سے بھی نکاح حرام ہے۔

اس کی اس تفصیل کی ضرورت ہے کہ اگر جن آئے اور گفتگو بھی کرے اور اس کا شبہ نہیں ہے ویسے ہی ہم نے اس کا مشاہدہ کیا جو اور اس کے مومن ہونے کا بھی ہیں علم ہو تو اس سے نکاح صحیح التردد۔

اور عماد بن یونس سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا جن سے نکاح جائز نہیں کیوں کہ وہ عین کا اتفاق اور اتحاد جنس صحت نکاح میں شرط ہے اور اس شرط میں شبہ ہے اور اس کی دلیل بھی نہیں ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنات سے نکاح کو منع فرمانا اولادِ زنا پر محمول ہے اس وقت اس دوسری حدیث میں ہے کہ:-

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ أَوْلَادُ الْجِنِّ

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم میں جنات کی اولاد کی کثرت

۱۔ شرح الوہب الزیلعی (منہ)

۲۔ لؤلؤ الحکام علی غوامض الاحکام (منہ)



نہیں ہو جائے گی۔

صاحب فوائد الاخبار فرماتے ہیں اس سے مراد اولاد زنا ہے کیونکہ جن سے بھی حشمت ہوتی ہے اور طبیعت کتراتنی ہے پس زنا سے پیدا شدہ عورتوں سے نکاح نہ کرنے پر اس حدیث کو محمول کیا جائے گا۔  
یہاں تک کی سب گفتگو ابن العماد کی ہے۔

## جنّات کے گھر

### گندے مقامات جنّات کے گھر ہیں

عام طور پر جنّات کی جگہیں نجاستوں والے مقامات ہوتے ہیں جیسے کھجوروں کے بھنڈ، گندگی کے ڈھیر اور حمامات۔ اسی وجہ سے حمام میں اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہوں وغیرہ پر نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ مقامات شیاطین کی جگہیں ہیں۔

### بیت الخلاء جنّات کے گھر ہیں

حدیث: حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُخْتَصِرَةٌ، فَإِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ:  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبَيْثِ وَالْخَبَائِثِ۔

ترجمہ: یہ گندگی کی جگہیں شیاطین و جنّات کے رہنے کی جگہیں ہیں پس جب تم میں سے کوئی قضاے حاجت کو جائے تو دیہ، کہہ لیا کرے۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبَيْثِ وَالْخَبَائِثِ رے اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں شریر جنوں اور شریر جنیوں سے۔

(فائدہ) جب قضاے حاجت کرنے والا یہ دعا پڑھ لیتا ہے تو جنّات کے آگے پردہ

نسائی، نسائی، ابن ماجہ (منہ) البوداؤد کتاب الطہارۃ باب، سنن ابن ماجہ طہارۃ باب، نسائی طہارۃ باب، ہند احمد ۴/۳۶۹،

۱۳۲، مسند رک حاکم ۱۸۶، بیہقی ۹۶، مشکوٰۃ ۲۵۷، طبرانی کبیر ۵/۲۳۶، ۲۳۷، تحف السادہ ۲/۳۳۹،

۹۹، ابن ابی شیبہ ۱۱/۵۳، تاریخ بغداد ۴/۲۸۷، ۳۰۱/۱۳۰۔



ہو جاتا ہے اور یہ اس کے ننگ کو نہیں دیکھ سکتے۔ (منہ)

### ”بسم اللہ جنات کے سامنے پردہ ہے“

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ:  
بِسْمِ اللَّهِ.

(ترجمہ) یہ گندے مقامات شیاطین کے رہنے کی جگہیں ہیں پس تم میں سے جب کوئی بیت الخلا رہ جائے تو بسم اللہ کہہ لیا کرے۔

(حدیث) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ أَعْتِنِ الْجَنَّةَ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ  
أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ.

(ترجمہ) جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی قضا کے حاجت کے لیے جائے تو بسم اللہ کہہ لیا کرے۔

### حضور بیت الخلا میں جاتے وقت کیا پڑھتے تھے؟

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضا حاجت کو جاتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:-

لے ابن سنی (منہ) عمل الیوم واللیلۃ حدیث ۲۰۔

لے مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ (منہ) ترمذی کتاب الجہود باب ۳، ابن ماجہ کتاب الطہارۃ باب ۹، مسند احمد

۳۶۳، جامع الصغیر مسند حدیث نمبر ۴۶۶۲، مجمع الزوائد ۲۵/۲۵۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخُبَائِثِ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں آپ سے پناہ پکڑتا ہوں خبیث جنوں سے اور خبیث جنیوں سے۔

(خاندہ) امام سعید بن منصورؒ نے اس دعا کے شروع میں بسم اللہ کے الفاظ بھی بیان کیے ہیں۔ (منہ)

### گندی نالی میں پیشاب نہ کریں

حضرت ابراہیم (نخعیؒ) فرماتے ہیں گندی نالی پر پیشاب مت کریں اس سے کوئی مرض لگ گئی تو اس کا علاج بہت مشکل سے ہوتا ہے۔

### مسلمان اور مشرک جنات کے گھر کہاں کہاں ہیں

(حدیث) حضرت بلال بن عمارؓ فرماتے ہیں ”ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں کسی جگہ اترے، آپ قضا کے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور میں آپ کے پاس نالی کا برتن لے گیا، پس میں نے کچھ لوگوں کا جھگڑا اور شور مچا، اس طرح کاشور میں نے پہلے میں سنا تھا۔ جب آپ تشریف لے آئے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کے پاس لوگوں کا جھگڑا اور شور مچا ہے۔ اس طرح کام میں نے لوگوں سے کبھی نہیں سنا تو آپ نے

لے بخاری، مسلم (منہ) بخاری کتاب الوضوء باب ۹، کتاب الدعوات باب ۱، صحیح مسلم کتاب الخیض حدیث ۱۲۲، ۱۲۳، ابن ماجہ ۲۹۶، ترمذی ۵۵، ابوداؤد ۳۹۹، مسند احمد ۳۹۹، ۳۹۹، ۳۹۹، بیہقی ۹۵، دارمی ۱۴۱، مشکوٰۃ ۳۲، تعلیق تعلیق

۹۸، ۹۸، تحف السادة ۳۳۹، اذکار ۲، ابوعوانہ ۲۱۶، ابن ابی شیبہ ۱۴

لے (سنن) سعید بن منصور (منہ) مسند احمد ۳۲۲، ابن ابی شیبہ ۱۴، کنز العمال ۱۴۸، ۲۴۲۰

لے کتاب الوضوء ابو بکر بن ابی داؤد (منہ)



ارشاد فرمایا :-

اِخْتَصَمَ عِنْدِي : اِلْحَنُ الْمُسْلِمُونَ وَالْحَنُ الْمُشْرِكُونَ فَسَأَلُونِي اَنْ اُسْكِنَهُمْ ، فَاسْكَنْتُ اِلْحَنَ الْمُسْلِمِينَ الْجُلُوسَ وَاسْكَنْتُ اِلْحَنَ الْمُشْرِكِينَ الْغُورَ .

یعنی میرے پاس مسلمان جنات اور مشرک جنات تھکڑا کر رہے تھے انہوں نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں ان کو سکونت دوں ، تو میں نے مسلمان جنات کو مجلس دے دیا اور مشرک جنات کو غور دے دیا۔

میں (عبداللہ بن کثیر راوی) نے عرض کیا یہ مجلس اور غور کیا ہیں؟ (حضرت بلال بن کثیر نے فرمایا مجلس (سے مراد) بستیاں اور پہاڑ ہیں اور غور (سے مراد) کھائیاں غاریں اور سمندری جزیرے ہیں بل

### شریر جنات کہاں رہتے ہیں؟

حضرت عمر بن الخطابؓ نے جب عراق کی طرف جانے کا ارادہ فرمایا تو ان سے حضرت کعب بن جراح نے عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! آپ اس کا شفرہ کریں کیونکہ وہاں نوے فیصد جادو ہے، فاسق (بدکار) جنات رہتے ہیں اور عاجز کردینے والی مرض بھی ہے بل

### گوشت کی چکناہٹ والے کپڑے میں رہتے ہیں

(حدیث) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا :-

لے طبرانی، کتاب الحکمۃ البوخی، دلائل النبوة امام بیہقی (منہ) مجمع الزوائد ۲۰۳/۱، کنز العمال ۱۵۲۳۲۔

لے موطا مالک (منہ) موطا کتاب الجوامع باب الاستئذان حدیث ۳۰۔

اَخْرِجُوا مِنْ دَائِلِ الْغَيْرِ مِنْ بَيُوتِكُمْ فَاِنَّهُ مَبِيتُ الْحَبِیْثِ وَمَجْلِسُهُ .

(ترجمہ) اپنے گھروں سے گوشت کی چکناہٹ والا کپڑا نکال دو یعنی چکناہٹ والا کپڑا صاف کر لیا کرو کیونکہ یہ خبیث جنات کی رہائش اور مجلس کی جگہ ہے۔

### جنات کے سامنے شرمگاہوں کے پردہ کی دعا

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا :-

يَسْتُرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْدَاتِ بَنِي اَدَمَ اَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اِذَا ارَادَ اَنْ يَطْرَحَ ثِيَابَهُ : بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ .

(ترجمہ) جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان کا پردہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی جب کپڑے اتارنے کا ارادہ کرے "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ" پڑھے۔

### جنات کے گھر ہیں

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے بل میں پٹیاب کرنے سے منع فرمایا، لوگوں نے حضرت قتادہؓ (راوی حدیث) سے عرض کیا بل میں پٹیاب کرنے کی وجہ کراہت کیا ہے؟ فرمایا "کہا جاتا ہے کہ جنات کے رہنے کی

لے دیلمی (منہ) دیلمی حدیث نمبر ۳۴۳، جمع الجوامع حدیث ۸۲۰، کنز العمال ۴۱۴۹، جامع الصغیر سیوطی حدیث

۲۹۲ (حدیث ضعیف جدا)

لے ابن سنی (منہ) عمل الیوم واللیلہ باب ما یقول اذا خلع ثوبا حدیث نمبر ۲۲۸ ص ۹، الجامع الکبیر حدیث نمبر ۱۴۲۲،

۲۳۹/۲، مشکوٰۃ ۳۵۸، مجمع الزوائد ۱۰۵/۲



## جنت پانی میں بھی رہتے ہیں

حضرت ابوسعید (خدریؓ) فرماتے ہیں میں نے حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کو لپٹے ہوئے دیکھا اور ان پر دو چادریں بھی تھیں۔ ان چادروں کے (اس طرح سے) لپٹنے کو میں نے اہمیت دی (اور ان سے سمٹ کر چادروں کو اوپر لپیٹنے کی وجہ دریافت کی) تو انہوں نے فرمایا اے ابوسعید! تمہیں پتہ نہیں پانی میں بھی کچھ مخلوق رہتی ہے۔

حضرت (امام باقر) محمد بن علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ صبح کے وقت آئے انہوں نے چادریں اوڑھی ہوئی تھیں، انہوں نے فرمایا کہ پانی میں بھی (جنت و شیاطین) رہتے ہیں۔

## رات کا پانی جنت کے لیے ہے

کہا گیا ہے کہ رات کے وقت پانی جنت کا ہوتا ہے اس لیے مناسب نہیں کہ اس میں پیشاب کیا جائے اور نہ (اس میں) غسل کیا جائے ایک مخلوق (جنت) کے خوف سے ان کی طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔

۱۔ ابوداؤد (منہ) ابوداؤد کتاب الطہارت باب ۲۹، ۱۲، سنائی طہارت باب ۲۹، ۱۲، احمد ۵/۸۲، ہند ۸۲، صحیح ابن خزيمة، بیہقی، ابن سکن، جامع صغیر ۹۵۳۱۔

۲۔ الکافی للعلانی (منہ)

۳۔ مصنف عبد الرزاق (منہ)

۴۔ شرح الرافعی (منہ) یعنی فتح العزیز فی شرح الوجیز للفرالی۔

## پانی کے جوڑ جنت کی جگہیں ہیں

(حدیث) حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ:-

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَغُوطَ الرَّجُلُ فِي الْقَرْعِ قُبُلَ وَمَا الْقَرْعُ قَالَ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ الْأَرْضُ فِيهَا النَّبَاتُ كَمَا قَمَّتْ قَمَّاسُهُ فَبِتْلَكَ مَسَاكِنْ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ۔

(ترجمہ) جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ انسان قرع میں غوطہ لگائے، پوچھا گیا کہ قرع کیا چیز ہے؟ فرمایا یہ کہ تم میں سے کوئی آدمی ایسی جگہ جائے جہاں پر پودے اور گھاس وغیرہ بہت ہوں اور وہاں کے پانی کو پھلانگتا رہے کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنت کے رہنے کی جگہیں ہیں۔

(فائدہ) شیخ ولی الدین عراقی فرماتے ہیں قرع کھیت میں خالی جگہ کو کہتے ہیں جیسے سر کی ہوئی (خالی ہوتی ہے)۔

## قضاے حاجت کے لیے ننگے سر نہ جائے

ابن رفعہؒ کہتے ہیں کہ حضرات (فقہائے شافعیہ) فرماتے ہیں کہ یہ مستحب ہے کہ آدمی ننگے سر قضاے حاجت کے لیے نہ جائے، اگر اور کوئی چیز نہ ملے تو جنت کے خوف کی وجہ سے اپنی استین ہی سر پر رکھ لے۔

۱۔ کامل ابن عدی (منہ)

۲۔ شرح سنن ابوداؤد شیخ ولی الدین عراقی (منہ)

۳۔ کتاب الکناۃ علامہ ابن الرافعة (منہ)



## جنات شریعت کے مکلف ہیں

جنات کے مکلف ہونے پر اہل نظر کا اجماع ہے:-

حافظ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں "ایک جماعت اہل علم کے نزدیک جنات شریعت کے مکلف بھی ہیں اور اس کے مخاطب بھی ہیں کیونکہ ارشاد خداوندی ہے:-

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ

(اے جن و انس کی جماعت)

مزید ارشاد ہے:-

فَبَايِعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

(پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو قبول کرو گے)

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو مخاطب فرمایا ہے پس معلوم

ہوا کہ یہ دونوں شریعت کے مکلف ہیں۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ تمام (امت) کا اتفاق ہے کہ تمام جنات مکلف ہیں۔

قاضی عبد الجبار معتزلیؒ کہتے ہیں کہ ہم جنات کے مکلف ہونے کے متعلق اہل نظر میں

کسی کا اختلاف نہیں جانتے۔

علامہ عزالدین بن جماعةؒ فرماتے ہیں مکلفین کی تین قسمیں ہیں:-

① وہ قسم ہے جو شروع پیدائش سے مکلف ہیں یہ فرشتے، حضرت آدم اور حضرت حوا ہیں۔

② وہ قسم ہے جو شروع پیدائش سے بالکل مکلف نہیں رہے یہ حضرت آدم کی اولاد

ہیں۔

۳ تفسیر کبیر امام رازیؒ (منہ)

④ ایک قسم وہ ہے کہ اس میں اختلاف ہے ظاہری ہے کہ یہ بھی شروع پیدائش سے مکلف ہیں یہ جنات ہیں۔

## جنات میں سے کوئی نبی اور رسول نہیں ہوا

اکثر علمائے سلف و خلف یہی فرماتے ہیں کہ جنات میں سے کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں ہوا۔ حضرت ابن عباسؓ، حضرت مجاہدؒ، حضرت کلبیؒ، حضرت ابو عبیدہؒ سے بھی اسی طرح سے منقول ہے۔ فرمان خداوندی:-

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ

(ترجمہ) اے جنات اور انسانو! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے

اس کی تفسیر میں حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں جنات میں سے کوئی رسول نہیں ہوا۔ رسول

انسانوں میں سے مبعوث ہوئے تھے جنات میں سے "نَذَارَةٌ" ڈرانے والے ہوئے

ہیں انہوں نے (اس کی دلیل میں) یہ آیت پڑھی:-

فَلَمَّا قَضَىٰ وَتَوَّأ إِلَىٰ قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ

(سورۃ احقاف آیت ۲۹)

رسولؐ منکے (تم جنات اور انسانوں میں کے رسول) کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہاں پر

ان کے قاصدین مراد ہیں پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:-

وَتَوَّأ إِلَىٰ قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ

(جب جنات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت کی باتیں سن لیں تو) اپنی قوم کی

نذرین (ڈرانے والے) بن کر دوڑ پڑے۔

۴ شرح بدء الامامی علامہ عزالدین بن جماعةؒ

۴ عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم (منہ)

۴ ابن منذر (منہ)



## سے پہلے جنات میں سے نبی ہوتے ہیں؟

### حضرت صحاکؒ کا مذہب

حضرت صحاکؒ سے جنات کے متعلق سوال کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کے جنات میں سے کوئی نبی آیا ہے یا نہیں؟

تو آپ نے فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا۔

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

(ترجمہ) اے جن و انس کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے۔

اس ارشاد میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کے رسولوں کا بتلایا ہے۔ شاگردوں

نے کہا کیوں نہیں (ہم نے یہ ارشاد سنا ہے)۔

حضرت ابن جریرؒ فرماتے ہیں وہ حضرات جو حضرت صحاکؒ کا مذہب رکھتے ہیں، وہ فرماتے ہیں ”اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے کہ جنات میں سے بھی رسول ہوتے جن کو جنات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا تھا۔“

یہ حضرات فرماتے ہیں اگر یہ درست ہے کہ انسانوں کے رسولوں سے حقیقی انسانی رسول مراد ہیں تو انسانوں کے رسولوں کی خبر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنات کے رسول بھی ہوتے ہیں۔

### علامہ ابن حزمؒ کا مذہب

علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل انسانوں میں سے کوئی

لہ ابن جریر (منہ)

جنات کی طرف نہیں بھیجا گیا کیونکہ جنات انسانوں کی قوم میں سے نہیں ہیں۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے (کہ پہلی امتوں میں ہر نبی کو کسی نہ کسی قوم کے پاس بھیجا جاتا تھا)۔

ابن حزمؒ ہی فرماتے ہیں یہ بات تو ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ ان کو ڈرایا گیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد (اَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ) سے واضح ہے کہ ان میں سے انبیاء کرام الٰہی لائے ہیں۔

### حضرت ابن عباسؒ کی تفسیر

(احکام المرجان کے) مؤلف فرماتے ہیں حضرت صحاک کے مذہب کی تائید حضرت ابن عباسؒ کی

اس سے فرمان خداوندی وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ (سورہ طلاق آیت ۱۲) کی تفسیر میں مروی ہے کہ زمینیں

جنات ہیں ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح ایک نبی ہے اور آدمؑ کی طرح ایک آدمؑ ہے اور

ان کی طرح ایک نوحؑ ہے اور ابراہیمؑ کی طرح ایک ابراہیمؑ ہے اور عیسیٰؑ کی طرح ایک عیسیٰؑ ہے۔

اکثر علماء نے اس کی تاویل یہ فرمائی ہے کہ یہ جنات میں سے کچھ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ

کرامت سے رسول نہیں تھے، لیکن ان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر پھیلایا اور انہوں نے اللہ کے ان

رسولوں کا کلام سنا جو انسانوں سے مبعوث ہوئے تھے اور اپنی قوم جنات کی طرف لوٹ آئے۔

۱۔ عبد اللہ بن مسعودؓ کی حدیث کا کتبہ ہے جو ان کتب میں مروی ہے بخاری کتاب التیمم باب کتاب الصلوٰۃ باب ۵۲، جہاد باب ۱۲،

تہذیب الروایا باب ۱، الاعتصام باب ۱، مسلم مساجد حدیث ۵۰۳، ۸۰، ۷۰، ۸۰، ترمذی کتاب السیر باب ۱، دارمی کتاب السیر باب ۲۸،

سنن نسائی کتاب الغسل باب ۱، الجہاد باب ۱، مسند احمد ۱/۳۱۱، ۲/۲۲۲، ۲۶۸، ۲۶۹، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰،



میں (علامہ سیوطی) کہتا ہوں:

### علامہ شبلیؒ اور امام کلبیؒ

فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے انبیاء کرام انسانوں میں سے بھیجے جاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسان دونوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں علامہ زعشریؒ فرماتے ہیں اس بات میں امام سخاکؒ کی موافقت نہیں ہے کہ جنات سے بھی رسول ہوئے ہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ انسانوں کے رسول ان کو خصوصی طور پر خطاب کرتے تھے جنات کو خطاب نہیں کرتے تھے جس طرح سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو خطاب فرمایا جب وہ ان کے پاس حاضر ہوئے تھے، یہ جنات انبیاء کرام سے یا بعض مومنین سے (انبیاء کی دعوت کو) سنا کرتے تھے۔ لے

### جنّ والنس کے نبی ہیں

مسلمانوں کے مذاہب میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں اور جنات دونوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں۔ بخاری اور مسلم شریف کی حدیث ”بُعِثْتُ إِلَى الْإِنْسَانِ وَالْجِنِّ“ کی تفسیر اسی سے کی گئی ہے کہ میں جنات اور انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

### جنات کا مومن اور مسلمان ہونا لازمی ہے

شیخ ابوالعباس (ابن تیمیہؒ) فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ثقلتین (جنات اور انسانوں) کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے ان کا آپ پر ایمان لانا لازم کیا ہے اور جس کو آپ ساتھ لے کر آتے ہیں اور آپ کی اطاعت بھی لازم فرمائی ہے اور یہ کہ وہ اس کو حلال جانیں جس کو آپ نے حلال فرمایا اور اس کو حرام جانیں جس کو آپ نے حرام فرمایا، اور اس سے محبت رکھیں جس سے آپ نے محبت فرمائی اور اس کو ناپسند کریں جس کو آپ نے ناپسند کیا۔ اور ہر وہ شخص جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی دلیل قائم ہو چکی ہو یا ہے وہ انسان ہو یا جن اور وہ آپ پر ایمان نہ لائے تو وہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہے، بیساکہ وہ کافر اللہ کے عذاب کے مستحق ہیں جن کی طرف اللہ نے رسول مبعوث فرمائے تھے۔

مسلم شریف حدیث نمبر ۳ کتاب المساجد، مسند امام احمد ۲۵۰/۴، ۳۰۱/۴، ۴۱۶/۵، ۱۴۸۶، ۱۶۲۲، ابن حبان حدیث نمبر ۲۰، مجمع الزوائد ۲/۶۵، ۸/۲۵۸، ۲۶۹، طبقات ابن سعد ۱/۱۲۶، البدایہ والنہایہ ۲/۱۵۴، تفسیر ابن کثیر ۶/۱۰۶، ۵۰۶، قرطبی ۱/۴۹۔

لے شبلی فی فتاویہ، کلبی فی ما حکاہ الزعشری (منہ)

لے زعشری (منہ) لعلہ فی تفسیر الکشاف



اور یہ ایسا اتفاقی قانون ہے جن پر صحابہ کرامؓ، تابعین عظام، ائمہ مسلمین اور اہل سنت وغیرہ کی تمام جماعتوں کا اتفاق ہے۔

### ایک جن صحابی کی شہادت کا عجیب واقعہ

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپؓ چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ ایک بگو لے نے ان حضرات کو اٹھا لیا، اس کے بعد اس سے بھی بڑا ایک اور بگو لایا جو بکھر گیا۔ پھر ہم نے دیکھا کہ ایک سانپ مردہ پڑا ہے تو ہم میں سے ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اپنی چادر کے دو حصے کیے اور ایک حصہ میں اس کو کفن دے کر دفن کر دیا۔ جب رات ہوئی تو دو عورتیں پوچھ رہی تھیں تم میں سے کس نے عمر بن جابرؓ کو دفن کیا ہے؟ ہم نے کہا ہم تو عمر بن جابرؓ کو نہیں جانتے؟ تو انہوں نے کہا اگر تم نے ثواب کی جستجو کی تھی تو وہ تمہیں مل گیا ہے۔ کچھ فاسق جنات نے مومن جنات کے ساتھ لڑائی کی تھی اور انہوں نے عمر بن جابرؓ کو قتل کر ڈالا تھا اور یہ وہی سانپ تھا جس کو تم نے دیکھا اور دفن کیا ہے؟ اور یہ ان جن حضرات سے تھا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سنا تھا۔ پھر اپنی قوم کی طرف داعظ بن کر لوٹے تھے بلکہ

### شہید جن سے خوشبو

حضرت معاذ بن عبد اللہ بن معمرؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا میں آپ کو ایک عجیب بات بیان کرنا چاہتا ہوں "ہم ایک وسیع بیابان میں تھے کہ ہمارے سامنے دو بگو لے آئے ایک ایک طرف سے دوسرا دوسری طرف سے، پھر ان کی مڈ بھیر ہوئی اور مقابلہ ہوا پھر وہ الگ الگ ہو گئے پس

لے ابن سلام (منہ)

(ہم نے دیکھا کہ) ان میں کا ایک دوسرے سے زائد تھا، پھر میں ان کے اکھاڑے کی جگہ پر گیا تو وہاں پر بہت سے سانپ پڑے ہوئے تھے، ان سے زیادہ میری آنکھوں نے کوئی چیز نہیں دیکھی، ان میں سے ایک سانپ سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی اور وہاں پر ایک بڑا ایک زرد رنگ کا سانپ بھی پڑا تھا میں ان کو اُلٹنے پلٹنے لگا تاکہ دیکھوں کہ یہ خوشبو کس سانپ سے آرہی ہے۔ تو وہ خوشبو اسی زرد باریک سانپ سے آرہی تھی، مجھے یقین ہو گیا کہ یہ اس کی کسی نیکی کی وجہ سے ہے تو میں نے اس کو اپنی پگڑی میں لپیٹا اور دفن کر دیا۔ اس کے بعد میں جا رہا تھا کہ ایک منادی کی میں نے آواز سنی تو مجھے نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس نے کہا، اے اللہ کے بندے! تم نے یہ کیا کیا ہے؟ میں نے اس کو وہ کچھ بتا دیا جو کچھ میں نے دیکھا تھا، اس نے کہا تم نے درست کیا، یہ جنات کے قبیلے بنو شعیان اور بنو اقیث تھے۔ ان کی آپس میں مڈ بھیر اور لڑائی ہوئی اور ان کے مقتولین میں سے ایک وہ بھی تھا، جس کو تم نے دیکھا اور یہ شہید ہوا ہے اور یہ ان (جن) حضرات میں سے تھا جنہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کو سنا تھا۔

### ایک صحابی جن کی وفات کا واقعہ

حضرت کشیر بن عبد اللہ ابو ہاشم تاجیؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو جہ عطار دیؓ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے سوال کیا کہ آپ کے پاس ان جنات صحابہ کرام کا علم ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا؟ تو وہ مسکرائے اور فرمایا میں وہ بات بتلاتا ہوں جس کو میں نے خود دیکھا اور سنا ہے وہ یہ کہ ہم ایک سفر میں تھے جب ایک پانی کی جگہ پر اترے اور اپنے خیمے نصب کیے اور میں دوپہر کے آرام کرنے کو چلا گیا۔ خیمہ میں میرے سامنے ایک سانپ لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔ میں نے اپنا برتن کیا اور اس پر پانی



چھڑکنے لگ گیا تو اس کو سکون ہو گیا جب ہم نے نماز عصر ادا کی تو وہ مر گیا اور میں نے اپنے  
تھپے سے ایک سفید کپڑے کا ٹکڑا نکالا اور اس کو لپیٹ دیا اور گڑھا کھود کر اس میں دفن کر  
دیا اور باقی دن اور رات ہم سفر میں مصروف رہے جب دن چڑھا اور ہم ایک پانی کی جگہ اترے  
اور خیمے لگائے اور میں دوپہر کے آرام کے لیے چلا گیا تو میں نے دو مرتبہ ”سلام علیکم“ کی آواز  
سنی یہ لوگ ایک یادس یا سو یا ستر نہیں تھے بلکہ اس سے کہیں زیادہ تھے میں نے ان سے  
پوچھا تم لوگ کون ہو؟ کہنے لگے ”ہم جنات ہیں اللہ تمہیں برکت دے تم نے ہمارا ایک ایسا  
کام کیا ہے جس کے بدلہ چکانے کی ہم میں طاقت نہیں“ میں نے پوچھا میں نے تمہارا کونسا  
کام کیا ہے؟ کہنے لگے وہ ناپ جو تمہارے پاس فوت ہوا تھا وہ ان آخری حضرات سے تھا  
جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔

### آپ کے پاس جنات کے کئی وفد آتے تھے

مؤلف (امام شبلیؒ) فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں ہجرت کے بعد مکہ اور مدینہ میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنات کے وفد کئی مرتبہ حاضر ہوئے ہیں۔

### شیاطین کا آسمان سے باتیں چرانا کب بند ہوا؟

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:   
إِذْ طَلَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ  
إِلَى سُوقِ عَكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ  
عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا

۱۔ ابن ابی الدنیاء، دلائل النبوت، البغیم، ص ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳



متوجہ ہوئے اور کہنے لگے قسم بخدا! یہی چیز ہے جو تمہارے اور آسمان کی اطلاع کے درمیان حائل ہے، اس وقت یہ اپنی قوم کی طرف لوٹ آئے، اور کہنے لگے اے ہماری قوم (جنات) ہم نے قرآن عجیب سنا ہے جو ہدایت کی رہنمائی کرتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور ہم اپنے پروردگار کا ہرگز کوئی شریک نہیں بنائیں گے۔

### جنات کے وفد نصیبین کی حضور سے ملاقات

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل صفہ کے لوگوں میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی کھانے کے لیے لے گیا اور میں رہ گیا مجھے کوئی لے کر نہ گیا، میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے دست اقدس میں کھجور کی چھڑی تھی اس کو آپ نے میرے سینے پر مارا اور فرمایا میرے ساتھ چلو، پھر آپ چل پڑے میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ حتیٰ کہ ہم بقیع غرقہ پہنچ گئے۔ پھر آپ نے اپنے عصا شریف سے ایک لائن کھینچی اور فرمایا، اس میں بیٹھ جاؤ حب تک میں لوٹ کر نہ آؤں یہیں رہنا، پھر آپ چل پڑے اور میں آپ کو کھجوروں کے درمیان سے دیکھتا رہا، یہاں تک کہ ایک سیاہ غبار چھا گیا اور میرا آپ سے رابطہ ٹوٹ گیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اپنا عصا مبارک بھی کھٹکھٹاتے تھے اور فرماتے تھے ”بیٹھ جاؤ“ حتیٰ کہ صبح ظاہر ہونے لگی، پھر غبار بلند ہوا اور وہ چلے گئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ”اگر تم اس حلقہ سے میرے امن دینے کے بعد نکلتے تو ان میں سے کوئی (جن) تمہیں اچک لے جاتا، کیا تم نے کچھ دیکھا تھا؟“ میں نے عرض کیا: میں نے کچھ سیاہ لوگ غبار آلود سفید کپڑوں میں دیکھے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: ”یہ نصیبین کے جنات کا وفد تھا، انہوں نے مجھ سے سامان اور تو مشہ کا سوال کیا۔ میں نے ان کو ہر قسم کی ہڈی اور گوشت اور لید کا سامان خرچ دیا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ ان کے کیا کام آئیں گے؟

آپ نے ارشاد فرمایا ”ان کو جو ہڈی بھی ملے گی اس پر اسی طرح کا گوشت پائیں گے جس دن اس کو کھایا گیا تھا، اور ان کو گوشت پر ملے گا اس پر وہ اناج پائیں گے جو اس کے کھانے کے دن میں اس پر موجود تھا، اس لیے تم میں سے کوئی شخص کسی ہڈی اور گوشت پر سے استنجانہ کیا کرے“

### حضور نے جنات کے سامنے سورۃ الرحمن تلاوت فرمائی

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرات صحابہ کرامؓ کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے اول تا آخر سورۃ الرحمن کی تلاوت فرمائی تو صحابہ کرامؓ خاموش رہے، آپ نے فرمایا تم خاموش کیوں ہو گئے ہو؟ میں نے یہ سورت لیلۃ الجن میں جنات کے سامنے پڑھی تو انہوں نے تم سے زیادہ بہتر جواب دیا، جب میں ارشاد باری تعالیٰ ”ذَیْنٰی اِلَہَ رَبِّکُمْ تَلٰوْا بِاٰیٰتِہٖ“ تک پہنچا تو انہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار! ہم آپ کی نعمت کا انکار نہیں کر سکتے سب تعریفیں آپ کے لیے ہیں۔

### شیطان کے پڑ پوتے کا عجیب قصہ

(حدیث) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تیارہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر بیٹھے تھے کہ ایک بوڑھا اپنے ہاتھ میں عصا لے کر سامنے آیا اور سرکار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر اس کو

۱۔ ابن جریر تفسیر طبری، البغیم (منہ) نصب الراية ۱/۱۴۵، تفسیر ابن کثیر ۲/۲۸۲

۲۔ ترمذی، حاکم، بیہقی و صحیح دمنہ سنن ترمذی تفسیر سورۃ ۵۵، دلائل نبوت بیہقی ۲/۲۳۲، ۱۷، ۴۷۳، ۴۷۴

در منشور ۲/۱۴۰، کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۲۳، ۴۱۴۶، مستدرک حاکم ۲/۴۷۳، الشکر لابن ابی الدنیا

حدیث نمبر ۳، تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکر ۲/۲۰۴، ۳۹۷/۵، میزان الاعتدال ۱۸/۲۹۱، زاد المسیر

۱۱۲/۸، تفسیر ابن کثیر ۲/۲۸۵



اس کی زبان میں پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ہامہ بن سہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرے اور شیطان کے درمیان صرف دو باپوں کا فاصلہ ہے تو نے کتنا زمانہ طے کیا ہے؟ کہا میں نے دنیا کی عمر پوری کی ہے بس تھوڑی سی اور باقی ہے، جن راتوں کو قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اس وقت میں چند سال کا بچہ تھا بات سمجھ لیتا تھا، ٹیلوں کو پھلانگتا تھا، کھانا خراب کرنے کا اور قطع رحمی کا حکم کرتا تھا۔ تو جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جدا فی ذلینے والے بوڑھے اور سستی کرنے والے جوان کا کام بہت بُرا ہے“ اس نے کہا آپ مجھے اس بارے میں معاف فرمائیں میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کر چکا ہوں، میں حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں ان لوگوں کے ساتھ تھا جو ان کی قوم میں سے ان پر ایمان لانے تھے، میں ہمیشہ ان کو ان کے اپنی قوم کو دعوت پر سخت سست کہا کرتا تھا حتیٰ کہ وہ خود بھی رو پڑے اور مجھے بھی رُلادیا، انہوں نے فرمایا تھا کہ (اگر میں تمہاری بات مان لوں تو) میں ضرور شرمندگی اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں اور میں پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلین میں سے بن جاؤں۔ میں نے عرض کیا تھا اے نوح! میں ان لوگوں میں سے ہوں جو قابیل بن آدم کے سعادت مند شہید کے خون کرنے میں شریک تھے کیا آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں میری توبہ کی قبولیت پاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اے ہامہ! خیر کی نیت کر اور حسرت اور ندامت سے پہلے بھلائی پر لگ جا اللہ تعالیٰ نے جو مجھ پر نازل فرمایا ہے میں نے اس میں پڑھا ہے کہ جو شخص اپنی پوری دینداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ تائب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں، اٹھ وضو کر اور دو رکعات پڑھ، تو میں نے اسی وقت عمل شروع کر دیا جس کا انہوں نے مجھے حکم فرمایا تھا، پھر انہوں نے مجھے پکارا کہ اپنا سر اٹھا لو، تمہاری توبہ آسمان سے ماڈل ہو چکی ہے، تو میں اللہ کے لیے ایک سال تک سجدہ میں پڑا رہا۔ اور میں حضرت ہود علیہ السلام کے ساتھ سجدہ میں شریک تھا۔ جب انہوں نے اپنی قوم کے ساتھ سجدہ کیا تھا، میں ان کو بھی ان کے دو باپوں کو دوبارہ دعوت دینے پر عتاب کرتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ بھی اپنی قوم پر روئے اور مجھے بھی رُلایا، اور میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زیارت بھی کیا کرتا تھا۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس

اللہ داری کے عہدہ پر فائز تھا، اور میں حضرت الیاس کو وادیوں میں ملا کرتا تھا اور اب ان کو ملا کرتا ہوں میری حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔ انہوں نے اس کو سکھائی تھی اور فرمایا تھا اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کرو تو ان کو میرا سلام کہنا۔ اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملا ہوں اور ان کو ان کا سلام بھی پہنچایا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھے فرمایا تھا اگر تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تو ان کی طرف سے سلام پیش کرنا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے انوار آئے اور رونے لگے۔ فرمایا ”اور عیسیٰ علیہ السلام پر بھی رہتی دنیا تک سلام ہو اور اے ہامہ! امانت پہنچانے کے لیے تم پر بھی سلام ہو“ ہامہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ بھی میرے ساتھ وہی کریں جو حضرت بن عمر ان علیہ السلام نے کیا تھا۔ انہوں نے مجھے تورات سکھائی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سورۃ واقعہ، سورۃ مرسلات، سورۃ عم بیتا، لون، سورۃ اذا الشمس کورت، سورۃ زلزال اور قل ہو اللہ احد سکھلائی اور فرمایا اے ہامہ! اپنی ضرورت ہمارے پاس پیش کر دو اور ہماری زیارت کرنا نہ چھوڑنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات ہو گئی اور اس کی ہمیں خبر نہ ہوئی نہ معلوم زندہ ہے یا فوت ہو گیا ہے۔

(فائدہ) یہ مذکورہ حدیث زوائد زہد میں حضرت عبد اللہ بن امام احمد نے حضرت محمد بن ابی نعیم نے روایت کی ہے اور عقیلی نے (ضعفاء میں) اور شیرازی نے کتاب القاب میں اور ابونعیم نے (دلائل میں) اور ابن مردودہ نے بھی ذکر کی ہے۔ نیز یہ روایت فاکہی نے کتاب مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، اس حدیث کے طرق ہیں جن کی وجہ سے یہ حدیث درجہ حسن کو پہنچتی ہے۔ (علامہ سیوطی)

کتاب الضعفاء عقیلی، ابونعیم، بیہقی (دلائل النبوة ابونعیم) صہبائی ۱۳۱  
حضرت الیاس اور حضرت خضر دونوں کی ارواح کو اللہ نے حسب منشاء خداوندی کمال بدلنے کی طاقت ہے اب بھی ان کی  
کئی کئی حضرات اولیاء وغیرہ ملاقات کرتی ہیں (تفسیر مظہری لما خذ از حضرت مجدد الف ثانی ۲۷ مترجم)



## ابلیس کا پڑ پوتا جنت میں

(حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّ هَامَةَ بَنَ هَيْمَ بْنَ لَاقِيسَ فِي الْجَنَّةِ - ۱

(ترجمہ) ہامہ بن ہیم بن لاقیس جنت میں جائے گا۔

## دو نبیوں پر ایمان لانے والا جن صحابی

حضرت سہل بن عبد اللہ (تشری) فرماتے ہیں کہ میں قوم عاد کے کسی علاقہ کی سمت میں گئے تو وہاں پر ایک غار دیکھا جو کھد ہو ا تھا۔ اس کے درمیان میں پتھروں کا ایک محل تھا جس میں جنات رہتے تھے، میں اس میں داخل ہوا تو وہاں پر ایک بوڑھا آدمی دیو سیل جسم کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہا تھا، اس پر اُون کا ایک جبہ بھی تھا جس میں تازگی تھی مجھے اس کے عظیم الجثہ ہونے نے اتنا تعجب میں نہ ڈالا جتنا اس کے جبہ کی تازگی اور تراویح نے تعجب میں ڈال دیا، میں نے اس کو سلام کیا اور اس نے مجھے سلام کا جواب دیا، اور کہا اے سہل! جسم کپڑوں کو پُرانا نہیں کرتے بلکہ ان کو گناہوں کی بدبو اور حرام کھانے پُرانا کرتے ہیں، یہ جبہ مجھ پر سات سو سال سے ہے۔ اس میں میں نے حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد علیہما السلام سے ملاقات کی تھی اور ان پر ایمان لایا تھا۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ان حضرات میں سے ہوں جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی :-

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ - (سورة الجن آیت ۱)

۱۔ کتاب السنن ابو علی بن اشعث (منہ) تذکرۃ الموضوعات پٹنوی ۱/۱۱۱، لالی مصنوعہ ۹۲

۲۔ صنفۃ الصفوة ابن جوزی (منہ)

## جنت میں جنات کا نکاح

مجھے احادیث میں مومن جنات کے متعلق یہ بات نہیں ملی کہ یہ جنت میں نکاح بھی کریں گے یا نہیں؟ لیکن جنات کے جنت میں داخل ہونے کا استدلال اس آیت مبارکہ سے کیا گیا کہ لَا يَطْعَمُهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ - (سورة الرحمن آیت ۵۶) پس اگر وہ جنت میں داخل ہوں تو ظاہر بات یہی ہے کہ ان میں کے مرد بھی اسی طرح سے نکاح کریں گے جس طرح سے آدمی نکاح کریں گے۔ لیکن آدمی جس طرح سے حور عین سے نکاح کریں گے اسی طرح سے جنی سے بھی نکاح کریں گے۔ مگر مومن جنات صرف حور عین اور جن عورت سے نکاح کریں گے انسان عورت سے نہیں، کیونکہ جنت میں کوئی بے شوہر نہیں ہوگی۔ لیکن جنات کا انسانوں سے اور انسان کا جنات عورتوں سے نکاح کرنا محمل نظر ہے۔

## جنات پر ظلم کرنا حرام ہے

جنات کا انسان پر اور آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا حرام ہے و لا تُلّیٰ سے یہی ظاہر ہے۔ حدیث شریف میں ہے :-

يَا عِبَادِىْ اِنِّىْ حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَىْ نَفْسِىْ وَ جَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظْلَمُوْا - ۱

(ترجمہ) اے میرے بندو! میں نے ظلم کو خود اپنے آپ پر بھی حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے تم ایک دوسرے پر ظلم مت کیا کرو۔ یہ بات معلوم ہے کہ جو ظلم اور تعدی کرے اس کو تنبیہ کرنا حتیٰ الوسع ضروری ہے۔

۱۔ تعلق التعلیق ابن حجر ۲/۵۶۰، ترغیب و ترہیب ۲/۴۵، تحف السادة ۵/۶۰، تحفات سنہ ۲۹۴

۲۔ تارخ دمشق ابن عساکر ۲/۲۰۶، اذکار امام نووی حدیث ۳۶۷، مشکوٰۃ حدیث ۲۳۲۶، زاد المسیر ۳/۳۷۰



## آسیب کو بھگانے کا طریقہ

ہمارے شیخ کے پاس جب کوئی مرگی کا مریض آتا تھا تو اس کو مرگی کا وعظ دیتا اور امر و نہی فرماتے تھے پس اگر وہ اس سے باز آجاتا اور مرگی کے مریض کو چھوڑ جاتا تو اس سے اس کا عہد لیتے تھے کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گا۔ اور اگر وہ علیحدہ نہیں ہوتا تھا تو کو مار تے تھے حتیٰ کہ وہ علیحدہ ہو جائے، ظاہر میں تو مار مرگی کے مریض کو پڑتی ہے۔ حقیقت میں مرگی ڈالنے والے دھن پر پڑتی ہے اسی وجہ سے وہ درمند ہوتا اور حجتیا چلتا اور مرگی کے مریض سے ہوش آنے کے بعد جب مار کھانے کا پوچھا جاتا ہے تو وہ اس کو نہیں رکھتا ہوتا۔

## جنات کے متعلق مختلف مسائل

حضرت ابوالمعالیؒ فرماتے ہیں اکیسے میں فرشتوں اور جنات سے ننگ کا پردہ ہے میں فقہاء (شافعیہ) کا ظاہر کلام یہ ہے کہ جنات سے بھی پردہ ہے کیوں کہ وہ اجنبی حکم میں ہیں اور ان سے یہ پردہ اس وقت ہوگا جب جنات کی موجودگی کا علم ہو۔ اور اگر جنات کسی مردہ کو غسل دیں تو ان کا غسل دے دینا کافی ہے کیونکہ وہ ہمیں ہیں اور اس کے فرض کفایہ والے مسائل بھی ادا ہو جاتے ہیں صرف ان کی اذان انسان کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اور اگر ان کے اذان دے دینے کی خبر سچی ہو تو ان کی اذان کافی ہوگی۔ کیوں کہ اذان کے کافی ہونے کا کوئی مانع نہیں ہے۔ اور اگر کوئی مانع نہ ہوگی وجہ سے ان کا ذبح شدہ جانور بھی حلال ہے۔

(نوٹ) ہم نے اس باب میں لفظ المرجان کی چیدہ چیدہ عبارات کا ترجمہ کیا ہے تاکہ قارئین کو پوری دلچسپی برقرار رہے تفصیل کے طالب اصل کتاب کی طرف رجوع فرمائیں۔ (امداد اللہ النور غفرلہ)

## عقائد و عبادات

### جنات کا فرہیں یا مسلمان؟

امان خداوندی کُتّا طرائقِ قَدَّ (سورۃ البقرہ آیت ۱۱) کی تفسیر میں حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جنات دو قسموں میں بٹے ہوئے تھے۔ ۱۔ مسلمان۔ ۲۔ کافر۔

### جنات کے مختلف فرقے

مذکورہ آیت کی تفسیر میں حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں جنات میں بھی مختلف فرقے ہیں۔ حضرت سہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جنات میں بھی قدریہ، مرجئیہ، رافضی اور شیعہ کے فرقے ہیں۔

### سنت آدمی جنات پر زیادہ بھاری ہے

حماد بن شعیبؒ ایک ایسے آدمی سے روایت کرتے ہیں جو جنات کے متعلق کلام کرتے تھے کہ جنات کہتے ہیں کہ ہم پر متبع سنت آدمی زیادہ بھاری ہے۔

### نماز پڑھتے ہیں

حضرت یزید رقاشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن محرز مازنی جب تہجد کی نماز کے لیے رات

(نور العین ص ۱۰۰)  
(السنن ص ۱۰۰)  
(السنن ص ۱۰۰)



کو اٹھتے تھے تو ان کے ساتھ گھر میں رہنے والے جنات بھی اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور ان کے ساتھ یہ نماز بھی ادا کرتے تھے اور ان کی تلاوت قرآن بھی سنا کرتے تھے۔ حضرت سہریؒ نے یہ زید رقاشیؒ سے پوچھا کہ (صفوانؒ) کو اس کا علم کیسے ہو جاتا تھا؟ فرمایا جب تیغ و پکار سنتے تو گھر جاتے تھے تو ان کو آواز آتی تھی کہ اے اللہ کے بندے گھر آومت، آپ کے بھائی آپ کے ساتھ نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوئے ہیں، اس کے بعد اس حرکت سے ان کی وحشت ختم ہو گئی تھی۔

### جنات تلاوت سنتے ہیں

(حدیث) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

مَنْ صَلَّى مِنْكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْهَرْ بِقِرَاءَتِهِ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي بِصَلَاتِهِ وَتَسْمَعُ لِقِرَاءَتِهِ وَإِنْ مُوَمِّنٌ مِنَ الْجِنِّ الذِّنِّ يَكُونُ فِي الْهَوَاءِ وَجَنَّتَانِهِ مَعَهُ فِي مَسْكِنِهِ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَكَيَسْمَعُونَ لِقِرَاءَتِهِ وَإِنَّهُ لَيَطْرُدُهُ بِجَهْرِهِ بِقِرَاءَتِهِ مِنْ دَارِهِ وَمِنْ الدُّورِ الَّتِي حَوْلَهُ فَسَاتُ الْجِنِّ وَمَوَدَّةُ الشَّيَاطِينِ۔

(ترجمہ) تم میں سے جو آدمی رات کی نماز ادا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اونچی آواز سے قرأت کرے کیونکہ فرشتے بھی اس کی نماز کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور اس کی تلاوت کو سنتے ہیں۔ اور مومن جنات جو ہوا میں ہوتے ہیں یا اس کے پڑوسی ہوتے ہیں وہ بھی اس کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور اس کی تلاوت کو

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) البہاؤف ابن ابی الدنیا (۱۰۷) ۹۲

۲۔ مسند بزار (منہ) ترمذی و ترمذی ۴۳۱، مجمع الزوائد ۲/۲۶۶، الحاوی للفتاویٰ ۲/۳۰

سنتے ہیں، اور انسان کا اونچی آواز سے تلاوت کرنا اس کے اپنے گھر اور اس کے پاس کے گھروں سے شریر جنات اور سرکش شیاطین کو بھگا دیتا ہے۔

### جنات اور شیاطین تلاوت قرآن کرتے ہیں؟

امام ابن صلاح (شافعی) سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جو یہ کہتا ہے کہ شیطان اور جنات کو قدرت ہے کہ وہ تلاوت قرآن کر سکتے ہیں اور نماز بھی پڑھ سکتے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا۔ قرآن و حدیث کے ظاہری دلائل سے ان کے لیے قرآن کا تلاوت کرنا معلوم ہوتا ہے اس سے ان کا نماز پڑھنا بھی معلوم ہو رہا ہے۔ کیونکہ تلاوت قرآن نماز کا ایک جزو ہے اور یہ بات تو پختہ ہے کہ حضرات مائیکہ کرام کو تلاوت قرآن کی فضیلت عطا نہیں کی گئی حالانکہ ان کے حریف ہیں کہ قرآن پاک کو انسانوں سے سنیں، یہ تلاوت قرآن ایسا شرف ہے جس کا ان انسانوں کو عطا فرمایا ہے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ جنات کے قرآن پاک پڑھنے کی بات ان میں پہنچی ہے۔

### رات کی مساجد

حضرت سعید بن جبیرؒ ذکر کرتے ہیں کہ جنات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم رات کی مسجد میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے کیسے حاضر ہوں؟ ہم تو آپ سے کہیں دور دراز ہیں میں رہتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی:-

أَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا۔ (سورۃ احزاب آیت ۱۸)

سب مساجد اللہ کے لیے ہیں (جہاں چاہو نماز ادا کر لیا کرو مسجد نبوی میں اگر نماز ادا کرنا چاہو) اس بات کا لحاظ رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرنا (جیسا کہ یہود

۱۔ ترمذی ابن صلاح (منہ)







طواف کیا اور پھر مقام ابراہیم کے پاس آیا گو یا کہ وہ وہ نماز ادا کر رہا تھا، تو حضرت عبداللہ  
عمرؓ اس کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر کہا اے سائپ! امید ہے کہ تو نے عمرہ کے احکام  
کر لیے ہیں اب میں تمہارے بارے میں اپنے علاقہ کے کم عقلوں سے ڈرتا ہوں کہ تمہیں  
قتل نہ کر دیں تم یہاں سے چلے چاف (تو وہ گھوما اور آسمان کی طرف اڑ گیا۔

### ختم قرآن میں جنات کی حاضری

حضرت ابن عمران النمارؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن فجر سے پہلے حضرت حسن (علیہ السلام)  
کی مجلس کے لیے نکلا دیکھا کہ مسجد کا دروازہ بند ہے اور ایک شخص دعا مانگ رہا ہے اور  
پوری جماعت اُس کی دعا پر آمین کہہ رہی ہے، چنانچہ میں بیٹھ گیا، حتیٰ کہ مؤذن آیا اور اذان  
اور مسجد کا دروازہ کھولا میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت حسن بصریؓ اکیلے تشریف فرما  
ان کا رخ قبلہ کی طرف ہے، میں نے عرض کیا کہ میں فجر ہونے سے پہلے آیا تھا اس وقت  
دعا کر رہے تھے اور لوگ آمین کہہ رہے تھے۔ جب میں اندر آیا تو آپ کے علاوہ کسی کو  
تو انہوں نے فرمایا یہ اہل نصیبین کے جنات تھے یہ شب جمعہ ختم قرآن میں میرے پاس  
ہیں پھر چلے جاتے ہیں۔

### جنات کی نماز کی جگہ

(حدیث) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَا تَحْدِثُوا فِي الْقَرَعِ فَإِنَّهُ مُصَلَّى الْخَائِنِ

لہ دلائل النبوت ابو نعیم اصبہانی (منہ)

لہ المجالس امام دینوری (منہ)

لہ منہایہ ابن اثیر (منہ) مجمع بحار الانوار ۲۵۳/م

ترجمہ تم لوگ گھاس والی زمین پر قضاے حاجت نہ کیا کرو یہ جنات کی نماز پڑھنے  
کی جگہ ہے۔

### سورہ سے قرآن کا لقمہ لیا

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے  
تھے کہ ایک بہت بڑا اثر ہوا سامنے آیا اور اپنا سر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کان پر رکھ دیا۔ اور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ اس کے کان پر رکھ دیا اور سرگوشی فرمائی: پھر ایسے لگا جیسے زمین  
اس کو نگل لیا ہو۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم تو آپ کے بارے میں ڈر ہی گئے  
تھے، فرمایا یہ جنات کے وفد کا سربراہ تھا جنات ایک سورت مہجول گئے تھے اور میری  
وفات ان کو بھیجا تھا اور میں نے ان کو قرآن پاک کی وجہ جگہ بتلا دی۔

### لیسوں والے گھر میں داخل نہیں ہوتے

قاضی (علی بن حسن بن حسین) غلغلی کے حالات میں ہے کہ جنات ان کے پاس آتے  
ہاتے تھے پھر وہ ایک عرصہ دراز تک نہ آئے تو قاضی صاحب نے ان سے اس کا سبب  
پوچھا تو انہوں نے بتایا آپ کے گھر میں لیموں تھا اور ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس  
میں لیموں موجود ہوں۔

### سورہ کے لیے سلام کا پیغام

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی خیبر سے چلا تو دو شخص اس کے پیچھے لگ گئے

لہ رواۃ مالک خطیب بغدادی (منہ) تاریخ جرجان سہمی حدیث ۵۶۶

لہ ترجمۃ القاضی غلغلی (منہ)



اور ایک اور ان دو کے پیچھے لگ گیا، وہ یہ کہہ رہا تھا تم دونوں لوٹ آؤ، تم دونوں لوٹ آؤ، حتیٰ کہ اس نے ان کو پکڑ لیا اور ان کو ٹوٹا دیا۔ پھر وہ پہلے شخص سے ملا اور کہا یہ دونوں شیطان ہیں میں ان دونوں کے ساتھ رہا ہوں حتیٰ کہ ان کو تم سے ہٹا دیا۔ تم جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو تو ان کو میرا سلام کہنا اور عرض کرنا ہم صدقات جمع کرنے پر لگے ہوئے ہیں اور اگر تیار ہو گئے تو ہم ان کو آپ کے پاس روانہ کر دیں گے جب وہ آدمی مدینہ منورہ پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو یہ واقعہ سنایا۔ تو اس وقت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے سفر کرنے سے منع فرما دیا کیونکہ اس طرح سے آدمی گناہوں میں بھی بہت دفعہ ملوث ہو جاتا ہے اور فساد کی بھینٹ بھی چڑھ جاتا ہے اور جنات و شیطاں کے شر میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔

### ایک جن کی محدث سے ملاقات کا عجیب واقعہ

ابو ادیس کے باپ فرماتے ہیں کہ وہب اور حسن بصری حج کے موسم میں مسجد خیف میں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کچھ لوگ اچانک گر پڑے اور آنکھوں پر نیند طاری ہو گئی، ان دونوں حضرات کے پاس دو آدمی ایسے بیٹھے ہوئے تھے جو آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ایک رات یہ دونوں اپنے ساتھیوں سے گفتگو کر رہے تھے کہ ایک ہلکا سا پرندہ سامنے آیا اور وہب کی ایک جانب حلقہ میں آ بیٹھا اور سلام کیا تو حضرت وہب نے اس کو سلام کا جواب دیا اور جان لیا کہ یہ جنات میں سے ہے، پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہو کر حدیث بیان کرنے لگے حضرت وہب نے اس سے پوچھا اے جوان تم کون ہو؟ اس نے کہا مسلمان جنات میں سے ایک ہوں کہ تمہیں کیا کام ہے؟ کہا کیا آپ لوگ اس کو اچھا نہیں سمجھتے کہ ہم تمہاری مجلس میں بیٹھیں تم سے

مذاکرہ کریں، ہم میں آپ کے علم کو بیان کرنے والے بہت حضرات ہیں، ہم آپ کے ساتھ نماز، عبادت، صیام، جہاد، حج، عمرہ وغیرہ کے بہت سے کاموں میں شریک ہوتے ہیں ہم آپ کے علم کو حاصل کرتے ہیں، آپ سے قرآن کو سنتے ہیں۔ حضرت وہب نے پوچھا، تمہارے ایک کون سے جن راوی افضل ہیں؟ اس نے حضرت حسن (بصری) کی طرف اشارہ کر کے کہا اس شخص کے راوی جب حضرت حسن بصری نے حضرت وہب کو دوسری طرف مصروف دیکھا تو پوچھا اے ابو عبد اللہ تم کس سے باتیں کر رہے ہو؟ کہا اپنے کسی ہم مجلس سے جب وہ جن چلا گیا تو حضرت حسن بصری نے حضرت وہب سے پوچھا تو انہوں نے جن کا واقعہ بتلایا۔ حضرت وہب نے مزید بتلایا کہ میں اس جن سے ہر سال موسم حج میں ملا کرتا ہوں وہ مجھ سے سوال کرتا ہے اور میں جواب دیتا ہوں۔ میں ایک سال اس کو حالت طواف میں ملا تھا جب ہم نے طواف پورا کر لیا تو میں اور وہ مسجد حرام کے ایک کونہ میں بیٹھ گئے۔ میں نے اس سے کہا مجھے اپنا ہاتھ دکھلاؤ تو اس نے اپنی طرف اپنا ہاتھ بڑھا دیا تو وہ بتی کے پنجے کی طرح تھا اور اس پر بال بھی تھے۔ پھر میں اپنا ہاتھ اس کے کندھے تک لے گیا تو وہ پر کی جگہ معلوم ہو رہا تھا۔ پھر میں نے اپنا ہاتھ اپنی تیزی سے باہر نکال لیا، اس کے بعد ہم تھوڑی دیر باتوں میں مصروف رہے۔ پھر اس نے کہا اے ابو عبد اللہ! آپ بھی اپنا ہاتھ مجھے دکھلائیے جس طرح سے میں نے آپ کو اپنا ہاتھ دکھلایا ہے۔ جب میں نے اس کو اپنا ہاتھ دکھلایا تو اس نے اس کو اتنا زور سے دبایا کہ قریب تھا کہ میری چیخ نکل جاتی پھر وہ ہنسنے لگا۔ میں اس جن کو ہر سال حج کے موسم میں ملا کرتا تھا۔ اس دفعہ وہ مجھے نہیں ملا میرا خیال ہے کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ پھر حضرت وہب نے اس جن سے پوچھا تمہارا کون سا جہاد افضل ہے؟ کہا ہمارا اپنے آپ کو دوسرے سے جہاد کرنا افضل ہے۔



## دو جنوں کو خوشخبری

(حدیث) ایک صحابی جو ان سے روایت ہے کہ میں اندھیری رات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ نے ایک شخص کو ”قل یا ایہا الکافرون“ پڑھتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا ”یہ شخص شرک سے بُری ہو گیا“ پھر ہم چلتے رہے۔ پھر ایک شخص سے ”قل ہو اللہ احد“ پڑھتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اس شخص کی مغفرت کر دی گئی ہے“ میں نے اپنی سواری روک دی کہ دیکھوں تو یہی شخص کون ہے؟ چنانچہ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو کوئی نظر نہ دیا۔

## جنات کو حج کی دعوت ابراہیمی

حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی تعمیر مکمل کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی فرمائی کہ لوگوں میں حج کا اعلان کرو تو آپ لوگوں میں منادی کے لیے نکلے کہ اے لوگو! تمہارے رب نے ایک گھر بنایا ہے تم اس کا حج کرو، تو آپ کی آواز کو مومن انسان اور مومن جنات نے سُن کر کہا۔ کَتَبْتُكَ اللَّهُمَّ لَتَيْكَ۔

## خطرناک واقعہ

حضرت ابن عقیلؓ فرماتے ہیں ہمارا ایک گھر تھا جب بھی لوگ اس میں سکونت اختیار کرتے تھے صبح کو مُردہ پاتے جاتے تھے، ایک مرتبہ ایک مغربی آدمی آیا۔ اس نے اس گھر کو کہا یہ پر لیا اور اس کو پسند کیا اور رات گزار دی اور صبح کو صبح سالم تھا۔ یہ دیکھ کر پڑوسی حیران ہوئے وہ

ایک مدت تک اس میں رہا پھر کہیں چلا گیا، اس سے (اس کے صحیح سالم رہنے کا سبب) معلوم اس نے کہا جب میں رات کو اس میں ہا تو عشاء کی نماز پڑھی اور قرآن پاک کی کچھ تلاوت کی، میں نے ایک جوان کو دیکھا جو کنویں سے اوپر کونسل رہا تھا اس نے مجھے سلام کیا تو میں نے فوراً اس نے کہا خوف نہ کرو مجھے بھی کچھ قرآن پاک سکھادو تو میں نے اس کو سکھانا شروع کر دیا۔ پھر میں نے اس سے پوچھا اس گھر کا کیا فقہ ہے؟ کہا ہم مسلمان جنات ہیں تلاوت بھی ہمیں نماز بھی پڑھتے ہیں مگر اس گھر میں اکثر بدکاروں کی سکونت رہتی ہے جو شراب کی مجالس منعقد کرتے ہیں اس لیے ہم ان کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ میں نے اس کو کہا میں رات کے وقت تم سے تمہارا دن کو آیا کرو۔ اس نے کہا بہت اچھا پھر وہ دن کے وقت کنویں سے نکلا کرتا تھا، ایک روز قرآن پاک پڑھ رہا تھا کہ ایک منتر پڑھنے والا دروازہ پر آیا اور صدا لگائی کہ میں سانپ، دھڑکی اور جن کا دم کرتا ہوں، تو اس جن نے کہا یہ کیا چیز ہے؟ میں نے کہا یہ جھاڑ پھونک لے والا ہے۔ اس نے کہا اسے بلاؤ۔ تو میں اٹھ کھڑا ہوا اور اس کو بلالے آیا۔ تو میں نے دیکھا وہ جن بھت چہ بہت بڑا سانپ بن گیا ہے، تو اس جوان نے جھاڑ پھونک کی تو سانپ لوٹ ہٹ ہونے لگا۔ حتیٰ کہ گھر کے درمیان میں گر پڑا۔ تو یہ جوان اٹھا کہ اس کو پکڑ کر اپنی گڈری میں ڈال لے لوں گے اس کو منع کیا، اس جوان نے کہا کیا تو مجھے میرے شکار سے منع کرتا ہے؟ پھر میں نے اس کو ایک اشرفی دی اور وہ چلا گیا تو اس اثر و طمان نے حرکت کی اور جن کی شکل میں ظاہر ہو گیا لیکن وہ گڑبگڑ کر پیلا پڑ چکا تھا اور پتلا ہو گیا تھا۔ میں نے اس سے کہا تمہیں کیا ہے؟ اس نے کہا اس نے مجھے ان اسماء مبارکہ سے قتل کر دیا مجھے یقین نہیں تھا کہ میں چھٹکارہ حاصل کر سکوں گا، اب جب کہ اس سے چیخ کی آواز سُنتو تو یہاں سے چلے جانا، چنانچہ میں نے رات کے وقت آواز سُنی کہ اب تم دور چلے جاؤ۔

ابن عقیلؓ فرماتے ہیں اس بعد سے اس گھر میں لوگ رہائش کرنے سے رُک گئے۔



## جن کی اقتداء میں انسان کی نماز

شیخ ابوالبقا عکبری حنبلیؒ سے جن کے متعلق سوال کیا گیا کہ اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

انہوں نے فرمایا درست ہے کیونکہ یہ بھی مکلف ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف بھی مبعوث فرمائے گئے ہیں بلکہ

(فائدہ) یہ اقتداء تب درست ہوگی جب انسان کو جن کی اقتداء کا کامل علم ہو، صرف آواز سننے پر اقتداء درست نہیں ہوگی اگر وہ امامت کرنے والا جن نظر آ رہا ہو تو اس کے پیچھے نماز درست ہوگی ورنہ نہیں۔ واللہ اعلم (امداد اللہ آور)

## جنت کے ساتھ انسانوں کی نماز

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ شریف میں بیٹھے تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے صحابہؓ کی ایک جماعت بھی موجود تھی۔ اچانک آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی آدمی میرے ساتھ کھڑا ہو لیکن ایسا کوئی شخص کھڑا نہ ہو جس کے دل میں فہم ہو یا برکھوٹ ہو۔ چنانچہ میں آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور پانی کا ایک برتن اٹھایا۔ میرا خیال ہے اس میں پانی بھی تھا پس میں آپ کے ساتھ نکل کھڑا ہوا۔ جب ہم مکہ کے بالائی علاقہ میں پہنچے تو میں نے بہت سے سانپ جمع دیکھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے ایک لائن کھینچ دی، اور فرمایا ”میرے آنے تک یہیں ٹھہرو“ تو میں وہیں ٹھہر گیا اور آپ ان کی طرف روانہ ہو گئے میں نے ان سانپ (جنت) کو دیکھا کہ وہ آپ کی طرف سمٹے آ رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ رات گئے تک گفتگو فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ میرے پاس فجر کے وقت تشریف لائے

لہ فوائد ابن صیرفی حوالہ حنبلی (منہ)

فرمایا کیا تمہارے پاس وضو کے لیے پانی ہے؟ پھر آپ نے وضو کیا جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ان جنت میں سے دو شخص آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم چاہتے ہیں کہ آپ اپنی نماز میں ہماری امامت فرمائیں، چنانچہ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی، اور آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا تو میں نے پوچھا اے رسول اللہ! یہ کون لوگ تھے؟ فرمایا یہ نصیبین کے جنت تھے ان کے آپس میں کچھ تھگڑا نہ تھے ان کو لے کر میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے توشہ سفر بھی مانگا تو میں نے ان کو توشہ سفر بھی دیا ہے، میں نے عرض کیا کہ آپ نے ان کو کیا توشہ دیا ہے؟ فرمایا گو برادر لید، یہ جہاں کہیں لید کو پائیں گے اس پر کھجور پائیں گے اور جہاں کہیں کوئی بڑی پائیں گے اس پر غذا پائیں گے۔ اس وقت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور بڑی سے استنجا کرنے سے منع فرما دیا۔

## مؤذن کے لیے روز قیامت گواہی دیں گے

حضرت ابن ابی صعصعہؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے ان سے فرمایا۔ میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم بکریوں اور صحرائی کو پسند کرتے ہو، جب تم اپنی بکریوں میں ہو یا کسی صحرائی میں، اور نماز کی اذان دو تو اذان میں آواز کو ادب کیا کرو۔ کیونکہ جہاں تک جنت اور انسان اور چیزیں اذان کی آواز کو سنیں گے روز قیامت اس کی گواہی دیں گے، حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں میں نے یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ سے اس بارے میں روایت مختلف ہے کہ جب کوئی جن نمازی کے سامنے

لہ فوائد ابن صیرفی حوالہ طبرانی والبعیم (منہ) طبرانی ۱۰/۹، مجمع الزوائد ۸/۳۱۳، مسند احمد ۴/۵۸، بیہقی ۹/۱۰، بخاری (منہ) بخاری کتاب الاذان باب، بد الخلق باب، التوحید باب، نسائی اذان باب، ابن ماجہ باب، موطا مالک النہار للصلوة حدیث ۵، مسند احمد ۶/۳۵، مشکوٰۃ ۲۵۶، تلمیذ البحر ۱/۱۰۸،

ادکار نووی حدیث ۳۵، اتحاف السادہ ۲/۵۰



سے گزرے تو نماز ٹوٹے گی یا نہیں؟

ایک روایت تو ان سے یوں منقول ہے کہ اس کی نماز ٹوٹ جائے گی کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ کتے کے سامنے سے گزرنے سے نماز کے ٹوٹنے کا حکم فرمایا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی کہ یہ سیاہ کتا شیطان ہے۔

اور ان سے دوسری روایت یہ ہے کہ نمازی کی نماز نہیں ٹوٹے گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ”عفريت جن گذشتہ رات میری نماز توڑنے کے درپے ہوا“ اس میں احتمال یہ ہے کہ اس کے گزرنے سے نماز ٹوٹی اور وہ اس طرح سے کہ اس کی مدافعت میں حضور کو کچھ ایسے افعال کرنے پڑتے جس سے نماز ٹوٹ جاتی۔

(فائدہ) فقہ حنفی میں یہ ہے کہ شیطان اور جن کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے انسان کی نماز نہیں ٹوٹی، اور نہ ہی جن کی نماز جن کے سامنے سے گزرنے سے ٹوٹی ہے اور یہ نماز کے ٹوٹنے نہ ٹوٹنے کا مسئلہ بھی تب ہے جب نمازی کو جن کے گزرنے کا علم ہو جائے اگر نمازی کو جن کے گزرنے کا علم نہ ہو تو یوں ہی سمجھا جائے گا کہ نمازی کے سامنے کوئی جن نہیں گزرا۔ ہاں نمازی کے آگے کسی جن یا انسان کے گزرنے سے نماز کو کچھ نہیں ہوتا گزرنے والے کو گناہ ضرور ہوتا ہے۔

### حدیث کی روایت کرنے والا جن

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت نے مکہ کا سفر کیا اور راستہ بھٹک گئے جب ان کو موت کا یقین ہو گیا یا مرنے کے قریب ہو گئے تو انہوں نے کفن پہن لیے اور موت کی انتظار میں لیٹ گئے، تو ان کے سامنے ایک جن درخت کے درمیان سے نکل آیا، اور کہا میں ان حضرات میں سے باقی رہ گیا ہوں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (سورۃ

لے صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب، الانبیاء باب، تفسیر سورۃ ۳۸) مسلم مساجد حدیث ۳۹، مسند احمد ۲/۲۹۸

ان کا سماع کیا تھا، میں نے آپ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

الْمُؤْمِنِ أَخُو الْمُؤْمِنِ (وَعَيْنُهُ) وَدَلِيلُهُ لَا يَخْذُلُهُ، هَذَا الْمَاءُ وَهَذَا الطَّرِيقُ۔

(ترجمہ) مومن مومن کا بھائی ہے اور اس کا نگران ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اس کو بے مدد بھٹکتا ہوا نہ چھوڑے۔

پھر اس جن نے ان حضرات کو پانی کا بھی بتلایا اور راستہ کی راہنمائی فرمائی۔

### ایک اور جن کا واقعہ

مولیٰ عبدالرحمن بن بشر فرماتے ہیں کہ ایک قوم حضرت عثمانؓ کی خلافت کے زمانہ میں حج کے ارادہ سے چلی، ان کو راستہ میں خوب پیاس لگی اور ایک جگہ کھارے پانی پر جا پہنچے، ان میں سے کسی نے کہا اگر تم یہاں سے آگے چلو تو بہتر ہے ہمیں خوف ہے کہ ہمیں یہ پانی ہلاک کر دے آگے بھی پانی موجود ہے تو وہ لوگ چل پڑے حتیٰ کہ شام ہو گئی لیکن پانی تک نہ پہنچ سکے، انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کاش تم اسی کھارے پانی کی طرف ہی لوٹ جاؤ، پھر یہ ساری رات سفر کرتے رہے یہاں تک کہ کیکر کے ایک درخت کے پاس جاؤ گے، تو ان کے پاس کالا سیاہ موٹا تازہ جوان نمودار ہوا اس نے کہا اے قافلہ والو! میں نے جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحِبِّ لِلْمُسْلِمِينَ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ وَنِكَرَهُ لِلْمُسْلِمِينَ مَا نَكَرَهُ لِنَفْسِهِ۔

(ترجمہ) جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور مسلمانوں کے



لیے اس چیز کو ناپسند کرے جس کو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے۔

تم یہاں سے روانہ ہو جاؤ جب تم ٹیلہ تک پہنچو تو اس کے دائیں مڑ جانا تمہیں وہاں پانی مل جائے گا۔ تو ان لوگوں میں سے کسی نے کہا ہمارا خیال ہے کہ یہ شیطان ہے اور دوسرے نے کہا شیطان اس طرح کی بات نہیں کرتا جیسی اس نے کی ہے یہ کوئی مومن جن ہے، چنانچہ یہ اس جگہ کو چل پڑے جس کی اس نے نشاندہی کی تھی، تو ان کو وہاں پر سے پانی مل گیا۔

### ایک اور راوی حدیث

ابن حبان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ تیم قبیلہ کی ایک جماعت نے کسی علاقہ کا سفر کیا تو ان کو پیاس نے آگھیرا، تو انہوں نے ایک منادی کو سنا کہ وہ کہہ رہا ہے آگھیرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے سنا ہے کہ۔

إِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ وَعَيْنَ الْمُسْلِمِ۔

(ترجمہ) مسلمان مسلمان کا بھائی اور اس کا محافظ ہے۔

ایک کنواں فلاں جگہ پر ہے تم وہاں چلے جاؤ اور وہاں سے پانی پی لو۔

### راستہ میں مردہ جن

حضرت عمر بن عبد العزیزؓ خنجر پر سوار ہو کر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ اچانک راستہ پر ایک مردہ جن کے پاس جا پہنچے وہاں پر آپ اتر پڑے اور اس کے متعلق حکم دیا کہ اس کو راستہ سے ہٹا دو۔ پھر اس کے لیے گڑھا کھدوایا اور اس کو اس میں چھپا دیا،

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) البیہاق ابن ابی الدنیا (۱۰۴) ص ۹

۲۔ مکارم الاخلاق خرائطی (منہ)

ہرے گئے تو اچانک ایک بلند آواز سنی حالانکہ ان کو کوئی نہیں نظر آتا تھا وہ یہ کہہ رہا تھا، اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بشارت ہے میں اور میرا یہ ساتھی جس کو آپ نے ابھی دفن کیا ہے اس جماعت میں سے ہیں جن کے متعلق ارشاد باری ہے۔  
وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَتَّبِعُونَ الْقُرْآنَ۔  
(سورہ احقاف: ۲۹)

جب ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس ساتھی سے فرمایا تھا۔

أَمَّا أَنْتَ سَتَمُوتُ فِي أَرْضٍ غُرْبَةٍ يُدْفِنُكَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ أَهْلٍ لِّلْأَرْضِ  
تم پردیس میں فوت ہو گے تمہیں وہاں پر (اس وقت کا) زمین والوں میں سے سب سے اچھا شخص دفن کرے گا۔

### ایک اور روایت

حضرت عباس بن ابی راشد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؓ ہمارے ہاں مہمان ہوئے جب وہ واپس جانے لگے تو مجھے میرے غلام نے کہا آپ ان کے ساتھ سوار ہو جائیں اور ان کو الوداع کہہ آئیں تو میں بھی سوار ہو گیا، ہم ایک وادی کے پاس سے گزر رہے تو ہم نے دیکھا کہ وہاں راستہ پر پھینکا ہوا ایک سانپ پڑا ہے، تو حضرت عمر بن عبد العزیزؓ اتر پڑے اور اس کو ایک جانب ہٹا کر چھپا دیا اور سوار ہو گئے، اسی دوران میں ہم چل رہے تھے کہ ایک ہلنے آواز دی۔ وہ کہہ رہا تھا اے خرقار! اے خرقار! ہم نے دائیں بائیں مڑ کر دیکھا تو ہمیں کوئی بھی نظر نہ آیا تو اس کو حضرت عمر بن عبد العزیزؓ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اگر تو ظاہر ہونے والوں میں سے ہے، تو

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) البیہاق ابن ابی الدنیا ص ۳۴ حدیث ۳۴



ہمارے سامنے ظاہر ہو جا اور اگر ظاہر ہو لے والوں میں سے نہیں تو ہمیں خرقاء کے متعلق بتاؤ  
اس نے کہا یہ سناپ جس کو آپ نے اس جگہ دفن کیا، اس کے متعلق میں نے حضور صلی اللہ  
وسلم سے فرماتے ہوئے سنا، آپ اس سے فرما رہے تھے:-

يَا خَرَقَاءُ خَمُوتَيْنِ بَفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَيَذِفُكَ خَيْرُ مَوْتَيْنِ  
أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ۔

(ترجمہ) اے خرقاء! تو بیابان میں مرے گی اور تجھے اس دن کا روئے زمین کا  
افضل مومن دفن کرے گا۔

تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا تو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان ارشاد  
کرتے ہوئے خود سنا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ تو حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کی آنکھیں ڈبل  
گئیں پھر ہم واپس ہو گئے۔

### آسمانوں کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کہاں تھا؟

حضرت عبد اللہ بن حسینؓ فرماتے ہیں کہ میں طرسوس میں گیا تو مجھے اطلاع ملی کہ یہاں  
ایک عورت ہے جس نے ان جنات کو دیکھا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کر گئے  
تھے، تو میں اس عورت کے پاس گیا تو وہ سیدھی لیٹی ہوئی تھی اور اس کے گرد ایک جماعت  
موجود تھی، میں نے اس سے کہا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا منوسہ، میں نے کہا کیا تو  
نے ان جنات کو دیکھا ہے جو وفد کی شکل میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوئے تھے؟ اس نے کہا ہاں مجھے سمجھ (جس کا نام عبد اللہ ہے) نے بتایا کہ میں نے اس  
کیا یا رسول اللہ! آسمانوں کی پیدائش سے قبل ہمارا رب کہاں تھا؟ فرمایا نور کی مچھلی پر تھا،

ابن عباس بن عبد اللہ ترمذی فی جزئہ منہ (دلائل النبوت بہیقی ۶/۲۹۴، ۲۹۵)

ابن کثیر ۶/۲۴۰

اور سے حرکت کرتی تھی۔

(فائدہ) ابن حبان فرماتے ہیں کہ مذکورہ بات کا راوی عبد اللہ بن حسین روایات کو اُلٹ  
دیتا تھا اور ان کے سرفہ میں مبتلا تھا جب یہ منفرد ہو تو اس سے احتجاج درست نہیں۔  
ابو موسیٰ نے اپنی کتاب الصحابہ میں اس روایت کو نقل کر کے کہا ہے کہ ہم نے اس  
حدیث کو اس لیے روایت کیا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسان  
دونوں کی طرف معبود تھے اور صحیح کا ذکر ایک اور روایت میں بھی آیا ہے، میں نہیں جانتا  
کہ وہ یہی صحیح ہے یا اس کے علاوہ ہے۔

### نبیؐ کے خلاف بھڑکانے والا شیطان قتل ہوتا ہے

حضرت عباس بن عامر بن ربیعہؓ فرماتے ہیں کہ ہم ابتدائے اسلام میں حضور علیہ السلام کے  
ساتھ مکہ میں تھے۔ ایک ہاتف نے مکہ کے ایک پہاڑ پر آواز دی اور مسلمانوں کے خلاف رکھار  
کو، بھڑکایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے اور کسی شیطان نے بھی کسی نبیؐ کے  
قتل پر لوگوں کو نہیں بھڑکایا مگر اس کو اللہ تعالیٰ نے قتل کر دیا۔ پھر آپؐ نے کچھ دیر کے بعد فرمایا  
اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک عفریت جن کے ہاتھوں قتل کرایا ہے جس کا نام سمجج ہے میں نے  
اس کا نام عبد اللہ رکھا ہے، جب شام ہوئی تو ہم نے ایک ہاتف سے اس جگہ سے سنا وہ  
یہ کہہ رہا تھا:-

فَحْنُ قَتَلْنَا مُسْعِرًا لَّمَّا طَغَىٰ وَاسْتَكْبَرَا وَصَفَرًا لِّحَقٍّ وَسَنَّا الْمُتَكَبِّرَا

بِشَّمَةِ نَبِيِّنَا الْمُظْفَرَا

ابن کثیر، شیرازی فی الاقاب، الاصابہ ابن حجر، کتاب الضعفاء ابن حبان (منہ)

ابن کثیر، الضعفاء ابن حبان (منہ)

ابن کثیر، الضعفاء ابو موسیٰ (منہ)



ترجمہ ہم نے مسعر کو اس وقت قتل کر دیا جب اس نے سرکشی دکھائی اور تکبر کیا  
حق کو مٹانا چاہا اور گناہ کی داغ بیل ڈالنی چاہی ہمارے کامیاب بنی کو بُرا  
بھلا کہہ کر۔

(فائدہ) یہاں پر بھی سمجھ کی ایک روایت مذکورہ روایت کے ہم معنی بیان کی گئی ہے ہم  
نے تکرار معنی کی وجہ سے اس کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔

### سُورَةُ يٰسَ كَا فَا نْدَه

عبداللہ (صحیح جن صحابی) فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
آپ نے ارشاد فرمایا :-

مَا مِنْ مَّرِيضٍ يُقْرَأُ عِنْدَهُ سُورَةُ يٰسَ إِلَّا مَاتَ رَيًّا نَا وَادْخَلَ قَبْرَهُ  
رَيًّا نَا وَحَشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَيًّا نَا۔

(ترجمہ) جس مریض کے پاس سورۃ یس پڑھی جائے تو (موت کے وقت) وہ سیراب  
ہو کر مرے گا، اور اپنی قبر میں بھی سیراب رہے گا، اور روز قیامت بھی سیراب  
رہے گا (یعنی ان تینوں مقامات میں اس شخص کو پیاس نہیں لگے گی)۔

### نماز چاشت کی درخواست

عبداللہ (صحیح) فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے  
سنا ہے کہ :-

مَا مِنْ رَجُلٍ كَانَ يُصَلِّي صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ تَرَكَهَا إِلَّا عَرَجَتْ إِلَى

لہ کتاب مکہ فا کہی (منہ)

لہ رباعیات ابو بکر بن محمد بن عبداللہ الشافعی (منہ)

اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتْ يَا رَبِّ إِنَّ فُلَانًا حَفَظَنِي فَأَحْفَظْهُ وَإِنَّ  
فُلَانًا ضَيَّعَنِي فَضَيِّعْهُ۔

(ترجمہ) جو آدمی چاشت کی نماز ادا کرتا ہو پھر اس کو چھوڑ دے تو یہ نماز اللہ تعالیٰ  
کے سامنے جاتی اور کہتی ہے اے پروردگار! فلاں شخص نے میری حفاظت  
کی آپ بھی اس کی حفاظت کریں، اور فلاں شخص نے مجھے ضائع کیا ہے آپ  
میں اسے ضائع کر دیں۔

### سُورَةُ الْاِنْشِمْ مِیْنِ حَضْرَةِ كَے سَا تَحْہِ سَجْدَہ كِیَا

حضرت عثمان بن صالح فرماتے ہیں مجھے جن صحابی حضرت عمروؓ نے بیان کیا کہ میں جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں موجود تھا۔ آپ نے سورۃ النجم کی تلاوت کی  
آپ نے سجدہ کیا تو میں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

### سُورَةُ الْحَجِّ مِیْنِ تِلَاوَتِ كَے دُوسَجْدَے

حضرت عثمان بن صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن طلحہ جن صحابی کی زیارت کی  
ان سے پوچھا کیا آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل  
کیا؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں۔ اور میں نے آپ سے بیعت بھی پائی اور اسلام بھی لایا، اور  
میں نے چھپے صبح کی نماز بھی پڑھی، آپ نے (اس میں) سورۃ الحج کو تلاوت کیا اور اس میں دو سجدے  
آیت کے) ادا فرمائے۔

ابو الشافعی فی رباعیات (منہ) کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۵۲۲، مسند الفردوس دہلی ۴/۲۱۸ حدیث نمبر ۶۰۲،  
ابو الفردوس ۴/۱۱، تجرید الصحابہ ۲۳۸/۱ (۲۴۹۹)

ابو ابی کبیر (منہ)

ابو ابی بکر (منہ)



## جن صحابی کا ۲۱۹ھ میں انتقال ہوا

حافظ ابن حجر (مستقلانی) فرماتے ہیں حضرت عثمان بن صالح (جن صحابی) دو سو انیس ہجری میں فوت ہوئے اگر کسی جن نے ان سے حدیث کی روایت کی ہو تو اس کی تصدیق کی گئی۔ پس وہ صحیح حدیث جس میں یہ ہے کہ حضورؐ کی وفات کے سال سے لے کر سو سال تک رد کیے پر کوئی شخص زندہ نہیں رہے گا حضورؐ کے اس ارشاد فرمانے کے وقت سے، تو آپ کا یہ صرف انسانوں کے متعلق ہو گا نہ کہ جنات کے متعلق بلکہ بس اس اعتبار سے ۲۱۹ تک کچھ احادیث ثلاثی الرواقہ بھی ہیں اگرچہ اکثر روایات ہیں۔ (بتغیر)

(نوٹ) یہاں پر علامہ سیوطی نے مذکورہ بالا معنی کے چند اشعار ذکر کیے ہیں ہم نے ان کی وجہ سے ان کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔

## جو جن سانپ کی شکل میں مارا جائے اس کا قصاص نہیں

(پہلا واقعہ) حکایت ہے کہ نورالدین علی بن محمد مقولہ میں تھے ان کے سامنے ایک قسم کا سانپ ظاہر ہوا یہ اس سے ڈر گئے اور اس کو مار ڈالا تو ان کو اسی وقت وہاں سے لیا گیا اور یہ اپنے گھر والوں سے گم ہو گئے اور ان کو جنات کے ساتھ رکھا گیا۔ یہاں تک کہ ان کے قاضی کے سامنے پیش کیا گیا اور مقتول کے وارث نے ان پر قتل کا دعویٰ کیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا کہ میں نے کسی جن کو قتل نہیں کیا، تو قاضی نے اس وارث جن سے سوال کیا کس صورت پر تھا؟ بتایا گیا کہ وہ اژدہا کی شکل میں تھا تو قاضی اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص کو متوجہ ہوا تو اس نے بتایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ

لے الاصابہ ابن حجر مستقلانی (منہ)

مَنْ تَزَيَّا لَكُمْ فَاقْتُلُوهُ۔

(جو تمہارے سامنے اپنی شکل بدل کر آئے تو تم اس کو قتل کر دو) جو جن قاضی نے ان کو روکا کر دینے کا حکم کیا اور یہ اپنے گھر لوٹ گئے بلکہ یہ نورالدین میں فوت ہوئے۔

(فائدہ) ایک روایت میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں :-

مَنْ تَزَيَّا بِغَيْرِ ذِيهِ فَقُتِلَ فَلَا مَلْهُ هَذَا۔

(ترجمہ) جن نے اپنی شکل بدل کر کسی اور چیز کی شکل اختیار کی اور اس کو قتل کر دیا گیا تو اس کا خون معاف ہے۔ (امداد اللہ انور)

(فائدہ دوم) اس طرح کا ایک واقعہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں بھی پیش آیا تھا۔ کسی نے مسجد میں ایک سانپ کو قتل کر دیا تھا تو اس شخص کو جنات کے گرفتار کر کے اپنے حاکم کے سامنے پیش کیا تھا اور حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے اس حدیث کے بیان کرنے اور اس کی ایک جن صحابی سے تصدیق ہونے پر اس جن کے قاتل کو رہا کر دیا تھا۔ (مترجم)

(دوسرا واقعہ) گذشتہ واقعہ کی ایک نظیر یہ ہے کہ ایک بزرگ سیر کے لیے اپنے ایک مکان کے ساتھ نکلے تو اس کو انہوں نے ایک کام کو بھیجا اور اس نے تاخیر کر دی۔ چنانچہ صبح تک اس کا کوئی پتہ نہ چلا، پھر جب وہ ان کے پاس آیا تو اس کی عقل ٹھکانے نہ تھی، انہوں نے اس کی حالت کی تو اس نے کافی دیر کے بعد جواب دیا۔ تو انہوں نے اس سے پوچھا تمہاری یہ حالت

انبار الغمرا بن حجر (منہ) فتح الباری ۲۱

انبار الغمرا بن حجر (منہ)

امرار المرفوعہ ۳۳۸، تذکرۃ الموضوعات ۱۵۸، کشف الخفاء ۳۳۱/۲



کیسے ہوئی؟ اس نے بتلایا کہ میں ایک ویرانے میں پیشاب کرنے کے لیے داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک سانپ کو دیکھا اور اس کو قتل کر دیا، جب میں نے اس کو قتل کیا تو مجھے کسی شے نے پکڑ لیا اور زمین میں اتار کر لے گئی اور ایک جماعت نے مجھے گھیر لیا اور کہنے لگے اس نے فلاں کو قتل کیا ہے ہم اسے قتل کریں گے۔ تو کسی نے کہا اس کو شیخ کے پاس لے کر چلو تو وہ مجھے اس کے پاس لے گئے۔ وہ شیخ بہت خوبصورت شکل کے تھے طویل سفید داڑھی والے تھے، جب ہم ان کے سامنے کھڑے ہوئے تو انہوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ تو انہوں نے اپنا مقدمہ پیش کیا تو شیخ نے پوچھا وہ کس شکل میں ظاہر ہوا تھا؟ تو انہوں نے بتلایا کہ وہ سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا تھا تو شیخ نے فرمایا میں نے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے ہمیں لیلۃ ابن میں ارشاد فرمایا تھا:-

مَنْ تَصَوَّرَ مِنْكُمْ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ فَقُتِلَ فَلَا شَيْءَ عَلَى قَاتِلِهِ۔  
(ترجمہ) تم میں سے جس نے اپنی شکل بدل کر کوئی اور شکل اختیار کی اور مارا گیا تو اس کے قاتل پر ضمان اور قصاص وغیرہ کچھ نہیں۔

اس کو چھوڑ دو، چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

### جن کا روایت حدیث کا معیار

حضرت عثمان بن صالح (جن صحابی) کی حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”وہ جن جس نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اس نے سچ کہا“ ابن حجر کا یہ اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ جن کی روایت میں توقف کیا جائے گا کیوں کہ راوی حدیث میں ”عدالت“ اور ”ضبط“ دونوں شرط ہیں، اسی طرح جو صحابی ہونے کا دعوے دار ہو اس

لے تعلیق لتعلیق ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکر ۴/۱۵۵

لے تاریخ ابن عساکر (منہ) مع بالاحوالہ جات

کہ جسے بھی عادل ہونا شرط ہے اور جن بات کی عدالت معلوم نہیں ہو سکتی مزید براں یہ کہ شیطان کے بارے میں (احادیث میں) تنبیہ وارد ہے کہ وہ (قرب قیامت) لوگوں کے سامنے اپنی طرف سے من گھڑت (احادیث بیان کیا کریں گے۔

### ابلیس بازاروں میں تھوٹی حدیثیں سنائے گا

حضرت واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَطُوفَ ابْلِيسُ فِي الْأَسْوَاقِ وَيَقُولَ حَدَّثَنِي  
فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِكَذَا أَوْ كَذَا۔

(ترجمہ) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ابلیس بازاروں میں پھر کر یہ نہیں کہے گا کہ مجھے فلاں بن فلاں نے ایسی اور ایسی حدیث بیان کی ہے۔

### ابلیس انسان کی صورت میں ظاہر ہو کر دین میں فساد کریں گے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:-

يُوشِكُ أَنْ تَظْهَرَ فِيكُمْ شَيَاطِينُ كَانُوا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَوْ ثَقَفَا  
فِي الْبَحْرِ يُصَلُّونَ مَعَكُمْ فِي مَسَاجِدِكُمْ وَيَقْرَأُونَ مَعَكُمْ الْقُرْآنَ وَ

الہام الغمر (منہ)

ابن عدی، بیہقی (منہ) کامل ابن عدی ۱/۵۹، ۲/۹۰، بیہقی دلائل النبوة ۶/۵۵۱ باب ماجاء فی اخبارہ عما

کان فی آخر امتہ من الکذابین والشیاطین الذین یکنزبون فی الحدیث فکان کما انہ







## مسجد حرام میں من گھڑت حدیث سنانے والا

حضرت عیسیٰ بن ابی فاطمہ فزاریؒ فرماتے ہیں کہ میں مسجد حرام میں ایک محدث کے پاس بیٹھ کر ان سے احادیث لکھ رہا تھا جب اس محدث نے فرمایا مجھے شیبانی نے حدیث بیان کی تو ایک آدمی (جو وہاں موجود تھا) کہا مجھے بھی شیبانی نے حدیث بیان کی، تو محدث نے کہا امام شعبی روایت فرماتے ہیں تو اس شخص نے بھی کہا کہ مجھے بھی امام شعبی نے حدیث بیان فرمائی، تو محدث نے کہا حارث روایت کرتے ہیں تو اس شخص نے کہا قسم بخدا میں نے حارث کی زیارت بھی کی ہے اور ان سے حدیث کی سماعت بھی کی ہے، تو محدث نے کہا حضرت علیؓ سے روایت ہے تو اس شخص نے کہا قسم بخدا میں نے حضرت علیؓ کی بھی زیارت کی ہے اور میں نے ان کے ساتھ جنگ صفین میں شریک بھی ہوا ہوں جب میں نے (اس کی) یہ بات دیکھی تو آیۃ الکرسی پڑھی جب میں (وَلَا يُوَدُّهُ حِفْظُهُمَا) پر پہنچا اور مڑ کر دیکھا تو کوئی چیز نظر نہ آئی۔

## روایت حدیث کا ایک اصول

امام شعبہؒ بیان فرماتے ہیں جب تمہیں کوئی ایسا محدث حدیث بیان کرے جس کا چہرہ تجھے نظر نہ آئے تو اس سے روایت مت کرنا، ہو سکتا ہے وہ شیطان ہو اور محدث کی شکل اختیار کر کے آیا ہو اور کہے (حدثنا و اخبرنا)

(تنبیہ) محدثین کرام نے صحیح، ضعیف اور من گھڑت احادیث کی کامل تحقیق فرما کر اپنی کتب میں تفصیل لکھ دی ہے۔ چھوٹے اور سچے راویوں کے حالات پر بھی کئی کئی جلدوں پر اسماء الرجال کی کتابیں موجود ہیں (مثلاً میزان الاعتدال، لسان المیزان، تہذیب التہذیب، تذکرۃ الحفاظ، سیر اعلام النبلاء، الکمال، تہذیب الکمال، الکمال وغیرہ) اس لیے مذکورہ

واقعات کو ملاحظہ کر کے کوئی شک و شبہ نہ کرے۔ ذخیرہ حدیث پوری احتیاط اور دیانت کے ساتھ صحاح ستہ اور دیگر حدیث کی مستند کتابوں کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔ محدثین نے مولے راویوں کی من گھڑت روایات کو پوری محنت کے ساتھ الگ الگ اپنی اپنی کتابوں میں لکھ دیا ہے (مثلاً تنزیہ الشریعہ، موضوعات کبریٰ، المقاصد الحسنہ، کشف الخفاء، الفوائد المجموعۃ الیٰ مصنوعہ، تذکرۃ الموضوعات وغیرہ وغیرہ) امداد اللہ النور



## جَنّات کا ثواب و عذاب

### کافر جنّات دوزخ میں جائیں گے

علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ کافر جنّات کو آخرت میں عذاب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ - (سورة النعام آیت ۱۲۸)

(ترجمہ) فرمایا دوزخ ہی تمہارا ٹھکانا ہے۔

اور ارشاد فرمایا :-

وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا - (سورة جن آیت ۱۵)

(ترجمہ) ہم جنّات میں سے، جو ظالم (کافر و مشرک) ہوں گے وہ دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔

### مومن جنّات کا حکم

مومن جنّات کے متعلق کئی مذہب ہیں :-

#### پہلا مذہب

ان کو کوئی ثواب نہیں ملے گا صرف دوزخ سے نجات ہی ان کا انعام ہوگا، پھر ان کو حکم دیا جائے گا کہ تم بھی جانوروں کی طرح مٹی ہو جاؤ، یہ امام ابو حنیفہؒ کا مذہب ہے۔

لے ابن حزم الملل والنحل (منہ)

حضرت لیث بن ابی سلیمؒ فرماتے ہیں کہ جنّات کا ثواب یہ ہے کہ ان کو دوزخ سے باہر دے دی جائے گی پھر ان کو کہا جائے گا کہ تم مٹی ہو جاؤ۔

حضرت ابو الزنادؒ فرماتے ہیں جب جنتی جنّت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مومن جنّات اور باقی سب مخلوقات کو حکم دیں گے کہ تم مٹی ہو جاؤ تو وہ مٹی ہو جائیں گے۔ اسی موقع پر کافر بھی (بطور تمنا) کہے گا :-

يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا - (سورة نبا آیت ۴۰)

کاش! میں بھی خاک ہو جاتا۔

#### دوسرا مذہب

ان کو اطاعت کا انعام ملے گا اور نافرمانی کی سزا ملے گی۔ یہ ابن ابی لیلیٰؒ، امام مالکؒ، امام اوزاعیؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور ان کے شاگردوں کا مذہب ہے اور ایک روایت میں، حضرت امام ابو حنیفہؒ اور ان کے صاحبزادے (امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) سے یہی نقل کیا گیا ہے۔ علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں مومن جنّات جنّت میں جائیں گے۔

#### ابن ابی لیلیٰؒ

امام ابن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں جنّات کو آخرت میں انعام بھی ملے گا، اس کی تصدیق ہمیں قرآن پاک کی اس آیت سے ملتی ہے :-

وَلِكُلِّ دَرَجَاتٍ مِّمَّا عَمِلُوا - (سورة النعام آیت ۱۳۲)

لے ابن ابی الدنیا (منہ)

لے عبد بن حمید، ابن المنذر، کتاب العجائب والغرائب امام ابن شاہین (منہ)

لے الملل والنحل (منہ)



ترجمہ) ہر ایک (انسان اور جن) کے لیے ان کے اعمال کے حساب سے جنت اور دوزخ کے درجات ہیں۔

حضرت خزیمہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن وہبؒ سے سوال کیا گیا جس کو میں بھی سُن رہا تھا کہ جنت کو ثواب و عذاب ہو گا یا نہیں؟ تو ابن وہبؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمِّهِمْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ  
أَنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ. (سورۃ حم سجدہ آیت ۲۵)

ترجمہ) اور (کفر پر اصرار کرنے کی وجہ سے) ان کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا قول (یعنی دوزخ کا عذاب) پورا ہو کر رہے گا جو ان سے پہلے جن اور انسان (کفار) ہو گئے ہیں، بے شک یہ خسارے میں ہیں۔

وَلِكُلِّ دَرَجَاتٍ مِّمَّا عَمِلُوا. (سورۃ النعام آیت ۱۳۲، سورۃ اتحاف آیت ۱۹)  
(ترجمہ) اور ہر ایک (انسان اور جن) کے لیے ان کے اعمال کے حساب سے جنت اور دوزخ کے درجات ہیں۔

### حضرت ابن عباسؓ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مخلوقات کی چار قسمیں ہیں، ایک مخلوق جنت میں جائے گی، ایک مخلوق دوزخ میں جائے گی، اور دو مخلوقات جنت اور دوزخ میں جائیں گی، پس وہ مخلوق جو کامل طور پر جنت میں جائے گی یہ ملائکہ کی مخلوق ہے، اور وہ مخلوق جو کامل طور پر دوزخ میں جائے گی یہ شیاطین کی مخلوق ہے، اور وہ دو مخلوقات جو جنت اور دوزخ میں

۱۔ ابن ابی حاتم (منہ)  
۲۔ کتاب العظمتہ ابو الشیخ (منہ)

ہیں گی یہ جنت اور انسانوں کی مخلوقات ہیں، ان میں مسلمانوں کو انعام و اکرام ملے گا اور کافروں کو عذاب ملے گا۔

### مغیث بن سحیؒ

حضرت مغیث بن سحیؒ فرماتے ہیں تمام مخلوقات جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے سب دوزخ کی خطرناک دھاڑیں سنتی ہیں مگر دو مخلوقات (جنت اور انسان) جن پر انعام یا عذاب ہے۔

### حضرت حسن بصریؒ

(حضرت حسن بصریؒ) فرماتے ہیں جنت ابلیس کی اولاد میں اور انسان حضرت آدمؑ کی اولاد میں ان سے بھی مومن ہیں اور ان سے بھی اور یہ انعام اور عذاب میں بھی حصہ دار ہیں پس اس مخلوق سے یا اس مخلوق سے مومن ہو گا وہ اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اور جو اس مخلوق سے یا اس مخلوق سے کافر ہو گا وہ شیطان ہے۔

۱۔ کتاب العظمتہ ابو الشیخ (منہ)  
۲۔ کتاب العظمتہ ابو الشیخ (منہ)  
۳۔ ابن ابی حاتم، ابو الشیخ (منہ)



## جنات جنت میں جائیں گے

حضرت صحا کہ فرماتے ہیں جنات جنت میں داخل ہوں گے اور کھائیں پئیں گے بھی حضرت ارطاة بن منذرؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حمزہ بن حبیبؓ کی مجلس میں اس کا مذاکرہ کیا کہ جنات جنت میں جائیں گے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا یہ جنت میں جائیں گے اس بات کی تصدیق قرآن پاک کی اس آیت میں ہے:-

لَهُمْ يَطْمِئِنُّنَ النَّاسُ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ (سورة الرحمن آیت ۵۶)

ترجمہ ان حوران جنت کو اس سے قبل نہ انسانوں نے چھوا ہے اور نہ جنات نے۔

جنات کے لیے جن عورتیں ہوں گی اور انسانوں کے لیے انسان عورتیں ہوں گی۔

## جنت میں انسان جنات کو دیکھیں گے، جنات انسانوں کو نہیں

علامہ مجاہدؒ فرماتے ہیں: جنات جو جنت میں داخل ہوں گے ان کو انسان دیکھ سکیں گے لیکن جنات انسانوں کو نہیں دیکھ سکیں گے وہاں دنیا کے برعکس معاملہ ہوگا۔

## کیا جنات جنت میں اللہ کی زیارت کریں گے؟

شیخ عزالدین بن عبدالسلامؒ نے کچھ ایسے دلائل ذکر کیے ہیں کہ مومن جنات جب جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف نہیں ہوں گے، زیارت خداوندی فقط

۱۔ تفسیر سفیان ثوری، تفسیر منذر بن سعید، تفسیر ابن منذر، ابوالشیخ (منہ)

۲۔ ابن منذر، ابوالشیخ (منہ)

مومن انسانوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور یہ بات بھی واضح طور پر معلوم ہے کہ ملائکہ کرام بھی جنت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کر سکیں گے چنانچہ اس بات کا متفقہی یہی ہے کہ جنات ہی اللہ تعالیٰ کو جنت میں نہ دیکھیں۔

میں (علامہ سیوطیؒ) کہتا ہوں کہ اس کا ثبوت موجود ہے کہ ملائکہ کرام اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ امام بیہقیؒ نے بھی اسی کا فیصلہ فرمایا ہے اور اس کے متعلق انہوں نے اپنی کتاب الرویۃ میں باب بھی قائم کیا ہے۔

قاضی جلال الدین بلقینی نے اپنی طرف سے اس پر تبصرہ کر کے فرمایا ہے کہ عموم دلائل ہی کہتے ہیں کہ جنات اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ اس بات کو ابن عماد نے "شرح الوجزہ فی ابن" میں اپنے شیخ سراج الدین بلقینی سے بھی نقل کیا ہے۔ لیکن ائمہ احناف کے امام حضرت (اسماعیل) صفار کی کتاب "اسئلہ الصغار" میں ہے کہ جنات جنت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کر سکیں گے۔

## تیسرا مذہب

## اور جنات جنت میں کیا کھائیں گے؟

حضرت مجاہدؒ سے مومن جنات کے متعلق سوال کیا گیا کہ یہ جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ نے فرمایا یہ جنت میں جائیں گے لیکن کھائیں پئیں گے نہیں، ان کو صرف تسبیح و تقدیس

۱۔ القوا عد الصغریٰ ابن عبدالسلام (منہ)

۲۔ کتاب الرویۃ (منہ)

۳۔ شرح الوجزہ فی ابن (منہ)

۴۔ اسئلہ الصغار (منہ)



کا الہام کیا جائے گا جس کو جنت والے (انسان) کھانے پینے دوران کہا کریں گے بلے

### چوتھا مذہب

جنت جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ اس کے ایک پست علاقہ میں رہیں گے جہاں پر ان کو انسان دیکھ سکیں گے وہ انسانوں کو نہیں دیکھ سکیں گے۔

حضرت لیث بن ابی سلیمؒ فرماتے ہیں مسلمان جنت نہ تو جنت میں جائیں گے نہ دوزخ میں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو باپ (بلیس) کو جنت (ہمیشہ کے لیے) نکال دیا تھا اس لیے اس کو جنت میں دوبارہ داخل نہیں کرے گا اور اس کی اولاد کو بھی جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ بلے

### پانچواں مذہب

### جنت مقام اعراف میں رہیں گے

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ مُؤْمِنِي الْجَنَّةِ لَهُمْ ثَوَابٌ وَعَلَيْهِمْ عِقَابٌ ، فَسَأَلْنَا عَنْ ثَوَابِهِمْ  
فَقَالَ عَلَى الْأَعْرَافِ وَلَكَيْتُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ أُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ فَسَأَلْنَا  
وَمَا الْأَعْرَافُ ؟ قَالَ حَائِطُ الْجَنَّةِ تَجْرِي فِيهِ الْأَنْهَارُ وَتُنْبِتُ فِيهِ

لے ابن ابی دنیا (منہ)

لے ابوشیخ (منہ) فی العظمتہ، البدور السافرہ حدیث نمبر ۱۲۸۵

الْأَشْجَارُ وَالشَّجَارُ

(ترجمہ) مومن جنت پر ثواب بھی ہے اور عذاب بھی، ہم نے عرض کیا ان کو کیا ثواب ملے گا؟ فرمایا یہ اعراف میں ہوں گے جنت میں امت محمد کے ساتھ نہیں ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یہ اعراف کیا چیز ہے؟ فرمایا جنت کی دیوار ہے جس میں نہریں بہتی ہوں گی اور درخت اُگیں گے پھل لگیں گے۔ (نوٹ) امام ذہبی فرماتے ہیں یہ حدیث ”منکر جَدَّ“ ہے۔

لے ابوشیخ، البعث بیہقی (منہ) البدور السافرہ حدیث ۱۲۸۴، البعث والنشور بیہقی حدیث ۱۱۷،  
تفسیر ابن کثیر ۴/۱۲۷ بحوالہ بیہقی وابن عساکر۔



## جنات کی موت

### حسن بصریؒ کا مذہب

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا جنات کو موت نہیں آئے گی  
تو میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں :-

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمِّ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ  
مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ - (سورة الاحقاف آیت ۱۸)

(ترجمہ) یہ وہ لوگ ہیں جن کے حق میں عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہے بشمول  
ان فرقوں کے جو گزر چکے ہیں ان سے پہلے جنوں اور انسانوں کے بلکہ

مؤلف فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصریؒ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ ابلیس کے  
ساتھ جنات کو بھی مہلت دی گئی ہے جب ابلیس پر موت آئے گی تو یہ بھی مر جائیں گے  
لیکن اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ سب جنات کو (تاقیامت) مہلت دی گئی ہے کیونکہ  
اس سے پہلے کی بہت سی (مذکورہ) روایات سے ان کی موت ثابت ہوتی ہے۔

### حضرت ابن عباسؒ کا مذہب

ایک آدمی نے حضرت ابن عباسؒ سے سوال کیا کہ جنات بھی مرتے ہیں؟ تو فرمایا ہاں  
مگر ابلیس۔ یہ سانپ جن کو تم ”جان“ کہتے ہو یہ چھوٹے جنات ہیں بلکہ

بلکہ ابن ابی الدنیا، ابن جریر (منہ)  
۱۰ کتاب العظمتہ ابو اسحاق (منہ)

## بڑھاپا اور جوانی

حضرت ابن عباسؒ فرماتے ہیں جب ایک زمانہ گزر جاتا ہے تو ابلیس بڑھا جاتا ہے  
کہ یہ دوبارہ تیس سال کی عمر میں لوٹ آتا ہے بلکہ

ان کے ساتھ کاشیطان کب مرتا ہے؟  
ان کے ساتھ کتنے شیطان ہوتے ہیں؟

حضرت عاصم احولؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت ربیع بن انسؒ سے سوال کیا کیا یہ شیطان  
ان کے ساتھ ہوتا ہے، یہ نہیں مرتا؟ فرمایا یہ کوئی ایک شیطان ہوتا ہے مسلمان کو گمراہ  
کے لیے تو قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کے برابر تعداد میں شیطان اس کے درپے ہوتے ہیں بلکہ

### شیطان کے والدین کنوارے تھے

حضرت قتادہؒ حضرت عبداللہ بن حارثؒ سے روایت کرتے ہیں کہ جنات بھی مرتے  
لیکن شیطان نوجوان رہتا ہے یہ نہیں مرتا۔ حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں اس کا باپ بھی کنوارہ  
اس کی ماں بھی کنواری تھی اور یہ بھی ان سے کنوارہ پیدا ہوا ہے بلکہ

### الای عمر کا عجیب قصہ

حجاج بن یوسف کو یہ بات پہنچی کہ چین کے ملک میں ایک مکان ایسا ہے اگر لوگ راستہ

اب اسن ابن شاہین (منہ)

ابن ابی الدنیا (منہ)

ابن ابی الدنیا، ابو اسحاق کتاب العظمتہ (منہ)



بھٹک جائیں تو وہ یہ آواز سنتے ہیں ”راستہ ادھر ہے“ لیکن ان کو کوئی نظر نہیں آتا۔ تو جہاں نے کچھ لوگ بھیجے اور ان کو حکم کیا کہ تم جان بوجھ کر راستہ بھٹک جانا، جب وہ مہتیں یہ کہیں کہ راستہ ادھر ہے تو تم ان پر حملہ کر دینا اور ان کو دیکھنا کہ یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان پر حملہ کر دیا تو انہوں نے کہا تم ہمیں ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ انہوں نے پوچھا تم یہاں پر کتنے عرصہ سے رہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم سالوں کو شمار نہیں کرتے ہاں یہ معلوم ہے کہ ملک چین آٹھ مرتبہ دیران ہوا ہے اور آٹھ مرتبہ آباد ہوا ہے اور ہم تب سے یہیں ہیں۔

### جہنم کی ارواح قبض کرنے والا فرشتہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ملک الموت انسانوں اور فرشتوں کی روح قبض کرنے کا ذمہ دار ہے اور جہنم کا فرشتہ الگ ہے، شیاطین کا الگ ہے اور پرندوں، وحشی جانوروں، درندوں، مچھلیوں اور چوٹیوں کا فرشتہ الگ ہے۔ یہ کل چار فرشتے ہیں۔

## قرین

(ہر انسان کے ساتھ رہنے والے شیطان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے باہر تشریف لے گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے فکر ہوئی کہ شاید آپ کسی اور بی بی کے ہاں گئے ہیں، جب آپ واپس تشریف لائے اور مجھے دیکھا تو فرمایا، میرے شیطان نے (دوسو سو میں) ڈال دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ فرمایا ہاں شیطان تو ہر انسان کے ساتھ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ فرمایا ہاں لیکن میرے رب نے میری دستگیری فرمائی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

### مذکور کے ساتھ رہنے والا شیطان مسلمان ہو گیا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينٌ  
مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا: وَآيَاكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ وَآيَايَ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعَانَنِي عَلَيْهِ

مسلم (مسند) فضائل صحابہ حدیث ۸۸۔ صفات المنافقین باب تحریش الشیطان حدیث ۷۰، بیہقی  
الآل النبوت باب ما جاء فی ان مع کل احد قرین من الجن، ۱۰۲/۱

۱۔ کتاب الحجاب ابو عبد الرحمن بن منذر معروی المعروف بشکر، کتاب النوادر ابو الشیخ (مسند)

۲۔ تفسیر جوہر (مسند)



فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِالْخَيْرِ

(ترجمہ) تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے مگر اس کے ساتھ اس کا ایک  
ساتھی جنات میں سے اور ایک ساتھی فرشتوں میں سے ساتھ لگا دیا جاتا ہے  
صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ہاں  
میرے ساتھ بھی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرمائی ہے  
اور وہ مسلمان ہو گیا ہے اب وہ مجھے نیکی کے علاوہ اور کسی چیز کی بات  
نہیں کرتا۔

(حدیث) حضرت شریک بن طارقؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا :-

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا ذَلَّ شَيْطَانٌ. قَالَ وَلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ  
وَلِيٌّ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ ۖ

ترجمہ، تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ شیطان ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ بھی ہے؟ فرمایا ”میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا۔“

۱۱ مسلم (منه) فی صلوة المسافرین حدیث ۶۹ بنی دارمی کتاب الرقاق باب ۲۵، مسند احمد ۱/۳۸۵، ۱۱۲

۱۴۰، ۴۶۰، بهیقي دلائل النبوت باب ماجاء فی ان مع کل احد ۱۰۰/۴، درمنثور ۲/۱۸، مشکلی الآثار

کنز العمال ۱۲۴۲، اتحاد السادة ۵/۳۳، ۴/۲۶، مشکوة ۹۴، طبرانی ۱۰/۲۶۹، دلائل النبوت ۱۱

۵۸/۱، بدایه و النهایه ۵۲/۱، ۶۶، تفسیر ابن کثیر ۴/۳۲۱، ۵۵۸/۸، قرطبی ۶/۹۸.

١٤ ابن حبان، طبرانی (منه) ابن حبان ٢١٠، انحف السادة ٤/٢٦٤، دلائل النبوت بهیقي ١/١

کنز العمال ۱۲۷۷، کشف الخفاۃ ۲/۴۱۹، جامع کبیر ۱/۳۲۔

ظہور اور آدمؑ کے شیطان میں فرق

(حدیث ۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا :-

فَضَلْتُ عَلَىٰ آدَمَ بِخَصْلَتَيْنِ : كَانَ شَيْطَانِي كَافِرًا فَأَعَانَنِي اللَّهُ  
عَلَيْهِ حَتَّىٰ أَسْلَمَ وَكَانَ أَزْوَاجِي عَوْنًا لِي . وَكَانَ شَيْطَانُ آدَمَ  
كَافِرًا وَزَوْجَتُهُ عَوْنًا عَلَىٰ خَطِيئَتِهِ .

ترجمہ) مجھے آدم پر دو فضیلتیں (یہ بھی) بخشی گئی ہیں کہ میرا شیطان کا فریقا  
اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا اور میری  
ازدواج میری مددگار رہیں اور حضرت آدم کا شیطان کا فریقا اور اس کی  
بیوی ان کی لغزش میں مددگار تھی۔

(فائدہ) یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرین کے اسلام لانے کی واضح دلیل ہے۔  
یہ حضور علیہ السلام ہی کی خصوصیت ہے، مذکور حدیث کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ  
حضور کی مدد فرمائی حتیٰ کہ آپ اس کے شر سے محفوظ رہتے تھے۔

آدمی کا فرشتہ اور شیطان کیا کرتا ہے

(حدیث) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ يَابْنَ آدَمَ وَلِيُّكَ لَمْ يَكُنْ. فِيمَا لَمْ يَكُنْ الشَّيْطَانُ

دلائل النبوة (منه) دلائل النبوة بهيقي ٥/ ٧٨٨، اتحاد السادة ٥/ ٣١٣، ودر منشور ٥/ ٥٨، كثر الأعمال

١٥٣٦، تاريخ بغداد ٣/ ٣٣١، تخریج عراقی ٢/ ٣٢، علل متناهیہ ١/ ١٤٦



فَاِيَعَادُ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيبُ بِالْحَقِّ وَامَّا لَمْ تَكُنْ الْمَلِكُ فَاِيَعَادُ بِالْخَيْرِ  
وَتَصْدِيقُ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى  
فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ ، وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَّعِزْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ  
الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَرَأَ (الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ . سورة البقرہ آیت ۲۶۸)

ترجمہ: شیاطین کا بھی انسان سے تعلق ہوتا ہے اور فرشتے کا بھی شیاطین کا تعلق  
تو شر کی طرف رہنمائی کرنا اور حق کو بھٹکانا ہے اور فرشتے کا تعلق خیر کی طرف  
رہنمائی کرنا اور حق کی تصدیق کرنا ہے پس جس شخص کو یہ معلوم ہو تو یہ جانے  
کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جس  
کو اس کے علاوہ ملے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگے  
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ)  
شیطان تمہیں فقر اور محتاجی کی دعوت دیتا ہے۔

### مومن اپنے شیطان کو تھکا دیتا ہے

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا :-

اِنَّ الْمُؤْمِنَ كَيُّنُصِيْ شَيْطَانًا كَمَا يُنُصِيْ اَحَدُكُمْ بَعِيْرَةً فِي السَّفَرِ ۔

ماہ ترمذی، نسائی (منہ)، جامع الصغیر صحیح حدیث ۲۳۸۴، ترمذی ۲۹۸۸، تفسیر ابن کثیر ۵/۴۵، تفسیر طبری  
۵۹/۴، مشکوٰۃ ۴، تلبیس ابلیس ۳۶، التحف السادہ ۲۶۶/۴، ورمشور ۳۴۸/۱، کنز العمال ۱۲۴۰۔

۲ مسند احمد، ابن ابی الدنیا (منہ)، مسند احمد ۲/۳۸۰، نوادر الاصول حکیم ترمذی ۲۶، مکائد الشیطان

ابن ابی الدنیا حدیث نمبر ۲، اکام المرجان ۱۲۴، جامع صغیر حدیث ۲۱۰۱، فیض القدیر ۲/۳۸۵

کنز العمال ۵۰۶، مجمع الزوائد ۱/۱۱۶۔

ترجمہ: مومن اپنے شیطان کو اتنا بے بس کر دیتا ہے جس طرح سے تم میرے  
کوئی شخص اپنے اونٹ کو سفر میں تھکا دیتا ہے۔

### مومن کا شیطان لاغر ہو جاتا ہے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مومن کا شیطان لاغر اور پریشان رہتا ہے۔  
(فائدہ) ایک روایت میں اس طرح ہے کہ مومن اور کافر کے شیطانوں میں ملاقات  
ہوتی ہے مومن کا شیطان کمزور ہوتا اور کافر کا موٹا تاناہ کافر کے شیطان نے کہا کیا بات ہے کہ تم کمزور  
ہو؟ کہا کیا بتاؤں اس کے پاس میرا کوئی نصیب نہیں جب وہ اپنے گھر میں داخل ہوتا  
ہے اللہ کا ذکر کرتا ہے، جب کھاتا ہے تو اللہ کا ذکر کرتا ہے، جب پیتا ہے تو اللہ کا ذکر کرتا  
ہے، تو دوسرے نے کہا لیکن میں تو اس کے ساتھ کھاتا بھی ہوں، پیتا بھی ہوں (اس لیے موٹا  
ہو رہا ہے)۔

### شیطان پلے سے چڑیا بن گیا

حضرت قیس بن حجاجؓ فرماتے ہیں میرے شیطان نے مجھے بتایا جب میں تجھ میں  
ہوں ہوتا تھا تو کتے (کے چھوٹے بچے) پلے جتنا تھا اور آج چڑیا کی مانند ہوں میں نے پوچھا  
کیوں ہوا؟ کہا آپ مجھے قرآن پاک کے ساتھ گھنٹا دیتے ہیں (قرآن پر عمل کر کے اور اس کی  
ادائیگی کر کے)۔

ابن ابی الدنیا (منہ)، مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا حدیث نمبر ۱۹، اکام المرجان ۱۲۴،

ایضاً العلوم ۲۹/۳

معاد الانسان ابن مفلح مقدسی ص ۶۸

ابن ابی الدنیا (منہ)، فی مکائد الشیطان حدیث ۱۸، اکام المرجان ص ۱۲، ایضاً العلوم ۲۹/۳



## شیطان انسان کے ساتھ کھانا پیتا اور سوتا ہے

حضرت دُہب بن مُنَبِّہ فرماتے ہیں ہر انسان کے ساتھ اس کا شیطان ہوتا ہے اگر  
کا شیطان کافر کے ساتھ کھاتا ہے، اس کے ساتھ پیتا ہے اور اس کے ساتھ بستر پر سوتا ہے  
لیکن مومن کا شیطان مومن سے دُور رہتا ہے اور اس تاک میں رہتا ہے کہ مومن کب غافل  
ہو اور یہ اس سے فائدہ اُٹھائے، شیطان کو زیادہ کھانے والے اور زیادہ سونے والے  
زیادہ پسند ہوتے ہیں۔

## کافر کا شیطان دوزخ میں

ارشادِ خداوندی ہے:-

وَمَنْ يَعِشْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقِضْ لَهُ شَيْطَانًا هُوَ لَهُ قَرِينٌ بَلَّ

(ترجمہ) اور جو شخص اللہ کے ذکر سے آنکھیں پُچرائے ہم اس پر ایک شیطان مسلط  
کر دیتے ہیں وہ اس کا (ہر وقت) کا ساتھی بن جاتا ہے۔

اس ارشاد کی تفسیر میں حضرت سعید جریڑیؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اگر  
کو جب روزِ قیامت زندہ کیا جائے گا تو اس کا شیطان اس کے سامنے چلتا ہوگا اس سے کہا  
نہیں ہوگا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو دوزخ میں داخل کر دے گا اس وقت شیطان تن  
کرے گا:-

يَا كُنْتُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ

کاش تجھ میں اور مجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا۔

۱۔ کتاب التہذیب امام احمد (منہ)

۲۔ سورۃ زخرف آیت ۲۶

اور (قیامت کے دن) مومن کے سپرد ایک فرشتہ ہوگا جب تک لوگوں کے درمیان  
نہ ہو رہتا ہے گا، اس کے بعد اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

## دُساؤں کا شیطان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ. مَلِكِ النَّاسِ. إِلَهِ النَّاسِ. مِنْ شَرِّ  
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ. مِنَ الْجِنَّةِ  
وَالنَّاسِ. (سورۃ الناس)

(ترجمہ) آپ کہہ دیں کہ میں آدمیوں کے مالک، آدمیوں کے بادشاہ، آدمیوں کے  
معبود کی پناہ لیتا ہوں دُساؤں کے ڈالنے والے پیچھے ہٹ، جلنے والے (شیطان)  
کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں دُساؤں ڈالتا ہے خواہ وہ (دُساؤں ڈالنے والا)  
جن ہو یا آدمی۔ دُساؤں کیا ہے؟ کہاں سے ڈالا جاتا ہے؟  
قاضی ابوالعلیٰ فرماتے ہیں:-

دُساؤں کے متعلق ایک احتمال تو یہ ہے کہ یہ ایک مخفی کلام ہے جس کا دل ادراک  
کرتا ہے اور ایک امکان یہ ہے کہ یہ وہ چیز ہے جو فکر کے موقع پر حاصل ہوتی ہے اور  
اس سے اجزاء انسان میں مَس، سکوک اور دخول ہوتا ہے بعض شکمیں انسانوں کے جہام  
میں شیطان کے دخول کا انکار کرتے ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ ایک جسم میں دو روحوں کا  
وجود رہنا جائز نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ارشادِ خداوندی الَّذِي يُوسْوِسُ فِي  
صُدُورِ النَّاسِ یعنی جو لوگوں کے دلوں میں (باہر سے) دُساؤں ڈالتا ہے اور جناب نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

۱۔ عبد الرزاق، ابن المنذر (منہ) تفسیر القرآن عبد الرزاق جلد ۲ ص ۱۹۶



## الوسواس الخناس کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شیطان کی مثال نیوے کی طرح ہے۔  
 نیوے اپنا منہ دل کے سوراخ پر رکھا ہوا ہے اسی سے دل میں وسواس ڈالتا ہے جب  
 انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو یہ پچھلے ہٹ جاتا ہے اور جب خاموش ہوتا ہے تو یہ لوٹ آتا  
 یہی الوسواس الخناس ہے۔

## شیطان وسواس کب اور کیسے ڈالتا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ ان کو انسان میں شیطان کے رہنے کی  
 بجائے تو اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمائی۔ تو آپ نے دیکھا کہ شیطان کا سر سانپ کی طرح ہے جس  
 نے اپنا منہ دل کے دہانے پر رکھا ہوا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو دور  
 ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر خداوندی چھوڑ دیتا ہے تو یہ اپنے خیالات اور وسواس ڈالنے  
 شروع کر دیتا ہے۔

## شیطان دل کو لقمہ بنا لیتا ہے

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ الشَّيْطَانَ وَاضِعَ خَطْمَهُ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِنْ ذَكَرَ اللَّهَ خَسَنَ

اللہ وسوسہ ابن ابی داؤد (منہ)

ابن سعید بن منصور، الوسوسہ ابن ابی داؤد (منہ)

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ  
 يَقْدِفَ فِي قُلُوبِهِمْ شَيْئًا۔

(ترجمہ) شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح چلتا پھرتا ہے، مجھے ڈر ہے کہ  
 وہ ان کے دلوں میں کوئی مہلک چیز نہ ڈال دے۔

ابن عقیل فرماتے ہیں اگر سوال کیا جائے کہ ابلیس کا وسوسہ کیسے ہوتا ہے اور وہ دل  
 تک کیسے پہنچتا ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ وسوسہ ایک مخفی کلام ہے جس کی طرف نفوس اور طہا  
 خود مائل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ یہ انسان کے وجدان میں داخل ہو جاتا ہے  
 کیونکہ یہ ایک لطیف جسم ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے اور وسوسہ یہ ہے کہ نفس کو ردی افکار  
 تلقین کرتا ہے۔

## وسواس میں حضور کی دعا

حضرت سواویہ بن ابی طلحہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دعا یہ فرمایا کرتے تھے  
 اللَّهُمَّ أَعِزِّ قَلْبِي مِنْ وَسَاوِسِ ذِكْرِكَ وَأَطْرُدْ عَنِّي وَسَاوِسَ الشَّيْطَانِ۔  
 (ترجمہ) اے اللہ! میرے دل کو اپنے ذکر کے خیالات سے معمور فرما دے اور مجھ سے  
 وسواس شیطانی دور کر دے۔

لہذا احمد ۱۵۶/۳، دارمی ۲۸۵، ۳۲۰/۲، مشکل الآثار ۲۹/۱، فتح الباری ۲/۲۸۲، ۳۲۱/۱۳، ۱۵۹/۱۳، زاد المیر ۹/۱۱۸

الادب المفرد ۱۲۸۸، قرطبی ۳۱۱-۳۱۲/۲۰، ابن کثیر ۵۵۸/۸، تحف السادہ ۵/۳۰۵، ۴/۶، ۱۱۳

۴/۲۹۹، ۲۸۳، ۴۲۹، بدایہ والنہایہ ۱/۵۹، الطب النبوی ذہبی ۱۳۸، ۲۲۵، البدایہ و کتاب الصوم باب ۱۸

ابن ماجہ صوم باب ۶۵، بخاری کتاب الاحکام باب ۷۱، بدیع الخلق بخاری شریف باب ۱۱، بخاری تمکات باب ۱۰

لے کتاب الفنون علامہ ابن عقیل در تین سو جلد۔

لے ذم الوسوسہ ابن ابی ابوبکر (منہ) و مشورہ ۲/۲۲



وَإِنْ نَسِيَ اللَّهُ التَّقَمَ قَلْبَهُ ۖ

(ترجمہ) شیطان نے اپنی سونڈھ انسان کے دل پر رکھی ہوئی ہے جب یہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ دُور سے جاتا ہے اور جب اللہ کو بھول جاتا ہے تو شیطان اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا ہے۔

### وسواس والے شیطان کی شکل

حضرت عمر بن عبد العزیزؓ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اس شیطان کی جگہ دکھلائے تو اس کو ایک حیران کن جسم دکھلایا گیا جس کا اندر باہر سے نظر آ رہا تھا اور یہ شیطان مینڈک کی شکل میں دل کے بالمقابل کندھے کے جوڑ والے مقام پر بیٹھا تھا اس کی ناک چھری ناک کی طرح تھی جس کو وہ دل میں ڈال کر وسوسہ ڈال رہا تھا۔

### حضورؐ کی مہر ختم نبوت کندھے پر کیوں تھی؟

علامہ سہیلیؒ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ختم نبوت کندھے کے ختم ہونے کی جگہ پر اس لیے تھی کیونکہ آپؐ وسواس شیطان سے مصوم تھے، اسی جگہ سے شیطان انسانوں میں وسواس ڈالتا ہے۔

۱۔ مکائد الشیطان، ابو یعلیٰ، شعب الایمان بہیقی (منہ) ذم الہوی ابن جوزی ۱۴۴، تبلیس ابلیس ۲۶، آکام المرجان ۱۹، فیض القدر ۲/۲۵۵، البحار الصغیر ۲۰۳، احیاء العلوم ۲/۲۴، درمنثور ۶/۴۲۰، المطالب العالیہ حدیث ۳۲۸، کامل ابن عدی ۳/۱۰۴، حلیۃ الاولیاء ۶/۲۴۸، ترمذی ۲/۴۰۰، منذری ۲/۴۰۰، مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا حدیث ۲۲ ص ۳

۲۔ (ابو القاسم) سہیلی (منہ) مکائد الشیطان ۹۸ روایت نمبر ۷۹، مصائب الانسان ۱۰۹  
۳۔ (ابو القاسم) سہیلی (منہ)

### وسواس کا دروازہ

حضرت یحییٰ بن ابی کثیرؒ فرماتے ہیں کہ انسان کے سینہ میں وسواس کا ایک دروازہ ہے (شیطان) وسواس ڈالتا ہے۔

### انسان کو دل سے ہٹانے کا عمل

حضرت ابو الجوزاءؒ فرماتے ہیں شیطان انسان کے دل کے ساتھ چپا رہتا ہے جس کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر سکتا۔ تم دیکھتے نہیں انسان بازاروں اور مجالس میں سارا دن جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا مگر قسم کے وقت، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں ہے لا الہ الا اللہ کے سوا شیطان کو کوئی چیز دل سے نہیں ہٹا سکتی، پھر انہوں نے یہ تلاوت کی۔

وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَكُنَّا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا

(سورۃ اسراء آیت ۴۶)

(ترجمہ) جب آپ قرآن پاک میں صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ شیاطین (کفار وغیرہ) پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں۔

### مکڑے کی بنیاد حرکت شیطانی ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ شیطان سب سے پہلی زمین میں قید ہے جب وہ اٹھتا ہے تو زمین کے اوپر کی جن دو یا اس سے زیادہ تعداد کے لوگوں کے درمیان جھگڑے

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان ۷۰ ص ۹

۲۔ ابی الدنیا (منہ) آکام المرجان ۱۹۶، ذم الہوی ابن جوزی ۱۴۴، مکائد الشیطان ۲۳ ص ۴، حلیۃ الاولیاء ۳/۸۰ بندہ



ہوتے ہیں وہ اسی حرکت کی بنا پر ہوتے ہیں۔

## وسواس کس کے دل میں ڈالتے ہیں

جریر بن عبداللہؓ کے والد فرماتے ہیں کہ مجھے بہت وسواس ہوتا تھا میں نے حضرت علامہ بن زیادؓ سے کہا تو انہوں نے فرمایا اے بھئیجے! اس کی مثال چوروں جیسی ہے جب کسی ایسے گھر سے گزرتے ہیں جس میں مال ہوتا ہے تو اس کو چرانے کی کوشش کرتے ہیں اگر اس میں کچھ نہیں ملتا تو اس کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں۔

## وسوسہ خالص مومن کو بھی ہوتا ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وسوسہ کی شکایت فرمائی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا ”یہ خالص ایمان کی دلیل ہے“ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ چند اصحابؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وسوسہ کے متعلق عرض کیا کہ ہمارے لیے یہ بہتر ہے کہ ہم ثریا سے گزریں اس سے کہ ہم وسوسہ کے ساتھ گفتگو کریں، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔  
ذَلِكَ صَرِيحُ الْإِيْمَانِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي الْعَبْدَ فِيمَا دُونَ ذَلِكَ فَإِذَا عَصَمَ مِنْهُ وَقَعَ فِيمَا هَذَا لَكَ۔

۱۔ ابن ابی الدنیاء (منہ) فی مکائد الشیطان ص ۲۶ حدیث نمبر ۲۶۔ ۲۔ کام المرجان ص ۱۶۴

۳۔ الوسوسۃ ابن ابی داؤد (منہ)

۴۔ مسند احمد (منہ) ۲/۲۵۶، ۶/۱۰۶، صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث ۲۱۱، تحف السادہ ۸/۲۹۵، ۱۱۶

شرح السنۃ بغوی ۱/۱۰۹، مشکل الآثار ۲/۲۵۱، منشور ۱/۲۶۶، کنز العمال حدیث ۱۷۱۵

۵۔ مسند بزار (منہ) مشکل الآثار ۲/۲۵۱، تحف السادہ ۸/۲۹۵، منشور ۱/۲۶۶، کنز العمال ۱۷۱۵، تخریج عراقی ۲/۲۵۱

ترجمہ) یہ خالص ایمان کی دلیل ہے شیطان انسان کے پاس دوسرے اعمال کے ذریعہ سے حملہ کرتا ہے جب وہ اس سے محفوظ ہو جائے تو وہ دل پر حملہ کرتا (اور وسواس ڈالتا ہے)۔

## وسوسہ ایمان کی دلیل ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! سے کوئی ایک اپنے دل میں کھٹکاتا ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:-  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنَّ رَدَّ كَيْدَهُ اِلَى الْوَسْوَسَةِ۔

ترجمہ) سب تعریفیں اللہ کی ذات کے لیے ہیں جس نے شیطان کے فریب کو وسوسہ کی طرف دھکیل دیا۔

## دلو کے وسوسہ سے پناہ مانگو

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-  
تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ وَسْوَسَةِ الْوَضْوَعِ۔  
ترجمہ) وضو کے وسوسہ میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرو۔

## دلو کا شیطان ”وَلَهَّانُ“

(حدیث) حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

۱۔ ابو داؤد، نسائی (منہ) ابو داؤد کتاب الادب باب ۱۹، مسند احمد ۱/۲۳۵، مشکل الآثار ۲/۲۵۲، مطاب عالیہ

حدیث ۲۹۸۰، تخریج عراقی ۳/۳۰۶

۲۔ کتاب الوسوسۃ ابن ابی داؤد (منہ)



إِنَّ الْوَضُوءَ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ «الْوَلْهَانُ» فَاتَّقُوا دُسُوسَ الْمَاءِ ۖ  
(ترجمہ) وضو کا بھی ایک شیطان ہے اس کا نام "ولہان" ہے تم پانی کے  
دسواس سے بچو۔

حضرت حسن (بصریؒ) فرماتے ہیں وضو کے شیطان کا نام ولہان ہے یہ لوگوں کے  
ساتھ وضو میں مذاق کرتا ہے کرتا ہے، حضرت طاؤس فرمایا کرتے تھے کہ یہ تمام شیاطین  
زیادہ طاقتور ہے۔

### دسواس وضو سے شروع ہوتا ہے

حضرت ابراہیم تیمیؒ فرماتے ہیں دسواس کی ابتدا وضو سے ہوتی ہے۔

### غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے دسواس کی بیماری ہوتی ہے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا:-

لَا يُؤَلِّقُ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَبِّهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الدُّسُوسِ مِنْهُ ۖ

۱۔ ترمذی، ابن ماجہ، حاکم (منہ) بیہقی ۱۹۶/۱، صحیح ابن خزیمہ ۱۲۲، تلخیص المجیر ۱۰۱، مشکوٰۃ ۱۹۴، اتحاف  
۲۸۸/۲، تخریج عراقی ۳/۲۴، میزان الاعتدال ۲۳۹،

۲۔ ابن ابی الدنیا (منہ) فی مکائد الشیطان ۲۹، ترمذی (۵۷)، ابن ماجہ ۲۱، مستدرک حاکم ۱۶۲، ابن خزیمہ حدیث  
۳۔ ابن ابی شیبہ (منہ)

۴۔ ابو داؤد، ترمذی، نسائی (منہ) ابو داؤد حدیث ۲۴، نسائی ۳۴/۱، ابن ماجہ حدیث ۳۰، مسند احمد  
بیہقی ۹۸/۱، مستدرک حاکم ۱۶۷، ۱۸۵، عبد الرزاق حدیث ۸، مشکوٰۃ حدیث ۳۵۳، اتحاف

۲۳۸/۲، موضح اوہام الجمع والتفریق خلیب بغدادی ۲۴۰/۱، فتح الباری ۵۸۸/۸

(ترجمہ) تم غسل خانہ میں پیشاب ہرگز نہ کیا کرو عام طور پر دسواس کا مرض اسی  
سے پیدا ہوتا ہے۔

(نامذہ) حضرت عبداللہ بن مغفلؓ خود بھی فرماتے ہیں کہ غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے  
پیدا ہوتا ہے۔

### اس نہ ہونے کی ایک صورت

(حضرت حسن بصریؒ کے بھائی) حضرت سعید بن ابی الحسنؒ فرماتے ہیں غسل خانہ میں پیشاب  
کے سے دسواس بڑھتا ہے اگر پانی کی بہتی ہوئی رہے پیشاب کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

### باب شیطان

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ فرماتے ہیں میں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا  
کہ اللہ! شیطان میرے اور میری نماز اور قرأت کے درمیان مائل ہو گیا اور قرأت کو مجھ پر  
لگانے لگا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا:-

ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ «خَنْزَبٌ» فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَ  
اتَّقِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا ۖ

(ترجمہ) یہ شیطان ہے اس کا نام خنزب ہے جب تجھے اس کا علم ہو تو اس سے اللہ کی  
پناہ طلب کر و اور اپنی بائیں طرف تین بار محض دو درمیان تھوکنے سے مراد منہ سے ہوا  
(کو محض کی طرح پھینکنا ہے)

ابن ابی شیبہ (منہ)

۱۔ ابو داؤد (منہ) آکام المرجان ۱۶۵، مع حاشیہ عبداللہ الصدیق

۲۔ مسلم (منہ)، السلام: ۶۸، نسائی: ایمان باب ۱۳، مسند احمد ۱۸۶/۱، ۲۱۶، طبرانی کبیر ۳/۳۳، مشکوٰۃ الآثار ۱۶۰/۱

۳۔ مصنف عبد الرزاق ۲۵۸۲، ۲۲۰، ترغیب و ترہیب ۲/۴۶۲، ابن ابی شیبہ ۳۵۳/۱، دلائل النبوة بیہقی ۳۰۷/۵



## شیطان کے لیے چھری

(حدیث) حضرت ابوالملیحؓ کے والد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس شکایت لے کر آیا ہوں کہ دوسو سو میرے سینے میں اٹھتا ہے میں نماز میں اٹھتا ہوں تو مجھے یاد نہیں رہتا کہ میں نے دو رکعت پڑھی ہیں یا تین۔ تو جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

وَإِذَا وَجَدْتَ ذَلِكَ فَارْفَعْ رِضْبَكَ السَّبَّابَةَ الِیْمَنِیَّ فَاطْعَنْهُ فِي فَخِذِكَ الْیُسْرَى وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنَّهَا سِکِّنُ الشَّیْطَانِ ۚ

(ترجمہ) جب تجھے یہ صورت پیش ہو تو اپنی شہادت کی انگلی اٹھا کر بائیں نیڈلی پر چھو دے اور کہہ "بسم اللہ" یہ شیطان کے لیے چھری ہے (اس طریقہ سے شیطان دور ہو جائے گا)۔

## دوسو سو کا علاج

حضرت ابو حازمؒ کے پاس ایک جوان آیا اور کہا شیطان میرے پاس آتا ہے اور دوسو سو میں ڈالتا ہے میں خود بھی اس کو اپنے پاس آتا ہوں دیکھتا ہوں، یہ شیطان مجھے کہتا کہ تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے، تو حضرت ابو حازمؒ نے فرمایا کیا تو نے میرے آکر اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی؟ اس نے کہا اللہ کی قسم میں نے آپ کے پاس اس کو بالکل طلاق نہیں دی تو حضرت ابو حازمؒ نے فرمایا اس تو شیطان کے سامنے بھی ایسے ہی قسم اٹھا دے جیسے میں سامنے اٹھائی ہے۔

۱۔ بزار، طبرانی (منہ)، جامع کبیر ۹۲/۱ بحوالہ حکیم ترمذی و الباءوردی و الطبرانی، کنز العمال حدیث ۱۲۷۳، طبرانی کبیر

میزان الاعتدال ۶/۸۸، لسان المیزان ۶/۳۶۳

۲۔ کتاب الدوسوہ ابن ابی داؤد (منہ)

## اس پر عمل کرنا زیادہ خطرناک ہے

مرد بن مرہؒ کہتے ہیں وہ دس دس جو تجھے نظر آتے ہیں یہ اپنے عمل سے زیادہ دلفریب

## اس کے ذریعہ ان کہی بات کا اظہار

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں ایک عورت کا خیال کیا لیکن اس کا کسی سے ذکر نہ کیا آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا آپ نے فلاں عورت کا ذکر کیا ہے وہ بہت شریف ہے نیک گھرانے کی ہے۔ انہوں نے فرمایا تمہیں یہ بات کس نے کہی؟ کہا بات کہہ رہے ہیں آپ نے فرمایا قسم بخدا میں نے تو یہ بات کسی کے سامنے ظاہر نہیں کیا کہیں سے مشہور ہو گئی؟ اس نے کہا میں جانتا ہوں خناس نے یہ بات پھیلائی ہے۔

## اسری حکایت

حضرت ابو الجوزاءؒ فرماتے ہیں میں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی تھی اور دل میں ارادہ کیا تھا کہ میں جمعہ کے دن اس سے رجوع کر لوں گا لیکن اس کی کسی کو اطلاع نہ کی تو میری بیوی نے کہا آپ کا یہ ارادہ ہے کہ آپ جمعہ کے دن میری طرف رجوع فرمائیں گے میں نے کہا یہ ایسی بات ہے جو میں نے کسی سے ذکر نہیں کی، پھر میں نے حضرت ابن عباسؓ کی یاد کی کہ ایک انسان کا دوسو سو دوسرے انسان کے دوسو سو کو اطلاع کر دیتا ہے، پھر میں نکلتی ہے۔

۱۔ ابن ابی شیبہ (منہ)  
۲۔ دوسوہ ابن ابی داؤد (منہ)  
۳۔ دوسوہ ابن ابی داؤد (منہ)



## حجاج بن یوسف کی حکایت

حجاج کے سامنے ایک ایسا شخص پیش کیا گیا جس کی طرف جادوگری کی نسبت کی گئی۔ حجاج نے اس سے کہا کیا تو جادوگر ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تو حجاج نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھری اور ان کو شمار کیا اور پوچھا میرے ہاتھ میں کتنی کنکریاں ہیں؟ اس نے کہا اتنی اتنی، تو حجاج نے ان کو گرا دیا۔ پھر ایک اور مٹھی بھری اور ان کو شمار نہ کیا، پھر پوچھا یہ میرے ہاتھ میں کتنی ہیں؟ اس نے کہا نہیں معلوم۔ حجاج نے کہا تو نے پہلی تعداد کو کیسے جانا اور دوسری کو کیسے نہ جانا؟ تو اس نے کہا ان کو تم نے جانا تھا اور اس سے آپ کے دسواں نے جانا تھا۔ پھر آپ کے دسواں نے میرے دسواں کو اطلاع دے دی تھی، اور اس بار آپ بھی نہیں جانتے تھے اس لیے آپ کا دسواں بھی اس کو نہ جان سکا، اس لیے آپ کے دسواں نے میرے دسواں کو نہ بتایا اس لیے مجھے بھی علم نہ ہو سکا۔

## امیر معاویہ کی حکایت

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما نے اپنے منشی کو حکم دیا کہ ایک خفیہ راز تیار کرو، تو اسی اثناء میں کہ وہ لکھ رہا تھا ایک مکھی اس جڑ کے کنارہ پر آکر بیٹھی۔ اس منشی نے اس کو قلم سے مارا، جس سے اس کے کچھ ہاتھ پاؤں کٹ گئے، پھر وہ منشی آیا تو لوگوں نے محل کے دروازہ پر اس کا استقبال کیا اور کہنے لگے، امیر المومنین نے یہاں اور ایسا لکھوایا ہے؟ اس نے کہا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ کہا لنگڑے حبشی نے جو ہمارے ساتھ نکلا ہے اس نے ہمیں بتلایا ہے تو وہ منشی حضرت امیر معاویہ کے پاس لوٹ گیا اور ان کو اطلاع فرمائی تو آپ نے فرمایا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ حبشی وہی مکھی ہے جس کو تو نے مارا تھا۔

## جنات کا انسانوں کو مرگی میں مبتلا کرنا

### ان مرگی والے کے جسم میں داخل ہوتا ہے؟

معتزلہ فرقہ کے ایک گروہ نے اس کا انکار کیا ہے کہ جنات مرگی زدہ شخص کے بدن میں داخل ہوتے ہیں۔

حضرت امام ابو الحسن اشعریؒ ذکر فرماتے ہیں کہ اہلسنت و الجماعت کا مذہب یہ ہے کہ مرگی والے کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ لے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ. (سورۃ بقرہ آیت ۲۷۵)

(ترجمہ) جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن نہیں اٹھیں گے مگر اس شخص کی طرح جس کے حواس شیطان نے لپٹ کر کھود دیئے ہوں۔

### امام احمدؒ کا مذہب

حضرت عبداللہ بن امام احمدؒ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ ایک بات یہ کہتی ہے کہ جن مرگی والے کے جسم میں داخل نہیں ہوتا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ بیٹے! یہ جھوٹ بولتے ہیں یہی تو اس کی زبان پر بول رہا ہوتا ہے۔



## حضورؐ نے مرگی والے سے جن نکالا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں لے کر آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرا بیٹا دیوانہ ہے اور اس پر دیوانگی کا حملہ صبح اور شام کو ہوتا ہے یہ ہماری زندگی کا مزہ تلخ کر دیتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے دعا فرمائی تو اس بچے نے قے کر ڈالی جس سے اس کے پیٹ سے کتے کا سیاہ پتلا نکلا اور بھاگ گیا۔ (یہ اصل میں جن تھا مگر اس نے کتے کے بچے کی شکل اختیار کر رکھی تھی)۔

## آپؐ نے ایک اور بچے سے جن نکالا

حضرت ام ابان بنت الوائغؓ کا دادا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا ایک دیوانہ بچہ لے کر کے گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو میرے قریب لاؤ اور اس کی پشت میرے سامنے کر دے پھر آپؐ نے اوپر نیچے سے اس کے کپڑوں سے پکڑا اور اس کی پشت پر مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے اللہ کے دشمن نکل جا تو وہ بچہ تندرست ہو کر دیکھنے لگ گیا۔

## آپؐ نے ایک اور جن نکالا

(حدیث) حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک حج کے لیے چلے لطن روماء مقام پر ایک عورت نے اپنا بچہ پیش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ!

لہ سند احمد، دارمی، طبرانی، البیہقی دلائل النبوة، بیہقی دلائل النبوة (منہ)

لہ سند احمد، ابوداؤد، طبرانی (منہ)

میرا بیٹا ہے جب سے میں نے اسے جنا ہے اب تک اس کو افاقہ نہیں ہوا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وہ بچہ لے لیا اور اس کو اپنے سینے اور ٹانگوں کے درمیان رکھ دیا اور اس کے منہ میں تھوکا اور فرمایا اے خدا کے دشمن! نکل جا میں اللہ کا رسول ہوں، ہر آپؐ نے وہ بچہ اس کی والدہ کو دے دیا اور فرمایا اس کو لے جا، اب اس کو کوئی تکلیف نہیں ہے۔

## امام احمدؒ کا جن نکالنے کا واقعہ

ابو الحسن علی بن احمد بن علی عسکریؒ کے دادا کہتے ہیں کہ میں امام احمد بن حنبلؒ کی مسجد میں بیٹھا تھا ان کے پاس متوکل (بادشاہ) نے اپنا ایک وزیر بھیجا کہ وہ آپؐ کو اس کی اطلاع کرے کہ شہزادی مرگی ہو گئی ہے اور گزارش کرے کہ آپؐ اس کے لیے صحت کی دعا کریں۔ تو حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے وضو کرنے کے لیے کھجور کے پتے کے شمع کا لکڑی کا جوتا اتارا اور اس وزیر سے فرمایا ابیر المؤمنینؓ کے گھر جاؤ اور اس لڑکی کے سر کے پاس بیٹھو اور اس (جن) کو کہو امام احمد فرما رہے ہیں تمہیں اس لڑکی سے نکل جانا پسند ہے یا اس (احمد) شہزادے کو کھانا پسند ہے؟ تو وہ وزیر اس جن کے پاس گیا اور اس کو یہ پیغام سنایا تو اس کو اس سرکش جن نے لڑکی کی زبان سے کہا ہم سنیں گے اور اطاعت کریں، اگر امام احمد ہمیں عراق میں نہ رہنے کا حکم فرمائیں تو ہم عراق بھی چھوڑ دیں گے وہ تو اللہ کے فرمانبردار ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا ہے ساری مخلوق اس کی فرمانبرداری ہوتی ہے۔ پھر وہ اس لڑکی سے نکل گیا اور لڑکی تندرست ہو گئی اور اس سے اولاد بھی ہوئی۔

جب امام احمدؒ کا انتقال ہوا تو وہ سرکش جن دوبارہ اس لڑکی کے پاس آ گیا تو متوکل بادشاہ نے اپنے وزیر کو امام احمدؒ کے شاگرد حضرت ابو بکر مردیؒ کے پاس بھیجا اور سارا واقعہ سنایا۔

لہ ابیہی، البیہقی دلائل النبوة، بیہقی دلائل النبوة (منہ)، مجمع الزوائد ۶/۲۵، مجمع الزوائد ۹/۷



تو حضرت سرورِ مئیؑ نے جو تالیما اور لڑکی کی طرف چلے تو اس سرکش جن نے لڑکی کی زبانی کہا میں اس لڑکی سے نہیں نکلوں گا، میں تیری بات نہیں مانوں گا، امام احمد بن حنبلؒ تو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے ہم نے تو ان کی فرمانبرداری کی وجہ سے ان کا حکم ماننا تھا۔

### انسان کو جن کیوں ہوتے ہیں؟

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں انسان پر جن کا حملہ شہوت، محبت اور عشق کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی بغض اور بد لہ لینے کی خاطر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ اس نے یا تو وہاں پیشاب کیا ہوتا ہے یا اس پر پانی پلٹا ہوتا ہے یا ان میں سے کسی کو قتل کیا ہوتا ہے اگرچہ اس کے قتل کا اس انسان کو علم نہیں ہوتا۔ اور کبھی محض کھیل اور تکلیف دینے کے لیے ہوتا ہے جیسے بیوقوف انسان بھی ایسا کرتے رہتے ہیں۔

پہلی صورت (عشق و محبت اور شہوت) میں جن بولتا ہے اور علم ہو جاتا ہے کہ یہ حرام اور گناہ کی وجہ سے ہے اور دوسری صورت انتقام وغیرہ میں انسان کو علم نہیں ہوتا۔

اور جو انسان جنات کو تکلیف دینے کی نیت نہیں کرتا وہ جنات کی طرف سے سزا کا مستحق نہیں ہوتا اگر اس نے اپنے گھر اور اپنی ملکیت میں ان کی تکلیف کا کام کیا ہوتا ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ یہ جگہ اس کی ملکیت میں ہے اور اس کو ہر قسم کے تصرف کا حق حاصل ہے اور تم (جنات) انسان کی ملکیت میں ان کی اجازت کے بغیر نہیں رہ سکتے بلکہ تمہارے لیے وہ مقامات ہیں جہاں انسان نہیں رہتے مثلاً ویرانے اور خالی جگہیں۔

## جنات کا دفاع کیسے کیا جائے

### جنات دفع کرنے وظائف

جنات کا مقابلہ ذکر، دعا، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور نماز کے ساتھ کیا جاسکتا ہے، اگر جنات کی وجہ سے کچھ لوگوں کو بیماری یا موت لاحق ہو جائے تو یہ خود اپنے آپ پر ظلم کر لے والے ہیں۔

سب سے بڑا عمل جس سے جنات کے خلاف مدد حاصل ہوتی ہے ”آیۃ الکرسی“ کا پڑھنا ہے۔ تجربہ کار حضرات نے اس کا بہت تجربہ کیا ہے۔ انسان سے شیاطین کو بھگانے کی آیۃ الکرسی میں بڑی عظیم تاثیر ہے، اور مرگی والے کے لیے بھی اور جنات کے حالات کو باطل کرنے کے لیے بھی اور ان کی آفات سے بچنے کے لیے بھی آیۃ الکرسی میں بڑی عظیم تاثیر ہے۔

### غیر شرعی طریقہ علاج

جنات کے مقابلہ میں غیر شرعی جھاڑ چھونک، غیر شرعی تعویذ جن کے مطالب کا بھی علم نہ ہو سب ناجائز ہیں، عام طور پر جو عامل پڑھا کرتے ہیں ان میں بھی شرک ہوتا ہے اس سے احتیاب ضروری ہے۔

### جنات کو دفع کرنے کا ایک اور عمل

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ

۱۔ طہقات حنابلہ قاضی البعلی حنبلی (منہ)

۲۔ مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہؒ ۱۹/۲۶ - ۵۵ - ۲۴۴/۲۴



کے ایک راستہ میں جا رہے تھے کہ ایک شخص کو مرگی ہو گئی۔ میں اس کے قریب گیا اور اس کے کان میں تلاوت کی تو اس کو افاقہ ہو گیا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے اَفَحَسْبُتُمْ اَمَّا خَلَقْنَاكُمْ عَشَا وَ اَنْتُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ (سورہ مومنون آیت ۱۱۵) آخر سورت تک تلاوت کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ رَجُلًا مُّؤْمِنًا قَرَأَ بِهَا عَلَيَّ جَبَلٍ لَّرَزَالَ-

(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی مومن شخص اس کو کسی پہاڑ پر بھی تلاوت کرے تو وہ بھی ہٹ جائے۔

### جن نکالنے کا عجیب واقعہ

ابو یاسین کہتے ہیں کہ بنی سلیم قبیلہ کا ایک دیہاتی مسجد میں آیا اور حضرت حسن بصریؒ کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا تم نے ان کو کیا کہنا ہے؟ اس نے کہا میں دیہات کا رہنے والا ہوں، میرا ایک بھائی اپنی قوم میں سب سے بڑا پہلوان تھا۔ اس کو ایک ایسی مصیبت نے گھیرا کہ ٹلنے کا نام نہ لیتی تھی، حتیٰ کہ ہم نے اس کو لوہے میں جکڑ دیا، اسی دوران میں ہم باہمی باتیں کر رہے تھے کہ ایک ہاتھ نے کہا ”السلام علیکم“ ہم نے اس کو جواب تو دیا لیکن ہمیں کوئی نظر نہ آیا۔ ان (جنات) نے کہا ہم تمہارے پڑوسی ہیں ہم نے تمہارے پڑوسی بننے میں کوئی حرج نہیں سمجھا تھا۔ لیکن ہمارے ایک بے وقوف نے تمہارے اس سامنے کا مقابلہ کیا تو ہم نے اس کو چھوڑ دینے کا کہا لیکن اس نے انکار کر دیا، جب ہمیں اس کا علم ہوا تو ہم نے چاہا کہ آپ لوگوں سے معذرت کر لیں۔ پھر اس کے بھائی (یعنی مجھے) سے کہا جب فلاں دن

۱۔ حکیم ترمذی، ابوعبلی، ابن ابی حاتم، عقیلی، حلیۃ الاولیاء، ابونعیم، ابن مردویہ (منہ) درمنثور ۵/۱۷۱، قرطبی ۱۱/۱۵۶

عقیلی ۲/۱۲۳، موضوعات ابن جوزی ۱/۱۵۶۔

ہو تو اپنی قوم کو جمع کر لو اور اس کو جکڑ کر باندھ لو اگر یہ تم پر غالب آجائے تو تم کبھی بھی اس کے جن اور اس پر قابو نہیں پاسکو گے۔ اس کے بعد اس کو ایک اونٹ پر بٹھلا کر فلاں وادی میں لے آؤ اور اس (وادی) کی سبزی لے کر کوٹ دو پھر اس کو اس پر لپیٹ کر دو، اس بات کا خاص خیال رہے کہ وہ تم سے چھوٹنے نہ پائے۔ اگر وہ چھوٹ گیا تو تم کبھی بھی اس پر غالب نہیں آسکو گے۔

میں نے کہا اللہ تم پر رحمت فرمائے مجھے اس وادی میں اس سبزی کا کون بتلائے گا؟ کہا جب یہ دن آئے تو تم ایک آواز سنو گے تم اس آواز کے پیچھے پیچھے آجانا۔ چنانچہ جب وہ دن آیا تو میں نے اس کو ایک اونٹ پر بٹھایا تو میرے سامنے سے ایک آواز آئی اور میں اس کے پیچھے پیچھے ہو گیا، پھر اس نے کہا اس وادی میں اتر جاؤ پھر کہا اس سبزی سے لو اور ایسا ایسا کرو۔

ہم نے ویسا ہی کیا جب وہ دوا اس کے پیٹ میں پہنچی تو وہ اس جن سے اور اپنی مصیبت سے آزاد ہو گیا اور اپنی آنکھیں کھول دیں۔ اس رہنما جن نے کہا اب اس کا راستہ چھوڑ دو اور اس کے زنجیر کھول دو۔ میں نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ یہ منہ چھوڑ بھاگ نہ جائے۔ اس نے کہا قسم بخدا یہ جن اب قیامت تک اس کے پاس نہیں آئے گا۔ میں نے کہا خدا تم پر رحم کرے تو نے ہم پر احسان کیا ہے اب ایک چیز رہ گئی ہے وہ بھی بتلاتے جاؤ۔ اس نے کہا وہ کیا ہے؟

میں نے کہا جب تو نے ہمیں تسلی دی تھی تو میں نے نذرمان لی تھی کہ اللہ تعالیٰ اگر میرے بھائی کو صحت عطا کرے گا تو میں ناک میں نیکیں ڈال کر حج کا سفر سیدل کروں گا۔

اس نے کہا یہ ایسی بات ہے جس کا ہمیں علم نہیں لیکن میں تمہیں بتلاتا ہوں تم اس وادی سے اتر دو اور بصرہ جاؤ اور حضرت حسن (بصریؒ) سے پوچھو وہ نیک آدمی ہیں۔

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) فی الہوائف ص ۱۱۶ (۱۶۳)



(فائدہ) مذکورہ واقعہ لفظ المرجان میں مکمل نہیں ہے۔ اصل کتاب (الہوائف ابن ابی الدنیا) میں مزید تفصیل بھی ہے۔ ہم اس کا خلاصہ یہاں نقل کرتے ہیں کہ پھر حضرت ابویاسینؑ اس کو حضرت حسن بصریؒ کے پاس لے گئے اور اس نے اپنا سارا واقعہ اور اپنی نذر کا عرض کیا تو انہوں نے فرمایا: ناک میں نمکیل ڈالنا تو شیطانی کام ہے ایسا تو نہ کرنا اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا اور بیت اللہ کی طرف پیدل چل کر حج کرنا اور اپنی نذر کو ادا کرنا۔ (یہ تیرے سوال کا جواب ہے)۔ امداد اللہ التور

### شاعر کی بیوی پر جنات

ایک شاعر کی بیوی کو جن ہو گئے تو اس نے وہی چھاڑ پھونک کی جو عامل حضرات کرتے ہیں۔ پھر پوچھا تو مسلمان ہے یا یہودی ہے یا عیسائی؟ شیطان نے اس عورت کی نالی جواب دیا میں مسلمان ہوں۔ تو اس نے کہا پھر تو نے میری بیوی سے تعرض کرنے کو کیوں کر حلال جان لیا میں بھی تو تیری طرح کا مسلمان ہوں؟ اس نے جواب دیا اس لیے کہ میں اس کو پسند کرتا ہوں۔ شاعر نے کہا تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواب دیا جبرجان سے، پوچھا کہ تو اس پر کیوں حملہ آور ہوا؟ اس نے جواب دیا اس لیے کہ یہ گھر میں سرکھول کر چل رہی تھی تو شاعر نے کہا اگر تو اتنا ہی غیرت مند تھا تو اس کے لیے جبرجان سے دوپٹہ کیوں نہیں لایا جس سے اس کا سر ڈھک جاتا۔

### رافضی پر جنات

حسین بن عبد الرحمن کہتے ہیں میں منیٰ میں ایک مرگی والے مجنون سے ملا جب وہ کسی

۱۔ الہوائف ابن ابی الدنیا ص ۱۸ (۱۶۳)

۲۔ تذکرہ حمد و نیک (منہ)

ایک ادائیگی یا ذکر اللہ کا ارادہ کرتا اس کو مرگی ہو جاتی تو میں نے بھی اس سے وہی کہا جو لوگ کہتے تھے کہ اگر تم یہودی ہو تو مو سے کا واسطہ، اگر تم عیسائی ہو تو عیسیٰ کا واسطہ اور اگر مسلمان ہو تو محمد کا واسطہ دیتا ہوں تم اس کو چھوڑ دو، انہوں نے کہا ہم نہ تو یہودی ہیں نہ عیسائی، ہم نے دیکھا ہے کہ یہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ سے بغض رکھتا ہے اس لیے ہم نے اس کو ایسے اہم فرائض سے روک دیا ہے۔

### ایک معترزی پر جن

حضرت سعید بن یحییٰؒ فرماتے ہیں میں نے ایک مجنون کو حمص (شہر) میں مرگی میں دیکھا، جس پر لوگوں نے مجمع لگایا ہوا تھا میں نے اس کے قریب جا کر کہا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس پر حملہ کرنے کی اجازت دی ہے یا تم از خود شرارت کر رہے ہو؟ تو اس نے مجنون کی زبانی کہا ہم اللہ تعالیٰ پر حجت نہیں کر رہے تم اس کو چھوڑ دو تاکہ یہ مرجائے کیونکہ یہ کہتا ہے کہ قرآن پاک مخلوق ہے (یعنی اللہ کی صفت کلام نہیں ہے حالانکہ یہ کفر ہے)

### ایک اور معترزی پر جن

حضرت ابراہیم خواص (آجری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسے آدمی کے پاس گیا جس کو شیطان نے مرگی میں مبتلا کر دیا تھا، میں نے اس کے کان میں اذان دینا شروع کر دی تو شیطان نے اس کے اندر سے مجھے پکار کر کہا مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اس کو قتل کر دوں کیونکہ یہ کہتا ہے کہ قرآن پاک مخلوق ہے۔

۱۔ عقلاء المجانین (ابن جوزی) (منہ)

۲۔ عقلاء المجانین بحوالہ ابن ابی الدنیا (منہ)

۳۔ رسالہ قشیریہ (امام ابوالقاسم قشیری) (منہ)



## جَنّات کا انسانوں کو اغوا کرنا

پہلا واقعہ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کا ایک آدمی عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے گھر سے نکلا اور گم ہو گیا تو اس کی بیوی حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان کو اس کا واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے اس کو چار سال انتظار کرنے کا حکم فرمایا تو اس نے انتظار کی پھر اس کو آپ نے اجازت دے دی کہ وہ نکاح کر سکتی ہے۔ اس کے دوسرے نکاح کے کچھ عرصہ بعد اس کا پہلا خاوند واپس آ گیا تو لوگوں نے اس کا واقعہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص ایک زمانہ تک غائب رہتا ہے جس کی زندگی کا علم اس کے گھر والوں کو نہیں ہوتا؟ تو اس شخص نے عرض کیا میرا ایک عذر تھا۔ آپ نے پوچھا کیا عذر تھا؟ عرض کیا میں عشاء کی نماز کے لیے نکلا تو مجھے جنات نے قید کر لیا اور میں ان میں ایک طویل زمانہ تک رہا۔ ان سے مومن جنات نے جنگ کی اور غالب آ گئے اور ان کے قیدیوں تک بھی پہنچ گئے جن میں میں بھی موجود تھا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا تمہارا مذہب کون سا ہے؟ میں نے کہا مسلمان ہوں۔ تو انہوں نے کہا تم تو ہمارے دین کے ہو، ہمارے لیے حلال نہیں کہ ہم تمہیں اپنا قیدی بنائیں، پھر انہوں نے مجھے وہاں رہنے یا وہاں سے واپس آنے کا اختیار دے دیا۔ تو میں نے واپسی کو پسند کیا تو وہ رات کو میرے ساتھ انسانی شکل میں ہوتے تھے اور دن کو بگولے کی شکل میں ہوتے تھے میں اس کے پیچھے پیچھے چلتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے سوال فرمایا تم کیا کھاتے تھے؟ عرض کیا ہر وہ کھانا جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا۔ آپ نے دوسرا سوال فرمایا کہ تم کیا پیتے تھے؟ عرض کیا وہ رس جو ابھی شراب نہ بنا ہو۔ تو حضرت عمرؓ نے اس شخص کو

(ترجمہ) جو شخص صبح کے وقت (سورۃ) حم سجدہ، اَلِیُّہِ الْمُنِیْرِ تک اور آیۃ الْکُرْسٰی کی تلاوت کرے گا اس کی شام تک ان کے ذریعہ حفاظت کی جائے گی اور جو ان دونوں کو شام کے وقت تلاوت کرے گا اس کی ان کے ذریعہ صبح تک حفاظت کی جائے گی۔

## ان پاک کا اثر

حضرت ابو خالد والبیؒ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حضرت عمرؓ کی خدمت میں ماضی کے لیے وفد کی شکل میں روانہ ہوا، ہم ایک منزل پر اتار پڑے میرے اہل و عیال ابھی بچے تھے تو میں نے بچوں کا شور و غوغا سنا تو میں نے اپنی آواز کو قرآن پاک کے ساتھ اونچا کر کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی تو ان سے پوچھا، تو انہوں نے کہا ہمیں شیاطین نے پکڑ لیا۔ اور ہم سے کھیل تماشہ کرنے لگے تھے۔ جب آپ نے قرآن پاک کے ساتھ آواز کو اونچا کیا تو وہ ہمیں جھینک کر بھاگ گئے۔

## شیطان کا دفاع

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمِهِ مِائَةٌ مَرَّةً كَانَتْ لَهُ عِدَّةُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٍ وَمُحِبَّتٌ عَنْهُ مِائَةٌ سَيِّئَةٍ



وَكَاثِلٌ لَهُ حِرْزٌ مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَاكَ حَتَّى يُمِيسَى بِهِ  
(ترجمہ) جو شخص روزانہ سو مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ  
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھتا ہے اس کو دس  
غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ  
مٹائے جائیں گے اور یہ کلمہ اس کے لیے اس دن شام تک شیطان سے پناہ  
دے گا۔

شیطان کے سامنے ذکر اللہ کا قلعہ

(حدیث) حضرت حارث اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَ يُحْيِي بَنَ زَكْرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ ..... الْحَدِيثُ  
وَفِيهِ : وَأَمَرَهُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ فَإِنَّ مِثْلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ  
فِي إِثْرِهِ سِرَاعًا حَتَّى أَتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ، كَذَلِكَ  
الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ .

لـ بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه (منه) صحیح بخاری بـ الخلق باب الدعوات باب، صحیح مسلم فی الذکر حدیث  
سنن ترمذی فی الدعوات باب ۵۹، ۶۲، سنن ابن ماجه فی الدعاء باب، موطا مالک حدیث ۲۰ من الامر بالوضوء من  
مسند احمد ۲/۲۰۲، ۳۷۵، ۴۲۶، ۴۵۱، فتح الباری ۱۱/۲۹۱، کنز العمال ۳۷۲۱

۲۰۲. ابن حبان ۱۲۲۲، ۱۵۵۰، طبرانی کبیر ۲/۳۲۴، کنز العمال ۴/۴۳۵، ابن خزيمة ۹۳۰، کتاب الشریعۃ ۱/۲۰۲، ترمذی ۱/۱۸۱، ابن کثیر ۱/۸۷، تفسیر قرطبی ۲/۲۰۹، جامع التفصیل للحلانی ۱۶۲، ۳۵۲، شرح السنۃ ۱۰/۴۹،

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ چیزوں کا حکم فرمایا  
..... ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس کا  
ذکر کرو کیونکہ اس کی اور اس شخص کی مثال جس کے پیچھے دشمن لگ گیا ایسی ہے  
جیسے وہ شخص ایک محفوظ قلعہ میں آیا اور اپنے آپ کو دشمن سے بچا لیا۔ اسی  
طرح سے کوئی شخص اپنے آپ کو شیطان سے نہیں بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ  
کے ذکر کے ساتھ۔

شیطان کا تخت

ابوالاسمر عبدی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رات کے دوران میں کوفہ کی جانب چلا تو  
 اس کی شکل کی کوئی شے سامنے آگئی اور اس کے گرد کچھ جماعت بھی تھی جو اس کو گھیرے میں  
 لے رہی تھی تو یہ شخص ٹھہر کر ان کو دیکھنے لگ گیا۔ ایک شخص آیا اور اس تخت پر بیٹھ گیا، اس  
 نے ایک بات کی جس کو یہ آدمی سن رہا تھا کہ عروہ بن مغیرہ کیسے ہے؟ تو ایک شخص اس مجمع  
 میں سے کھڑا ہوا اور کہا اس کو میں آپ کے پیش کردہ گا، تو اس نے کہا ابھی اور اسی وقت  
 پیش کرو تو اس نے اپنا رخ مدینہ شریف کی طرف کیا اور تھوڑی دیر میں واپس آگیا اور کہا میرا  
 عروہ پر کوئی بس نہیں چلا۔ اس نے کہا کس وجہ سے؟ کہا کیونکہ وہ صبح شام ایک کلام پڑھتا  
 ہے اس لیے اس پر ہاتھ نہیں ڈالا جاسکتا۔ پھر یہ مجمع بکھر گیا اور یہ آدمی اپنے گھر واپس آگیا،  
 جب صبح ہوئی تو اس آدمی نے ایک اونٹ خریدا اور چل پڑا، یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچ گیا،  
 اور جب حضرت عروہ بن مغیرہ نے اس کا حال سنا تو اس کلام کے متعلق سوال کیا کہ وہ صبح اور شام کے  
 وقت کیا پڑھتے ہیں پھر اس نے اس کلام سامنے وہ قصہ بھی سنایا۔

تو انہوں نے فرمایا میں صبح اور شام کے وقت (تین مرتبہ) یہ پڑھتا ہوں :-  
 اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْتُ بِالْجَبَّتِ وَالطَّاغُوْتِ ، وَاسْتَغْفِرُكَ



بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

ترجمہ میں اللہ واحد پر ایمان لایا بت کا بن جادو گر اور غیر اللہ کا انکار کرتا ہوں اور منطوری اسلام کو بھٹاتا ہوں جو ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والے ہیں۔

### بھوتنی کا خطرناک واقعہ

حضرت عبدالرحمن بن زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ قبیلہ اشجع کے دو آدمی اپنی ایک شادی میں شریک ہوئے جب وہ ایک جگہ پر پہنچے تو ایک عورت سامنے آگئی اور کہنے لگی تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہماری ایک شادی ہے اس کو تحفے دینے ہیں۔ کہنے لگی مجھے اس کا خوب علم ہے جب تم فارغ ہو جاؤ تو میرے پاس سے گزرنا جب وہ فارغ ہو گئے تو اس کے پاس سے گزرے اس نے کہا میں تمہارے پیچھے چلوں گی تو انہوں نے دو اونٹوں میں سے ایک پر اس کو سوار کر لیا اور دوسرے کو اس کے پیچھے چلاتے رہے۔ یہاں تک کہ یہ عورت کے ایک ٹیلہ پر جا پہنچی عورت نے کہا مجھے ایک کام ہے تو انہوں نے اس کے لیے اونٹ بٹھادیا اور ایک گھڑی انتظار کی جب اس نے دیر لگا دی تو ان دو میں ایک اس کے پیچھے نشان قدم پر گیا اور اس نے بھی دیر لگا دی تو وہ شخص کہتا ہے میں اس آدمی کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ عورت اس کے پیٹ پر سوار ہو کر اس کا جگر نکال کر کھا رہی تھی جب میں نے یہ دیکھا تو واپس لوٹ آیا اور سوار ہو کر اپنا راستہ لیا تو وہ واپس آ کر کہنے لگی تم نے بہت جلدی کی ہے؟ میں نے کہا تم نے جو دیر لگا دی ہے تو اس نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے چنیتا ہوا دیکھ کر کہنے لگی تمہیں کیا ہو گیا؟ میں نے کہا ہمارے سامنے ایک ظالم جابر بادشاہ ہے اس نے کہا میں تمہیں ایک دعا بتلاتی ہوں جب تو اس کے

سارے گاتو وہ اس کو ہلاک کر دے گی اور اس سے تمہارا حق دلا دے گی؟ میں نے کہا کیا ہے؟ اس نے کہا یہ پڑھ:-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَا اَظْلَتْ، وَرَبَّ الْاَرْضَيْنِ وَمَا اَقْلَتْ، وَرَبَّ الْبَرِّيَّاتِ وَمَا اَذْرَتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا اَصْلَتْ، اَنْتَ الْمَنَّانُ كَيْدُكَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ تَاْخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنَ الظَّالِمِ حَقَّهُ فَخُذْ لِيْ حَقِّيْ مِنْ فُلَانٍ فَاِنَّهُ ظَلَمْنِيْ۔

(دعا کا ترجمہ) اے اللہ! آسمانوں کے رب اور ان چیزوں کے رب جن پر آسمانوں نے سایہ کیا اور زمینوں کے رب اور جن کو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے، ہواؤں کے رب اور ان کے جن کو ہواؤں نے اُڑایا، اور شیاطین کے رب اور ان چیزوں کے جن کو شیاطین نے گمراہ کیا، آپ احسان فرمائے والے ہیں آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والے ہیں، جلال و اکرام والے ہیں، آپ ظالم سے مظلوم کا حق وصول کرتے ہیں میرا حق بھی فلاں سے وصول کر دے کیونکہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔

میں نے کہا اے عورت مجھے یہ دعا پھر سناؤ:-

جب اس عورت نے دعا یاد کر لی تو اُسی ڈائن عورت کے خلاف ہی مانگی اور یوں کہا:-

اَللّٰهُمَّ اِنَّهَا ظَلَمْتَنِيْ وَاَكْلَتْ اَرْحِيْ۔

(ترجمہ) اے اللہ! اسی نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور میرا بھائی کھا گئی ہے

وہ شخص کہتا ہے کہ آسمان کی جانب سے اس کی شرمگاہ پر آگ اُتری جس نے اس کو دھتے کر ڈالے اور اس کا ایک ہتھ اس طرف جا پڑا اور دوسرا اس طرف یہ عورت بھوتنی اور انسانوں کو کھا جاتی تھی۔ ۝



## جنات کا ایک اور خطرناک واقعہ

حضرت ابوالمنذرؓ فرماتے ہیں کہ ہم حج کرنے کے بعد ایک بڑے پہاڑ کی غاریں جاتے تھے قافلے والوں نے خیال کیا کہ یہاں جنات رہتے ہیں ہم نے ایک بوڑھے کو پانی کی طرف سے آتے دیکھا تو میں نے کہا اے ابو شمیر! تم اس پہاڑ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ تم نے اس پہاڑ میں کچھ دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں ایک دن میں نے اپنی کمان اور تیراٹھائے اور خوف کے مارے اس پہاڑ پر چڑھ گیا اور پانی کے چشمہ کے پاس درخت کا ایک گھر بنایا اور اس میں رہنے لگا۔ ایک مرتبہ میں نے اچانک کچھ پہاڑی بکریوں کو دیکھا جو میری طرف آ رہی تھیں کسی چیز سے ڈرتی نہیں تھیں انہوں نے اس چشمہ سے پانی پیا اور اس کے گرد بیٹھ گئیں، ان میں سے ایک دُنبہ کو میں نے تیر مارا جو اس کے دل پر لگا تو ایک چھینے والے نے چیخ ماری تو پہاڑ میں کوئی چیز باقی نہ رہی مگر اپنے سامنے کو بھاگ گئی۔۔۔۔۔ تو ایک شیطان نے دوسرے سے میرے متعلق کہا تو تباہ ہو جائے اسے قتل کیوں نہیں کر دیتا؟ اس نے کہا مجھ میں اس کی طاقت نہیں کہا تباہ ہو جائے طاقت کیوں نہیں؟ کہا اس لیے کہ اس نے پہاڑ کی ٹیک لگاتے ہوئے دیا پہاڑ پر گھر بناتے ہوئے، اللہ کی پناہ مانگ لی تھی، جب میں نے یہ بات سنی تو مطمئن ہو گیا۔

## معوذین کے ذریعہ جنات اور انسانوں سے پناہ

(حدیث) حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگتے تھے یہاں تک کہ آخری دونوں سورتیں نازل ہو گئیں تو آپ نے ان دونوں کو پڑھنا شروع فرما دیا اور باقی اُوراد کو چھوڑ دیا۔

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان ص ۳۹ (۱۷)

۲۔ ترمذی و حسنہ (منہ) سنن ترمذی فی کتاب الطب باب ۳، سنن نسائی فی کتاب الاستعاذہ باب ۳، سنن ابن ماجہ فی کتاب الطب

مشکوٰۃ حدیث ۴۵۶۳، کنز العمال ۱۸۰۳۸، فتح الباری ۱۰/۱۹۵، کتاب الاذکار حدیث ۶۸۳

## اور نماز کے ذریعہ پناہ

مصنف اکام المرجان فرماتے ہیں شیطان سے پناہ لینے کے لیے وضو اور نماز بھی ایک عمل

ہے۔۔۔۔۔

إِنَّ الْقَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ  
بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ ۝

ترجمہ: غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا شدہ ہے اور آگ  
پانی سے بجھائی جاتی ہے پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کر لیا  
کرے۔

## مزید علاج

فضول نظر سے، فضول کلام سے، فضول طعام سے، فضول لوگوں کی ملاقاتوں سے رکنا بھی  
شیطان سے حفاظت کا طریقہ ہے کیونکہ شیطان ان چار دروازوں سے انسان پر مسلط  
ہوتا ہے۔

## ظہر بد سے بچنے کا انعام

(حدیث) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا :-

۱۔ احمد، ابوداؤد (منہ) ابوداؤد ۴۸۴، درمنثور ۲/۴۲، مسند احمد ۲۲۶، فتح الباری ۱۰/۴۶۷، الطب النبوی

للذہبی ۲، ترمذی و ترمذی ۳/۵۱، تخریج عراقی ۳/۱۶۳، تفسیر ابن کثیر ۲/۱۰۲، تفسیر قرطبی ۷/۲۸۷، مشکوٰۃ ۵۱۱۳،

جمع الجوامع ۵۷۵، اتحاد السادة ۸/۲۳۱، طبرانی کبیر ۱۷/۱۶۷، کتاب الاذکار ۲۲۸، شرح السنۃ ۱۳/۱۶۱۔



النَّظْرَةُ سَمِعَ مِنْ سَمَاءِ إِبْلِيسَ مَسْمُومَةً فَمَنْ تَرَكَهَا مِنْ خَوْفِ اللَّهِ  
أَتَابَهُ إِيْمَانًا يَجِدُ حَلَالَاتَهُ فِي قَلْبِهِ. ۛ

(ترجمہ) نظر بد ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے جو نظر بد کرنا پھوڑ دے  
اللہ کے خوف کی بناء پر، اس کو اللہ تعالیٰ ایسا ایمان عطا فرمائے گا جس کی مٹھاس  
یہ اپنے دل میں پائے گا۔

### شیطانی مکر کا علاج

(حدیث) حضرت حسن (ہبریؒ) سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا:۔

إِنَّ جَبْرِيلَ آتَانِي فَقَالَ: إِنَّ عَفْرِيَّتًا مِنَ الْجِنِّ يَكِيدُكَ فَإِذَا أَدْبَتَ إِلَى  
فَرَأَيْتَكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ. ۛ

(ترجمہ) حضرت جبریلؑ میرے پاس آئے اور فرمایا عفریت جن آپ کے خلاف سازش  
کر رہا ہے آپ جب بھی اپنے بستر کی ٹیک لگائیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔

### دو فرشتے حفاظت کرتے ہیں

(حدیث) حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں:۔

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ إِذَا أَدْبَتِ إِلَى فَرَأَيْتَهُ مَلَكًا يَحْفَظُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ. ۛ

ۛ حاکم (منہ) مستدرک، حاکم ۴/۳۱۴ و صحیح واقرہ الذہبی و اخرجه الطبرانی عن ابن مسعود مرفوعاً، درمنثور ۵/۴۱، کشف الخفاء

۴۲۸/۲، ۴۳۹، ۴۵۵

ۛ مکمل الشیطان (۸۹۶) لابن ابی الدنیا، المجاہد للذہبی (منہ) احیاء العلوم ۳/۳۶، درمنثور ۱/۳۲۷

ۛ فضائل القرآن ابن الفریس (منہ)

ترجمہ جس نے اپنے بستر کی ٹیک لگاتے ہوئے آیت الکرسی پڑ لی دو فرشتے اس  
کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

### الکرسی کی شان

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ارشاد فرمایا:۔

سُورَةُ الْبَقَرَةِ فِيهَا آيَةُ سَيِّدَةِ الْحَقِّ لَا تُقْرَأُ فِي بَيْتٍ دَفِنَ فِيهِ شَيْطَانٌ  
إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ: آيَةُ الْكُرْسِيِّ. ۛ

(ترجمہ) سورۃ البقرہ میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن پاک کی سب آیات کی سرور ہے  
جس گھر میں شیطان ہو اور اس کو پڑھا جائے تو وہ اس سے نکل جائے گایہ آیت  
آیت الکرسی ہے۔

### شیطان گھر میں نہیں آ سکتا

(حدیث) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سورۃ بقرہ کی دس آیات رات

پڑھے گا اس رات میں شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ چار آیات تو شروع سورت

ہیں، ایک آیت الکرسی ہے دو آیتیں اس کے بعد کی ہیں اور تین آیات ۲ نمبر سورت کی ہیں۔ ۛ

ۛ السَّمَوَاتِ ۛ

اور دارمی اور ابن ہریرہ کی روایت میں حضرت ابن مسعودؓ سے اس طرح سے بھی مروی ہے

ۛ اب الایمان بیہقی (منہ) مستدرک حاکم ۱/۵۶۰، ۲/۲۵۹، طبرانی کبیر ۱/۱۰۶، ۳۲۳، درمنثور ۲/۳۲۶، کنز العمال

۲۵۵۱، تفسیر ابن کثیر ۱/۴۵۴، جمع الجوامع ۱/۵۴۸، شعب الایمان بیہقی۔

ۛ دارمی ابن المنذر طبرانی (منہ) سنن دارمی فی کتاب فضائل القرآن



کہ جو شخص سورۃ بقرہ کی ابتدائی چار آیات، آیت الکرسی اور اس کے بعد کی دونوں آیات اور سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھے گا اس دن نہ ہو اس کے پاس شیطان آئے گا نہ اس کے اہل خانہ کے پاس آئے گا اور نہ اس کے گھر والوں میں کوئی تکلیف وہ چیز ظاہر ہوگی نہ اس کے مال میں۔ اور اگر ان آیات کو کسی مجنون پر پڑھا جائے گا تو اس کو بھی فائدہ ہوگا۔ ۛ

## نظر بد کا علاج

(حدیث) حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ لَا يَقْرَأُهَا عَبْدٌ فِي دَارٍ فَتُصِيبُهُمْ ذَلِكُ  
الْيَوْمِ عَيْنٌ إِنْشِ أَوْجِنَ ۛ

(ترجمہ) سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی کو جو شخص بھی اپنے گھر میں پڑھے گا اس دن اس کو نہ تو کسی انسان کی نظر بد لگے گی نہ جن کی۔

## سرکش شیاطین پر سخت آیات

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَيْسَ شَيْءٌ أَسَدًا عَلَى مَرَدَةٍ مِنْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ (وَ  
إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ.....) الْآيَتِينَ ۛ

ۛ دارمی، ابن الضریس (منہ) سنن دارمی فی کتاب فضائل القرآن

ۛ دہلی (منہ) تحف السادة المتقين ۱۳۲/۵، و منشور ۵، کنز العمال ۲۵۰۲، تفسیر قطبی ۱۱۱/۱، کشف الخفاء ۱۶۲/۲

ۛ دہلی (منہ) دہلی حدیث ۵۱۴۴، ۳۸۵/۳، الدر المنثور ۱۶۳/۱، کنز العمال حدیث نمبر ۳۵۵۶، البحار مع البکیر ۶۴۸

(ترجمہ) سورۃ بقرہ کی ان دو آیات وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ..... سے زیادہ سخت شریعتات کے لیے اور کوئی آیات نہیں ہیں۔

## حضرت حسنؓ کی ضمانت

حضرت حسنؓ بن علیؓ فرماتے ہیں جو شخص ان بیش آیات کی ہر رات کو تلاوت کرے گا، میں اس کا ضمان ہوں اللہ تعالیٰ اس کی ہر ظالم حکمران، ہر سرکش شیطان، ہر بچاڑ کھانے والے درندہ ہر عادی چور سے حفاظت فرمائے گا (وہ آیات یہ ہیں) آیت الکرسی، سورۃ اعراف کی اِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ) سے دس آیات، سورۃ صافات کی دس (ابتدائی) آیات، اور سورۃ الرحمن کی یَا مُعْزَّزَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ سے تین آیات اور سورۃ حشر کی آخری آیت ۛ

## مدینہ سے جنات کو کس آیت نے نکالا

حضرت سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت (اِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ.....) نازل ہوئی تو ایک بہت بڑی جماعت حاضر ہوئی یہ نظر نہیں آتی تھی لیکن یہ معلوم ہو رہا تھا کہ یہ عرب ہیں تو صحابہ کرامؓ نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم جنات ہیں مدینہ منورہ سے جا چکے ہیں اور ہمیں یہاں سے اسی آیت نے نکالا ہے۔ ۛ

## صبح تک فرشتے کے پر کا سایہ

حضرت عبد اللہ بن ابی مرزوقؓ فرماتے ہیں جس نے سوتے وقت (اِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي

ۛ کتاب الدعاء ابن ابی الدنیا، تاریخ بغداد خطیب بغدادی (منہ)

ۛ ابن ابی عاتم (فی تفسیرہ) (منہ)



خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ... پوری آیت پڑھ لی اس پر ایک فرشتہ صبح تک اپنا پتہ بھلا کر رکھے گا۔

## سورۃ یس کی تاثیر

حضرت عبید اللہ بن محمد بن عمرو الدباغؒ فرماتے ہیں میں نے ایک ایسا راستہ اپنایا جس میں جن بھوت رہتے تھے تو اچانک ایک عورت میرے سامنے آئی جس پر پیلے رنگ کے کپڑے تھے اور خود ایک تخت پر بیٹھی تھی اور درگرمیں شمعیں تھیں، یہ مجھے ہلارہی تھی جب میں نے دیکھا تو سورۃ یسین پڑھنا شروع کر دی، تو اس کی سب شمعیں بج گئیں اور وہ کہہ رہی تھی اے خدا کے بندے! تو نے میرے ساتھ کیا کر دیا۔ اس طرح سے میں اس سے محفوظ رہا۔

## ایک اور تاثیر

حضرت سعید بن جبیرؒ نے ایک مجنون پر سورۃ یس کی تلاوت کی تو وہ اچھا ہو گیا۔

## ستر ہزار فرشتے حفاظت کرتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:-

مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَرَأَ آخِرَ سُورَةِ الْحَشْرِ بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَطْرُدُونَ عَنْهُ شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ إِنَّ

۱۔ ابن ابی الدنیا، تفسیر البوشیخ (منہ)

۲۔ کتاب العظمت البوشیخ (منہ)

۳۔ فضائل قرآن، ابن ضریس (منہ)

كَانَ لَيْلًا حَتَّى يُصْبِحَ، وَإِنْ كَانَ نَمَارًا حَتَّى يُنْسِيَ. ۱۔

(ترجمہ) جو شخص تین مرتبہ عموذ باللہ پڑھے پھر سورۃ حشر کا آخری حصہ تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مبعوث فرمائیں گے جو اس کی شیطان انسانوں جنوں سے حفاظت کریں گے، اگر رات کو پڑھے گا تو صبح تک حفاظت کریں گے اور اگر دن کو پڑھے گا تو شام تک حفاظت کریں گے۔  
(فائدہ) مذکورہ حدیث حضرت انسؓ کی سند بھی مروی ہے مگر اس میں تعوذ کے متعلق اس طرح سے ہے کہ آپؐ نے فرمایا ”شیطان سے دس مرتبہ پناہ مانگے“ ۲۔

## افیر سورت حشر کی تاثیر

حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی گھر میں کھجور خشک کرنے کی ایک جگہ تھی انہوں نے اس کو کم ہوتا ہوا دیکھا تو رات کو اس کی نگرانی فرمائی۔ چنانچہ ایک آدمی آیا تو آپؐ نے اُس سے پوچھا کہ کون ہو؟ اس نے کہا جنت میں کا ایک مرد ہوں ہمارا اس گھر میں آنے کا ارادہ ہے ہمارے اس کھانے کو کچھ نہیں ہے اس لیے ہم تمہاری کھجور لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس میں کمی نہیں فرمائے گا۔ تو حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے فرمایا اگر تو (اپنے کو جن کہنے میں) تھا ہے تو اپنا ہاتھ مجھے پکڑا دے تو اس نے اپنا ہاتھ پکڑ لیا، تو وہ کتے کے ہاتھ کی طرح بالوں والا تھا، تو اس کو حضرت ابو ایوبؓ نے فرمایا جتنا تم ہماری کھجور لے چکے ہو وہ تمہیں معاف۔ اب تم اس افضل ترین عمل کا بتلاؤ جس کے ذریعہ انسان جن سے پناہ حاصل کر سکے؟ تو اس نے کہا یہ سورۃ حشر کی آخری آیت۔ ۳۔

۱۔ ابن مرددویہ (منہ) درمنثور ۶/۲۰۲

۲۔ ابن مرددویہ (منہ)

۳۔ ابن مرددویہ (منہ)



## سورة اخلاص کی تاثیر

(حدیث) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا :-

مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْفَدَاةِ ثُمَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَقْرَأَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمْ يُدْرِكْهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ ذَنْبٌ وَاجِبٌ مِنَ الشَّيْطَانِ بِهِ (ترجمہ) جو شخص صبح کی نماز ادا کرے اور بات چیت نہ کرے یہاں تک کہ وہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (پوری سورت) کو دس مرتبہ پڑھ لے اس کو اس دن کوئی تکلیف اور نقصان نہ پہنچے گا اور شیطان سے بھی اس کی حفاظت ہوگی۔

## وظیفہ جبرائیلؑ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جس رات جنات کی ایک جماعت آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئی، میں آپؐ کے ساتھ تھا، جنات کی ایک جماعت آگ کا شعلہ لے کر آئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے لگے تو آپؐ کی خدمت میں حضرت جبریلؑ حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمدؐ! میں آپؐ کو ایسے کلمات نہ بتاؤں جب آپؐ ان کو پڑھیں تو ان کا شعلہ بجھ جائے اور وہ ناک کے بل جاگریں آپؐ یہ پڑھا کریں :-

أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِهِ التَّامَّةِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَخْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمَا يُخْرِجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ، وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارْحَمَنُ

ملہ ابن عساکر (منہ) درمنثور ۴/۴۱۴، کنز العمال حدیث ۲۵۴۰

لہ دلائل النبوة البوعین (منہ) بخاری ۶/۴۱، ۹/۱۲۵، ۱۰/۳۰۹، مجمع الزوائد ۱۰/۳۴۱، تفسیر ابن کثیر ۳/۱۳۸، ابن عساکر ۴/۴۱۴

(ترجمہ) میں اللہ کریم کی عزت و مرتبہ اور کلمات تامہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں جو شر آسمان سے اترتے یا چڑھتے ہیں ان کے ساتھ کوئی نیک و بد ان کلمات سے سبقت نہیں کر سکتا، اور زمین میں ہر داخل ہونے والے اور نکلنے والے شر سے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات اور دن کے چوروں کے شر سے خیر کو لانے والے کے سوا، اے اللہ۔

## شیاطین کا حملہ اور حضورؐ کا دفاعی وظیفہ

(حدیث) حضرت ابوالتیاحؓ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن جبیشؓ سے سوال کیا گیا کہ اب شیاطین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا تھا تو آپؐ نے اپنا دفاع کیسے فرمایا تھا؟ حضرت عبدالرحمنؓ نے جواب دیا شیاطین نے پہاڑوں اور وادیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دھاوا بول دیا تھا، ان میں سے ایک شیطان کے ہاتھ میں آگ کا ایک شعلہ بھی تھا اس کا ارادہ یہ تھا کہ وہ اس کے ساتھ آپؐ کو جلائے گا، تو آپؐ کے پاس حضرت جبریلؑ تشریف لائے اور عرض کیا اے محمدؐ! آپؐ یہ پڑھیں :-

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارْحَمَنُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ کلمات پڑھے تو شیاطین کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ

ملہ ترجمہ اس سے قبل کی دعا جیسا ہے کیونکہ الفاظ تقریباً ملتے جلتے ہیں۔ (امداد اللہ النور)



نے ان شیاطین کو بھی جلا دیا۔

## تَعُوذُ کی تاثیر

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
أُجِزَ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمَسِيَ بِهِ

ترجمہ: جو آدمی صبح کے وقت اَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے گا اس کو شام تک شیطان سے محفوظ کر دیا جائے گا۔

## حضرت خضرؑ و الیاسؑ کی ملاقات میں آخری کلمات

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

يَلْتَقِي الْخَضِرُ وَالْيَاسُ كُلَّ عَامٍ فِي الْمَوَاسِمِ وَيَفْتَرِقَانِ عَنْ هَؤُلَاءِ  
الْكَلِمَاتِ: بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا يُسْئِقُ الْخَيْرَ إِلَّا اللَّهُ، مَا كَانَ مِنْ  
نِعْمَةٍ فَمِنْ اللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا يُصْرِفُ السُّوءَ إِلَّا اللَّهُ مَا شَاءَ  
اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

(ترجمہ) حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام دونوں ہر سال موسم حج

مکہ البونیم پہنچتی (منہ) دلائل النبوة بیہقی، ۹۵/۲، مسند احمد ۴/۲۱۹، دلائل البونیم ۲۰/۱، الاسماء والصفات  
حدیث نمبر ۲۵، ۱۸۴، ۱۸۵، کنز العمال ۵۰۱۸، بحوالہ ابن ابی شیبہ و بزار و حسن بن سفیان و ابوزرعی و  
وابن منہ و البونیم فی دلائل النبوة و البیہقی فی دلائل النبوة و بہر صحیح۔

مکہ ابن مسیح (منہ) عمل الیوم واللیلۃ حدیث ۴۹، دارمی ۲/۴۵۸، الادب المفرد حدیث ۱۲۰۱۔

میں ملاقات کرتے ہیں اور ان کلمات پر علیحدہ ہوتے ہیں:  
بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ..... آخر تک۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے، جو اللہ چاہے، خیر اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے، جو نعمت  
بھی ہو سب اللہ کی طرف سے ہے اللہ کے نام سے جو اللہ چاہے، تکلیف کوئی  
نہیں مال سکتا سوائے اللہ کے جو اللہ چاہے، کوئی قدرت اور طاقت نہیں مگر  
اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جو شخص ان مذکورہ کلمات کو تین مرتبہ صبح اور شام پڑھ لیا  
اللہ تعالیٰ اس کو غرق ہونے سے، جل جلنے سے، چوری ہونے سے، شیطان سے،  
ملاہ کے ظلم سے، سانپ سے اور بچپو سے محفوظ رکھے گا۔

## نام تکالیف سے نجات

(حدیث) حضرت عبدالرحمن بن غنمؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:-

مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَيُثْنِيَ رَجُلَهُ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَاةَ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بَيِّنَةً  
الْخَيْرِ يُجْنِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ  
لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيتُ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ

عشاء مقبلی، کتاب الافراد دارقطنی، تاریخ ابن عساکر (منہ) عقیلی ۲۲۵/۱، تہذیب تاریخ دمشق ۵/۱۵۵، تخاف السادة  
۱۱۲۰/۶۹، کامل ابن عدی ۲/۴۰، بدایہ والنہایہ ۳۳۳/۱، کنز العمال ۳۴۰۵۲، شرح السنۃ ۸۱، ۳۴۳، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱



عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ  
الْرَّجِيمِ ۝

ترجمہ: جو شخص نماز مغرب اور نماز صبح سے فارغ ہونے اور قدم اٹھانے سے پہلے پہلے دس مرتبہ یہ پڑھے گا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بَيِّنَاتٍ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اس کو ہر دفعہ کے پڑھنے سے دس نیکیاں ملیں گی، دس گناہ معاف ہوں گے، دس درجات بلند ہوں گے اور ہر مصیبت سے اور شیطان مردود سے حفاظت ہوگی۔

(فائدہ) یہ کلمہ تجہید ہے اس کا ترجمہ یہ ہے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کے لیے ہے، تعریف بھی اسی کے لیے ہے، خیر بھی اسی میں ہے، وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے وہ ہر شے پر قادر ہے۔“

### کلمہ تجہید کا مزید فائدہ

(حدیث) حضرت عمارہ بن شیبہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا :-

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَلَى أَثَرِ الْمَغْرِبِ - بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مَسَلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيَاطِينِ حَتَّى يُصْبِحَ ۝

ترجمہ: جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کو نماز مغرب کے بعد پڑھے گا اللہ تعالیٰ

۱۔ مسند احمد (منہ) ترمذی و تہذیب ۳۰۶/۱، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۴، کنز العمال ۳۵۳۲، مشکوٰۃ ۹۰۵، ۹۰۶

۲۔ ترمذی (منہ) سنن ترمذی فی کتاب الدعوات باب ۹

اس کے لیے کچھ محافظ بھیج دیں گے جو اس کی صبح تک نگہبانی کریں گے۔

### رات میں جنات سے حفاظت کا وظیفہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت کعب (احبار) نے بتلایا کہ انہوں نے فیر محرف تورات میں یہ لکھا ہوا پایا ہے کہ جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا شام سے صبح تک شیطان اس کے قریب بھی نہ بھٹک سکے گا :-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنَ الشَّرِّ فِي السَّامَةِ وَالْعَامَةِ وَأَعُوذُ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ عَذَابِكَ وَشَرِّ عِبَادِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ خَيْرِ مَا تُسْأَلُ وَخَيْرِ مَا تُعْطَى وَخَيْرِ مَا تُبَدَى وَخَيْرِ مَا تُخْفَى، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا تُجَلَّى بِهِ النَّعَارُ وَإِنْ كَانَ اللَّيْلُ قَالَ مِنْ شَرِّ مَا دَجَى بِهِ اللَّيْلُ ۝

(ترجمہ) اے اللہ! میں آپ کے نام کے ساتھ اور کلماتِ تامہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں ہر خاص و عام چیز کے شر سے، اور میں پناہ پکڑتا ہوں آپ کے نام اور کلماتِ تامہ کے ساتھ تیرے عذاب اور بندوں کے شر سے، اے اللہ! میں آپ کے نام اور کلماتِ تامہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں شیطان مردود سے، اے اللہ! میں آپ سے آپ کے نام اور کلماتِ تامہ کے ساتھ ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے طلب کی جاتی ہے اور ہر اس خیر کا جو عطا جاتی ہے اور ہر اس خیر کا جو ظاہر کی جاتی ہے اور ہر اس خیر کا مخفی رکھی جاتی ہے،

۳۔ ابن ابی الدنیا (منہ) (فی کتاب الدعاء) ۹



اے اللہ! میں آپ کے نام اور کلماتِ نامہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں ہر اس شے کے شر سے جس پر سورج روشن ہوتا ہے (اور اگر رات ہو تو یوں کہے) ہر اس شے کے شر سے جس کو رات نے ڈھانپا ہے۔

### امام ابراہیم نخعیؒ کا وظیفہ

حضرت امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَادُّهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يُخْرِجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْزُجُ فِي السَّمَاءِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ۔

(فائدہ) اس حدیث کو حضرت انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ طریقہ فرمایا ہے اور اس میں اس بات کا بھی اضافہ ہے کہ اس کے اور شیطان کے درمیان فرشتہ رکاوٹ بن جاتا ہے جو شیطان کو اس سے اس طرح سے دور کرتا ہے جس طرح اونٹ کو دور کیا جاتا ہے۔

### بسم اللہ کی مہر

حضرت صفوان بن سلیمؒ فرماتے ہیں کہ جنات انسانوں کے سامان اور کپڑوں استعمال کرتے ہیں پس تم میں سے جو شخص کوئی کپڑا اٹھائے یا رکھے تو ”بسم اللہ“ کہہ کرے کیونکہ ”اللہ کا نام“ مہر ہے۔ (اس طرح سے جنات ان کپڑوں کو استعمال نہیں کریں گے)

سہ ابن ابی الدنیا (منہ)

سہ ابن ابی الدنیا (منہ) درمنثور ۶/۲۰۲ بلفظہ

سہ کتاب العظمت ابو الشیخ (منہ)

### دارین کا علاج

(حدیث) حضرت خالد بن ولیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنات میں سے ایک مکار لڑیب دے رہا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کر دے۔

اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَادُّهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يُخْرِجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْزُجُ فِي السَّمَاءِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ۔

چنانچہ حضرت خالد بن ولیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے دفع فرما دیا۔

(فائدہ) مذکورہ دُعا کا ترجمہ سابقہ عنوان ”وظیفہ تبریل“ ترجمہ جیسا ہے، وہاں لکھ لیں۔

### دور کا تہدید نامہ مبارک

حضرت ابو ذر جانیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب بنی کیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بیت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے بستر پر سوتا ہوں اور چکی چلنے کی اپنے گھر میں سنتا ہوں اور شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ سنتا ہوں پس جب میں گھبراہٹ اور مرعوبیت میں اٹھاتا ہوں تو مجھے ایک سیاہ سایہ نظر آتا ہے جو بلند ہو کر میرے گھر کے صحن میں پھیل جاتا ہے۔ پھر میں اس کی طرف بھکتا ہوں اور اس کی جلد کو چھوتا ہوں تو اس کی جلد سیپی کی طرح گرم ہوتی ہے اور وہ میری طرف آگ کے شعلے پھینکتا ہے، میرا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ مجھے

دلائل النبوة ۶/۹۶، مسند احمد ۲/۴۱۹، کتاب النہی ابن ابی عامر ۱/۱۶۴، تجرید التہدید ابن عبد البر ۱/۴۱،



بھی جلا دے گا اور میرے گھر کو بھی۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا گھر میں رہائش رکھنے والا (جن) برا ہے اے ابو دجانہ! رب کعبہ کی قسم کیا تیرے جیسا بھی ایذا دینے کے قابل ہے؟ پھر فرمایا میرے پاس دو رات اور قلم لے آؤ، جب وہ پیش کیے گئے تو آپ نے ان کو حضرت علیؓ کو دے دیا اور فرمایا اے ابوالحسن! لکھو، انہوں نے عرض کیا میں کیا لکھوں؟ آپ نے فرمایا یہ لکھو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ إِلَى مَنْ طَرَقَ الْبَابَ مِنَ الْعُمَارِ وَالزَّوَارِ، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ مَنَعَةٌ فَإِنْ شَكَّ عَاشِقًا مُؤَلِّعًا أَوْ فَاحِرًا مُقْتَحِمًا أَوْ زَاعِمًا حَقًّا مُبْطِلًا، هَذَا كِتَابُ اللَّهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ، إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُونَ مَا تَكْتُمُونَ، أَتَذْكُرُوا صَاحِبَ كِتَابِي هَذَا أَوْ أَطْلِقُوا إِلَى عَبْدَةٍ الْأَصْنَامِ وَإِلَى مَنْ يَزْعُمُ أَنَّ مَعَ اللَّهِ إِلَهَ آخَرَ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ، لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ. تُفْلِحُونَ «حَم» لَا تُنصَرُونَ، حَمَّ عَسَقَ تَفَرَّقَ أَعْدَاءُ اللَّهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَسَيَكْفِيكَمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

حضرت ابو دجانہ فرماتے ہیں میں نے اس دہتہ دیدی نامہ مبارک کو لپیٹ لیا اور گھر میں اٹھالے گیا اور اپنے سر کے نیچے رکھ کر رات اپنے گھر میں گزاری پس ایک والے کی چیخ سے ہی میں بیدار ہوا جو یہ کہہ رہا تھا، اے ابو دجانہ! لات وعزنی کی قسم! کلمات نے ہمیں جلا ڈالا، تمہیں اپنے نبی کی قسم! یہ نامہ مبارک یہاں سے اٹھا لو ہم قہر میں گھر میں کبھی نہیں آئیں گے، اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نہ تمہیں ایذا دیں گے، تمہارا گھر پڑوسیوں کو اور نہ اس جگہ پر جہاں یہ خط مبارک ہوگا۔ حضرت ابو دجانہ فرماتے ہیں

اب دیا مجھے میرے رسول کے حق کی قسم (جو اللہ نے مجھ پر واجب کیا ہے) میں اس سے نہیں اٹھاؤں گا جب تک کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں۔ حضرت ابو دجانہ فرماتے ہیں جنات کے رونے، چیخنے اور بللانے سے وہ رات بے بہت طویل ہو گئی، جب ہوئی تو میں روانہ ہوا اور صبح کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان اور جو کچھ جنات سے میں نے سنا تھا اور ان کو جو جواب دیا تھا سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اے ابو دجانہ تم وہ نامہ مبارک جنات سے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث فرمایا ان جنات کو قیامت تک عذاب دیا ہوتا رہے گی۔

### مَنْعُولٌ وَلَا قُوَّةَ كِي تَأْثِيرُ

(حدیث) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا:-

يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قُلْ لِمَتِكَ يَقُولُوا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ عَشْرًا عِنْدَ الصُّبْحِ وَعَشْرًا عِنْدَ الْمَسَاءِ وَعَشْرًا عِنْدَ النَّوْمِ، يُدْفَعُ عَنْهُمْ عِنْدَ النَّوْمِ بَلْوَى الدُّنْيَا وَعِنْدَ الْمَسَاءِ مَكَايِدُ الشَّيْطَانِ وَعِنْدَ الصُّبْحِ أَسْوَأُ عَظْبِي.

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (اے نبی!) آپ اپنی امت کو فرمادیں کہ وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ دس دفعہ صبح کے وقت پڑھا کریں دس دفعہ شام کو اور دس دفعہ سوتے وقت پڑھا کریں۔ نیند کے وقت ان سے دنیا کی مصیبتیں ہٹائی جائیں

(سنن) فی دلائل النبوة، ۱۲۰/۴، تذکرۃ الموضوعات، ابن جوزی، ۲۱۱، اللآلی المصنوعہ، ۲/۳۴۷، سنن ابی داؤد، ۲۲۸/۵، زہر الفردوس، ۲۶۴/۴، مجمع البحار، ۱۰۰/۶، تسدید القوس کثر اعمال، ۳۶۰، تحفانی سنہ ۲۶



گی، شام کے وقت شیطان کے قریب دُور کیے جائیں گے اور صبح کے وقت میرا سخت غصہ ہوگا۔

### تین قسم کے افراد شیاطین سے محفوظ

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

ثَلَاثَةٌ مَعْصُومُونَ مِنْ شَرِّ ابْلِيسَ وَجُنُودِهِ : الَّذِي اِكْرَدَنَ اللّٰهُ كَثِيرًا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَالْمُسْتَغْفِرُونَ بِالْأَسْحَارِ وَالْبُكُورِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

(ترجمہ) تین قسم کے افراد ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ رات دن اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرنے والے، شبانہ سحرگاہ سے استغفار کرنے والے، اللہ عزوجل کے خوف سے رونے والے۔

### سفید مرغ کی برکات

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

اتَّخَذُوا الدَّيْكَ الْاَبْيَضَ، فَإِنَّ دَارَ اِيْمَانٍ دِيْكًا اَبْيَضٌ لَا يَقْرُبُهَا شَيْطَانٌ وَلَا سَاحِرٌ وَلَا الدَّوْرُ حَوْلَهَا .

بہ دینی دمنہ، کنز العمال ۴۳۳۴۳

بہ معجم وسط طبرانی (دمنہ)، الودیک فی اخبار الدیک للسیوطی، مجمع الزوائد ۵/۱۱۷، اللآلی المصنوعہ ۲/۱۲۴

کشف الخفاء ۱/۳۶۷، ۴۹۷، کنز العمال ۳۵۲۲۸

ترجمہ سفید مرغ رکھا کہ وہ کیونکہ جس گھر میں سفید مرغ ہوگا نہ تو شیطان اس کے قریب جائے گا نہ جادوگر اور ان گھروں میں بھی (نہیں) جو اس گھر کے ارد گرد ہوں گے۔

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

الدَّيْكَ يُؤْذَنُ بِالصَّلَاةِ مَنْ اتَّخَذَ دِيْكًا اَبْيَضَ حِفْظًا مِنْ ثَلَاثَةٍ : مِنْ شَرِّ مَحَلِّ شَيْطَانٍ وَ سَاحِرٍ وَ كَاهِنٍ .

(ترجمہ) مرغ نماز کے لیے اذان دیتا ہے، جو شخص سفید مرغ رکھے گا اس کی تین چیزوں سے حفاظت کی جائے گی۔ شیطان کے شر سے، جادوگر کے شر سے، کاهن کے شر سے۔

(حدیث) حضرت ابو زید انصاری فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

الدَّيْكَ الْاَبْيَضُ صَدِيقِي وَ صَدِيقُ صَدِيقِي يَحْرُسُ دَارَ صَاحِبِهِ وَ يَبْعَثُ دَوْرَ حَوْلَهَا .

(ترجمہ) سفید مرغ میرا بھی دوست ہے اور میرے دوست کا بھی دوست ہے یہ اپنے مالک کے گھر کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اس کے ارد گرد کے سات گھروں کی بھی۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے گھر میں مرغ رکھا تھا۔ (دمنہ)

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

بہ شعب الایمان سیوطی (دمنہ)، جامع صغیر ۴۲۹، کنز العمال ۲۵۲۸۸، تذکرۃ الموضوعات طاہر بن خنیس ۱۵۳، التمر بالمعروف ۴۳۱

بہ لند مارنہ بن اسامہ (دمنہ)، کشف الخفاء ۱۳۲۳، جامع صغیر



الَّذِيكَ الْأَبْيَضُ الْأَفْرَقُ حَبِيبِي وَحَبِيبِي حَبِيبِي جَبْرِئِيلُ يَحْمُوسُ بَيْتَهُ  
وَسِتَّةَ عَشَرَ بَيْتًا مِنْ جَبْرِتِهِ: أَرْبَعَةٌ عَنِ الْيَمِينِ وَأَرْبَعَةٌ عَنِ الشَّامِ  
وَأَرْبَعَةٌ مِنْ قُدَّامِهِ وَأَرْبَعَةٌ مِنْ خَلْفِهِ. ۞

ترجمہ شاخ شاخ کلنی والا سفید مرغ میرا بھی دوست ہے اور میرے دوست حضرت  
جبریل کا بھی دوست ہے، یہ اپنے گھر کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اپنے پڑوس  
کے سولہ گھروں کی بھی، چار دائیں طرف سے، چار بائیں طرف سے، چار سامنے  
سے اور چار پیچھے سے۔

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

لَا تَسُبُّوا الَّذِيكَ الْأَبْيَضَ فَإِنَّهُ صَدِيقِي وَأَنَا صَدِيقُهُ، وَعَدَاةُ عَدَاةِي  
وَأَنَّهُ لَيَطْرُدُ مَدَاغِي صَوْتِهِ مِنَ الْجَنِّ. ۞

ترجمہ تم سفید مرغ کو برا بھلا مت کہو یہ میرا دوست ہے اور میں اس کا  
دوست ہوں، اس کا دشمن میرا دشمن ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے  
یہ جنات کو دفع کرتا ہے۔

## جنات نکالنے کا عجیب واقعہ

امام ابن جوزیؒ نقل فرماتے ہیں کہ ایک طالب علم سفر کر رہا تھا، راستہ میں ایک شخص

۱۔ صغفہ عقیلی، کتاب الغنمۃ البویشی (منہ) کشف الخفاۃ ۱۳۲۳، جامع صغیر ۴۲۹، کنز العمال ۳۵۲۴، صغفہ عقیلی

۱۲۴۱، لآلی مصنوعہ ۱۲۳/۲، السراۃ المرفوعہ ۴۳۰، کتاب الموضوعات ابن جوزی ۶/۳

۲۔ صغفہ ابن حبان، کتاب الغنمۃ البویشی (منہ) کتاب الموضوعات ۳/۳، السراۃ المرفوعہ ۴۳۰، تذکرۃ

الموضوعات قیسری ۹۶۶

ساتھ آلا، جب یہ اپنے شہر کے قریب پہنچا جس میں اس نے جانا تھا تو طالب علم سے  
پوچھا کہ ایک حق اور ذمہ ہے میں جن ہوں مجھے تم سے ایک کام ہے، طالب علم نے  
کہا: طالب علم نے کہا جب تو فلاں گھر میں جا کے گا تو وہاں مرغیوں کے درمیان میں ایک  
مٹی کا پائے گا تو اس کے مالک کا پوچھ کر اس کو خرید لے اور ذبح کر دے۔ میں نے کہا  
کہ یہ بھائی مجھے بھی تم سے ایک کام ہے۔ جن نے پوچھا وہ کیا؟ جب شیطان سرکش ہو اس  
کا ہاتھ پھونک دم وغیرہ کچھ فائدہ نہ دیں اور آدمی کو پریشان کر دے تو اس کا علاج کیا  
ہے؟ جن نے کہا چھوٹی دم والے بارہ سنگے کی کھال ایک عدد اتاری جائے اور جن والے  
کی کے ہاتھوں کے دونوں انگوٹھوں کو مضبوطی سے باندھ دیا جائے پھر سداب بری کا تیل  
مال کر اس کے ناک کے دہانے نکتے میں چار مرتبہ اور بائیں نکتے میں تین مرتبہ ڈال دیں تو اس  
ان مر جائے گا اور کوئی دوسرا بھی اس کے پاس نہ آ سکے گا۔ وہ طالب علم کہتا ہے جب میں  
شہر میں داخل ہوا تو اس مکان میں آیا تو معلوم ہوا کہ بڑھیا کا ایک مرغ ہے میں نے اس  
کو فروخت کرنے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا، تو میں نے اس کو کئی گونہ قیمت میں خریدا۔  
میں نے خرید چکا تو جن نے دُور سے مجھے شکل دکھلائی اور اشارہ سے کہا اس کو ذبح کر دے  
اس وقت مرد اور عورتیں باہر نکل آئے اور مجھے مارنے لگے، یہ مجھے کہتے تھے تو جادوگر  
ہے، میں نے کہا نہیں میں جادوگر نہیں ہوں، انہوں نے کہا جب سے تُو نے مرغ کو ذبح  
کیا ہے ہماری لڑکی پر جن نے حملہ کر دیا ہے، تو میں نے ان سے چھوٹی دم والے بارہ سنگے  
کی ایک کھال اور سداب بری کا تیل منگوایا، جب میں نے یہ کیا تو وہ جن چیخ پڑا اور کہا  
کیا میں نے تمہیں یہ عمل اپنے خلاف بتلایا تھا؟ پھر میں نے اس کی ناک میں تیل کے قطرے  
ڈالے تو اسی وقت وہ جن مر کر گر پڑا، اور اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو شفا بخشی اور کوئی شیطان  
اس کے بعد اس کے پاس نہ آیا۔ ۞

۳۔ کتاب العرائس امام ابن جوزیؒ (منہ)



## اس وظیفہ کی برکت سے ابلیس بھی ناکام

حضرت ہشام بن عروہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؓ خلیفہ بننے سے قبل میرے والد حضرت عروہ بن زبیرؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا » میں نے گزشتہ رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے میں اپنی چھت پر بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ میں نے راستہ میں ایک دھماکا سنا تو جھانک کر دیکھا تو وہاں پر شیاطین اتر رہے تھے حتیٰ کہ وہ میرے گھر کے پیچھے پہنچے جگہ میں جمع ہو گئے، پھر ابلیس آیا اور بلند آواز سے چلایا کہ میرے پاس عروہ بن زبیرؓ کو کون پیش کرے گا؟ تو ان میں سے ایک جماعت نے کہا ہم پیش کریں گے۔ چنانچہ وہ چلے گئے اور واپس آ گئے اور کہا ہم اس پر بالکل قابو نہیں پاسکے۔ تو وہ دوسری مرتبہ پہلے سے بھی سخت چلایا کہ عروہ بن زبیرؓ کو میرے پاس کون پیش کرے گا؟ تو ایک اور جماعت نے کہا ہم پیش کریں گے، تو وہ چلے گئے اور کافی دیر گزارنے کے بعد واپس آئے اور کہا ہم بھی اس پر قابو نہیں پاسکے۔ پھر وہ تیسری مرتبہ چلایا میں نے خیال کیا کہ شاید زمین بھٹ گئی ہے، کون عروہ بن زبیرؓ کو میرے پیش کرے گا؟ تو ایک اور جماعت اٹھی اور چلی گئی بہت دیر کے بعد واپس لوٹی اور کہا ہم بھی اس پر قابو نہیں پاسکے۔ تو ابلیس ناراض ہو کر چل دیا اور یہ جنات بھی اس کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

تو حضرت عروہؓ نے حضرت عمر بن عبد العزیزؓ سے فرمایا مجھے میرے والد حضرت زبیر بن العوام نے بیان فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو شخص رات اور دن کے شروع میں یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ ذِي الشَّانِ الْعَظِيمِ الْبَرْهَانَ شَيْدِ السُّلْطَانِ مَا شَاءَ اللَّهُ مَا كَانَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ۝

(ترجمہ) شان والے اللہ کے نام سے جو عظیم البرہان ہے، شدید السلطان ہے، جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، میں اللہ تعالیٰ سے پناہ لیتا ہوں شیطان سے۔

## شیطان کو بے بس کرنے کا عمل

حضرت عروہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ دھوپ میں مسجد نبوی میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آنے والے نے آکر کہا: اَلَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ۔ اے ابن زبیر! تم پر سلام ہو۔

تو میں نے دائیں بائیں دیکھا تو کوئی شے نظر نہ آئی۔ میں نے اس کو جواب تو دے دیا، لیکن میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اس نے کہا آپ گھبراہٹ میں خافیہ کے علاقہ والوں کا آدمی ہوں میں آپ کو ایک چیز بتلائے آیا ہوں اور ایک پوچھنے آیا ہوں۔ میں ابلیس کے ساتھ تین دن تک رہا، وہ کالے منہ والے نیلی آنکھوں والے شیطان کو شام کے وقت کہہ رہا تھا تو نے اس آدمی کے ساتھ کیا کیا؟ تو اس شیطان نے جواب دیا میں اس کو قابو نہیں کر سکا کیونکہ وہ ایک کلام صبح و شام پڑھا کرتا ہے۔

جب تیسرا دن ہوا تو میں نے شیطان سے کہا تم سے ابلیس کس بارے میں پوچھ رہا تھا، کہا وہ مجھ سے عروہ بن زبیرؓ کا مطالبہ کر رہا تھا کہ میں اس کو اغوا کر کے لے آؤں لیکن میں اس کلام کی وجہ سے جو وہ صبح اور شام کے وقت پڑھتا ہے قادر نہ ہو سکا۔

اس لیے میں آپ کے پاس آیا یہ بتلاؤں کہ آپ صبح شام کیا پڑھتے ہیں؟ حضرت عروہؓ نے فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں: اَمَنْتُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَاعْتَصَمْتُ بِهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى الَّتِي لَا انْفِصَامَ لَهَا اِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ (ترجمہ) میں اللہ عظیم پر ایمان لایا، اس کو مضبوطی سے مٹھا، طاغوتوں سے کفر کیا اور مضبوط رسی کو مٹھا جو ٹوٹنے والی نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والے خوب جاننے والے ہیں۔ (الذہبی، تاریخ، ابن عساکر، منہ)



## قتل جنات

### دولہا صحابی اور جن کا قتل

حضرت ہشام بن زہرہ کے غلام حضرت ابوالسائب ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدریؓ گھر میں حاضر ہوئے، یہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ کی نماز مکمل ہونے کی انتظار میں بیٹھا رہا۔ اسی اثنا میں میں نے گھر کے کونہ میں کھجوروں کی چھڑیوں میں حرکت سنی تو اس کی طرف متوجہ ہوا، وہ ایک سانپ تھا میں نے اس کو قتل کرنے کے لیے حملہ کیا تو حضرت ابوسعیدؓ نے مجھے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو گھر کے ایک کمرہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تم یہ کمرہ دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا اس میں ہمارا ایک نوجوان رہتا تھا اس کی نئی شادی ہوئی تھی۔ حضرت ابوسعیدؓ نے غزوہ خندق کے لیے نکلے تھے یہ نوجوان حضرت سے دو پہر کے وقت اجازت لیتا اور اپنی دلہن کے پاس آتا تھا ایک دن اس نے اجازت طلب کی تو آپؓ نے ارشاد فرمایا اپنے ہتھیار ساتھ لے جاؤ میں تمہارے متعلق بنو قریظہ سے فکرمند ہوں۔

تو اس نے اپنے ہتھیار اٹھائے اور لوٹ گیا (جب وہ اپنے گھر پہنچا تو دیکھا کہ اس کی دلہن دروازہ کے درمیان کھڑی ہوئی تھی یہ جوان نیزہ لے کر اس کی طرف لپکا تاکہ اس کو ہتھیار سے اس کو غیرت غالب تھی۔ دلہن نے اس سے کہا اپنا نیزہ روک لے اور گھر میں دیکھ مجھے کس کی طرف نکلا ہے؟ تو وہ اندر داخل ہوا، وہاں بستر پر بہت بڑا سانپ سمٹ کر بیٹھا ہوا تھا تو اس نے نیزہ کے ساتھ حملہ کر کے سانپ کو چھو دیا پھر باہر نکلا اور اس کو گھر (کی دیوار) پر پٹخ دیا تو سانپ واپس اس پر پٹخ آیا اور ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ ان میں سے کون پہلے فوت ہوا سانپ یا انسان۔

پھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ حادثہ سنایا اور عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اس کو ہمارے لیے زندہ کر دیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا، ”تم اپنے (اس) ساتھی کے لیے استغفار کرو“ پھر فرمایا ”مدینہ میں جو جنات ہیں وہ مسلمان ہو چکے ہیں جب تم ان میں سے کوئی دیکھو تو اس کو تین دن کی مہلت دو اگر پھر بھی وہ تمہارے سامنے آئے تو اس کو قتل کر دو کیونکہ (اس کے بعد لوٹنے والا) شیطان (ہی ہو سکتا) ہے۔“

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث میں یوں بھی الفاظ منقول ہیں:-

إِنَّ لِهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ، فَلَا ذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَأَخْرِجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ بَلَّ

(ترجمہ) ان (انسانوں کے) گھروں میں جنات (بھی) رہتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اس کو تین مرتبہ نکال دو اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک ورنہ اس کو مار ڈالو کیونکہ ایسا (جن) کافر ہوتا ہے۔

### جنات کو قتل کرنا جائز ہے

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ جنات کو بلا وجہ قتل کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ انسانوں کو قتل کرنا جائز نہیں، ظلم ہر حال میں حرام ہے اس لیے یہ کسی کے لیے درست نہیں کہ وہ کسی پر ظلم کرے اگرچہ وہ کافر بھی کیوں نہ ہو۔ جنات مختلف شکلیں تبدیل کر لیتے ہیں کبھی کبھار گھروں کے سانپ بھی جنات ہوتے ہیں ان کو تین مرتبہ نکال دینا چاہیے اگر نکل جائیں تو ٹھیک ورنہ قتل

۱۔ مسلم، ابوداؤد (مسند) صحیح مسلم فی تفسیر سورت ۲۸، ۲۹، وفی اسلام حدیث ۱۳۹، ۱۴۱، سنن ابوداؤد

کتاب الادب باب ۶، موطا مالک کتاب الاستئذان حدیث ۳۳، مشکل ۴/۹۴، ترغیب وترہیب ۲/۶۲۵

قرطبی ۳۱۲/۱، شرح السنۃ ۱۲/۱۹۴

۲۔ مجمع الزوائد ۴/۴۸، ترغیب وترہیب ۳/۶۲۶، مشکوٰۃ ۱۱۸، کتاب العلل ابن ابی حاتم ۲۴۶۶



کر دیا جائے۔ اگر تو یہ اصلی سانپ ہوگا تو قتل ہو جائے گا اور اگر یہ جن ہوگا تو چونکہ سانپ کا  
شکل میں انسانوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے نافرمان بن کر ظاہر ہونے کا اصرار کیا ہے اس  
قتل کا مستحق ہوا۔

### جن کے فدیہ میں بارہ ہزار درہم کا صدقہ

حضرت ابولیکہؓ سے روایت ہے کہ ایک جن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گیا  
تھا حضرت عائشہؓ نے اس کے قتل کا حکم دیا تو اس کو قتل کر دیا گیا۔ پھر وہ آپ کو خواب  
نظر آیا اور عرض کیا آپ نے اللہ کے ایک مسلمان بندے کو مروا ڈالا ہے تو انہوں نے فرمایا  
تو مسلمان ہوتا تو آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس نہ بھاگتا؟ تو ان کو کہا گیا  
آپ کے پاس اس وقت اتنا تھا جب آپ کا لباس درست ہوتا تھا اور یہ تو قرآن پاک ﷻ کے  
لیے آیا کرتا تھا جب حضرت عائشہؓ بیدار ہوئیں تو بارہ ہزار درہم (صدقہ کرنے) کا حکم فرمایا اور  
مساکین پر تقسیم کر دیا گیا۔

### قتل جن کے بدلہ میں چالیس غلام آزاد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حجرے میں ایک سانپ دیکھا اور اس کے قتل  
حکم فرمایا چنانچہ اس کو قتل کر دیا گیا، تو رات کو آپ نے خواب دیکھا کہ ان سے کہا گیا ہے  
جس کو آپ نے جن کی شکل میں قتل کر لیا ہے، ان جنات میں سے تھا جنہوں نے حضرت عائشہؓ  
علیہ وسلم سے وحی (سورۃ جن) کو سنا تھا۔ تو آپ نے یمن میں کچھ لوگ بھیجے جو ان کے بدلہ  
غلام خرید کر لائے اور آپ نے ان سب کو آزاد کر دیا۔

۱۔ کتاب الغنۃ الباشیخ (منہ)

۲۔ ابن ابی الدنیا (منہ)

### ان سے گھریلو سانپ قتل کریں؟

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنی ایک مشہور عمارت کے پاس تھے وہاں انہوں نے ایک جن  
دیکھی۔ آپ نے فرمایا مجھاگو اس جن کے پیچھے اور قتل کر دو، تو حضرت ابولبابہ انصاریؓ  
فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ان جنات کے قتل سے  
فرمایا جو گھروں میں رہتے ہیں مگر زہریلا سانپ اور خبیث قسم کا سانپ کیونکہ یہ نظر کو تھمتے  
اور عورتوں کے شکم میں موجود بچوں کو ضائع کرتے ہیں۔

### جنات کو کب قتل کریں؟

(حدیث) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ الْهُوَامَ مِنَ الْحَيِّاتِ فَمَنْ رَأَى فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فَلْيَخْرِجْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ فَإِنْ عَاذَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ.

ترجمہ: گھروں میں سے بچے والے سانپ اور کچھ جناتیں سے ہیں جو کوئی ان میں سے اپنے گھروں میں کچھ دیکھے  
تو اس کو تین مرتبہ نکال دے اگر پھر بھی وہ واپس آجائے تو اس کو قتل کر دے  
کیونکہ یہ شیطان ہے۔

(حدیث) حضرت ابن ابی لیلیٰؓ فرماتے ہیں کہ آنجناب حضرت رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ صحیح مسلم کتاب السلام حدیث ۱۳۶، ۱۳۵، سنن ابن ماجہ کتاب الطب ۴۵، صحیح بخاری فی البدن فی باب ۱۵، سنن  
ابوداؤد کتاب الادب باب ۱۲، سنن نسائی کتاب الحج باب ۸، موطا مالک فی کتاب السنن ان حدیث ۳۲، مسند احمد ۱۳۶/۲

۲۔ سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ۱۲ حدیث نمبر ۵۲۵۶، جمع الجوامع ۵۹۹۹، کنز العمال ۴۹۹۹۰

۳۔ غزالی احدثیہ ابن حجر مکی ۲۱



سے گھر کے سانپوں کو مارنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا :-  
 إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فِي مَسَاجِدِكُمْ فَقُولُوا : اُنْشِدُكِنَّ الْعَهْدَ الَّذِي  
 أَخَذَ عَلَيْكُمْ نُوحٌ ، اُنْشِدُكِنَّ الْعَهْدَ الَّذِي عَلَيْكُمْ سُلَيْمَانُ اَلَا تُؤْذُوْنَا  
 فَاِنْ عُدْنَ فَاَقْتُلُوْهُنَّ . ۱۷

(ترجمہ جب تم ان میں سے کسی کو اپنے گھروں میں دیکھو تو دیہ) کہو ہم تمہیں وہ عہد یاد دلاتے ہیں جو تم سے حضرت نوحؑ نے لیا تھا اور وہ عہد یاد دلاتے ہیں جو تم سے حضرت سلیمانؑ نے لیا تھا، تم ہمیں تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اگر یہ (جنات اس کے بعد بھی گھر میں) آجائیں تو ان کو مار ڈالو۔

### کون سا سانپ جن ہوتا ہے ؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں تم تمام قسم کے سانپ مار ڈالو۔  
 سوا (سفید) جنات جو چاندی کی لڑی کی طرح (سفید) ہوتے ہیں۔ ۱۸

## آسمان سے باتیں چرانا

### سیلان باتیں کیسے چراتے تھے ؟

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک آدمی نے ذکر فرمایا کہ وہ حضورؐ کے ساتھ ایک رات بیٹھے تھے کہ ایک شہابہ پھوڑا گیا جو ان میں سے ایک شخص کو آگ لگی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا تم قبل از اسلام اس کے متعلق کیا کہاتے تھے ؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہم کہتے تھے آج رات کوئی انسان پیدا ہوا ہے یا کوئی عظیم انسان فوت ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کسی کی موت یا کسی کی حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ ہمارے پروردگار تبارک و تعالیٰ جب کسی معاملہ کا فیصلہ فرماتے ہیں تو عرش اعلیٰ والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں، اس کے بعد اس کے متصل آسمان والے تسبیح کہتے ہیں کہ یہ خبر اس آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے جس کو جنات چر لیتے ہیں اور اپنے متعلقین کو ابھارتے ہیں۔ پھر یہ لوگ اپنے طور پر جیسے چاہتے ہیں انہیں بیان کرتے ہیں یہ ہے تو حق لیکن ان کے وقت اس میں بہت کچھ ملا دیتے ہیں (اس لیے یہ بات زیادہ ملاٹ کی وجہ سے تھوٹ جاتی ہے)۔ ۱۹

### کبات میں سو تھوٹ

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کابن جو بات کہتے

ہیں سچ (دھبی) ملتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا :-

۱۷ (منہ) صحیح مسلم کتاب السلام باب ۳ حدیث ۱۲۴

۱۸ (منہ) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ۱۶ حدیث ۵۲۶۰، طبرانی کبیر ۹۲/۱

۱۹ (منہ) سنن ابوداؤد فی کتاب الادب باب ۱۶



تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطُفُهَا الْجَنِيُّ فَيَعْدُ فُهَا فِي أُذُنٍ وَلِيَّةٍ وَيَزِيدُ فِيهَا  
مِائَةَ كَذِبَةٍ ۝

ترجمہ: یہ بات حق ہوتی ہے اس کو جن چوری کر کے اپنے دوست کے کان میں  
ڈال دیتا ہے اور وہ اس میں سو تھوٹ ملا دیتا ہے۔

## ابلیس کو آسمانوں سے کب روکا گیا

حضرت معاذ بن خثعمؓ فرماتے ہیں کہ ابلیس ساتوں آسمانوں میں چلا جاتا تھا جب  
علی علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اس کو تین آسمانوں سے روک دیا گیا، صرف چار آسمانوں  
جاسکتا تھا۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو اس کو ساتوں آسمانوں پر  
سے روک دیا گیا۔ ۝

## شہابے آنحضرتؐ کی آمد کی دلیل ہیں

امام شعبیؒ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارکہ ہوئی تو  
پرستاروں کے شہابے چھوڑے گئے یہ اس سے پہلے نہیں چھوڑے جاتے تھے تو  
عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس آئے اور کہا لوگ تو فارغ ہو گئے، اپنے غلام آزاد کر  
اور اپنے جانوروں کو باندھ دیا ہے جب سے انہوں نے ستاروں کو (ایسا کرتے) دیکھا  
تو عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا تم جلدی مت کرو بلکہ دیکھو اگر کوئی مشہور ستارے (گرتے) ہیں تو لوگوں کو

۱۔ بخاری، مسلم، منہ، صحیح بخاری، کتاب الطب باب کتاب التوحید باب صحیح مسلم کتاب السلام حدیث  
منہ احمد ۱/۲۱۸، ۸۴/۶، دلائل النبوة بیہقی ۲/۲۳۵، سنن الکبریٰ بیہقی ۸/۱۳۸، مشورہ ۵/۹۹، شرح السنن  
فتح الباری ۱۰/۲۱۶، ۵۹۵، مشکوٰۃ ۵۹۳، تفسیر ابن کثیر ۶/۱۸۳، تفسیر قطبی ۴/۴

۲۔ زبیر بن بکر، تاریخ ابن عساکر (منہ)

کا وقت آگیا ہے اور اگر غیر معروف ستارے (شہابے گرتے) ہیں تو کوئی نئی چیز ظاہر  
ہوے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ یہ غیر معروف ستارے گرتے ہیں تو کہا کوئی نئی بات واقع ہوئی  
ہے پانچ کچھ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی آمد مبارکہ)  
میں لیا۔ ۝

## اسلام میں بھی شہابے گرتے تھے

حضرت معمر بن ابی شہاب سے شہابوں کے چھوڑے جانے کا سوال کیا گیا کہ یہ قبل از  
اس میں بھی گرتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں گرتے تھے لیکن جب اسلام ظاہر ہوا تو زیادہ  
لگے۔ ۝

## لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ کی شان عجیب حکایت

حضرت جریر بن عبد اللہ سجلیؓ فرماتے ہیں کہ میں "تشر" کے کسی راستہ پر اس کے فتح ہونے  
کے سفر کر رہا تھا کہ میں نے (ایک مرتبہ) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا تو وہاں کچھادروں میں  
ایک بہادر نے سنا تو کہا جب سے میں نے یہ کلام آسمان سے سنا ہے پھر کسی سے نہیں سنا۔  
میں نے کہا وہ کیسے؟ اس نے کہا میں ایسا آدمی تھا جو بادشاہوں کے پاس وفد لے کر جایا کرتا  
تھا کسریٰ کے پاس بھی وفد لے جاتا تھا اور قیصر کے پاس بھی۔

ایک سال میں بادشاہ کسریٰ کے پاس وفد لے کر گیا تو شیطان میری شکل میں آکر میری  
پاس رہتا رہتا رہتا، جب میں واپس آیا تو اس نے کوئی خوشی کا اظہار نہ کیا جیسا کہ وہ پہلے  
کرتی تھی، تو میں نے کہا تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا تم ہم سے کب غائب ہوئے تھے؟ پھر وہ شیطان

۱۔ عبد البر (منہ) ہذا الخبر مضطرب جدا وفي دلائل النبوة بیہقی ۲/۲۱۴، والبداية والمنهاية ۳/۱۹، بلفظ آخر

۲۔ عبد البر (منہ)



میرے سامنے ظاہر ہو گیا اور کہا تم اس کو تسلیم کرو کہ تمہاری بیوی کا ایک دن تمہارے لیے ایک دن میرے لیے ہوگا۔ پھر وہ ایک دن میرے پاس آیا اور کہا میں ان جنات میں سے ہوں (آسمان سے) باتیں چراتے ہیں اور ان کی چوری کی باری مقرر ہوتی ہے آج رات میری باری ہے کیا تم بھی میرے ساتھ چلو گے؟ میں نے کہا ہاں چلوں گا۔ جب شام ہوئی تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے اپنی پشت پر بٹھایا اس وقت اس کی شکل خنزیر جیسی تھی، اس نے مجھے کہا قابو ہو جا اب تم عجیب باتیں اور خطرناکیاں دیکھو گے تم مجھے نہ چھوڑنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

پھر وہ جنات اُپر کو چڑھے حتیٰ کہ آسمان سے چمٹ گئے اور میں نے ایک کہنے والے سے سنا جو یہ کہہ رہا تھا (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَا يَشَاءُ لَا يَكُنْ لَّهِ) نہیں کوئی طاقت اور نہیں کوئی قدرت مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اللہ جو چاہتا وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔

پھر ان جنات پر آگ پھینکی گئی تو وہ آبادی کے پیچھے پاخانہ اور درخت پر جا گئے اور میں نے کلمات یاد کر لیے۔ جب صبح ہوئی تو میں اپنی بیوی کے پاس آیا۔ اور جب وہ آگ میں یہ کلمات کہتا جس وہ بہت گھبراتا تھی کہ حجرے کے روشندان نکل جاتا پھر میں ان کو پڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ مجھے چھوڑ گیا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ شیطان آسمان کی طرف چڑھتے تھے اور وہی کلمات سنتے تھے اور ان کو لے کر زمین پر اترتے اور ان میں نو حصے اضافہ کر دیتے تھے تو زمین والے وہ اصل بات تو سچ پاتے اور نو باتیں جھوٹ پاتے (ان جنات) کی یہی حالت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارکہ ہوئی اور ان شرارتوں سے ان کو روک دیا گیا تو انہوں نے اس کا اہلبس سے ذکر کیا تو اس نے کہا کہ زمین میں کوئی نئی بات واقع ہوئی ہے۔ پھر اس نے جنات پھیلادینے تو ان جنات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نخل کے دو پہاڑوں کے درمیان

ملہ ابن ابی الدنیا، کتاب العجائب ابو عبد الرحمن ہروزی (منہ) ابن ابی الدنیا کتاب البہائم (۹۱) ص ۳، اکام الرحمن

ان کی تلاوت کرتے ہوئے پایا تو کہا قسم بخدا یہی وہ نئی بات ہے اور اسی کی وجہ سے ان کو چھوڑے جاتے ہیں۔

## ان کو آسمان سے کب دھتکارا گیا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جنات کے ہر قبیلہ کی آسمان میں ایک نشست ہوتی تھی جہاں سے ان کو کاسنوں کو بتلاتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو ان کو دھتکار دیا گیا۔

## ان کو آسمان میں کب تک بیٹھے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیانی زمانہ میں جنات سے آسمان دنیا کی حفاظت نہیں کی جاتی تھی ان جنات کی آسمان میں سننے کے طاقت کا یہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آسمان کی حفاظت کر دی گئی اور شیاطین پر شہابے چھوڑے گئے۔

## ان فترہ میں جنات آسمان پر بیٹھتے تھے

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں جب حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا شیاطین ان پر شہابے نہیں چھوڑے گئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنایا گیا تب سے ان پر شہابے پھینکے گئے۔

دلائل النبوة بیہقی (منہ) مسند احمد، دلائل النبوة بیہقی ۲/۲۳۹، ۲۴۰، البدایہ والنہایہ ۳/۱۸، ۱۹، ۲۰

دلائل النبوة بیہقی (منہ) دلائل النبوة بیہقی ۲/۲۴۰

دلائل النبوة بیہقی (منہ) ۲/۲۴۱ مع اضافہ بلفظ، وانظر السيرة النبوية لابن هشام ۲/۳۱

دلائل النبوة ابو نعیم



ماہ رمضان میں

## شیطان کی بندش

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَّةُ النَّجَسِ  
(ترجمہ) جب ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات کو باندھ دیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہؒ فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کے اپنے والد سے سوال کیا اور عرض کیا کہ رمضان المبارک میں بھی تو انسان کو دوسواں ہوتا ہے اور کلمہ ہوتا ہے؟

تو آپ نے جواب دیا حدیث شریف میں ایسے ہی وارد ہوا ہے۔

(فائدہ) علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ شیاطین و نجیروں میں اس لیے جکڑ دیا جاتا ہے تاکہ وہ روزہ دار کو دوسوہ میں مبتلا نہ کرسیں، اس کی علامت ہے کہ اکثر وہ لوگ جو گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں وہ رمضان المبارک میں گناہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

وہ حرکات جو بعض افراد میں (جنات کی طرف سے) سمجھی اور دیکھی جاتی ہیں سرکش جنات کی

کے اہم ہوتے ہیں جو ان شریر نفوس میں پیوست ہو چکے ہوتے ہیں اور ان لوگوں کے سرورں کو کم ڈال چکے ہوتے ہیں۔

بعض علماء کرام نے یہ جواب دیا ہے کہ شریر جنات کے سرداروں اور ان میں کے صاحب امت جنات و شیاطین کو بیڑیاں ڈالی جاتی ہیں (چھوٹے جنات و شیاطین کو قید نہیں کیا جاتا) مزید فرماتے ہیں کہ جو شخص روزہ کو تمام شرائط کے ساتھ ادا کرتا ہے اس سے شیاطین کو روکا جاتا ہے، یا یہ کہ تمام روزہ داروں سے اس کو روک دیا جاتا ہے لیکن سرکشی اور وجہ سے ہوتی ہے مثلاً نفس غبیث ہوتا ہے یا سرکش جنات تو قید میں ہوتے ہیں اور یہ شرارت سرکشی کرنے والے جن سے ظاہر ہو جاتی ہے۔



## جنات کے مجموعی حالات

### مدینہ میں بعثت نبوی کی پہلی خبر جنات نے دی

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مدینہ منورہ میں سب سے پہلی جو خبر پہنچی تھی وہ اس طرح سے تھی کہ مدینہ میں ایک عورت رہتی تھی جس کا ایک جن عاشق تھا وہ ایک پرندہ کی شکل میں آیا اور ان کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا تو عورت نے اس سے کہا اتر آؤ ہم تمہیں کچھ سنا میں اور کچھ تو ہمیں سنا ہے اس نے کہا اب ایسا نہیں ہو سکتا، کیونکہ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے جس نے ہم پر دوستی کو منع کیا ہے اور ہم پر زنا کو بھی حرام کر دیا ہے۔

حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت سواد بن قاربؓ سے فرمایا ہمیں اپنی ابتداء اسلام کی بات سناؤ؟ انہوں نے فرمایا میرا ایک کھیا جن تھا جس کی میں ساری باتیں مانا کرتا تھا۔ میں ایک رات سو رہا تھا کہ ایک آنے والے نے کہا اٹھ اگر تمہیں عقل ہے تو غور و فکر کر تو ی بن غالب کے نسب سے ایک رسول کی بعثت ہوتی ہے۔ پھر اس نے یہ اشعار کہے:-

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَانْجَاسِهَا      وَشَدَّهَا الْعِيسَ بِأَحْلَاسِهَا  
هَوَىٰ إِلَىٰ مَكَّةَ تَبَغَىٰ الْهُدَىٰ      مَا مَوْمِنُوهَا مِثْلَ أَرْجَاسِهَا  
فَانْهَضُ إِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ      وَأَسْمُ بَعِينِكَ إِلَى رَاسِهَا

۱۔ مجمع اوسط طبرانی بیہقی دلائل النبوة، دلائل النبوة البوعین (منہ) دلائل النبوة بیہقی سبب اسلام خفاف بن نعندہ ۲/۲۳۱

ترجمہ ۱۔ میں جنات اور ان کی نجاستوں سے حیران ہوں اور مجھ پرے رنگ کے (قیمتی)

مکہ (بے قیمت) ٹاٹ سے باندھنے پر بھی

۲۔ تم ہدایت کی تلاش میں مکہ جاؤ (آپ پر) ایمان لانے والے وہاں کے مؤمن بہت کمزور ہیں۔

۳۔ بنو ہاشم کی پونجی (آنحضرتؐ) کے پاس حاضری دو اور اس کے سر کو اپنی آنکھوں سے چوم لو،

پھر اس نے مجھے بیدار کر کے پریشان کیا اور کہا اے سواد بن قارب! اللہ تعالیٰ نے ایک

مبعوث فرمایا ہے تم ان کے پاس جاؤ اور رشد و ہدایت حاصل کرو۔

پھر جب دوسری رات آئی تو وہ پھر میرے پاس آیا اور جگا کر یہ اشعار کہے:-

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَتَطْلَابِهَا      وَشَدَّهَا الْعِيسَ بِأَقْتَابِهَا

تَهَوَّىٰ إِلَىٰ مَكَّةَ تَبَغَىٰ الْهُدَىٰ      لِيَقْدَ ابَاَهَا كَاذِبَاَهَا

فَانْهَضُ إِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ      وَأَسْمُ بَعِينِكَ إِلَى نَابِهَا

ترجمہ ۱۔ میں جنات سے اور ان کی سرگردانی سے حیران ہوں اور ان کے مجھ پرے اونٹ کو

مکہ سے باندھنے سے بھی۔

۲۔ تم ہدایت کی تلاش میں مکہ جاؤ۔

۳۔ تم بنو ہاشم کے سردار (آنحضرتؐ) کی طرف جاؤ، اور اپنی آنکھوں سے اس کے

سر کو بوسہ دو۔

پھر وہ تیسری رات بھی میرے پاس آیا اور بیدار کر کے کہا:-

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَتَنْفَارِهَا      وَشَدَّهَا الْعِيسَ بِأَكْوَارِهَا

تَهَوَّىٰ إِلَىٰ مَكَّةَ تَبَغَىٰ الْهُدَىٰ      لَيْسَ ذُو الشَّرِّ كَاخِيَارِهَا

فَانْهَضُ إِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ      مَا مَوْمِنُوا الْجَنِّ كَكْفَارِهَا

ترجمہ ۱۔ میں جنات سے اور ان کے دور بھاگنے سے حیران ہوں اور مجھ پرے اونٹ کو

مکہ کے پیچوں کے ساتھ باندھنے سے بھی۔



- ۲۔ تم مکہ کی طرف ہدایت کے لیے جاؤ، شریر نیکو کاروں کی طرح نہیں ہیں۔  
 ۳۔ بنو ہاشم کے عظیم الشان نبی کی طرف اٹھو، ایمان لانے والے (خوش بخت) جنات حضور کے کافروں کی طرح (بد بخت) نہیں ہیں۔

تو حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا اب بھی تمہارا سرغنہ جن تمہارے پاس آیا کرتا ہے؟  
 آپ نے فرمایا جب سے میں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کیا ہے وہ میرے پاس نہیں آتا اور قرآن پاک اس جن کا بہترین عوض ہے۔

### صدائے نبوت کے واقعات

#### عباس بن مرداسؓ کے اسلام لانے کا واقعہ

حضرت عباس بن مرداسؓ دوپہر کے وقت نہ کھجور کے شاگوذ کے پاس تھے کہ اُن کے سامنے ایک سفید شتر مرغ ظاہر ہوا جس پر ایک سفید شکل کا سوار سفید کپڑوں میں تھا، اس نے مجھ سے کہا اے عباس بن مرداس! تم دیکھتے نہیں ہو آسمان پر پہرے دار مقرر کر دیئے گئے اور جنات گھبرا گئے اور گھوڑوں نے اپنے سوار اُتار دیئے، جو ذات بابرکات نیکی اور تقویٰ کے ساتھ سوموار کو منگل کی شب مبعوث ہوئی ہے وہ قصواء نامی اونٹ والی ہے۔

تو میں مرعوب ہو کر کے نکلا، جو کچھ میں نے کیا سنا اور دیکھا اس نے مجھے مرعوب کر دیا تھا، میں اپنے ایک بُت کے پاس جس کی ہم پوجا کرتے تھے ذی صمدار مقام پر آیا۔ ہم اس کی اندر سے آواز سنا کرتے تھے، میں اس کے پاس آیا، اس کے ارد گرد جھاڑو دیا، پھر اس کو چھوا اور بوسہ دیا تو اس کے اندر سے زور سے بولنے والے کی آواز آئی۔ وہ کہہ رہا تھا۔

لے بیہقی (منہ) بخاری شریف کتاب مناقب الانصار باب ۱۱، ابن الجوزی، ابوعبید، ابوالفضل فی الہوائف، سیرت ابن اسحاق، دلائل النبوة بیہقی ۲/۲۴۸

- قُلْ لِلْقَبَائِلِ مِنْ سُلَيْمٍ كُلِّهَا هَلَكَ الصِّمَارُ وَفَارَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ  
 هَلَكَ الصِّمَارُ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً قَبْلَ الْكِتَابِ إِلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ  
 إِنَّ الدِّينَ وَرِثَ النَّبُوَّةَ وَالْهُدَى بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُهْتَدِي  
 ترجمہ ۱۔ قبیلہ بنو سلیم کے تمام قبائل سے کہہ دو، صمدار (بُت) ہلاک ہو گیا اور مسجد والے (مسلمان) کامیاب ہو گئے۔  
 ۲۔ حضرت محمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک نازل ہونے سے پہلے جس کی پوجا کی جاتی تھی وہ صمدار ہلاک ہو گیا۔

۳۔ وہ ذات جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوت و ہدایت کی وارث ہوتی ہے وہ ہدایت یافتہ، قریش میں سے (تشریف لائے) ہے۔

(فائدہ) اکام المرجان اور مکائد الشیطان میں اس حکایت میں مزید اضافہ بھی ہے کہ یہ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں میں خوفزدہ ہو کر نکلا اور اپنی قوم میں آکر ان کو واقعہ سنایا۔ پھر میں اپنی قوم بنی حارث کے تین سوا افراد کو لے کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں مدینہ طیبہ مسجد نبوی میں حاضر ہوا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو مسکرا کر فرمایا، اے عباس! تم کیسے مسلمان ہو گئے؟ تو میں نے آپ کے سامنے سارا واقعہ سنا دیا تو آپ نے فرمایا، تم نے سچ کہا، ۱۱ طرح سے میں اور میری قوم (سب) مسلمان ہو گئے۔

#### ولادت نبیؐ پر جبل ابوقبیس پر جنات کی ندا

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف ہوئی

لے ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابونعیم، ہوائف الخرائط (منہ) ہوائف ابن ابی الدنیا ۸۲، ہوائف خرائطی ۸، مجمع الزوائد ۸/۲۴۶  
 بلائہ والنہایہ ۲/۳۴۱، دلائل النبوة ابونعیم ۲/۳۴۲

لے ہوائف ابن ابی الدنیا ۸۲، اکام المرجان ۱۳، طبع مکتبہ خیر کثیر کراچی



تو جبل ابوقبیس اور حجون کے پہاڑ پر چڑھ کر جن نے نذر کی۔

فاقسم لا انثی من الناس انجبت ولا ولدت انثی من الناس واحدة  
کما ولدت زهریة ذات منفر مجنبه لؤم القبائل ما جداة  
فقد ولدت خیر القبائل احمد فاکرم بملود واکرم بوالداته  
(ترجمہ) ۱۔ میں قسم اٹھاتا ہوں انسانوں میں سے کوئی عورت مرتبہ والی نہیں تھی اور نہ انسانوں  
سے کسی عورت نے کوئی (ایسا) بچہ جنا۔

۲۔ جس طرح کا ذات فخر بچہ آمنۃ الزہراء نے جنا ہے، یہ قبائل کی ملامت سے دور رہنے والی ہے شان والی ہے۔  
۳۔ اس نے تمام قبائل میں سے بہترین بیٹا احمد جنا ہے، کیا ہی شان والا بیٹا ہے اور کیا ہی شان والی ماں ہے۔

اور حجون جبل ابوقبیس پر تھا اس نے یہ اشعار کہے۔

یا ساکنی البطحاء لا تغلطوا ومیز والامر بعقل مضی  
ان بنی زهرة من سرکم فی غابرا لدھر وعند البدی  
واحدة منکم فہاتوا لنا فین مضی فی الناس او من بقی  
واحدة من غیرکم مثلہا جنینہا مثل النبی المتقی

(ترجمہ) ۱۔ اے بطحہ کے رہنے والو! غلطی میں نہ پڑو معاملہ کو روشن عقل کے ساتھ واضح کر  
۲۔ بنو زہرہ تمہاری نسل میں سے ہیں قدیم زمانہ میں بھی اور موجودہ زمانہ میں بھی۔

۳۔ جو لوگ گڑبگڑ چکے یا موجود ہیں ان میں سے ایک خاتون ایسی ہو تو وہ ہمارے

سامنے لاؤ۔

۴۔ ایسی کسی غیر سے ہی لادو جس نے آنحضرتؐ جیسا پاک بانہی جنا ہو۔

## مازن طائی کے مسلمان ہونے کا سبب

ہشام کلبی کہتے ہیں مجھے قبیلہ طے کے شیوخ میں سے بہت سے شیوخ نے ذکر کیا کہ حضرت  
مازن طائیؒ عمان کے علاقہ میں بت پرستوں کے لیے بتوں کی خدمت کرتے تھے، ان کا اپنا ایک بت  
تھ جس کا نام ناجر تھا۔ حضرت مازن فرماتے ہیں میں نے ایک دن ایک جانور ذبح کیا تو اس بت  
سے آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا:-

يَا مَازِنُ أَقْبِلْ الْحَيَّ أَقْبِلْ تَسْمَعُ مَا لَا يُجْمَلُ  
هَذَا نَجِيٌّ مُرْسَلٌ جَاءَ بِحَقِّ مُنْزَلٍ  
فَأَمِمْ بَدَائِي تُعْدَلُ عَنْ حَرِّ نَابٍ تُشْعَلُ  
وَقُودُهَا بِالْجَنْدَلِ

(ترجمہ) ۱۔ اے مازن! امیرے پاس آؤ میرے پاس آؤ (اور) ایسی بات سنو جس سے ناواقفیت

نہیں کی جاتی۔

۲۔ یہ (محمدؐ) بھیجا ہوا نبی ہے جو نازل شدہ حق لایا ہے۔

۳۔ میری جگہ تو ان پر ایمان لے آ، تجھے شعلہ زن آگ سے بچا دیا جائے گا۔

اس کا ایندھن بڑی (بڑی) چٹانیں ہوں گی۔

حضرت مازنؒ فرماتے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم یہ تو عجیب بات ہے (آج بت بھی بول رہا  
ہے) میں نے چند دن بعد ایک اور جانور قربان کیا تو مہیے سے بھی زیادہ واضح آواز میں سنا کہ وہ

یہ کہہ رہا ہے:-

يَا مَازِنُ اسْمَعُ تَسَرُّ ظَهَرَ خَيْرٍ وَبَطْنٍ شَرٍّ  
بُعِثَ نَجِيٌّ مِنْ مُضَرَ بَدِئِ اللّٰهِ الْكَبَرِ  
فَلَمَّاعٌ مِّنْ حَيِّتٍ مِّنْ حَجَرٍ سَكَّرَ



ترجمہ: اے مازن! تجھے خوشی ہوگی، خیر ظاہر ہوگئی اور شر چھپ گیا۔

۱۰۲ ایک نبی (مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) قبیلہ مضر سے مبعوث ہوا ہے اللہ کا بہت بڑا دین لے کر۔

۱۰۳ پتھر سے گھڑے ہوئے (دب) کو پھوڑ، تو دوزخ کی آگ سے محفوظ ہو جائے گا۔

## حضرت ذباب بن الحارث کے مسلمان ہونے کا سبب

حضرت ذباب بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ ابن وقشہ کا ایک جن تھا جو اس کو چند پیش آنے والی باتیں بتلا دیتا تھا، ایک دن وہ آیا اور اس کو ایک بات بتلائی تو ابن وقشہ نے میری طرف دیکھا اور کہا:-

يَا ذُبَابُ يَا ذُبَابُ  
بُعِثَ مُحَمَّدٌ بِالْكِتَابِ  
إِسْمَاعِيلُ الْعَجَبُ الْعَجَابُ  
يَدْعُو بِمَكَّةَ فَلَا يُجَابُ

ترجمہ: اے ذباب! اے ذباب! ایک عجیب و غریب بات سُنو

۱۰۲ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں نبی بنا کر بھیجا گیا ہے لیکن اس کو مانا نہیں جا رہا ہے

اس کو کہا یہ کیا بات ہے؟

اس نے کہا میں نہیں جانتا ایسے ہی دجن کی طرف سے کہا گیا ہے۔

## اُمّ معبدہ کو بعثت کی خبر

ابن اسحاقؒ کہتے ہیں مجھے حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے حدیث بیان کی گئی ہے کہ

۱۔ بیہقی (منہ) دلائل النبوة بیہقی ۲/۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹ مطولا

۲۔ ابن شامین فی الصحابة، المعارفی فی الجلیس (منہ) دلائل النبوة بیہقی ۲/۲۵۹ - اشارہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ ہجرت کو تشریف لے گئے تو تین راتوں تک یہیں رہے کہ آپ کس طرف گئے ہیں حتیٰ کہ مکہ کی سبلی جانب سے ایک جن ظاہر ہوا جو عرب کے لوگوں کے اشارے سے گارہا تھا لوگ اس کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے اور اس کی آواز کو سنتے تھے اس کو دیکھتے نہیں تھے حتیٰ کہ وہ مکہ کی سبلی جانب سے نکل گیا وہ یہ کہہ رہا تھا:-

يَزِي اللَّهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهِ  
فَمَا نَزَلَا بِالْبَرِّ ثُمَّ تَرَحَّلَا  
رَفِيقَيْنِ قَالَا خَيْمَتِي أَمْرٌ مُعَبَّدٌ  
فَأَفْلَحَ مَنْ أَمْسَى رَفِيقٌ مُعْتَبَدٌ  
لَهُنَّ بَنِي كَعْبٍ مَقَامُ فَتَاهِمُهُمْ  
وَمَقْعَدُهَا لِلْمُؤْمِنِينَ بِمَرْصَدٍ

ترجمہ: انسانوں کا پروردگار اللہ تعالیٰ بہترین جزاء عطا فرماتے ان دو ساتھیوں پر جنہوں نے ام معبدہ کے خیموں میں قیلولہ کیا۔

۱۰۲ یہ دونوں میدان میں اترے پھر کوچ کیا پس وہ کامیاب ہو گیا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق بن کر شام کی۔

۱۰۳

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں جب ہم نے اس کی بات سنی تو معلوم ہوا کہ آپ کس طرف کو تشریف لے گئے ہیں آپ اس وقت مدینہ منورہ کا رخ فرما گئے تھے۔

## ابن معاذؒ و سعد بن عبادہؓ کے اسلام کی خبر

حضرت محمد بن عبس بن جبر فرماتے ہیں کہ قریش نے حبیل ابوقیس پر ایک بلند آواز سنی جو کہتا تھا:-

ابن اسحاق (منہ) دلائل النبوة بیہقی ۲/۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴ مطولا، البدایہ والنہایہ ۳/۱۹۱، ۱۹۲

۱۔ شامیہ للصلحی ۳/۳۵۰، سیرت ابن ہشام ۱/۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳



فَإِنْ يُسَلِّمُ السَّعْدَانِ يُصْبِحُ مُحَمَّدٌ  
بِمَكَّةَ لَا يَخْشَى خِلَافُ مُخَالِفِ

(ترجمہ) اگر دونوں سعد مسلمان ہو جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کسی مخالف کی مخالفت سے فکر مند نہیں ہوں گے۔

تو ابوسفیان اور اشرف قریش نے کہا یہ سعد ان کون ہیں؟ کیا یہ سعد بن ابی سہم سعد بن زید اور سعد بن قضاہ ہیں۔

جب دوسری رات ہوئی تو انہوں نے جبل البقیس پر (دوبارہ) آواز سنی۔  
أَيَا سَعْدَ سَعْدِ الْأَوْسِ كُنْ أَنْتَ نَاصِرًا  
أُجِيبَا إِلَى دَاعِيِ الْهُدَى وَتَمَنِّيَا  
فَإِنَّ ثَوَابَ اللَّهِ لَطَالِبِ الْهُدَى  
عَلَى اللَّهِ فِي الْفِرْدَوْسِ ذُلْفَةُ عَارِفِ  
جَنَّاتٍ فِي الْفِرْدَوْسِ ذَاتُ رَعَارِفِ

(ترجمہ) اے قبیلہ اوس کے سعد! تم مددگار ہو جاؤ اور اے صاحب سخاوت قبیلہ خزاعہ کے سعد تم بھی۔

۲۔ تم دونوں ہدایت کے داعی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو لبیک کہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنت الفردوس میں عارف (خداوندی) کے قرب جیسی تمنا کرو۔

۳۔ کیونکہ ہدایت کے طالب کا نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت الفردوس میں ہونے والی ہونے تکبیر رشتی باریک کپڑوں والی ہیں۔

تو قریش نے کہا یہاں تو سعد ان سے حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت سعد بن معاذ (فائدہ) حضرت عبدالحمید بن ابی عصبؓ فرماتے ہیں کہ رات کسی حصہ میں مدینہ شریف میں سنا گیا کہ ہاتھ یہ کہہ رہا تھا۔

۱۔ ابن ابی الدنیا، خرائط، بیہقی (منہ) الہو، ابن ابی الدنیا (۵۵)، ص ۶۳، دلائل النبوة بیہقی ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴،



۳۔ بہت افسوس اس پر جس نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دشمنی کی وہ ہدایت کے ارادہ کرنے سے ہٹ گیا۔ اور حیران پریشان رہا۔

(تو کسی نے ان میں سے کہا یہ عینفین کون ہیں تو انہوں نے کہا یہ محمد اور اس کے اصحاب ہیں جن کا دعوئے یہ ہے کہ یہ حضرت ابراہیم کے دین حنیف پر ہیں) اس کے بعد کچھ نہ گزری تھی کہ ان کے پاس مسلمانوں کی فتح، کچی خبر بھی پہنچ گئی۔

### عورتوں کے سامنے جنات کا ظہور

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر کے صحن میں بیٹھا تھا کہ میری بیوی کا قاصد آیا کہ آپ میرے پاس آئیں، مجھے فکر ہوئی چنانچہ میں اندر گیا تو اس نے کہا ٹھہرو، پھر اس نے اشارہ کر کے کہا یہ سانپ ہے۔ جب میں گھروں سے باہر بادیہ میں تھا حاجت کے لیے گئی تھی تو اس کو دیکھا تھا پھر مجھے یہ نظر نہ آیا، اب میں اس کو دیکھ رہی ہوں یہ وہی سانپ ہے میں اس کو پہچانتی ہوں تو حضرت سعدؓ نے خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ پھر فرمایا: اما بعد: تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے میں تیرے لیے اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں، اگر میں نے تجھے اب کے بعد دیکھا تو قتل کر ڈالوں گا، تو وہ سانپ حجرہ کے دروازہ سے نکلا، پھر گھر کے دروازہ سے نکل گیا۔ پھر حضرت سعدؓ نے اس سانپ کے ساتھ ایک انسان کو روکا کیا اور فرمایا تم اس کو دیکھو یہ کہاں جاتا ہے تو وہ اس کے پیچھے ہو گیا جی کہ وہ سانپ مسجد نبویؐ میں آیا پھر منبر رسول اللہ کے پاس آیا اور اس پر چڑھ کر آسمان کی طرف چلا گیا اور غائب ہو گیا۔ (درحقیقت یہ ایک جن تھا جو سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا تھا)۔

۱۔ الدلائل علی معانی احادیث بالمشاہد والمثل (مخطوط بحرانہ الرباط) (للحدث اللغوی) قاسم ابن ثابت (رحمہ اللہ) ۲۔ ابن ابی الدنیا (رحمہ اللہ) فی الہوائف (۱۳۲) ۳۔ اکامہ المرجان ص ۱۳ ط خیر کثیر کراچی

### عورتوں پر جنات کے حملہ سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت

حضرت حسن بن حسینؑ کہتے ہیں کہ میں حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرار رضی اللہ عنہا کی میت کو پھینکے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں اپنی نشست پر بیٹھی تھی کہ میرے گھر کی پٹ پٹ اور اونٹ کی طرح کا کوئی جانور یا گدھے جیسا کوئی جانور میرے اوپر گرا، میں نے اس جیسا پتہ پن، پیدائش اور گھبراہٹ کے اعتبار سے کوئی جانور نہیں دیکھا۔ فرماتی ہیں کہ وہ میرے قریب وہ مجھے پکڑنا چاہتا تھا لیکن اس کے پیچھے ایک کاغذ کا ٹکڑا آیا جب اس کو اس (جن جانور) کو لایا اور پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا:-

مِنْ رَبِّ عَكْبٍ اِلَى عَكْبٍ اَمَّا بَعْدُ ، فَلَا سَبِيلَ لَكَ عَلَى الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ  
بِنْتِ الصَّالِحِيْنِ .

(ترجمہ: یہ رقعہ) عکب کے رب کی طرف سے عکب کی طرف ہے اس کے بعد تمہیں حکم ہے کہ تمہیں نیک والدین کی نیک بیٹی پر (شرارت کی) کوئی اجازت نہیں ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ جہاں سے آیا تھا وہیں سے نکل گیا اور میں اس کے گھر کو دیکھ رہی تھی۔ حضرت حسن بن حسینؑ فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے مجھے وہ رقعہ دکھلایا، جو کے پاس ابھی تک موجود تھا۔

### کسا اور واقعہ

حضرت یحییٰ بن سعیدؑ فرماتے ہیں جب حضرت عمرہ بنت عبد الرحمنؑ کی وفات کا وقت آیا تو کسبت میں بہت سے تابعین جمع ہوئے ان میں حضرت عروہ بن زبیرؓ، حضرت قاسم بن محمدؓ، حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمنؓ بھی تھے۔ یہ حضرات ان کے پاس ہی تھے کہ حضرت عروہؓ کو غشی ہو



گئی اور ان حضرات نے چھت پھٹنے کی آواز سنی پھر ایک کالا سانپ گہرا، جو بڑی کھجور کی (موٹا اور لمبا) تھا اور وہ اس خاتون کی طرف لپکا کہ اچانک ایک سفید کاغذ گہرا، جس میں لکھا ہوا تھا:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ رَبِّ عَكْبٍ إِلَى عَكْبٍ لَيْسَ لَكَ عَلَى  
بَنَاتِ الصَّالِحِينَ سَبِيلٌ.

ترجمہ: بسم اللہ الرحیم عکب کے رب کی طرف سے عکب کی طرف بہتہیں نیک لوگوں کی بیٹیوں پر ہاتھ بڑھانے کی اجازت نہیں ہے۔

جب اس نے اس رقعہ کو دیکھا تو اوپر کو چڑھا جہاں سے اتر اٹھا اور وہیں نکل گیا۔

### ایک اور واقعہ

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عوف بن عوفؓ کی صاحبزادی اپنے گھر میں لیٹی ہوئی تھیں ان کو معلوم بھی نہ ہوا کہ ایک کالا سیاہ شخص ان کے سینہ پر چڑھ آیا اور ان کے حلق میں ڈال دیا، تو اچانک پیلے رنگ کا ایک کاغذ کا ٹکڑا آسمان سے زمین کی طرف اتر رہا تھا حتیٰ کہ ان کے سینہ پر آگرا تو اس (جن) نے اس کو اٹھایا اور پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا:-

مِنْ رَبِّ لَكَيْنِ إِلَى لَكَيْنِ اجْتَنِبِ ابْنَةَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ فَإِنَّهُ لَا سَبِيلَ  
لَكَ عَلَيْهَا.

ترجمہ: لیکن کے رب کی طرف سے لیکن کی طرف یہ حکم نامہ ہے کہ نیک انسان کی بیٹی سے دور رہو تمہارا اس پر کوئی بس نہیں چلے گا۔

۱۔ ابن ابی الدنیا، دلائل النبوة بیہقی (منہ) دلائل النبوة ۱۱۶/۷-۱۱۷، مکائد الشیطان (۸)  
مصائب الانسان ص ۵۱

(وہ فرماتی ہیں) کہ وہ اٹھا، اپنا ہاتھ میرے حلق سے ہٹایا اور اپنا ہاتھ میرے کھٹنے پر مارا اس پر ورم آگئی حتیٰ کہ بھری کے سر کی طرح (پھول) گیا۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اے چچا کی بیٹی! جب تو حیض میں ہو تو اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر رکھا کر، تو یہ تمہیں کبھی بھی تکلیف نہیں پہنچا سکے گا۔ انشاء اللہ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس کے باپ کی وجہ حفاظت لہائی تھی کیونکہ وہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے۔

### بن لوگوں کو فتویٰ دے رہا تھا

حضرت یحییٰ بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حفص طائفی کے ساتھ منیٰ میں تھا کہ وہم لے دیکھا کہ ایک سفید سر والا سفید ریش لوگوں کو فتوے دے رہا ہے تو حضرت حفصؓ نے مجھ سے فرمایا اے ابوالیوب! اس بوڑھے کو دیکھ رہے ہو جو لوگوں کو فتوے دے رہا ہے، یہ عزیت (جن) ہے پھر حفص اس کے قریب گئے میں ان کے ساتھ تھا جب اس نے حضرت انسؓ کو دیکھا تو جوتے اٹھائے اور بھاگ گیا، لوگ بھی اس کے پیچھے بھاگے حفصؓ یہی کہہ رہے تھے اے لوگو! یہ عفریت (جن) ہے۔

### انسان کو جن کا وعظ

ابوخلیفہ عبدیؓ فرماتے ہیں کہ میرا تھوڑا سا بچہ فوت ہو گیا جس کا مجھے بہت صدمہ ہوا کسی نے سورۃ آل عمران کی آخری آیات تلاوت کیں، جب وہ (وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ) کہ پہنچا تو کہا اے ابوخلیفہ! میں نے کہا لبیک۔ کہا تم کیا چاہتے ہو کہ اسی دنیا ہی کے لیے

۱۔ ابن ابی الدنیا، بیہقی (منہ) مکائد الشیطان (۸) ص ۵۱، دلائل النبوة بیہقی ۱۱۶/۷  
۲۔ ابن عبد الرحمن ہرودی (منہ)



زندگی مخصوص ہو کر رہ جائے؟ تم زیادہ شان والے ہو یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟ ان کا صاحبزادہ حضرت ابراہیمؑ بھی تو فوت ہوا تو آپؐ نے فرمایا آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، دل غمگین ہے لیکن ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دے؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے بیٹے سے موت کو دور کر دو جو تمام مخلوق کے لیے لکھی جا چکی ہے؟ یا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر ناراض ہو جاؤ اور اس کی مخلوق کے متعلق تدبیر کو رد کر دو؟ اللہ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو زمین اتنا وسیع نہ ہوتی، اگر دکھ تکلیف نہ ہوتے تو مخلوق کسی عیش سے فائدہ نہ اٹھا سکتی۔ پھر اس نے کہا تمہیں کوئی ضرورت ہے؟ میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تم کوں ہو؟ اس نے کہا میں تیرے پڑوسی جنات میں سے ایک ہوں۔

### سمجھدار جنات کی حکایت

حضرت اسحق بن عبد اللہ بن ابی فروہؒ فرماتے ہیں کہ جنات کے کچھ افراد انسان کی شکل اختیار کر کے ایک آدمی کے پاس آتے اور کہا تم اپنے لیے کون سی شے کو پسند کرتے ہو؟ کہا اونٹ پسند کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا تم نے اپنے لیے سختی، محنت اور طویل مصیبت کو پسند کیا ہے تجھے مسافری لاحق ہوگی جو تمہارے دوستوں سے تمہیں دور کر دے گی رکیونکہ اونٹوں والوں کو یہی پیش آتا ہے، پھر یہ اس کے پاس سے نکل کر دوسرے آدمی کے پاس گئے اور اس کو پوچھا تم اپنے لیے کون سی چیز پسند کرتے ہو؟ کہا غلاموں کو پسند کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا تم بہت عزت ہوگی، میخوں کی طرح غصہ پائے گا اور مال اور دروازے سفر حاصل ہوں گے پھر یہ اس سے نکل کر ایک اور شخص کے پاس گئے اور پوچھا تمہیں کیا پسند ہے؟ کہا بکریاں پسند ہیں۔ تو ان جنات نے کہا کھانا حلال کا ہوگا، سائل کی ضرورت کا پورا کرنا بھی حاصل ہوگا جنگ میں شرکت نہیں کر سکو گے، آرام بھی نہیں پاسکو گے اور دکھ سے راحت بھی نہ ملے گی، پھر وہ

کے پاس سے روانہ ہوئے اور ایک اور شخص کے پاس پہنچے اور پوچھا تمہیں اپنے پاس کھانے کے لیے کون سی شے پسند ہے؟ کہا درختوں کو پسند کرتا ہوں۔ تو جنات نے کہا اس ساٹھ کھجور پورے سال کے لیے کافی ہیں۔ یہ سردی اور گرمی دونوں کا مال ہے، پھر اس سے روانہ ہوئے اور ایک اور آدمی کے پاس پہنچے اور کہا تمہیں اپنے لیے کون سی شے پسند ہے؟ کہا میں کھیتی باڑی کو پسند کرتا ہوں۔ کہا تیری گذران اس طرح سے مقرر ہوئی کاشت کاری کرے گا تو پائے گا اگر نہیں کرے گا تو نہیں پائے گا۔ پھر یہ اس سے بھی روانہ ہوئے اور ایک اور شخص کے پاس پہنچے اور پوچھا تمہیں اپنے لیے کون سی شے پسند ہے؟ اس نے فرمایا پہلے تم اپنے متعلق بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ تاکہ میں تم سے کوئی کام کروں پھر ان کے پاس روٹی لے آئے تو جنات نے کہا کارآمد گندم ہے۔ پھر وہ ان کے گشت لے کر آئے تو جنات نے کہا روح ہے جو روح کو کھائے گی یہ جتنا کم اتنا ہی بڑے کثرت سے، پھر وہ کھجور اور دودھ لے کر آئے تو جنات نے کہا کھجوروں کی کھجور بکریوں کا دودھ ہے اللہ کا نام لے کر کے کھاؤ جب کھا چکے تو کہا آپ یہ بتلائیں کہ کون سی شے زیادہ تیز ہے اور کون سی زیادہ حسین ہے؟ اور کون سی شے خوشبو کے لیے زیادہ عمدہ ہے؟ اس آدمی نے فرمایا سب سے تیز وہ بھوک کی داڑھ ہے جو بھوک کی دال میں (کھانا وغیرہ) ڈالتی ہے اور سب سے حسین وہ بارش ہے جو اونچی زمین پر گرنے کے ظاہر ہونے پر بڑے اور خوشبو کی زیادہ عمدگی اس گلی کی ہوا ہے جو بارش کے پہنچتی ہے۔

ان جنات پوچھا اب آپ یہ بتلائیں کہ آپ اپنے لیے کون سی شے پسند کرتے ہیں؟ اس نے فرمایا میں موت کو پسند کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا آپ نے تو ایسی تمنا کی ہے جو پہلے کسی نے نہیں کی۔ اب آپ ہمیں کچھ وصیت بھی فرمائیں اور تو شہ سفر عنایت فرمائیے آپ نے ان کے لیے دودھ کا ایک مشکیزہ دیا اور فرمایا یہ تمہارا تو شہ سفر ہے۔



انہوں نے کہا وضیت بھی فرمائی۔ فرمایا لا الہ الا اللہ پڑھا کر ویہ آگے پیچھے کی سب منزلوں کے لیے کافی ہے۔ اس کے بعد وہ جنات آپ کے پاس سے روانہ ہو گئے اور آپ کو جنات اور انسانوں پر ترجیح دے رہے تھے۔  
ابونصر ہاشم بن قاسم فرماتے ہیں یہ شخص جن کو یہ جنات (سب سے آخر میں) ملے تھے حضرت عومیر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تھے۔

### عجیب ترین علاج

حضرت زید بن وہبؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک جنگ میں شرکت کی، پھر ایک جڑ میں اترے، وہاں پر ایک بہت بڑا حجرہ موجود تھا۔ (ہماری) جماعت کے ایک آدمی نے کہا میں نے ایک بہت بڑا حجرہ دیکھا ہے شاید تمہیں اس کے رہائشی سے افیت ہو۔ تم اپنی آگ یہاں سے اٹھا لو (یعنی پڑاؤ کی یہ جگہ بدل لو) جب وہ درہائشی رات کو لوٹا تو اس نے کہا تم نے ہمارے گھروں سے اپنے ساتھیوں کو دور کیا اس لیے میں تمہیں طب کا علم بتاتا ہوں جس سے تندرستی ہوتی ہے وہ یہ کہ جب کوئی مریض تمہیں درو کی شکایت کرے تو جہ تیرے جی میں آئے وہی اس کا علاج ہے۔

(فائدہ) اس کے آگے کتاب الہواتف لابن ابی الدنیا میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ان کے پاس مسجد کوفہ میں لوگ علاج کے لیے جاتے، چنانچہ ایک بڑے پیٹ والا شخص آیا اور کہا کوئی دوا بتلاؤ تم میری حالت دیکھ رہے ہو میں کھاؤں تب بھی نہ کھاؤں تب بھی یہی حال ہے (یعنی پیٹ پھولا رہتا ہے) تو اس علاج کرنے والے جوان نے کہا اے لوگو! تم تعجب نہ کرتے یہ جو مجھ سے علاج کا پوچھ رہا ہے یہ آج دوپہر کے وقت مر جائے گا تو یہ شخص

ابن ابی الدنیا (منہ) ولم اجدہ فی الہواتف وکانہ شیطان کلاما لابن ابی الدنیا والحکایت مروجہ  
اکام المرجان للشمس ۸۵ ط خیر کثیر کراچی (امداد اللہ نور)

لٹ گیا۔ پھر تندرست ہونے کے بعد واپس آیا جب کہ اس حکیم کے پاس اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے اس نے آتے ہی کہنا شروع کر دیا کہ (حکیم) تجھو! ہے (میں تو زندہ ہوں حالانکہ اس نے کہا تھا کہ تم دوپہر تک مر جاؤ گے) تو حکیم نے کہا اس سے یہ تو پوچھو کہ اس کے درد کا کیا ہوا (آرام آیا کہ نہیں؟) اس نے کہا درد تو ختم ہو گیا۔ تو حکیم نے کہا میں نے اسی علاج کے لیے تو اسے اس طرح سے درایا تھا۔

### جنات کنویں سے پانی پینے پر پتھر مارتے تھے

حضرت ابو میسرہ خزانیؒ فرماتے ہیں کہ جنات اور انسان قاضی محمد بن غلاشہ کے پاس مدینہ شریف کے ایک کنویں کا جھگڑالے کر گئے، ابو میسرہ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنات ان کے سامنے بھی آئے تھے؟ فرمایا سامنے تو نہیں آئے تھے صرف انہوں نے ان کی بات چیت سنی تھی۔ اور انسانوں کے لیے یہ فیصلہ کیا کہ وہ طلوع آفتاب سے غروب تک اس سے پانی لیا کریں اور جنات کے لیے یہ فیصلہ کیا کہ وہ غروب آفتاب سے طلوع فجر تک اس کنویں سے پانی لیا کریں۔ اس حکایت کے ناقل کہتے ہیں انسانوں میں سے جب کوئی اس کنویں سے غروب آفتاب کے بعد پانی لیتا تو اس پر پتھر پڑتے تھے۔

### بڑا عالم جنات میں ہے یا انسانوں میں؟

علی بن سرح کہتے ہیں کہ جنات کے کچھ لوگ جمع ہوئے اور کہا ہمارا عالم انسانوں کے عالم سے زیادہ عالم ہے۔ تو انسانوں اور جنوں کا اس میں اختلاف ہوا اور طے یہ پایا کہ قائف بن خثعم کے پاس چلتے ہیں چنانچہ وہ اس کے پاس گئے اور اس کے خیمہ میں داخل ہو گئے وہاں

ابن ابی الدنیا (منہ) فی الہواتف ص ۱۳۲

کتاب العجائب ابوسلیمان محمد بن عبد اللہ بن زبر المرعی الحافظ (منہ) اکام المرجان ص ۸۵ خیر کثیر کراچی



ایک بوڑھا بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کس غرض سے آئے ہو؟ کہا ہمارا اونٹ گم ہو گیا ہے ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ یہاں کہیں اونٹ تلاش کر دیں۔ تو بوڑھے نے کہا میں بہت کمزور ہوں میرا دل بھی میرے جسم کا حصہ ہے وہ بھی کمزور ہو گیا ہے جیسے میرا جسم کمزور گیا ہے، انہوں نے کہا تم اسی حالت میں ہمارے ساتھ چلو اور دیکھ دو۔ بوڑھے نے کہا میں نے تمہیں اپنی حالت بتا دی ہے لیکن تم میرے غلام کے پاس جاؤ وہ تمہیں دیکھ دے گا انہوں نے کہا ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ کوئی چھوٹا لڑکا ہی لے دیں تو بوڑھے نے اس سے بھی انکار کر دیا، پھر وہ بچے کے ساتھ نکل چلے جب خیموں سے دور ہوئے تو ان کے سامنے سے ایک پرندہ گزرا اس نے ایک پر نیچے کیا اور دوسرا اوپر کیا، تو ہم اٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے لوگو! اللہ سے ڈرو میرے علاوہ اس کو کوئی یاد نہیں کر رہا میں تو تمہارا بچہ ہوں، تم اللہ سے ڈرو اور مجھے چھوڑ دو انہوں نے کہا کیسے؟ ہمیں بتاؤ تو سہی؟ بچے نے کہا تم نے پرندہ کی طرف دیکھا نہیں جو تمہارے سامنے سے گزرا ہے، اس نے ایک پر تھکایا ہے اور ایک اٹھایا ہے اس نے مجھے آسمان اور زمین کے رب کی قسم دی ہے کہ اُن کا اونٹ گم نہیں ہوا“ (اس لیے یقیناً تم لوگ جن ہوا انسان نہیں ہو۔ تو جنات نے کہا خدا تمہیں رسوا کرے اپنے باپ کے پاس چلے جاؤ (واقعی جنات کی بجائے انسانوں میں بڑے عالم ہیں) ۱۷

### جنات انسانوں سے ڈرتے ہیں

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں میں ایک رات نماز ادا کر رہا تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک آدمی آکر کھڑا ہو گیا تو میں نے اس کو قابو کرنے کی تیاری کی تو اس نے جمپ لگایا اور دیوار کے پیچھے جا پڑا میں نے اس کے گرنے کی آواز بھی سُنی تھی اس کے بعد وہ کبھی بھی میرے پاس نہیں آیا۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں یہ جنات تم سے اسی طرح سے ڈرتے ہیں جس طرح سے تم

جنات سے ڈرتے ہو۔ ۱۸

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ عتبات شیطان سے گھبراتے ہو شیطان اس سے بھی زیادہ تم سے گھبراتا ہے جب وہ تمہارے سامنے آئے تو تم اس سے ڈرانہ کرو ورنہ وہ تم پر سوار ہو جائے گا تم اس کے مقابلہ کے لیے تیار ہو جایا کرو وہ بھاگ جائے گا۔ ۱۹

ابو ثمرہؒ فرماتے ہیں مجھے یحییٰ بن زکریاؑ نے دیکھا کہ میں رات کے وقت گلیوں میں جانے سے روک رہا ہوں تو مجھے فرمایا جس سے ہم ڈرتے ہیں وہ تو زیادہ ہم سے ڈرتے ہیں۔ ۲۰

۱۷ ابن ابی الدنیا (منہ)

۱۸ ابن ابی الدنیا (منہ)

۱۹ ابن ابی الدنیا (منہ)



## انسانوں کا تسخیرِ جنات

### گھڑوں میں بند جنات

حضرت عمر بن عبد العزیزؓ نے موسیٰ بن نصیرؓ مغرب کے گورنر سے سوال کیا کیونکہ یہ موسیٰ بن نصیرؓ لشکرِ اسلام کے سپہ سالار بنا کہ جنگوں کے لیے روانہ کیے جاتے تھے اور انہوں نے مغرب تک کے علاقے اور ممالک فتح کیے تھے کہ سمندر کی کوئی عجیب بات جو تم نے دیکھی یا سنی ہو بیان کرو تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سمندر کے جزائر میں سے ایک جزیرے میں گئے ہم نے وہاں پر ایک تہہ شدہ گھر دیکھا اور اس میں سترہ سبز گھڑے دیکھے جس پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر لگی ہوئی تھی تو میں نے درمیان والے، قریب والے اور اُپر والے گھڑے کو پیش کرنے کا حکم دیا تو ان کو گھر کے صحن میں لایا گیا۔ میں نے ایک کے کھولنے کا حکم دیا تو اس میں سوراج کیا گیا تو اس میں ایک شیطان تھا جس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے تھے وہ کہہ رہا تھا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبوت کا شرف بخشا ہے میں زمین میں فساد کرنے کے لیے پھر کبھی نہیں آؤں گا۔ پھر اس شیطان نے (ادھر ادھر) دیکھا اور کہا اللہ کی قسم! نہ تو مجھے سلیمان نظر آ رہا ہے نہ اس کا ملک پھر اس نے زمین میں غوطہ لگایا اور زمین غائب ہو گیا۔ باقی گھڑوں کے متعلق میں نے حکم دیا تو ان کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔

### مذکورہ واقعہ کی ایک اور روایت

موسیٰ بن نصیرؓ جہاد کے لیے سمندر کے راستہ سے چلے تھے کہ وہ تاریک سمندر تک پہنچے

۱۔ کتاب العجائب للحافظ شکر (منہ)

کشتیوں کو ان کے رُخ پر چلتا ہوا چھوڑ دیا۔ پھر انہوں نے کشتیوں کے پاس کچھ آواز سنی، دیکھا تو سبز گھڑوں کے گھڑے ہیں ان میں سے ایک کھڑا اٹھایا تو اس کی مہر توڑنے سے ڈر گئے اور حکم دیا کہ اس گھڑے سے سوراج کرو جب گھڑے کا منہ ایک پیالے کے برابر ہو گیا تو ایک چھینے والے کی آواز آئی کہ کہہ رہا تھا تمہیں اللہ کی قسم! اے اللہ کے نبی میں آئندہ کوئی ایسی شرارت نہیں کروں گا، تو موسیٰ بن نصیرؓ نے کہا یہ تو ان شیاطین میں سے ہے جن کو حضرت سلیمان بن داؤدؑ نے قید کیا تھا، پھر اس کے اس سوراج کو بند کر دیا گیا۔ پھر انہوں نے کشتی پر ایک آدمی کو دیکھا جو گھوڑے پر بٹھا اور کہہ رہا تھا، اللہ کی قسم! تم وہی ہو اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا تو میں تم کو سب غرق کرتا۔

(فائدہ) یہ موسیٰ بن نصیرؓ حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں سمندر کے راستوں سے جہاد پر مامور تھے اُنہوں نے فتح کیا تھا، کہا جاتا ہے جتنے کافر انہوں نے قید کیے اور کسی نے نہیں کیے۔ واللہ اعلم ۱۔ (امداد اللہ اور)

### جنات سے نیکی کا بدلہ

ولید بن ہشام کہتے ہیں کہ عبید بن ابرص اور اس کے ساتھی سفر میں تھے یہ ایک سانپ کے سے گزرے جو گہری کی شدت سے ترپ رہا تھا ان میں سے ایک شخص نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو عبید نے کہا اس پر جو مصیبت ہے اس کی وجہ سے یہ ایک قطرہ پانی کا زیادہ ہے پھر وہ اُتر آیا اور اس پر پانی ڈال دیا پھر یہ سب چل پڑے۔ حتیٰ کہ یہ بُری طرح سے بھٹک گیا اور راستہ بھی گم ہو گیا۔ یہ اسی پریشانی میں تھے کہ ایک ہاتھ نے آواز دے کر کہا ہ

۱۔ العجائب لشکر (منہ)

۲۔ کام المرجان ص ۹ ط خیر کثیر (مترجم)



يَا أَيُّهَا الرُّكْبُ الْمُضِلُّ مَذْهَبُ  
حَقِّ إِذَا اللَّيْلُ تَوَلَّى مَغْرِبَهُ  
دُونَكَ هَذَا الْبُكْرُ مَنَا فَا رُكْبَهُ  
وَسَطُ الْفَجْرِ وَوَلَّاحُ كُوكْبَهُ  
فَخَلَّ عَنْهُ رَحْلُهُ وَنَسْبُهُ

ترجمہ ① اے راستہ سے بھٹک جانے والی جماعت! یہ جوان اونٹ نو اور سوار ہو جاؤ۔  
② جب رات ختم ہو جائے، صبح روشن ہو جائے اور سورج طلوع ہو جائے۔  
③ تو اس کی منزل اور سموار میدان سے ہٹ جانا۔

پس جب وہ رات ہی کو وہاں سے چل کر پورے دس دن اور راتوں کے برابر چلتے  
تب جاکر سورج طلوع ہوا تو عبید نے کہا۔

يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ قَدْ انْجَبَيْتَ مِنْ غَيْرِ  
هَلَّا تَخْبِرُنَا بِالْحَقِّ نَعْرِفُهُ  
وَمَنْ فَيَا فِضْلُ الرَّاكِبِ الْهَادِي  
مَنْ الَّذِي جَادَ بِالنِّعْمَاءِ فِي الْوَادِي

ترجمہ ۱۔ اے جوان! تو نے (میں) غم سے نجات دی اور اس بیابان جنگل سے بھی جس میں  
واقف کار سوار بھی گم ہو جاتا ہے۔

۲۔ تو ہمیں سچ سچ نہیں بتائے گا تا کہ ہمیں بھی معلوم ہو کہ تو کون ہے جس نے (اس پر غار)  
وادی میں نعمتوں کی سخاوت کی ہے۔

تو اس (جن) نے جواب دیا۔

أَنَا الشُّجَاعُ الَّذِي ابْصَرْتَهُ رَمَضًا  
فَجَدْتُ بِالْمَاءِ لَمَّا ضَنَّ شَاوِبَهُ  
فِي ضَحْضَحِ نَازِحِ لَيْسِي بِهِ صَادِي  
رَوَيْتُ مِنْهُ وَلَمْ تَبْخُلْ بِانْجَادِ

الخَيْرِ يَمِينِي وَأَنْ طَالَ الزَّمَانُ بِهِ  
وَالشَّرَّ اخْبَثَ مَا أَوْعَيْتَ مِنْ نَادِ

ترجمہ ① میں وہ بہادر ہوں جس کو تو نے گرم ریت پر دور دراز (بیابان) میں تڑپتے دیکھا تھا  
جس کی وجہ سے میرا شکار کرنا آسان ہو گیا تھا۔

② تُو نے پانی کی اس وقت سخاوت کی جب اس کے پینے والا بخل کرتا ہے تُو نے اس

کیا اور کم ہونے کے ڈر سے بخل نہ کیا۔

۳۔ نیکی باقی رہتی ہے اگر یہ زمانہ طویل ہو جائے، اور شر بدترین ہے جس کو تُو نے تو شہ سفر  
میں بنایا۔

### ان اور انسان کی کشتی

ہیشتم فرماتے ہیں میں اور میرا ایک ساتھی دونوں کہیں سفر کو نکلے ہم نے ایک عورت کو  
راہ گھڑے ہوئے دیکھا اس نے ہم سے سواری کا سوال کیا تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا تم اسے  
راہ لے کر اس کے اپنے پیچھے بٹھا لیا تو اس عورت نے میرے ساتھی کی طرف دیکھا اور اپنا منہ کھولا،  
اس کے منہ سے حمام کے چوہے جیسے انکارے نکل رہے تھے تو میں نے اس عورت پر حملہ کر دیا  
اور کہنے لگی میں نے تمہارا کیا قصور کیا ہے اور چیخنے لگی تو میرے ساتھی نے کہا تو اس سے کیا چاہتا ہے؟  
میرے کہ گھڑی چلتا رہا میں پھر اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے منہ کھولا ہوا تھا اور اس کے منہ سے  
حمام کے چوہے کی طرح کے انکارے نکل رہے تھے تو بھی میں نے اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے تین مرتبہ  
کیا جب میں نے یہ تماشہ دیکھا تو اس کو پکا ارادہ کر کے دبوچ لیا تو وہ زمین پر جا گری اور کہنے لگی  
میں خدا قتل کرے کتنے سخت دل ہو میری اس حالت کو جس نے بھی دیکھا ہے اس کا دل پارہ پارہ  
ہو گیا ہے (لیکن ایک تو ہے مجھ سے ڈرنے کی بجائے مقابلہ پر اتر آیا ہے)۔

### ان کے پیشاب سے سر کے بال جھڑ گئے

امام اسمعیٰ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت موت کے علاقہ سے بھاگا اس کے پیچھے پیچھے جادوگر  
لہجی بھاگا جب اس نے دیکھا کہ جن مجھے پکڑے گا تو اس نے کنوئیں میں تھپانگ لگا دی تو جن

ابن ابی الدنیا (منہ) البہاؤف (۹۲) ص ۷۵، اکام المرجان ص ۵۸ طبع خیر کثیر کرچی  
ابن ابی الدنیا (منہ)



نے اس کے اوپر سے پیشاب کر دیا تو جب وہ شخص کنویں سے باہر نکلا تو اس کے بال گر گئے اور کوئی بال بھی باقی نہ رہا تھا۔

## جنات کے مویشی

حمید بن ہلال یا کسی اور سے روایت ہے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ ہرن جنات کے مویشی ہیں۔ مرتبہ ایک لڑکا آیا جس کے پاس تیرکمان تھے درخت ارطاة کے پیچھے چھپ کر بیٹھا اس کا ہاتھ تھا کہ وہ ان ہرنوں میں سے کسی ایک کا شکار کرے تو ایک ہاتھ نے آواز دی جو نظر نہیں آ رہا تھا۔

ان غلاما ثقف الیدین سعی بکیدا و بلمہذمین  
متخذ الارطاة جنتین لیقفل التیس مع العزین

(ترجمہ) ہاتھوں کے ساتھ تیراندازی کا ماہر کمان کے دونوں کناروں کے درمیانی کھٹنے والی دو تلواروں (مراد تیرکمان ہیں) سے کوشش کر رہا ہے۔

۲۔ ارطاة کے درخت کو ڈھال بنا رکھا ہے تاکہ بکری، ہرن اور گائے کو نیزوں سے ڈالے جب ہرنوں نے یہ شعر سنے تو ترتر ہو گئے۔

## ایک اور واقعہ

حضرت عمرؓ نے ایک آدمی کو ایک بستی میں روانہ فرمایا اس نے دودھ والی ایک ہرنی کو اس پر حملہ کر کے پکڑ لیا تو ایک جن نے آواز دے کر کہا کہ

لہ الاصحی (منہ) اکام المرجان

۳۔ ارطاة ایک درخت ہے جو ریت میں پیدا ہوتا ہے اس کے پتے پیٹے ہوئے ہوتے ہیں جن میں

ہیں جس کا پھل عناب کے مشابہ ہوتا ہے۔ (مترجم)

۴۔ ابن ابی الدنیا (منہ) الہوائف ص ۶۶ (۴۹)

یا صاحب الکفانة المکسورة خل سبیل الطبیة المصروفة  
فانہا لصبیة مضرورة غاب ابوہم غیبة مذکورة

## فی کورة لا بورکت من کورة

(ترجمہ) (۱) اے ٹوٹے ہوئے تیردان والے دودھ والی ہرنی کو تھوڑ دے۔

(۲) یہ ایک محتاج بچی کی ملکیت ہے جس کے والد کا غائب ہو جانا مشہور ہو چکا ہے۔

(۳) ایسے ضلع میں (غائب ہوا ہے) جہاں سے اس کے لیے کوئی برکت نہ ہو (تاکہ وہ واپس آئے)۔

## ان سے نیکی کا بہترین بدلہ

قبل از اسلام زمانہ جاہلیت میں مالک بن خرم قبیلہ عکاظ کی طرف جارہے تھے جب انہوں نے شکار کر لیا تو ان کو شدید پیاس لاحق ہوئی اور ایک ایسی جگہ جا پہنچے جس کا نام اجیرہ تھا انہوں نے ایک ہرن کو پکڑا اور پیاس کے مارے اس کا خون پینے لگے جب اس کا خون ختم ہوا تو اس کو ذبح کیا اور کلاؤں کو جمع کرنے کے لیے نکل کھڑے ہوئے اور مالک اپنے خیمہ میں چھپے بیٹھے رہے ایک ان میں سے ایک سانپ کے پیچھے بھاگا اور سانپ اس کے بھاگا حتیٰ کہ مالک کے پالان میں گھس گیا اس میں پناہ لے لی وہ شخص بھی اس کے نشان پر وہاں پہنچ گیا اور کہا اے مالک اپنے پاس سے سانپ کو قتل کر دو تو مالک جاگ اٹھے اور سانپ کی طرف دیکھا اور اس کو پناہ دے دی اور جو ان کو کہا میں تمہیں منع کرتا ہوں تم اس کو بھوڑ دو تو وہ باز آگیا اور سانپ اپنی محفوظ جگہ پر چلا گیا اور ان کا مالک بھی روانہ ہو گیا، جب ان کو سخت پیاس لگی تو کسی ہاتھ نے ان کو آواز دی کہ

یا ایہا القوم لا ماء اما کم حتی تسوموا لمطایا یومہا الثعبا  
ثم اعدوا سامة فالماء عن کتب عین رواء و ماء ینہب اللغیا

۵۔ ابن ابی الدنیا (منہ) الہوائف ص ۶۵ (۴۸)



حتى اذا ما اصبتم منه ريكم فاسقوا المطايا ومنه وفاملا والقربا

(ترجمہ) (۱) اے لوگو! تمہارے آگے پانی نہیں ہے یہاں تک کہ تم اپنی سواریوں کو تمسکاؤ (ترجمہ) (۲) یعنی دور تک سفر کرلو

(۲) پھر پیاس کو ختم کرو تمہیں بہت زیادہ پانی ایک ٹیلے کے پاس ملے گا جو کہ

(۳) جب تم سیر ہو چکو تو اپنی سواریوں کو بھی پانی پلاؤ اور اس سے مشکیزے بھی بھرو  
تو یہ لوگ شامہ میں جا اترے وہاں پہاڑ کی جڑ میں ایک چشمہ اُبل رہا تھا انہوں نے  
پیا اور اپنے اونٹوں کو بھی پلایا اور اس سے کچھ ساتھ بھی لے لیا اور عکاظ پہنچ گئے۔ پھر  
واپسی پر اسی مقام پر پہنچے تو کچھ بھی نہ تھا اور ایک ہاتھ نے آواز دی کہ

يا مال عني جزاك الله صالحة

لا تزهدن في اصطناع العرف مع حلا

من يفعل الخير لا يعدم مغبته

انا الشجاع الذي انجيت من رفق

(ترجمہ) (۱) اے مالک اللہ تعالیٰ تمہیں میری طرف سے جزائے خیر عطا کرے، یہ میری طرف

الوداع ہے اور سلام ہے

(۲) کسی کے ساتھ نیکی کرنے سے کنارہ کشی مت کرنا جو خیر خواہی سے محروم کرتا ہے

بھی محروم رہتا ہے۔

(۳) جو خیر خواہی کرتا ہے وہ قابل رشک ہوتا ہے جب تک زندہ رہتا ہے، فاما

(۴) میں وہی سانپ ہوں جس کو تم نے موت سے بچایا تھا میں نے اس کا شکریہ

شکر لازم ہے پھر ان لوگوں نے چشمہ تلاش کیا تو نہ پایا بلکہ

سہ ابن ابی الدنیا (منہ) الہوائف (۹۷) ۸۴۰

## لکھ اُونٹ تلاش کرنے والا جن

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی اولاد میں سے ایک شخص حضرت ابو بکرؓ کے گھر سے یہ فرماتے  
کہ میں نے بنو عقیل کے ایک آدمی سے سنا وہ کہتا تھا کہ میں نے ایک اُونٹ پکڑا اور گھر میں  
باندھ دیا جب رات ہوئی تو ایک ہاتھ کو کہتے ہوئے سنا اے فلا نے! تم نے یتیموں کا  
ہاتھ دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں مجھے ایک لڑکے نے بتایا ہے کہ ایک انسان نے اس کو پکڑا  
اور اس کی نسم! اگر اس نے اس میں کوئی نقصان کیا تو میں بھی ویسا ہی نقصان کر ڈالوں گا جب میں نے  
اس کی نسم تو اس اُونٹ کے پاس جا کر اس کو چھوڑ دیا۔ پھر کسی کو سنا جو اس کو بلارہا ہے میں اس  
کی طرف گیا تو وہ ایسے بلبلارہا تھا جیسے اُونٹ بلبلاتا ہے بلکہ

## ان جنات کی عبادت کرتے تھے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسانوں کا ایک طبقہ جنات کے ایک طبقہ کی عبادت  
کرتا تھا جنات کا یہ گروہ تو مسلمان ہو گیا لیکن انسان پھر ان کی عبادت رہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ  
عذاب نازل فرمایا۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ

(ترجمہ) یہ لوگ کہ جن کو مشرکین (اپنی حاجت روائی یا مشکل کشائی کے لیے) پکارتے

ہیں وہ خود ہی اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) ذریعہ ڈھونڈ رہے ہیں۔

## سب سلام حجاج بن علاط

حضرت واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ حضرت حجاج بن علاط الہزاریؓ کے اسلام لانے کا سبب

سہ ابن ابی الدنیا (منہ) الہوائف ابن ابی الدنیا ص ۱۲۷ (۱۲۷)

الہادی، نسائی (منہ) بخاری کتاب التفسیر سورۃ الاسراء جلد ۲ ص ۸۵ طبع کراچی، مسلم کتاب التفسیر آخری صفحہ (مترجم)



یہ ہوا کہ یہ اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ مکہ روانہ ہوئے تھے جب خطرناک وادی میں گئے تو ان کو ساتھیوں نے کہا اے ابو کلاب! اٹھو اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے امان پناہ جہاں اٹھے اور ان کے گرد چکر لگایا اور حد بند کی کی اور یہ شعر کہے۔

اعیذ نفسي و اعیذ صبحی

من كل جن بهذا النقي

حتى اذوب سالما وركبي

میں اپنی اور اپنی جماعت کی پناہ طلب کرتا ہوں، اس وادی کے ہر جن سے، اور میری جماعت صحیح سالم لوٹ جائیں۔

حضرت (حجاج بن علاط) فرماتے ہیں میں نے (ان اشعار کے کہنے کے بعد) کسی سے آیت سنی:-

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ. (سورة الرحمن آیت ۳۳)

ترجمہ۔ اے گمراہ جن و انس! اگر تم کو یہ قدرت ہے کہ آسمان اور زمین کی حدود سے کہیں باہر نکل جاؤ تو (ہم بھی دیکھیں) نکلو، (مگر) طاقت کے بغیر نہیں نکل سکتے (اور طاقت ہے نہیں، پس نکلنے کا واقع ہونا بھی ممکن نہیں)۔

جب یہ مکہ میں پہنچے تو مجلس قریش کو بتلایا تو انہوں نے کہا اے ابو کلاب! قسم بخدا! ہو گیا ہے محمد کا دعویٰ ہے کہ یہ آیت اس پر نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم اس میں نے بھی سنا ہے اور میرے ان ساتھیوں نے بھی، یہ اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ عاص بن ہاشم نے ان کو کہا اے ابو ہشام! ابو کلاب جو کہہ رہے ہیں تم نے بھی سنا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو انہوں نے اپنا واقعہ بتلایا، تو عاص بن ہاشم نے کہا تم اس کیوں ہو رہے ہو یہ آیت جس کو انہوں نے وہاں پر سنا ہے یہ (آنحضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(مبارک) پر القاء ہوئی ہے۔ پھر اس قوم کفار نے مجھے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے روکا، لیکن اعمال میں میری بصیرت اور بڑھ گئی تو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا زاد نے بتلایا کہ وہ مکہ سے مدینہ مکہ میں تو میں اپنی سواری پر سوار ہو کر روانہ ہو گیا حتیٰ کہ مدینہ میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور جو کچھ سنا تھا آپ سے عرض کر دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:-

سَمِعْتُ وَاللَّهِ الْحَقَّ هُوَ وَاللَّهُ مِنْ كَلَامِ رَبِّي الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيَّ وَلَقَدْ سَمِعْتُ حَقًّا يَا أَبَا كَلَابٍ.

ترجمہ۔ اے ابو کلاب! قسم بخدا تم نے جو کچھ سنا حق سنا، اللہ کی قسم یہ میرے رب کا کلام ہے جو اس نے مجھ پر نازل فرمایا ہے۔

تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے اسلام کی تعلیم فرمائیں تو آپ نے مجھے مکہ اسلام کی دلوائی اور فرمایا:-

يَسِّرْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَدْعُهُمْ إِلَى مِثْلِ مَا أَدْعُوكَ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ الْحَقُّ.

اپنی قوم کی طرف روانہ ہو جاؤ، ان کو اس کی دعوت دو جس طرح کہ میں نے تمہیں اس کی دعوت دی ہے "یہ دین حق ہے"۔

## اب جنات کے ذریعہ ہدایت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے ہم نشین حضرات میں سے موجود افراد کو ایام جنات کے متعلق کچھ ذکر کروا دیا۔

تو ایک آدمی نے کہا اے امیر المؤمنین! میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ملک شام کے

ابن ابی الدنیا ہوا توفی، البیان دمنہ، الہوا توفی، (۴۱) ص ۲۷، کنز العمال حدیث نمبر ۳۶۹۷۹ بحوالہ ہوا توفی ابن ابی الدنیا و تاریخ دمشق ابن عساکر، اس روایت میں ایوب بن سوید اور محمد بن عبد اللہ بن ضعیف ہیں۔ (کنز العمال ۱۳/۳۹۹)



لیے نکلا ہم نے سینگ ٹوٹی ہرٹی پکڑی، اس وقت ہم چار شخص تھے، ہمارے پیچھے سے ایک شخص آیا اور کہا اس کو چھوڑ دو، میں نے کہا مجھے اپنی زندگی کی قسم میں اس کو بالکل نہیں چھوڑوں گا۔ اس نے کہا تم نے ہمیں اس راستہ میں دیکھا ہے اللہ کی قسم ہم دس افراد سے بھی زائد ہیں اور ہم (جنات) ان کو اٹھا بھی لیتے ہیں، یا امیر المؤمنین! اس نے یہ کہہ کر مجھے پاگل کر دیا، جتنی کہ ہم دیر غنیمت میں جا پہنچے، اور وہاں سے بھی روانہ ہو گئے وہ بھی ہمارے ساتھ تھا کہ اچانک ایک ہاتف نے منادی کی بات

يا ايها الركب السراع الاربعة خلا سبيل النافر المروعة  
مهلا عن العضباء في الارض سعة ولا اقول ما قال كذاب امعة

اے چار افراد کی تیز رو جماعت! اس بھاگنے والی خوفزدہ ہرٹی کو چھوڑ دو۔

اس سینگ ٹوٹی ہرٹی کو چھوڑ دو جنگل سے اور ہرٹی مل سکتی ہے، میں جھوٹے منادی کی طرح جھوٹ نہیں بولتا۔

تو اے امیر المؤمنین! میں نے اس کی رسی کو اپنی سواری سے کھول دیا تو ہمارے پاس ایک بہت بڑا قبیلہ آیا اور ہمارے سامنے کھانا پینا پیش کیا پھر ہم ملک شام چلے گئے اور اپنے کام کاج سے فارغ ہوئے اور واپس لوٹے تو جب ہم اس مقام پر پہنچے جہاں اس قبیلہ نے آسمان کی باتوں کو سنا تھا، اے امیر المؤمنین! مجھے یقین ہو گیا کہ یہ جنات تھے پھر میں ایک گڑھا کے پاس گیا تو ایک ہاتف نے آواز دی کہ

اياك لا تعجل وخذ عن ثقة  
قد لاح نجم واستوى بمشرقه  
يخرج من ظلماء عسرموبقة  
افى امرؤ انباؤه مصدقة

ترجمہ ۱۔ تم جلدی نہ کرو میری نصیحت کو مضبوطی سے تھام لو، تیز ترین چلنے کے دن کا بہت جلدی روانہ ہو جاؤ۔

۲۔ ایک ستارہ چمکا ہے اور مقام طلوع کو گھیرے میں لیا ہے، جلا دینے والے شعلہ

۱۔

(۳) یہ ہلاک کر دینے والی تنگ و تاریک وادی سے طلوع ہوا ہے، میں وہ شخص ہوں جس کی طمع درست ہوتی ہے۔

تو اے امیر المؤمنین! جب میں واپس آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نبوت کا اعلان فرما رہے تھے انہوں نے مجھے اسلام کی دعوت دی تو میں مسلمان ہو گیا۔

ایک اور آدمی نے بیان کیا کہ اے امیر المؤمنین! میں اور میرا ایک ساتھی اپنے کسی کام کو لے کر ہم نے ایک سوار شخص کو دیکھا جب وہ مقام "مزرع الکلب" کے نزدیک پہنچا تو بلند آواز سے منادی کی بات

احمد يا احمد، الله اعلى واحمد، محمد اتانا باله يوحدا، يدعوا الى الخير  
فاليه فاعمد

اے احمد! اے احمد! اللہ بہت بلند اور بزرگی والا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس طرف ایک خدا کی دعوت دینے کے لیے تشریف لائے ہیں، وہ ہمیں سچائی کی دعوت دیتے ہیں تم ان کے پاس حاضری دو۔

اس کی اس بات نے ہمیں گھبرا دیا، پھر اس نے اپنے بانی سے آواز دے کر کہا کہ

انجز ما وعد من شق القمر الله اكبر النبي ظهر

(ترجمہ) اس نے چاند دو ٹکڑے کرنے کا جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کر دیا، اللہ اکبر سب سے بڑی شان کے، نبی ظاہر ہو گئے۔

جب میں واپس لوٹا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تھے، انہوں نے اسلام کی دعوت دی تو میں بھی مسلمان ہو گیا۔

پھر حضرت عمرؓ نے بیان فرمایا میں جنات کے ایک ذبح شدہ جانور کے پاس تھا کہ اس کے پاس سے ایک ہاتف نے آواز دی۔



”اے ذریعہ اے ذریعہ! چننے والا پیچ رہا ہے کامیاب معاملہ کے لیے نجات دہندہ ہدایت کے لیے کہہ رہا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو میں نے اس آکر کے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے انہوں نے اسلام کی دعوت دی تو میں بھی مسلمان ہو گیا۔“

(فائدہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا جو واقعہ مشہور ہے ہو سکتا ہے کہ وہ بڑا بھی ان کے اسلام لانے کا ایک سبب ہو۔ (مترجم)

### سبب اسلام خرم بن فاتک بدری صحابیؓ

حضرت خرم بن فاتک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا میں اس کی تلاش میں نکلا جب باریق الغراف مقام پر پہنچا اپنی اونٹنی کو بٹھلایا اور گھٹنا باندھ دیا پھر میں نے کہنا شروع کر دیا

اعوذ بسید هذا الوادی اعوذ بعظیم هذا الوادی

(میں اس وادی کے سردار کی پناہ لیتا ہوں، میں اس وادی کی عظیم شخصیت کی پناہ لیتا ہوں) پھر میں نے اپنا سر (سونے کے لیے) اونٹ پر رکھ دیا تو رات کے وقت ایک ہاتھ نے آواز دی اور کہا

الافتح بالله ذي الجلال

ووحدا لله ولا متبال

(ترجمہ) (۱) اے سُن! جلال والے اللہ سے مانگ، پھر سورۃ انفال سے کچھ آیات تلاوت کر

(۲) اللہ کو ایک جان اور اس کا خوف نہ کر جس سے جنات ڈراتے ہیں

تو میں کھبر کر اٹھ بیٹھا اور کہا

یا ایہما الہاتف ما تقول

ارشد عندک ام تضلیل

اے ہاتف! تو کیا کہتا ہے کیا تیرے پاس ہدایت کی بات ہے یا گمراہی کی۔  
اس نے جواب دیا

هذا رسول الله ذوالخيرات

دینزع المناس عن المہنات

(ترجمہ) (۱) یہ اللہ کے رسول ہیں خیر کے مالک ہیں، مدینہ منورہ میں نجات کی دعوت دے رہے ہیں۔

(۲) لوگوں سے رنج و مشقت کو دور کرتے ہیں، نماز روزے کا حکم فرماتے ہیں۔  
اس کی یہ بات میرے دل کو لگی میں اپنے اونٹ کی طرف گیا، اس کا گھٹنا کھولا اور اس پر بیٹھ گیا اور کہا

أرشدنا رُشدًا اهدیتنا

بین الح الرشد الذی اوتیتنا

(ترجمہ) ہمیں اس کا پتہ دے جس سے تُو نے ہدایت پائی جب تو سیراب ہوا تو پیاسا رہا اور نہ بے ستر ہوا، مجھے اس ہدایت کی راہ دکھلا جو تجھے عطا ہوئی ہے

تو اس نے جواب دیا

صاحبك الله وسلم نفسك

امن به افلح ربك

(ترجمہ) (۱) اللہ تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھے (دوزخ سے) محفوظ فرمایا، تیرا ثواب بڑھا دیا اور تیری سواری کو نادی۔

(۲) اس پر ایمان لے آ، پروردگار تیری شان بلند کرے، آخر دم تک آنحضرت کی مدد



میں لگا رہا۔

میں نے پوچھا تم کون ہو؟ کہا میں اہل نجد کا سردار مالک بن مالک ہوں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو چکا اور یحیٰی لا چکا ہوں اور ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کر چکا ہوں، مجھے آپ نے نجد میں رہنے والے جنات کی طرف روانہ کیا ہے تاکہ میں ان کو اللہ کی عبادت اور اطاعت کی طرف بلاؤں۔ اے خیرم تم بھی مومنین میں شامل ہو جاؤ، جب تم گھر پہنچو گے تمہارا اونٹ بھی پہنچ چکا ہوگا اس کو میں ڈھونڈ دوں گا۔

حضرت خیرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں (دوسرے اونٹ پر بیٹھ کر) مدینہ میں حاضر ہوا یہ جمعہ کا دن تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جانا چاہتا تھا آپ اس وقت منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے کہا اونٹ کو مسجد کے دروازہ پر بٹھلا دیتا ہوں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کو اپنا واقعہ عرض کر دیا۔ جب میں اونٹ بٹھلا چکا تو حضرت ابوذر میرے پاس تشریف لائے اور کہا اے خیرم! خوش آمدید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے آپ فرما رہے ہیں خوش آمدید، آپ کے مسلمان ہونے کی خبر مجھے مل چکی ہے آجاؤ لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرو، تو میں داخل ہوا اور صحابہ کرام کے ساتھ نماز ادا کی، پھر آپ کی خدمت میں پہنچا اور واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا:-

قَدْ وَفَى لَكَ صَاحِبُكَ، وَقَدْ بَلَغَ لَكَ الْإِلَیْلَ، وَهِيَ بِمَنْزِلِكَ۔

تیرے ساتھی (مالک بن مالک) نے تیرے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا ہے، تیرا اونٹ تیرے گھر میں پہنچ چکا ہے۔

۱۔ تاریخ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طبرانی، ابن عساکر (منہ) طبرانی کبیر (۴۱۶۵، ۴۱۶۶)، الہوائف (۹۴) ص ۹، مجمع الزوائد ۲۵/۸، مستدرک حاکم ۲/۳۲۱، وتعبیہ الذہبی بقولہ لم یصح، اسد الغامہ ابن اثیر ۵/۴۸، الاصابہ ۶/۳۲، کلہما عن الطبرانی

## سعد بن عبادہ کے قاتل جن تھے

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہؓ حالت قیام میں ہی کھڑے کھڑے فوت ہوئے تھے آپ کو جنات نے قتل کیا تھا، حاضرین نے کسی کہنے والے کو یہ شعر بھی کہتے ہوئے سنا تھا:-

قَتَلَنَا سَيِّدَ الْخَزَرَجِ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ رَمَيْنَاهُ بِسَهْمٍ فَلَمْ يُخْطِ فَوَادَةَ

ہم نے قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ کو مار ڈالا، ہم نے اس پر ایسا تیر چلایا جس نے اس کے دل کا نشانہ کیا۔

## عورت کا شیطان

حضرت سالم بن عبد اللہؓ (بن عمرؓ) فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ (اشعریؓ) کے پاس خبر لائے والے حضرت عمرؓ کے جن نے آنے میں دیر لگا دی تو حضرت ابو موسیٰ ایک عورت کے پاس گئے جس کے اندر سے شیطان بولتا تھا، آپ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا میں نے ان کو چادر باندھے ہوئے دیکھا ہے آپ صدقہ کے اونٹ جمع کر رہے تھے، حضرت عمرؓ کی یہ شان تھی کہ جب بھی کوئی شیطان آپ کو دیکھ لیتا منہ کے بل گر پڑتا، فرشتہ آپ کے سامنے ہوتا تھا اور روح القدس آپ کی زبان پر بولتا تھا۔

## مذکورہ واقعہ کی تفصیل

حضرت سالم بن عبد اللہؓ (بن عمرؓ) فرماتے ہیں کہ بصرہ کے گورنر حضرت ابو موسیٰ (اشعریؓ)

۱۔ مسند الحارث (منہ)

۲۔ ابن ابی الدنیا، ابن عساکر (منہ) الہوائف ابن ابی الدنیا (۱۶۵)



کے پاس حضرت عمرؓ کی خبر پہنچنے میں تاخیر ہو گئی، وہاں ایک عورت تھی جس کے پہلو میں شیطان ہوتا تھا حضرت ابو موسیٰؓ نے اس عورت کے پاس ایک قاصد بھیجا تو اس نے عورت سے جا کر کہا کہ شیطان سے کہو کہ وہ جا کر حضرت امیر المؤمنین (حضرت عمرؓ) کی خبر لادے تو اس نے جواب دیا کہ آپ اس وقت یمن میں ہیں عنقریب آہی جائیں گے تو یہ انتظار میں رہے پھر وہ حاضر ہوا انہوں نے فرمایا تم دوبارہ جادو اور حضرت امیر المؤمنینؓ کی خبر لادو کیونکہ ان کی تاخیر نے ہمیں بہت پریشان کر دیا ہے تو شیطان نے کہا یہ (حضرت عمرؓ) ایسے شخص ہیں جن کے سامنے ہمارے کی ہم میں طاقت نہیں اس کی دونوں آنکھیں کے درمیان روح القدس جلوہ گر ہے اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی شیطان پیدا نہیں کیا مگر جب وہ آپؓ کی آواز سنتا ہے تو منہ کے بل گر جاتا ہے۔

### جنات کا ڈاکا

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک لشکر (دشمنان اسلام کی سرکوبی کے لیے) کیا، (بعد میں) ایک شخص آیا اور مدینہ والوں کو اطلاع فرمائی کہ مسلمانوں نے دشمنوں پر فتح کر لی ہے، یہ خبر مدینہ شریف میں گردش کرنے لگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق پوچھا تو اس سے ذکر کیا گیا تو آپؓ نے ارشاد فرمایا یہ ابو الہیثم مسلمان جنات کے خبر رساں ہیں عنقریب ان میں سے بھی خبر رساں پہنچنے والا ہے چنانچہ چند یوم میں وہ بھی پہنچ گیا۔ کیونکہ جنات ہوتے ہیں اس لیے جلدی سے خبر پہنچا دی اور انسان جلدی نہیں پہنچ سکتا اس لیے اس کا دیر سے پہنچنا۔ (مترجم)

تنبیہ

عنوان ”فی نعی ابن عبد اللہ بن جعدان“ سے لے کر فی بیان نوح ابن علیؓ

لے فضائل الصحابہ عبد اللہ بن امام احمد بن حنبلؓ (منہ)  
لے بلا حوالہ از مصنف علامہ سیوطیؒ

رسول اللہ علیہ وسلم ص ۲۱ تک کا حصہ نوہ کے قصائد ہیں جن کو بعض مصلحت کی وجہ سے ترجمہ سے حذف کر دیا گیا ہے۔ (امداد اللہ مترجم)

### آپا پسینے والا بن

نوف البکالی کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک لونڈی ہرات تین قفیز (کے پیمانے) اپنا کتہ تھی، اس کے پاس شیطان آیا اور اس کو سمندر کی طرف لے جا کر دو ٹکڑے کر دیا اور چکی میں لی، پھر وہ خود اس طرح سے ہرات گندم لے جاتا اور محوڑی دیر میں پس کر آپ کے پاس لے آتا حضرت سلیمان علیہ السلام اس کے اس کام سے حیران ہوئے تو آپ نے ایک لونڈی سے اس کا سبب پوچھا تو اس نے اس شیطان کا اشارہ کیا تو آپ نے سمندر کے گرد منڈیر کا کام کر دیا، چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ کام کر لیا ہے۔

### ابلیس کی خواہش

حضرت مجاہدؒ (مشہور تابعی مفسر) فرماتے ہیں ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے یہ خواہش کی تھی کہ وہ خود تو دیکھیں لیکن کوئی دوسرا (انسان) ان کو نہ دیکھ سکے، اور یہ کہ وہ زمین کے نیچے سے بھی نمودار ہو سکے اور یہ کہ جب وہ بٹوڑھا ہو تو دوبارہ جودان ہو جائے۔ اس کی یہ تینوں خواہشات پوری کی گئیں۔

### جنات شیاطین کو نہیں دیکھ سکتے

نعم بن عمر کہتے ہیں کہ جس طرح انسان جنات کو نہیں دیکھ سکتے اسی طرح جنات

لے اعتلال القلوب خرائطی (منہ)  
لے تفسیر ابوالشیخ (منہ)



شیاطین کو نہیں دیکھ سکتے۔

## شیطان کے مقابلہ کا طریقہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جس کے سامنے شیطان ظاہر ہو جائے تو یہ اس سے مُنہ نہ موڑے بلکہ اس کی طرف نظر نہ کرے کیونکہ وہ تمہارے اُن سے ڈرنے سے زیادہ تم سے ڈرتے ہیں کیونکہ اگر کوئی اس کی طرف متوجہ نہ ہو گا تو وہ اس پر سوار ہو جائے گا اور اگر ۲ لکھ سے آنکھ ملائے گا اور کوئی اہمیت نہ دے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں یہ واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا جب میں نے شیطان کو دیکھا تو حضرت ابن عباسؓ کا فرمان یاد آیا میں نے اس کو کوئی اہمیت نہ دی اور چلتا رہا چنانچہ وہ مجھ سے (ڈر کر) بھاگ گیا۔

## شیطان نے کلام کی حقیقت بتلائی

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ایک قیدی شیطان کو پوچھا بات کی حقیقت کیا ہے؟ اس نے کہا ”ہوا“ آپ نے پوچھا اس کو پابند کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ اس نے کہا کھ لینا۔

## جن کی دعوت اسلام کا عجیب واقعہ

حضرت کلثمیؒ کہتے ہیں کہ خنوفر بن ثوم ایک کاہن تھا وہ ایک سرسبز وادی میں گیا، اُس کا

۱۔ کتاب الغنمۃ ابوالشیخ (منہ)

۲۔ کتاب الغنمۃ ابوالشیخ (منہ)

۳۔ طیوریات (منہ)

اللہ کفر میں ایک رہنما جن تھا جب اسلام ظاہر ہوا تو یہ گم ہو گیا۔ یہ کاہن کہتا ہے کہ میں اسی طرح اس وادی میں تھا کہ عقاب کی رفتار کی طرح وہ میرے پاس آیا، خنوفر کہتا ہے میں نے پوچھا اُن کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا (ہاں) میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا میں سنوں گا۔ اس نے کہا لوٹ آؤ۔ اس نے کہا ہر حکومت کی انتہا ہوتی ہے اور ہر ابتداء کا اختتام۔ میں نے کہا درست ہے اس نے کہا ہر حکومت کی ایک عمر ہوتی ہے پھر سرگردانی، تمام مذہب منسوخ ہو گئے اور حقائق اصل دین کی طرف آ گئے، میں نے ملک شام میں آل العدام کے کچھ لوگ حاکموں کے حکام دیکھے ہیں، وہ بدولت کلام کے طلب گار ہیں وہ گھڑے ہوئے شعر بھی نہیں اور پتہ تکلف بھی بند ہی نہیں، میں نے اس کی طرف توجہ کی تو ڈانٹ پائی پھر توجہ کی اور بھاگ کر کہا تم کس شے سے خوش ہو رہے ہو اور کس شے سے پناہ مانگ رہے ہو؟ انہوں نے کہا بہت بڑا خطاب ہے جو بادشاہ ہمارے طرف سے آیا ہے اے تھار تو بھی اس سچے کلام کو سن اور واضح ترین راستہ پر چل سکتے ہو آگ سے نجات پائے گا۔

میں نے کہا یہ کیا کلام ہے؟

کہا یہ کلام کفر و ایمان کو جدا کرتا ہے اس کو قبیلہ مضر کا رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے مبعوث ہوا ہے پھر انسانوں میں سے ظاہر ہوا ہے پھر وہ ایسا فرمان لائے ہیں جو سب بہت لے گیا اور سبقت پا گیا ہے، واضح راستہ والا ہے جس نے باقی سب نشان مٹا دیئے ہیں اس میں اس کے لیے عبرتیں ہیں جو عبرت حاصل کرے۔ میں نے پوچھا ان بڑی آیات کے ساتھ کون کون ہوتے ہیں؟

انہوں نے کہا حضرت احمد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انسانوں میں سے افضل، اگر تو ایمان لے آئے تو بڑی دولت پائے گا اگر نافرمانی کرے گا دوزخ میں جائے گا۔

اے خنوفر! میں تو ایمان لایا ہوں اور تیری طرف بھاگا بھاگا آیا ہوں تو بھی ہر شخص اور (میں سے) دور ہو جا اور ہر مومن کا ہر مقدم بن جا ورنہ تیرا میرا راستہ الگ ہے۔



وہ کاہن کہتا ہے کہ میں سوار ہو کر صنعاء (مین) میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اسلام کی بیعت حاصل کی، اور اسی کے متعلق میں نے کہا ہے

العتوان الله عاد بفضلہ  
دعانی شصار للتی نور فضتها  
والقتد من لفع الرجیع خنا فراً  
لأصلیت جبراً من لفظی اهلون جائراً  
(ترجمہ) (۱) تم دیکھتے نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور خنا فر کو دوزخ کی لپٹوں سے دور کر دیا۔

(۲) مجھے شصار نے دین کی دعوت دی اگر میں اس کو چھوڑ دیتا تو ظالم بن وکت کے شکار کے ساتھ دوزخ کے انگاروں میں پھینک دیا جاتا بلکہ

### قتل عثمان میں جنات کی طرف سے مذمت

حضرت ناکہ بنت ذراضہؓ فرماتی ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے کچھ لوگ گھر میں گھسے میں اس وقت حجرہ میں تھی ان کو ایک ہاتھ نے ایک کو دھکے پکار کر کہا ہے

فان تکن الدنيا تذول عن الفتي  
وان يكن الاحكام ينزل بها القضاء  
فما حيلة الانسان والحكم ينزل  
فلا تقتلوا عثمان بالظلم جهلة  
ویرت دار الخلد فالخلد افضل  
فانك عن قتل عثمان تسالوا

(ترجمہ) (۱) اگر دنیا اس جو ان سے دور ہونا چاہتی ہے اور یہ جنت کا وارث بننا چاہتا ہے تو جنت ہی افضل ہے۔

(۲) اگر شہادت کے احکام کے ساتھ قضا اتر چکی ہے تو انسان کیا حیلہ کر سکتا ہے۔  
نازل ہو چکا۔

۳. حضرت عثمانؓ کو جہالت و ظلم سے قتل مت کرو تم سے (روزِ قیامت) خونِ عثمانؓ کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔

لیکن ان ظالموں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا اور ہاتھ کی آواز کی کوئی پرواہ نہ کی بلکہ (فائدہ) یہ حضرت ناکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں آپ کی شہادت کے وقت ہی بہادری سے آپ سے قاتلوں کو ہٹانے کی کوشش کرتی رہیں جب انہوں نے حضرت عثمانؓ کو ہلاکی تو انہوں نے اس کو اپنے ہاتھ پر روکا جس سے ان کی انگلیاں کٹ گئیں اور حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے پھر انہوں نے باہر نکل کر فریاد کی جس سے قاتل بھاگ گئے۔ (ترجمہ)

### انوں پر جنوں کے غصہ کی شدت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج کے بارے میں ارشاد فرمایا :-

لَمَّا نَزَلْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا نَظَرْتُ أَسْفَلَ مِنِّي فَإِذَا أَنَا بِوُجْهِ وَ  
دُخَانٍ وَأَصْوَاتٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ هَذِهِ الشَّيَاطِينُ  
يَجُومُونَ عَلَى أَعْيُنِ بَنِي آدَمَ وَلَا يَتَنَكَّرُونَ فِي مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ وَكَوَلَا ذَلِكَ لَرَأَوْا الْعَجَائِبَ۔

(ترجمہ) جب میں پہلے آسمان پر اترتا تو اپنے نیچے دیکھا تو مجھے آگ، دُھواں اور آوازیں نظر آئیں میں نے پوچھا اے جبریل! یہ کیا ہے؟ کہا یہ شیاطین ہیں جو انسانوں کے گرد ہی گھوم رہے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی سلطنت کی طرف نہیں دیکھتے، اگر یہ اس طرف دیکھیں تو ان کو بڑے بڑے عجائبات نظر آئیں۔



(فائدہ) یعنی چونکہ شیاطین ابلیس کے مردود ہونے کی وجہ سے انسانوں کے دشمن ہیں اور حسد کی آگ نے ان کو خدا کی عبادت سے اندھا کر دیا ہے یہ صرف اللہ کے گمراہ کرنے پر ہی لگے ہوئے ہیں اگر اس تکبر کو چھوڑ کر اللہ کی عظمت کی طرف دیکھیں تو مسلمان کی طرح دنیا و آخرت میں ان کو بڑے بڑے عجائبات نظر آئیں گے۔ (امداد اللہ اللہ)

### تعمیر بیت المقدس کا عجیب واقعہ

حضرت وسب بن منبہؓ فرماتے ہیں جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کا ارادہ کیا تو شیاطین سے فرمایا ”مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک گھر بنانے کا حکم دیا ہے جس کے پتھر کو لوہے سے نہ کاٹا گیا ہو۔ تو شیاطین نے کہا اس کی کوئی طاقت نہیں رکھتا مگر ایک شیطان جس کے پینے کی سمندر میں ایک جگہ ہے یہ وہاں آیا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم اس کی اس پینے کی جگہ پر جاؤ اس کا پانی نکال کر اس کی جگہ شراب بھر دو۔ جب وہ پانی کے لیے آیا تو اس کو بومعسوس ہوئی تو کچھ کہا لیکن پانی نہ پیا۔ جب اس کو بہت پیاس لگی تو اگر اس کو پی لیا اس طرح سے اس کو گرفتار کیا گیا۔ جب شیاطین اس شیطان کو دیکھ کر کے مار رہے تھے تو راستہ میں ایک شخص کو اس نے دیکھا جو لہسن کو پیاز کے بدلے میں بیچ رہا تھا تو وہ سہنس پڑا، پھر ایک عورت کے پاس سے گزرا جو لوگوں کے سامنے غیب کی باتیں بتلا رہی تھی اس کو دیکھ کر بھی سہنس پڑا۔ جب یہ حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس کے سہنسے کی خبر بھی دی گئی تو آپ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا میں جس آدمی کے پاس سے گزرا تھا جو دوا (لہسن) کو بیماری (پیاز) کے بدلے میں بیچ رہا تھا (اس کی وجہ سے سہنس پڑا) اور عورت کے پاس سے گزرا جو غیب کی خبریں بتلا رہی تھی حالانکہ اس کے نیچے خزانہ تھا مگر اس کو اس کا ہی علم نہ تھا۔ تو حضرت سلیمانؑ نے اس کو تعمیر کی نوعیت بتلائی تو اس شیطان نے کہا کہ اس کے پاس لوہے کی اتنی

اتنی جابجس کو بہت بڑی جماعت بھی نہ اٹھا سکے پھر تم اس کو گدھ کے بچوں پر رکھ دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر یہ اس ہانڈی کے پاس گیا لیکن اس بچے تک نہ پہنچ سکا۔ بچہ فضا نے آسمانی میں اڑ گیا پھر واپس آیا تو اس کی چوہنج میں ایک لکڑی تھی جس کو اس نے اس ہانڈی پر رکھ دیا اور وہ ہانڈی دو ٹکڑے ہو گئی تو یہ اس لکڑی کے حامل لکڑی کو دو بڑے لیکن اس نے اس کو پہلے ہی اٹھا لیا اس سے (معماروں نے بیت المقدس کی تعمیر) لوہے سے کاٹے بغیر پتھر بنائے تھے بلکہ

### اللہ کی طاقت کا عجیب واقعہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپس میں فضائل قرآن پر مذاکرہ کر رہے تھے ان میں ایک نے کہا سورۃ برأت کا اختتام افضل ہے، ایک نے کہا سورۃ بنی اسرائیل کا اختتام افضل ہے، ایک نے کہا کھنص اور طہ افضل ہے اسی طرح سے ہر ایک نے اپنے اپنے مطابق مختلف قول ذکر کیے۔ ان حضرات میں حضرت عمرو بن معدی کرب الزبیدیؓ بھی تھے۔ انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ لوگوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا عجوبہ بیان کیا، قسم خدا کی بسم اللہ الرحمن الرحیم میں عجائبات میں سے ایک بہت ہی عجیب چیز ہے۔ تو حضرت عمرؓ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اے ابو مازر! ہمیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا بیان کرو۔

تو حضرت عمرو بن معدی کربؓ نے بیان کیا کہ اے امیر المؤمنین! زمانہ جاہلیت میں (اسلام) میں ہم پر سخت قحط سالی ہوئی تو میں نے جنگل میں رزق تلاش کر لے کے اڑال دیا، میں اسی حالت میں جا رہا تھا کہ میرے سامنے ایک گھوڑا، کچھ مولشی اور

(فضائل بیت المقدس ابو بکر واسطی (منہ)



خیمہ نظر آیا۔ میں خیمہ کے پاس پہنچا تو وہاں ایک خوبصورت ترین عورت نظر آئی اور صحن میں ایک بڑھاٹیک لگائے پڑا تھا۔ میں نے کہا جو کچھ تیرے پاس ہے مجھے دے دے۔  
 ماں تجھے برباد کرے؟ اس نے کہا ارے! اگر مہمانی چاہتا ہے تو اتر آ، اگر مدد چاہتا ہے ہم تیری مدد کریں گے۔ میں نے کہا تیری ماں تجھے برباد کر دے یہ سب مجھے دے دے تو وہ ایسے بوڑھے کی طرح اٹھا جو کھڑا نہ ہو سکتا ہو پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر ہوئے میری طرف بڑھا اور مجھے اپنی طرف کھینچا کہ میں نیچے آ رہا اور وہ میرے آگے اس نے کہا میں تجھے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں؟ میں نے کہا چھوڑ دو، تو وہ میرے آگے سے اٹھ گیا۔ میں نے دل میں کہا اے عمرو! تو اہل عرب کا شہسوار ہے اس بوڑھے سے بھاگنے سے زیادہ موت آسان ہے۔ چنانچہ میرے دل نے پھر دودھ ہاتھ کرنے کو حکم دیا تو میں نے کہا یہ سب مال مجھے دے دے تیری ماں تجھے بوجھل کر دے۔ چنانچہ وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے آگے بڑھا اور ایک دم ایسا کھینچا کہ میں اس کے آگے آ رہا اور وہ میرے سینے پر چڑھ بیٹھا اور کہا کیا تجھے قتل کر دوں یا معاف کر دوں میں نے کہا بلکہ معاف کر دے (چنانچہ اس نے مجھے چھوڑ دیا) میں نے پھر کہا اپنا سب مال مجھے دے دے تیری ماں تجھے ہلاک کر دے، وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے پھر میرے قریب آیا تو مجھ پر رعب چھا گیا اور اس نے مجھے ایسا کھینچا کہ میں اس کے نیچے آ پڑا۔ تو میں نے کہا مجھے چھوڑ دو؟ اس نے کہا اب تیسری بار تو میں تجھے چھوڑ دوں گا، پھر اس نے کہا اے لونڈی تیز دھار کی تلوار لے آ تو، وہ اس کے لے آئی تو اس نے میری چوٹی کاٹ دی اور اٹھ گیا۔ اے امیر المؤمنین! ہماری یہ مٹی کہ جب ہماری چوٹی کاٹ دی جاتی تو اس کے اُگنے سے پہلے ہمیں اپنے گھر لوٹ جانے میں حیا آتی تھی۔ چنانچہ میں ایک سال تک اس کی خدمت کرنے پر راضی ہو گیا۔ پورا ایک سال گزر گیا تو اس نے مجھے کہا اے عمرو! میرا ارادہ ہے کہ تم میرے ساتھ

میں کی طرف چلو تو میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ اس نے وادی میں پہنچ کر جنگل والوں کو بسم اللہ الرحمن الرحیم کی آواز لگائی تو تمام پرندے اپنے اپنے گھونسلے چھوڑ کر نکل گئے۔ پھر دوسری آواز لگائی تو تمام درندے اپنے احاطوں سے باہر چلے گئے۔ پھر تیسری مرتبہ آواز لگائی کہ کسی شخص طویل کھجور کی طرح لمبا اور بالوں کا لباس پہنے نظر آئے لگا جس سے مجھ پر رعب ہوا۔ اس بوڑھے نے کہا اے عمرو! ڈر و مت اگر ہم ہار گئے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ نہیں گئے، لیکن مقابلہ میں ہم ہار ہی گئے۔

تو میں نے کہا میرا مالک لات و غزائی کی وجہ سے مغلوب ہو گیا تو اس نے مجھے پتھر مارا کہ میرا سر اکھڑ جاتا میں نے کہا میں دوبارہ یہ حرکت نہیں کروں گا۔ پھر جب میں نے جیتے تو میں نے کہا میرا مالک بسم اللہ الرحمن الرحیم کی برکت سے جیت گیا تو اس بوڑھے نے اس کو اٹھا کر زمین میں اس طرح سے گاڑ دیا جیسے پودے کو گاڑا جاتا ہے پھر اس کے ہاتھ کو پھاڑ کر اس سے سیاہ لالٹین کی طرح کی کوئی چیز نکالی اور کہا اے عمرو! یہ ہے دشمن کا دھوکہ اور کفر میں نے کہا آپ کا اور اس پلید کیا قصہ ہے؟ اس نے کہا وہ لڑکی ہم لے خیمہ میں دیکھی یہ نارعہ بنت مستور ہے، جنات میں میرا ایک بھائی بند تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کا پابند تھا یہ اُس کی قوم تھی، ہر سال ایک جن ان میں سے میرے ساتھ جنگ لڑتا تھا اور اللہ تعالیٰ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی برکت سے مجھے اُن پر فتح عطا کرتا تھا۔

پھر ہم میدان میں چلتے رہے پھر وہ میرے ایک ہاتھ کا ٹکڑا لے کر سو گیا اور میں نے اس کے نیچے سے اس کی تلوار کھینچ کر اس پر ایک وار کر کے دونوں پنڈلیاں کاٹ دیں اس نے مجھے کہا اے غدار! تو نے کیسا خطرناک دھوکہ دیا ہے لیکن میں اس کے گالے ٹکڑے کرتا رہا پھر خیمہ میں آیا تو وہ لونڈی میرے سامنے آئی اور کہا اے عمرو! اے شیخ نے کیا کیا؟ میں نے کہا اس کو جن نے قتل کر دیا ہے۔ اس نے کہا تو ٹھوٹ



بوتا ہے بلکہ اے غدار! تو نے اس کو قتل کیا ہے۔ پھر وہ خیمہ میں جا کر رونے لگ گئی اور کچھ اشعار کہے۔

پھر میں خیمہ میں اس کو قتل کرنے کے لیے داخل ہوا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا گیا کہ اس کو زمین نے نگل لیا تھا۔

### بچہ چور جنات

سعد بن نصر کہتے ہیں کہ جنات کے ایک گروہ نے عیافہ بنی اسد کا تذکرہ کیا اور ان کے پاس آکر کہا ہماری اونٹنی گم ہو گئی ہے تم ہمارے ساتھ قبیلہ ثقیف میں سے کسی کو ساتھ کر لے کر لے آؤ اور چل پڑے تو ان کو ایک بازو لٹا ہوا عقاب نظر آیا تو وہ لڑکا چوکس ہو کر روئے لگ گیا جنات نے اس کو کہا تمہیں کیا ہوا؟ کہا میں نے ایک بازو توڑ دیا، دوسرا دل کر دیا، میں بباگ دہل اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ تم انسان نہیں ہو اور نہ اونٹنی کی تلاش کو نکلے ہو چنانچہ انہوں نے اس کو وہیں پھینک دیا اور وہ لڑکا گھر واپس آ گیا۔

(فائدہ) ان جنات نے اس بچہ کی مہارت علم کے خوف سے اس کو پھینکا ہر گاہ کہ یہ ہمارے لیے بھی کوئی مصیبت نہ کھڑی کر دے۔ (مترجم)

### جنات کو پانی پلانے کا ثواب

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

لَا الْجَالِئَةَ لِلدَّيْنُورِيِّ (منہ)

لَا الْجَالِئَةَ لِلدَّيْنُورِيِّ (منہ)

مَنْ حَقَّرَ مَاءً لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبَدُ حَرِيٍّ مِنْ النَّاسِ وَجَنِّ وَلَا سَبْعٍ وَلَا طَائِرٍ إِلَّا أَجَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(ترجمہ) جس نے کنواں کھودا، اس سے کسی انسان یا جن یا درندہ یا پرندہ کے پیالے جگر نے پیاس بجھائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا اس کو اجر و ثواب عطا فرمائیں گے۔

### شیطان کی طرف نسبت کرنے کی ممانعت

امام ابن اثیر نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرب کے ایک کافر دند حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا تم کس قبیلہ کے ہو؟ انہوں نے عرض کیا "بنو نہم" سے ہے فرمایا نہم تو شیطان ہے نہم تو شیطان ہے (تم شیطان کے بندے نہیں بلکہ تم اللہ کے بندے کی اولاد ہو۔)

اور اس حدیث میں حضرت ابوسلمہ کی روایت میں ہے کہ یہ "الْهَوَا" شیطان ہے اس کے ساتھ مَوکل ہے۔

### شیطان والے نام بدل دیئے

(حدیث) حضرت عروہ (بن زبیرؓ) سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی سلول (کا نام بدل کر) فرمایا تمہارا نام عبد اللہ ہے کیوں کہ جناب

فائدہ سمویہ، مختارہ لصیاح مقدسی (منہ)، الجامع البکیر للسیوطی ۱/۷۲، کنز العمال ۱۵/۳۱۸۹ بحوالہ

ابن خزیمہ والشافعی وسمویہ۔ ترغیب وترہیب ۱/۱۹۲، ۲/۷۴

نہایہ ابن اثیر (منہ)

نہایہ ابن اثیر (منہ) بیہقی ۴/۷۳، مسند احمد ۴/۱۶۳، مجمع الزوائد ۳/۱۲۳، ۸/۵۰، ۱۲۸،



شیطان کا نام ہے (یاد رہے کہ ان عبد اللہ کا سابقہ کا نام حباب تھا)۔

حضرت خثیمہ بن عبد الرحمنؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے والد سے پوچھا یہ تمہارا بیٹا  
ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا اس کا کیا نام ہے؟ عرض کیا حباب۔ فرمایا اس  
کا نام حباب نہ رکھو کیونکہ حباب شیطان کا نام ہے۔

### أَجْدَعُ شَيْطَانُ كَا نَامُ هِ

حضرت مسروق (مشہور تابعی) فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے ملاقات کی تو  
آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا مسروق بن الأجْدَعُ ہوں۔ تو آپ نے فرمایا میں نے  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے ارشاد فرمایا "الأجدع شیطان" اجدع  
شیطان (کا نام) ہے۔

### شَهَابُ شَيْطَانُ كَا نَامُ هِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو  
شہاب (کا نام) پکارتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا تم ہشام ہو شہاب شیطان کا نام  
ہے۔

لہ ابن سعد (منہ)

لہ طبرانی کبیر (منہ)

لہ ابن ابی شیبہ (منہ) ابوداؤد حدیث ۴۹۵۷، ابن ماجہ ۳۱۰۳، احمد ۳۱/۳، حاکم ۲/۲۴۹، الدولابی فی

۴۹۶، تاریخ بغداد ۱۳/۲۳۲، ابن ابی شیبہ ۸/۴۷۷، کنز العمال ۵۲۳۷

لہ شعب الایمان امام بیہقی (منہ) مجمع الزوائد ۸/۵۱، اللامع المفرد ۸۲۵، طبقات ابن سعد ۱۶/۱۶، حاکم ۲/۱۱۱

### اشہب بھی شیطان کا نام ہے

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمرؓ کے سامنے چھینک ماری اور کہا  
اشہب، تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا اشہب شیطان کا نام ہے ابلیس نے اس کو چھینک اور  
اللہ کے درمیان مقرر کیا ہے کہ اس کو یاد کیا جائے۔

### شعر سکھانے والا شیطان

اعشی کہتے ہیں میں حضرت موت کے قیس بن معدی کرب کے پاس جانے کے لیے چلا  
لیکن مین کے علاقہ ہی میں میں بھٹک گیا اور بارش بھی شروع ہو گئی تو میں نے ادھر ادھر نگاہ گھمائی  
تو میری نگاہ بالوں کے بنے ایک خیمہ پر جا لگی اور میں اس کی طرف روانہ ہو گیا وہاں خیمہ کے  
دروازہ پر ایک بوڑھے شخص سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اس کو سلام کیا اس نے مجھے سلام  
کا جواب دیا پھر وہ میری اونٹنی کو کمرے کے کونہ میں لے گیا جہاں وہ خود بیٹھا تھا۔ اس نے  
مجھے کہا اپنا کجاوہ کھول دے اور کچھ آرام کر لے چنانچہ میں نے کجاوہ کھول دیا اور وہ میرے  
لیے کوئی شے لے آیا میں اس پر بیٹھ گیا۔ اس نے کہا تم کون ہو؟ اور کہاں جا رہے ہو؟ میں  
نے کہا میں اعشی ہوں۔ اس نے کہا اللہ عمر بے کرے، میں نے کہا میں قیس بن معدی کرب کے  
ہاں جانا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا میرا خیال ہے کہ تم نے اشعار میں اس کی تعریف کہی ہے؟ میں  
نے کہا ہاں۔ اس نے کہا وہ مجھے بھی سناؤ۔ چنانچہ میں نے شعر کہنا شروع کیا۔

رحلت سمیۃ عند رة احماً لها

غضبی علیک فما تقو بدالہا

اس نے کہا بس بس۔ کیا یہ قصیدہ تم نے کہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، میں نے ابھی

لہ ابن ابی شیبہ (منہ)



اس کا صرف یہی ایک بیت سنا یا تھا۔ اس نے پوچھا یہ سمیہ کون ہے جس کی طرف تم نے شرکی نسبت کی ہے؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا لیکن اس کا نام میرے دل میں آیا تھا اور میں نے اس کو اچھا سمجھا تھا اور اس کی طرف شرکی نسبت کر دی۔ تو اس نے پکارا اے سمیہ! باہر آؤ۔ تو ایک پانچ سالہ لڑکی باہر آ کر کھڑی ہو گئی اور پوچھا اے ابا کیا کام ہے؟ اس نے کہا اپنے چچا کے سامنے میرا وہ قصیدہ سناؤ جس میں میں نے قیس بن معدی کرب کی تعریف کی ہے اور اس کا پہلا بیت تمہارے نام منسوب کیا ہے۔ تو اس نے فوراً تیار ہو کر شروع سے اخیر تک سارا قصیدہ سنا دیا اور ایک حرف بھی نہ چوکا، جب وہ سارا قصیدہ سنا چکی تو اس نے کہا اب واپس چلی جا چنانچہ وہ واپس ہو گئی۔ پھر کہا کیا تو نے اس کے علاوہ بھی کچھ کہا ہے؟

میں نے کہا ہاں میری اور میرے چچا زاد میں عداوت تھی جس کا نام یزید بن مسہر ہے اور کُثَیْب ابوثابت، میں نے اس کی بُرائی بیان کی ہے اور اس کو لا جواب کیا ہے۔ اس نے کہا تم نے اس کے بارے میں کیا کہا ہے؟

میں نے کہا ایک پورا قصیدہ کہا ہے اس کی ابتداء یہ ہے

ودع هريرة وداعا ان الركب مرتحل

وهل تطيق وداعا ايها الرجل

میں یہ ایک بیت ہی کہنے پایا تھا کہ اس نے کہا بس کرو۔ پھر اس نے پوچھا یہ ہریرہ کون ہے جس کی طرف تم نے اس بیت کو منسوب کیا ہے؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا یہ بھی ویسے ہی ذکر کیا ہے جس طرح سمیہ کا ذکر کیا تھا۔ تو اس نے آواز دی اے ہریرہ! تو ایک لڑکی ظاہر ہوئی جو پہلی لڑکی کی ہم عمر تھی۔ اس نے کہا اپنے چچا کو میرا وہ قصیدہ سناؤ جس میں میں نے ابوثابت یزید بن مسہر کی مذمت بیان کی ہے۔

تو اس نے وہ قصیدہ از اول تا آخر بغیر کوئی حرف چھوڑے سب سنا دیا۔ تو میرا دل گر گیا اور حیران لرزہ براندام تھا، جب اس نے میری حالت دیکھی تو کہا اے ابوبصیر گھبراؤ مت!

”یا حسیک مسحک بن اثاثہ“ (جن،) ہوں جس نے تمہاری زبان پر یہ شعر کہلائے تھے، تب مار میرے ہوش ٹھکانے آئے اور سکون ہوا۔ بارش بھی رُک چکی تھی۔ میں نے اس کو کہا مجھے سنہ بتلا دو۔ تو اس نے مجھے راستہ بتلایا اور میرے روانہ ہونے کی سمت دکھلائی اور کہا ادھر ادھر مڑنا قیس کے علاقہ میں پہنچ جاؤ گے۔

(فائدہ) اس قسم کا ایک مختصر سا واقعہ حضرت حمید بن عبد اللہ سجلیؓ کے متعلق بھی حضرت ابوسعید کی غرر کے حوالہ سے ذکر کیا ہے ہم نے اس کو تکرار مضمون کی بناء پر ترک کر دیا ہے۔ (مترجم)

### بعض کتے جنات ہوتے ہیں

حضرت سعید بن المسیبؓ فرماتے ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے بعض کتے جنات ہوتے ہیں چنانچہ بنی فیروز کا ایک کتا ہمارے کتے کے پاس لایا گیا یا ہمارا کتا بنو فیروز کے کتے کے پاس لایا گیا اس نے کہا مجھے چربی دار گوشت کھلاؤ تو میں ایک خبر سناؤں گا۔ دوسرے نے کہا ہرے پاس کچھ نہیں ہے، ہاں میرے گھر والوں نے گوشت مجھنا ہے اس کی سیخ لے آتا ہوں تم اس کو کھا لینا چنانچہ وہ اس کے پاس لے آیا جب وہ کھا کر فارغ ہوا تو بتایا کہ سنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے۔ چنانچہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے متعلق سب سے پہلی اطلاع بھی جو فارس والوں کو معلوم ہوئی۔

(فائدہ) چنانچہ یہ دونوں کتے اصل میں جنات تھے اور جنات ایک دوسرے کی خبر دیتی تھیں اس لیے معلوم کر لیتے ہیں انہوں نے بھی اسی طرح کیا۔ ہر علاقہ کے جنات اسی علاقہ کی زبان بولتے ہیں ہو سکتا ہے انہوں نے ایسے موقع پر انسانوں کی زبان میں بات کی ہو اور انسانوں

شرح دیوان الاعشی للاحدی (منہ)

کتاب الاصحیات للاصمعی (منہ)



نے اس کو سن لیا ہو یا کوئی شکل ظاہر ہوئی ہو۔ (مترجم وائس اعلم)

## نماز میں شیطان گردن موڑ دیتا ہے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی نماز میں کھڑے کھڑے کسی طرف التفات کرتا ہے تو شیطان اس کی گردن پھیر دیتا ہے۔

## خیتور شیطان کا نام ہے

امام ابن اثیر جزیری ذکر کرتے ہیں کہ خیتور شیطان کا نام ہے۔  
(فائدہ) اس کے بعد علامہ سیوطی نے خیتور کا ایک بہت طویل عربی قصیدہ ذکر کیا ہے ہم نے اس کو زیادہ مفید نہ ہونے کی وجہ سے ترک کر دیا ہے۔  
ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ یہ خیتور ان جنات میں سے تھا جو حضرت آدمؑ سے قبل زمین پر رہتے تھے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ پر بھی ایمان لایا تھا۔

## خواب کا شیطان

(حدیث) حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن ذکر کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

وَكَلَّ بِالْأَنْفُسِ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ : اللَّهُمَّ هُوَ يُجِيلُ إِلَيْهَا وَيَرَأَى أَنَّ  
يَسْتَهْمِي إِذَا عَرَجَ بِهَا فَإِذَا انْتَهَى إِلَى السَّمَاءِ فَمَارَاتُ هُوَ الرَّؤْيَا الَّتِي تُصَدِّقُ

لہ مصنف عبد الرزاق (منہ)

لہ نہایہ ابن اثیر (منہ)

لہ المختار (منہ)

لہ نوادر الاصول حکیم ترمذی (منہ) الجامع البکیر ۸/ ۸۸۸، استخاف السادة، ۲۸۸، کنز العمال ۴۱۴۲۹

(ترجمہ) ایک شیطان نفوس کے متعلق ہے اس کا نام ”لہو“ ہے یہ (نیند کے وقت) نفوس میں خیال ڈالتا ہے اور ان کے درپے رہتا ہے اگر وہ نفس (خواب میں) اُپر کو بلند ہو تو یہ بھی اس کے ساتھ جاتا ہے، جب وہ آسمان تک پہنچتا ہے تو پھر انسان جو خواب دیکھتا ہے وہ سچ ہوتا ہے کیونکہ آسمان پر شیطان کی رہائی نہیں ہوتی وہ صرف زمینی خوابوں میں اپنی شرارت لا سکتا ہے۔

(فائدہ) مسلمان کے خواب اچھے ہوں یا بُرے اللہ کی طرف سے مسلمان کی تاکید کے لیے ہوتے ہیں اگر خواب اچھے ہوں تو مسلمان کی حوصلہ افزائی اور نیکی کی تاکید کی جاتی ہے اور اگر بُرے ہوں تو گناہوں کے متعلق تنبیہ کی جاتی ہے۔ اس کی تفصیل احقر مترجم کی کتاب ”جہنم کے دُعاک مناظر“ کا آخری مضمون ملاحظہ فرمائیں۔

## شیاطین کے پر بھی ہیں

حضرت حنظلؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا شیاطین کے پر بھی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ہاں پر ہی ہوتے ہیں جن کے ذریعہ وہ فضا میں اڑتے ہیں۔

لہ ابن جریر (منہ)



## اولیاء جنات کے واقعات

### رافضی شیعوں کے دشمن جنات

حضرت سلمہ بن سُبَیْت کہتے ہیں میں نے کوہ شریف منتقل ہونے کا پروگرام بنایا اور اپنا گھر بیچ دیا۔ جب میں نے اس کو خالی کر کے پُرد کر دیا اور اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر (جنات کو) کہا اے گھر والو ہم تمہارے ہمسلے رہے اور تم نے ہمیں اچھا پڑوس مہیا کیا (یعنی جنات کو کہہ بھی نہ سنا) اللہ تعالیٰ تمہیں نیک اجر عطا کرے ہم نے تم سے خیر ہی پائی ہے اب ہم نے اپنا گھر بیچ دیا ہے اور تم مکرمہ منتقل ہو رہے ہو۔ علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تو گھر سے کسی نے جواب دیا اللہ تمہیں بھی جزائے خیر عطا کرے ہم بھی یہاں سے جا رہے ہیں کیوں کہ جس نے یہ گھر خریدا ہے وہ رافضی شیعہ ہے اس نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دی ہیں۔

### آیت قرآن سن کہ چار جنات فوت ہو گئے

حضرت غلیبہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر نماز شروع کی اور آیت کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کو بار بار دہرا رہا تھا تو کسی نے گھر کے کونہ سے پکار کر کہا اس آیت کو مت دہراؤ تم نے ہمارے چار جن قتل کر دیئے ہیں جو تمہارے اس آیت کے دہرانے سے آسمان کی طرف بھی سر نہیں اٹھا سکے حتیٰ کہ فوت ہو گئے۔ غلیبہؓ کی بیوی فرماتی ہیں اس کے بعد حضرت غلیبہؓ بے خود ہوئے کہ ہم نے پہچانے سے انکار کر دیا گو یا کہ یہ وہ نہیں تھے۔

۱۔ صفۃ الصفوہ ابن جوزی (منہ)

۲۔ صفۃ الصفوہ ابن جوزی (منہ)

## سقطی کو تعلیم دینے والے جن

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سری سقطیؒ سے فرماتے ہوئے سنا کہ دن سفر میں نکلا اور ایک پہاڑ کے صحن میں تاریک رات نے گھیر لیا وہاں میرا کوئی انیس پانچ بجے رات کے درمیان سے کسی منادی نے ندا کی کہ ”اندھیروں میں دل نہیں کھلنے بلکہ محبوب (اللہ تعالیٰ) کے حاصل نہ ہونے کے خوف سے نفوس کو کچھنا چاہیے“ حضرت فرماتے ہیں کہ میں حیران رہ گیا اور پوچھا مجھے جن نے ندا کی ہے یا انسان نے؟ کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے کھلنے والے مومن جن نے اور میرے ساتھ میرے اور بھائی (مومن جنات) بھی ہیں۔ پوچھا کیا ان کے پاس بھی وہ (ایمان) ہے جو تمہارے پاس ہے؟ کہا جی ہاں بلکہ ان کے پاس مجھ سے زیادہ (ایمان) ہے۔ تو ان میں سے دوسرے نے مجھے آواز دی بدنہاد کا غیر اس وقت تک نہیں نکلتا جب تک کہ دائمی طور پر بے گھر نہ رہا جائے“ میں ان میں کہا ان کی بات کتنا اونچے درجہ کی ہے، تو تیسرے نے مجھے پکارا کہ ”جو اندھیل اللہ تعالیٰ کے ساتھ مانوس رہتا ہے اس کو کسی قسم کا فکر نہیں رہتا“ تو میری چیخ نکلی گئی بے ہوش ہو گیا چنانچہ مجھے خوشبو سونگھے بغیر افاقہ نہ ہوا۔ چنانچہ ایک بھول میرے پر رکھا ہوا تھا میں نے اس کو سونگھا تو ہوش آیا میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے، وصیت بھی کرو، تو ان سب نے کہا اللہ تعالیٰ تقدیرے اختیار کرنے والوں کے دلوں کو بلا بخشنا چاہتے ہیں جو غیر خدا کی طمع کرے گا اس نے ایسی جگہ طمع کی جو طمع کے لئے تھی، اور جو مریض ہمیشہ ڈاکٹر کے چکر لگائے وہ بیمار ہی رہتا ہے۔ اس کے ہوں نے مجھے الوداع کیا اور چلے گئے، میں اس گھڑی کی برکت کلام ہمیشہ اپنے دل میں کرتا ہوں۔

۱۔ صفۃ الصفوہ ابن جوزی (منہ)



## وعظ سننے والے جنات

حضرت ابو علی دقاقؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نیشاپور میں وعظ و تبلیغ کے لیے رکا ہوا تھا۔ مجھے آشوب چشم کی مرض ہو گئی تو مجھے اپنی اولاد سے ملاقات کا شوق دامنگیر ہو گیا۔ جنات نے ان راتوں میں ایک خواب دیکھا گو یا کہ ایک شخص میرے پاس آکر کہتا ہے اے شیخ! اتنی جلدی واپس نہیں جاسکتے کیونکہ جنات کے جوانوں کی ایک جماعت آپ کی مجلس میں حاضر ہے۔ آپ کا وعظ سن رہی ہے اور وہ وعظ کو کسی دوسرے موقع پر سننے کے لیے تیار ہے۔ جب تک وہ اپنی ضرورت پوری نہیں کر لیتے آپ ان کو چھوڑ کر نہیں جاسکتے شاید کہ ان کو راحت کی دائمی زندگی نصیب فرمادے۔ پھر جب صبح ہوئی تو میری آشوب چشم کا نشان تک نہ تھا۔

## جن عورت کی نصیحت

حضرت صالح بن عبد الکرمؒ فرماتے ہیں مجھے اس کا شوق تھا کہ کسی جن سے بات کروں۔ اس سے بات چیت کر دوں چنانچہ ایک جن عورت کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہو گیا۔ مجھے کچھ نصیحت کر دے تو اس نے کہا ”لکھو، غزالہ کہتی ہے تمام کاموں سے بہتر یہ ہے کہ ساتھ مشغول ہو جاؤ اور ایک لمحہ بھی غفلت نہ کرو، اگر وہ لمحہ فوت ہو گیا تو کبھی ہاتھ نہیں آسکتا۔“

## گھروں میں رہنے والے مسلمان یا کافر جنات

(حدیث) حضرت علیؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لے صفة الصفوة ابن جوزی (منہ)

لے صفة الصفوة ابن جوزی (منہ)

إِذْ خَرُّوا يُبَيِّنُكُمْ نَصِيبًا مِنَ الْقُرْآنِ، فَإِنَّ الْبَيْتَ إِذَا قُرِئَ فِيهِ آيَاتُ عَلَى أَهْلِهِ وَكَثُرَ خَيْرُهُ وَكَانَ سُكَّانُهُ مُؤْمِنِي الْحَيِّينَ وَإِذَا التَّوْحُشُ فِيهِ أَوْ حَشَّ عَلَى أَهْلِهِ وَقَلَّ خَيْرُهُ وَكَانَ سُكَّانُهُ كُفَرَاءَ الْحَيِّينَ۔

ترجمہ۔ اپنے گھروں کے لیے قرآن پاک کا ذخیرہ کر لیا کرو کیونکہ جس گھر قرآن کی تلاوت ہوتی ہے وہ گھر والوں کے لیے مالوس بن جاتا ہے، اس کی خیر بڑھ جاتی ہے اور اس میں مومن جنات رہائش کرتے ہیں اور جب اس میں تلاوت نہیں کی جاتی تو گھر والوں پر وحشت بن جاتا ہے، خیر کم رہ جاتی ہے اور کافر جنات بسیر کرتے ہیں۔

(تنبیہ) مذکورہ حدیث کے بعد علامہ سیوطیؒ نے جنات کے ایسے اشعار ذکر کیے ہیں جن کو کہنے والے نے کہے تھے لیکن وہ نظر نہیں آتے تھے۔ ان میں زیادہ فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے ترجمہ ترک کر دیا ہے۔

## شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی صحبت میں جن صحابی

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے جب حج کیا تو آپ کے ساتھ ان کے مریدین بھی چلے۔ یہ جب بھی کسی منزل پر اترتے ان کے پاس سفید کپڑے پہنے ایک جوان آمو جود ہوتا مگر نہ تو ان کے پاس کھاتا تھا نہ پیتا تھا۔ اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے اپنے مریدوں کو تاکید کر رکھی کہ وہ اس سے بات چیت نہ کریں۔ چنانچہ جب یہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو ایک گھر میں جا کر ٹہرے۔ لیکن جب یہ لوگ گھر سے نکلتے تھے تو وہ شخص داخل ہوتا تھا اور یہ داخل ہوتے تو وہ نکل جاتا تھا۔ ایک مرتبہ سب لوگ نکل گئے مگر بیت الخلا میں ایک شخص باقی رہ گیا تھا۔ اسی دوران میں وہ جن داخل ہوا جب کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ اس نے بھیلی کھولی اور ایک مہنگی



نکال کر کھانی شروع کر دی تو وہ جوان بیت الخلا سے نکلا اور اس کی نگاہ اس پر جا پڑی تو وہ وہاں سے چلا گیا پھر کبھی بھی ان کے پاس نہ آیا۔ تو اس شخص نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اطلاع کی تو آپ نے فرمایا یہ شخص ان جنات میں سے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سنا تھا اور جنات میں شرف صحابیت حاصل کیا تھا۔

### جنات نے آیت قرآنی کے اسرار پوچھے

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک سال میں حج کے لیے گیا راستہ میں ایک میرے دل میں خیال گزرا کہ تو سب سے علیحدہ ہو کر شارع عام چھوڑ کر چل چنانچہ میں عام راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلنے لگا۔ میں تین دن رات برابر چلتا گیا مجھے کھانے کا خیال آیا نہ پینے کا نہ کوئی دوسری حاجت پیش آئی۔ آخر کار ایک ہرے جھیرے جنگل میں گیا ہوا جہاں میوے دار درخت اور خوشبودار پھول تھے۔ وہاں ایک چھوٹا سا تالاب تھا۔ میں اپنے دل میں کہا یہ تو جنت ہے اس سے میں بہت حیران تھا اور فکر میں تھا کہ لوگوں کی کیا عجت آتی ہوئی نظر پڑی جن کا چہرہ آدمیوں جیسا تھا، نفیس پوشاک، خوب صورت پنکے۔ آراستہ آتے ہی ان لوگوں نے مجھے گھیر لیا اور سب نے سلام کیا، میں نے جواب میں دو علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا، پھر میرے دل میں خیال گزرا کہ شاید یہ لوگ جن ہیں اور یہ عجیب غریب قوم ہے اتنے میں ایک شخص ان میں سے بولا ہم لوگوں میں ایک مسئلہ درپیش ہے اور باہم اختلاف ہے اور ہم لوگ جن قوم ہیں ہم نے خدائے بزرگ کا کلام جناب رسالت پناہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سُن کر لیتے العقبہ میں شرف حضوری حاصل کیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک نے ہماری تمام دنیا کے کام ہم سے لے لیے اور خداوند تعالیٰ نے یہ مقام اس جنگل میں ہمارے لیے مقرر فرما دیا ہے میں نے دریافت کیا کہ جن مقام پر

ہاں میں یہاں سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ یہ سُن کر ان میں سے ایک مسکرایا اور کہا اے ابوالحسن! وہ عالم کے اسرار و عجائبات میں یہ مقام جہاں اس وقت تو ہے ایک انسان کے سوا آج کوئی نہیں آیا۔ اور وہ انسان تیرے ساتھیوں میں سے تھا، اس نے یہاں وفات پائی دیکھو وہ اس کی قبر ہے اور اس کی قبر کی جانب اشارہ کیا وہ قبر تالاب کے کنارے تھی اس کے گرد باغینچہ تھا جس میں پھول کھلے ہوئے تھے ایسے پھول اور خوشنما باغ میں نے کبھی نہ دیکھے تھے پھر اس جن نے کہا تیرے ساتھیوں اور تیرے درمیان اس قدر مہینوں کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ خدا جانے ابراہیم نے کیا ذکر کیا مہینے کہے یا سال۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے ان جنوں سے کہا اس جوان کا کچھ حال بیان کرو، ایک ان میں سے بولا ہم یہاں تالاب کے کنارے بیٹھے ہوئے محبت کا ذکر کر رہے تھے اس میں گفتگو ہو رہی تھی کہ اچانک ایک شخص پہنچا اور ہمیں سلام کیا۔ ہم نے جواب دیا اور دریافت کیا کہاں سے آتے ہو؟ کہا نیشاپور ہے۔ ہم نے کہا کب چلے تھے؟ کہا سات دن ہوئے۔ پھر ہم نے کہا گھر سے نکلنے کی وجہ؟

ہم نے خدا کا یہ کلام انذیبوا الخ ربکم الا یہ یعنی اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس کے ابگردار ہو جاؤ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہوگی۔ ہم نے کہا انا بت، تسلیم اور عذاب کے کیا معنی؟ جواب دیا، انا بت یہ ہے کہ اپنے رب سے رجوع کر کے اس کا ہو رہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اصل قصہ میں تسلیم کا ذکر نہیں آیا تسلیم کے معنی یہ ہیں کہ اپنی جان اس کے سپرد کر دے اور یہ جانے کہ خدا میری بہ نسبت اس سے زیادہ مالک و مستحق ہے۔ پھر کہا اور عذاب اور ایک چیخ ماری اور مر گیا۔ ہم لوگوں نے اسے ہاں دفن کر دیا اور یہی اس کی قبر ہے خدا اس سے راضی ہو۔ ابراہیم کہتے ہیں مجھے ان کے ان اوصاف سے تعجب ہوا۔ پھر میں قبر کے پاس گیا تو اس کے سر پر زنگ کے پھولوں کا ایک بہت بڑا گلدستہ رکھا ہوا تھا اور یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی کہ یہ خدا کے دوست کی ہے اسے غیرت نے مارا ہے اور ایک ورق پر انا بت کے معنی لکھے تھے کہتے ہیں جو کچھ لکھا



تھامیں نے پڑھا۔ قوم جن نے بھی اس کے معلوم کرنے کی درخواست کی میں نے بیان کیا تو انہیں خوش ہوئے اور کہا ہمیں ہمارے مسئلہ کا جواب مل گیا۔ ابراہیم کہتے ہیں پھر میں سو گیا اور مجھے ہوش آیا اور نیند سے بیدار ہوا تو (مکہ مکرمہ میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مسجد کے پاس اپنے آپ کو دیکھا میرے پاس پھولوں کی پنکھڑیاں تھیں جن کی خوشبو سال بھر تک رہی وہ خود بخود گم ہو گئیں بلکہ

### لڑکے نے جن عورت کو لا جواب کر دیا

(مقامات تحریری کے مصنف) علامہ تحریری لکھتے ہیں عرب کی کہانیوں میں سے ایک ہے کہ ایک جن عورت نے عربوں کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا یہ بہر دلائل سے غالب آنے والا شخص کے سامنے جاتی اور مقابلہ کرتی تھی مگر کوئی شخص اس کے مقابلہ میں ثابت قدم نہ رہ سکتا تھا یہاں تک کہ عرب کے لڑکوں میں سے ایک نے اس کے سامنے آکر کہا میں تم سے مقابلہ کر لوں گا عورت نے کہا تو مقابلہ شروع کر دو۔

لڑکے نے کہا (قریب تھا)

عورت نے کہا (کہ دولہا بادشاہ بن جاتا)

لڑکے نے پھر کہا (قریب تھا)

عورت نے کہا (کہ پیدل چلنے والا سوار بن جاتا)

لڑکے نے پھر کہا (قریب تھا)

عورت نے کہا (کہ شتر مرغ پرندہ ہوتا)

اب لڑکا خاموش ہو گیا تو عورت نے کہا اب میں تمہیں گمراہوں گی۔

لے روض الریاحین من حکایات الصالحین امام یافعی بمبئی (منہ) یہ کتاب کرامات اولیاء کے نام سے اختصار کے احقر مترجم نے شائع کی ہے جو طبع ہرچکی ہے۔

لڑکے نے کہا پوچھو؟

عورت نے کہا (میں حیران ہوں)

لڑکے نے کہا (تم حیران ہو زمین سے کہ اس کی تہہ کس طرح سے ہلکی نہیں ہوتی اور ظاہر نہیں ہوتی)

عورت نے کہا (میں حیران ہوں)

لڑکے نے کہا (تو کنکریوں سے حیران ہے کہ چھوٹی ٹہنی کیوں نہیں ہوتیں اور بڑی کیوں نہیں ہوتیں)

عورت نے کہا (میں حیران ہوں)

لڑکے نے کہا (تو اپنے سامنے کھڑے ہوئے گڑھے سے حیران ہے کہ اس کی تہہ نہیں پہنچا جاتا اور اس گڑھے کو کیوں نہیں بھرا جاتا)

کہتے ہیں کہ وہ جن عورت اس کے پورے پورے جواب سن کر شرمندہ ہو کر چلی گئی پھر لڑکے نے آئی۔ بلکہ

(فائدہ) اس حکایت میں جن عورت اور لڑکے کا دل کی باتیں اندازہ سے معلوم کر کے

صحیح جواب دینے کا مقابلہ ہوا چنانچہ لڑکے نے دوسرے کے ذہن میں موجود بات کا

ظہور کی وجہ سے معلوم کر کے صحیح صحیح جواب دے کر جن عورت کو لا جواب کر دیا غیب

میں اس کو شاید علم قیادہ کہیں تو کچھ بعید نہیں۔ (مترجم)

### کی نصیحت

اسی کہتے ہیں ابو عمر بن العلاء کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی ”وہ آدمی جس کی تنگ و دو

ہو تو وہ غرور کی رسی کو تھامے ہوئے ہے“ میں نے اس سے اس کے نقش کرنے

الافواصل للقامم تحریری (منہ)



کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ میں دو پہر کو اپنے مال و اسباب میں گھوم رہا تھا کہ ایک کہنے والا کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا یہی گھر ہے (یعنی یہ مال و اسباب یہیں کام آئے گا فقط) میں نے جب کہا تو کوئی نظر نہ آیا۔ میں نے پوچھا انسان ہو یا جن؟ کہا بلکہ جن ہوگا۔ اس وقت سے میں نے انگوٹھی پر اس عبارت کو نقش کرایا ہے۔

### چار سو سال کا شاعر جن

قبیلہ ثقیف کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں عبدالملک بن مروان کے دروازہ پر کھڑا تھا کہ اس کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی آیا اور کہا اے امیر المؤمنین میں نے آج بہت ہی عجیب واقعہ دیکھا ہے۔ اس نے کہا تم نے کیا دیکھا ہے؟ کہا میں نے کھیل رہا تھا جب بے آب و گیاہ جنگل میں پہنچا تو وہاں پر ایک بوڑھے کو دیکھا جس کے ابرو اٹھ کر پر گرے پڑے تھے اور لالچ کی ٹیک لگا رکھی تھی۔ میں نے پوچھا اے بوڑھے تم کون ہو؟ اس نے کہا اپنے کام کو جاؤ جس بات کے جاننے کا فائدہ نہیں اس کے درپے مت ہو۔ میں نے کہا کیا تم عرب والوں کے اشعار بھی نقل کرتے ہو؟ اس نے کہا ہاں میں بھی ان کی طرح کے شعر کہتا ہوں جیسے وہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا تم کیا کہتے ہو؟ تو اس نے یہ شعر کہے۔

اقول والنجم قد مالت اواخره الح المغيب تبين حار  
المسحوق من سنا برق رأی مصيري ام وجه نعم بدا الى ام سنانار  
بل وجه نعم بدا والليل معتكر ولاح بين اثواب واستار

میں نے کہا یہ اشعار تو نابغہ بن ذبیان کے ہیں اے شیخ! اس نے یہ شعر کہنے میں تم پہل کی ہے۔ تو وہ ہنس پڑا اور میرے نظروں میں کہا اللہ کی قسم ابو ہریرہ (نابغہ کی کنیت) اس اشعار میری طرف سے شعر کہتا تھا۔ پھر اس نے میرے گھوڑے کی گردن پر ٹیک لگائی اور کہا تم نے کہا

لے تاریخ ابن عساکر (منہ)

بچپن یا دولا دیا۔ خدا کی قسم میں نے یہ شعر چار سو سال پہلے کہے تھے۔  
پھر میں نے زمین کی طرف دیکھا تو اس کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔

### امام سیدبویہ کے شاگرد سخوی جن

حضرت ابوالحسن بن کیسان فرماتے ہیں میں جن یاد کرنے کے لیے ایک رات جاگتا رہا، پھر سو گیا خواب میں جنات کی ایک جماعت کو دیکھا جو فقہ، حدیث، حساب، نحو اور شعر کا مذاکرہ کر رہی تھی۔ میں نے کہا کیا تم میں بھی علماء ہوتے ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں ضرور، میں نے پوچھا پھر تم نسخہ کے مسائل میں کون سے علمائے نسخہ کے پاس جاتے ہو؟ انہوں نے کہا سیدبویہ کے پاس۔

### موصول کا شیطان، شاعر کے پاس

(مشہور سخوی عالم علامہ) ابن دریدؒ فرماتے ہیں میں فارس کے علاقے میں اپنے گدھے سے گر پڑا اور ساری رات درد سے کراہتا رہا۔ تو میرے پاس کوئی شخص خواب میں آیا اور کہنے لگا "شراب کے بارے میں کچھ اشعار کہو" میں نے کہا ابو نواس نے شراب کے بارے میں کچھ کہنے کو کیا تھپڑا ہے (جو میں کہوں)؟ اس نے کہا آپ اس سے بڑے شاعر ہیں یہ شعر آپ نے نہیں کہے۔

وخمر اقبل المزج صفرا بعدا انت بين ثوبی نرجس وشقائق  
حكمت وجنت المعشوق حرفا فسلطوا عليهما مزاجا فاكتست ثوب عاشق  
میں نے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ہمتیار شیطان ابو زاجیہ ہوں۔ میں نے پوچھا تم کہاں رہتے ہو؟ اس نے جواب دیا موصول میں۔

لے فوائد البخیری (منہ)  
لے تاریخ خلیل بغدادی (منہ)  
لے تاریخ ابن بخار (منہ)



ابو علی بن اشعثؒ ایک متروک اور مستہم محدث ہے اس کی کتاب ”السنن“ میں ایک صحابی جن کا ذکر آیا ہے اس جن کا نام ابیض تھا اس کے حوالہ سے عاقظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے شیطان کو رسوا کرے (الحديث) اسی حدیث میں آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا (میرے ساتھ بھی ایک شیطان ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی اور وہ مسلمان ہو گیا ہے اس شیطان کا نام ابیض ہے یہ شیطان اور ہامہ (ابیس کا پڑ پوتا) دونوں جنت میں جائیں گے بلے

### اسود عنی کے دو شیطان

حضرت نعمان بن برزخؒ فرماتے ہیں اسود (عنی کذاب) نے جب نبوت کا ٹھوٹا دعویٰ کیا تھا اس کے ساتھ دو شیطان ہوتے تھے ایک کا نام سحیق اور دوسرے کا نام شقیق تھا، یہ دونوں شیطان لوگوں کے درمیان کے واقعات کی اس کو اطلاع کر دیتے تھے (جن کے بل بوتے پر یہ لوگوں کو گمراہ کرتا اور ٹھوٹی نبوت چمکاتا تھا) بلے

### اذان شیطاں کا علاج

امام مالک بن انسؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن اسلمؒ کو بنی سلیم کی کان کا ذمہ دار بنایا گیا یہ کان ایسی تھی جس میں جنات انسانوں کا شکار کر لیتے تھے جب حضرت زیدؒ اس کے والی ہوئے تو لوگوں نے آپ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے ان کو اذان دینے کا حکم فرمایا کی ادبھی

لے الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ ابن حجر عسقلانیؒ (منہ) الاصابہ جلد ۱ ص ۱۸

لے سنن الکبریٰ بیہقی (منہ)

آوازوں سے اذانیں دو، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور یہ مصیبت ٹل گئی بلے

### شیطان کی نسل کا رومی بادشاہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں وہ زمانہ قریب آگیا ہے جب حمل الضان ظاہر ہوگا کسی نے سوال کیا یہ حمل الضان کیا ہے؟ فرمایا ایک آدمی ہے اس کے والدین میں سے ایک شیطان ہوگا ملک روم کا بادشاہ بنے گا اور میدان میں پچاس کروڑ فوجیں لائے گا اس زمین کا نام عمق ہوگا بلے

(فائدہ) اگر یہ روایت صحیح ہو تو ابھی تک اس کا ظہور نہیں ہوا ہو سکتا ہے کہ قرب قیامت میں دجال کے ساتھ اس کا امدادی فوجوں کی شکل میں ظہور ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود وہی دجال ہو جس نے قرب قیامت ظاہر ہو کر خدائی کا دعویٰ کرنا ہے اور یہ پچاس کروڑ کی تعداد اس کے ماننے والوں کی ہو اور مسلمانوں کے مقابلہ کو اتریں کیونکہ یہ دجال بھی شیطاں میں سے ہوگا جیسا کہ آئندہ روایت سے معلوم ہوتا ہے یا یہ کہ اس کے ساتھ یہ پچاس کروڑ کی تعداد شیطاں کی ہو کیونکہ اس بادشاہ کے والدین میں سے ایک شیطان ہوگا اس لیے اس کی نصرت کے لیے اور اسلام کو مٹانے کے لیے اہل اسلام کے سامنے آئیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

### دجال شیطانوں میں سے ہوگا

کثیر بن مرہؒ فرماتے ہیں دجال انسان نہیں ہوگا بلکہ شیطان ہوگا بلے

لے طبقات ابن سعد (منہ)

لے سنن نعیم بن حماد (منہ)

لے سنن نعیم بن حماد (منہ)



(تنبیہ) یہاں پر حضرت جریر بن عبد اللہ سجلیؓ سے ایک رومی سپہ سالار کا وہ واقعہ ہے تفصیل سے بیان کیا ہے بلکہ جس کو علامہ سیوطیؒ نے ۲ سمائوں سے باتیں چرانے کے باب میں مسما کچھ مختصر طور پر بیان کیا تھا ہم نے تکرار کی وجہ سے اس کو یہاں سے حذف کر دیا ہے۔

## کثرت جنات

ابو الاعمیس خولانیؒ (تابعی) فرماتے ہیں جن اور انسانوں کے دس حصہ کریں تو انسان ایک حصہ ہوتے ہیں اور جنات نو حصے ہوتے ہیں۔

## بیت اللہ کا طواف کرنے والی جن عورتیں

حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں میں ایک رات حرم شریف میں داخل ہوا تو چند عورتوں کو طواف کرتے دیکھ کر حیران سا ہو گیا، جب انہوں نے طواف کر لیا تو باب الحجاز میں سے چل نکلیں۔ میں نے کہا میں ان کے پیچھے جاؤں گا اور ان کے گھر دیکھوں گا چنانچہ وہ چلتی ہیں حتیٰ کہ ایک وادی میں پہنچیں پھر اس وادی پر چڑھ گئیں میں بھی ان کے پیچھے اس پر چڑھ گیا پھر وہ اس سے اتریں تو میں بھی ان کے پیچھے اتر گیا، پھر وہ ایک ویرانہ میں پہنچیں تو میں بھی ان کے پیچھے داخل ہو گیا میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں پر کچھ مشائخ بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے مجھ سے کہا اے ابن زبیر! آپ یہاں کیسے آگئے؟ میں نے کہا اور تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم جنات ہیں۔ میں نے کہا میں نے چند عورتوں کو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے دیکھا تھا وہ مجھے کوئی دوسری مخلوق معلوم ہوئیں چنانچہ میں ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ اس جگہ پہنچ گیا۔ انہوں نے کہا یہ ہماری عورتیں تھیں۔ اے ابن زبیر! آپ کیا پسند کریں گے؟

۱۔ معرفۃ الصحابہ ابو نعیم صیہانی (منہ)

۲۔ تاریخ ابن عساکر (منہ)

میں نے کہا تازہ کھجور کھانے کو دل چاہ رہا، حالانکہ قسمت کہ شریف میں تازہ کھجور کا کہیں نام و نشان نہ تھا لیکن وہ میرے پاس تازہ کھجور لے آئے جب میں نے کھا لیا تو انہوں نے کہا جو باقی بچ گئی ہیں ان کو آپ اپنے ساتھ لے جائیں۔

حضرت ابن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو اٹھا اور گھر لوٹا، میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ کھجور کو والوں کو دکھلاؤں گا جب میں گھر میں داخل ہوا تو ان کو ٹوکری میں رکھا پھر ٹوکری کو صندوق میں رکھ کر سو گیا۔ خدا کی قسم میں نیند اور بیداری کے بین میں تھا کہ گھر میں کوونے کی آوازیں سنیں ان میں سے ایک نے کہا ہاں رکھی ہیں دوسرے نے کہا صندوق میں، ایک نے کہا صندوق کھولو پھر انہوں نے صندوق کھولا۔ پھر ایک نے کہا کھجور کہاں ہیں؟ تو دوسرے نے کہا ٹوکری میں۔ تو اس نے کہا ٹوکری کو کھولو۔ انہوں نے کہا ہم اس کو نہیں کھول سکتے کیونکہ ابن زبیرؓ نے اس پر بسم اللہ پڑھ رکھی ہے۔ تو ایک جن نے کہا یہ جس طرح سے ہے اس کو سالم کو اٹھا لو چنانچہ وہ اس کو اٹھا کر چلے گئے۔

حضرت ابن زبیرؓ فرماتے ہیں میں نے اتنا کسی شے پر افسوس نہیں کیا جتنا اس پر افسوس کیا کہ ان پر جمپ لگا کر ان کو کیسے دبوچ لوں جب کہ وہ میرے گھر ہی میں تھے۔

۱۔ تاریخ ابن عساکر (منہ)



میں سے تھا اس کا یہ حضرات جواب دیتے ہیں کہ جنات بھی فرشتوں کی ایک قسم ہے جبکہ فرشتوں کی ایک قسم کو کہ وہ بیون اور دوسری قسم کو روحانیون کہا جاتا ہے۔

### شیطان کے مردود ہونے کا واقعہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ابلیس فرشتوں کے قبائل میں سے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا جس کو جن کہا جاتا تھا ان کو ملائکہ کے درمیان میں کوئی آگ سے پیدا کیا گیا، ابلیس کا نام حادث تھا اور یہ جنت کے دربانوں میں سے ایک دربان تھا، اس قبیلہ کے علاوہ فرشتوں کے سب قبائل نور سے پیدا کیے گئے اور جنات کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا۔ زمین پر سب سے پہلے یہی رہتے تھے انہوں نے زمین پر فساد برپا کیا، خون بہاتے اور ایک دوسرے کو قتل کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سرکوبی کے لیے فرشتوں کا لشکر دے کر ابلیس کو روانہ کیا اس نے ان سے جنگ کی اور ان کو سمندروں کے جنریروں اور پہاڑوں کی اطراف میں بھگا دیا۔ جب ابلیس نے یہ کیا تو اس کے نفس میں غرور آگیا، اس نے کہا میں نے ایسا کام کیا ہے جو اور کوئی نہیں کر سکا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کی بات معلوم کر لی لیکن فرشتوں کو اس کا علم نہ ہو سکا تو جب اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمایا ”میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں“ تو فرشتوں نے عرض کیا ”کیا آپ زمین میں اس کو پیدا کریں گے جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا جیسا کہ جنات نے کیا تھا“، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ایسی بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، فرمایا میں نے ابلیس کے دل میں تکبر اور غرور کی بات دیکھی ہے جس کو تم فرشتوں نے نہیں دیکھا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو کھنکھتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور آپ کا جبہ خاکی چالیس رات تک ابلیس کے سامنے رکھا رہا، ابلیس آپ کے پاس آتا آپ کو پاؤں کی ٹھوکر مارتا اور منہ سے گھس کر پیچھے سے نکل جاتا اور پیچھے سے داخل ہو کر منہ سے نکل جاتا پھر کہتا تو کچھ

### شیاطین کے مجموعی حالات

#### کیا اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے بلا واسطہ کلام کیا تھا؟

علامہ ابن عقیلؒ فرماتے ہیں اگر کوئی یہ سوال کرے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ابلیس مردود سے بلا واسطہ گفتگو فرمائی تھی؟

(جواب) اس بارے میں علماء نے اختلاف فرمایا ہے درست یہی مذہب ہے جسے محققین ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے براہ راست کلام نہیں کیا تھا بلکہ کسی فرشتے کی زبان سے اس سے گفتگو فرمائی تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کسی سے کلام کرنا اس پر رحمت فرمانے، اس سے امانی ہو جانے، اس کی عزت افزائی کرنے اور اس کی شان بڑھانے کے لیے ہوتا ہے کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے علاوہ سب انبیاء پر اس کلام فرمانے کی وجہ سے فضیلت عطا فرمائی گئی ہے۔

#### کیا ابلیس فرشتوں میں سے تھا؟

اس میں علماء نے اختلاف فرمایا ہے۔ اکثر علماء یہی فرماتے ہیں کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فَسَجَدُوا لِلْإِبْلِيسِ (سورۃ بقرہ آیت ۳۴) سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا اس مقام پر استثناء بتلا رہا ہے کہ ابلیس فرشتوں کی مجلس سے تھا۔

ارشاد باری تعالیٰ اِنَّ الْإِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ سے جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس جنات



نہیں ہے اگر تو پیدا نہ ہوتا تو کیا حرج تھا، اگر مجھے تم پر مسلط کر دیا گیا تو تجھے تباہ کر دوں گا، اگر مجھے تم پر مسلط کیا گیا تو تجھے گناہوں میں ملوث کر دوں گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ میں روح پھونکی تو فرشتوں کو حکم کیا کہ آدمؑ کو سجدہ کریں تو ان سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا اور جو اس کے دل میں تکبر پیدا ہو چکا تھا اس کی وجہ سے تکبر کیا اور کہا میں اس کو سجدہ نہیں کروں گا میں اس سے بہتر ہوں، عمر میں بڑا ہوں، اور طاقتور جسم کا مالک ہوں اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے اس سے خیر چھین لی اور تمام بھلائی سے محروم کر دیا اور اس کو شیطان مردود قرار دیا۔

### ابلیس کی کتنی عظمت تھی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابلیس فرشتوں میں بڑا درجہ رکھتا تھا، اس کا قبیلہ بھی فرشتوں کے قبیلوں سے افضل تھا، یہ جنتوں کا داروغہ اور ذمہ دار تھا، آسمان دنیا پر اس کا حکم چلتا تھا مجمع البحرین (بحیرہ روم اور فارس) بھی اس کے تصرف میں تھے ایک مشرق کی طرف چلتا اور دوسرا مغرب کی طرف۔ یہ زمین کا حکمران بھی تھا اس لیے اس کے نفس نے اس کو گمراہ کیا کہ وہ اس آسمان والوں میں عظیم اور بلند مرتبہ ہے، اس بات نے اس کے دل میں تکبر بھر دیا تھا جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا، جب یہ سجدہ کرنے کا وقت آیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس کا تکبر ظاہر کر لیا اور قیامت تک اس کو ملعون کر دیا۔

### ابلیس آسمان وزمین کا حکمران تھا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ فرشتوں کا ایک قبیلہ تھا جس کا نام جن تھا یہ ابلیس انہیں

ابن جریر طبری (منہ)

ابن جریر طبری، ابن المنذر (منہ)

تھا یہ آسمان اور زمین کا حکمران تھا جب اس نے نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر ناراض ہو کر ابلیس کو مردود قرار دے دیا۔

### جن کو جن کیوں کہتے ہیں

حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن مسعودؓ اور دیگر کئی صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں ابلیس کو پہلے آسمان کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا، یہ فرشتوں کے اس قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا جس کو جن کہا جاتا تھا ابلیس انہیں جنات میں سے تھا، ان کو جن اس لیے کہا گیا کیونکہ یہ جنت کے نگران اور ذمہ دار تھے، ابلیس اپنی حکومت سمیت جنت کا بھی نگران تھا اس لیے اس کے دل میں تکبر آگیا اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سب کچھ اس لیے دیا ہے کہ تمام فرشتوں پر میری برتری ظاہر کرے۔

### ابلیس ہوا کا نظام بھی سنبھالتا تھا

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں جو دس فرشتے ہوا کا نظام سنبھالتے تھے ان میں سے ایک ابلیس بھی تھا۔

### ابلیس کا اصل نام

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس کا اصل نام عزازیل تھا، یہ چار پر واز فرشتوں میں بڑا مرتبہ رکھتا تھا۔ بعد میں خدا کی رحمت سے مردود کر دیا گیا۔

ابن جریر، ابن المنذر، کتاب العظمت ابو الشیخ، شعب الایمان سیہقی (منہ)

ابن جریر طبری (منہ)

ابن ابی الدنیا (منہ)

ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان (منہ) (۴۲) ص ۹۱، الدر المنثور ۵۵



حضرت ابوالمثنیٰؓ فرماتے ہیں کہ ابلیس کا نام نائل تھا جب اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوا تو اس کا نام شیطان رکھ دیا گیا۔<sup>۱</sup>

(فائدہ) یہ جو ابلیس کے کئی نام ذکر کیے گئے ہیں یہ سب اس کے نام ہو سکتے ہیں ہر علاقہ میں چیزوں کے نام الگ الگ ہوتے ہیں۔ (مترجم)

### شیطان کا نام ابلیس کیوں رکھا گیا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ شیطان کا نام ابلیس اس لیے رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہر قسم کی خیر سے محروم کر دیا تھا۔<sup>۲</sup>

### ابلیس فرشتوں کے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا

حضرت ضحاکؓ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن مسعودؓ میں اختلاف ہوا تو ان میں سے ایک نے فرمایا کہ ابلیس ملائکہ کے اس قبیلہ سے تھا جن کو ”جن“ کہا جاتا تھا۔<sup>۳</sup>

فرمان خداوندی اِلَّا اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ (سورۃ کہف آیت ۵۰) کی تفسیر میں حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ فرشتوں میں ایک قبیلہ تھا اس کو ”جن“ کہتے تھے (یہ ابلیس انہیں میں سے تھا)۔<sup>۴</sup> ابن عباسؓ فرماتے ہیں اگر ابلیس فرشتوں میں سے نہ ہوتا تو اس کو سجدہ کا حکم بھی نہ کیا جاتا۔<sup>۵</sup> آسمان کا نگران تھا۔<sup>۶</sup>

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۷۱) ص ۹، ابن ابی حاتم، ابن الانباری فی الاضداد، بیہقی (درمنثور) ۵۵/۱

۲۔ ابن جریر (منہ)

۳۔ ابن المنذر، کتاب الغنیمۃ ابوالمثنیٰ (منہ)

۴۔ عبد الرزاق، ابن جریر (منہ)

### بنات جنتیوں کے لیے زیور بناتے تھے

ارشاد خداوندی اِلَّا اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ (سورۃ کہف آیت ۵۰) کی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں یہ جنات فرشتوں کے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے جو ہمیشہ سے قیامت تک جنت والوں کے لیے زیور بناتے رہیں گے۔<sup>۱</sup>

### ابلیس کی صورت بدل دی گئی

حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ملعون قرار دیا اس کی فرشتوں والی بھی صورت بھی بدل ڈالی اس وقت اس نے آہ فریاد کی اور ایسا رویا کہ دنیا میں قیامت کے رونے اس میں شمار کیے جاسکتے ہیں (یعنی عرصہ دراز تک روتا رہا) دوسرے اس وقت جب شیطان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے دیکھا تب بھی بہت رویا تھا، تیسرے جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ (کو فتح کرتے) دیکھا اس وقت بھی بہت رویا تھا، اس کی وجہ سے اس کے پاس اس کی اولاد جمع ہوئی تو ابلیس نے کہا تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کو شرک میں مبتلا کرنے سے ناامید ہو جاؤ لیکن ان کو ان کے دین کے معاملہ میں فتنہ بازی کر سکتے ہو ان میں نوحہ ماتم اور شہر غل کر دو۔<sup>۲</sup>

(فائدہ) اوپر کے تمام مضامین اس کی وضاحت کر رہے ہیں کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا یہاں پر اس فریق کے دلائل ختم ہو گئے جو ابلیس کو فرشتوں سے مانتے تھے ۶ گے ان بات کے دلائل ہیں جو ابلیس کو فرشتوں میں سے نہیں مانتے۔ (مترجم)

۱۔ ابن ابی حاتم، ابوالمثنیٰ (منہ)

۲۔ ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان، ابن ابی حاتم، ابوالمثنیٰ (منہ) مکائد الشیطان (۳۳) ص ۵۳،

علیہ البغیم ۹/۲۳، الدر المنثور ۲۲۷



## شیطان کے فرشتہ نہ ہونے کے دلائل

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس ایک لحظہ کے لیے بھی فرشتوں میں سے نہیں تھا اس کی اصل جن مٹتی جس طرح سے انسان کی اصل حضرت آدم علیہ السلام تھے بلکہ امام ابن شہاب (زہریؒ) فرماتے ہیں کہ ابلیس تمام جنات کا باپ ہے جس طرح حضرت آدمؑ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آدم انسانوں میں سے تھے اور ان کے باپ تھے اور ابلیس جنات میں سے ہے اور ان کا باپ ہے بلکہ

## فرشتوں کی جنات سے جنگ

حضرت شہر بن حوشبؒ فرماتے ہیں ابلیس ان جنات میں سے ہے جس کو فرشتوں نے شکست دی تھی، کسی فرشتے ابلیس کو گرفتار کر لیا تھا اور آسمان پر لے گیا تھا۔

## شیطان کی گرفتاری

حضرت سعد بن مسعودؒ فرماتے ہیں فرشتے (جنات سے) جنگ کیا کرتے تھے چنانچہ (جنگ میں) جب اس شیطان کو گرفتار کیا گیا یہ اس وقت بچہ تھا پھر فرشتوں کے ساتھ عبادت کرتا رہا۔

لے ابن جریر، البیہقی (منہ)

لے ابن ابی الدنیا، ابن ابی حاتم، البیہقی (منہ) مکائد شیطان (۳۲) ص ۵۲ مصنف ابی حاتم  
ابن مفلح مقدسی ص ۸۲

لے ابن جریر، ابن ابی حاتم (منہ)

لے ابن جریر (منہ)

## ابلیس فرشتہ نہ تھا

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو قتل کر دے جن کا یہ گمان ہے کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں (مِنَ الْجِنَّةِ) وہ جنات میں سے تھا بلکہ

## شیطان کے تکبر کی ایک اور وجہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو روانہ کیا کہ زمین کی سطح سے درست اور شہد و الا خمیر اٹھالائے۔ اسی سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تھا اور اسی کی وجہ سے ابلیس نے کہا تھا اَسْجُدْ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا (سورۃ اسراء آیت ۶۱) کیا میں اس کو سجدہ کروں جس کو آپ نے مٹی سے پیدا کیا اور اس مٹی کو میں خود لایا تھا۔

## اس ڈالنے کے لیے شیطان جنت میں کیسے داخل ہوا؟

حضرت ابن مسعودؒ اور کئی صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے فرمایا قَدْ أَشْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (سورۃ بقرہ آیت ۲۵) تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔ تو ابلیس نے ان کے پاس جنت میں جانے کا ارادہ کیا تو جنت کے داروغوں نے روک دیا۔ تو یہ سانپ کے پاس آیا اس وقت اونٹ کی طرح سانپ کی چار ٹانگیں ہو کر تھیں اور یہ سب داروغوں سے زیادہ خوبصورت تھا، اس سے شیطان نے بات کی کہ اس کو اپنے منہ میں بٹالے تاکہ وہ آدمؑ تک پہنچ جائے۔ چنانچہ سانپ نے اس کو اپنے منہ میں داخل کیا اور داروغوں کے پاس سے گزر کر جنت میں داخل ہو گیا داروغوں کو پتہ نہ چل سکا کیونکہ جس کام

لے ابن منذر، ابن ابی حاتم (منہ)

لے طبقات ابن سعد، ابن جریر، ابن ابی حاتم (منہ)



کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا تھا اس نے ہو کر رہنا تھا۔ چنانچہ شیطان نے سانپ کے منہ سے کلام کیا اور اس کی بات سے کوئی فتنہ محسوس نہ کیا۔ پھر شیطان حضرت آدمؑ کے پاس گیا اور کہا "اے آدمؑ! کیا میں آپ کو ہمیشہ رہنے والے درخت اور کبھی ختم نہ ہونے والے ملک کا پتہ نہ بتلاؤں۔"

### شیطان کا ساتھ دینے سے سانپ کی بد بختی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ خدا کے دشمن ابلیس نے خود کو زمین کے سب جانوروں کے سامنے پیش کیا کہ اسے کون اٹھائے گا تاکہ وہ اس کے ساتھ جنت میں داخل ہو سکے اور آدمؑ سے گفتگو کر سکے تو ہر جانور نے اس سے انکار کر دیا جب ابلیس نے سانپ سے بات کی کہ میں تجھے انسان کی ایذا سے بچاؤں گا اگر تو مجھے جنت میں داخل کر دے تو تو میرے ذمہ ہے تو سانپ نے ابلیس کو اپنے دانتوں میں اٹھایا حتیٰ کہ شیطان اس کے منہ میں داخل ہو گیا پھر شیطان نے سانپ کے منہ سے گفتگو کی۔

یہ سانپ چار ٹانگوں پر چلتا اور کپڑے پہنتا تھا، شیطان کا ساتھ دینے سے اللہ تعالیٰ نے اس کے کپڑے بھی اتار دیئے اور ٹانگیں بھی چھین لیں اور پیٹ کے بل چلا دیا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ سانپ تمہیں جہاں پر ملے اسے مار ڈالو اور اللہ کے دشمن کا اس سے بدلہ چکا دو۔

### سانپ کی ٹانگیں۔ جنات اُونٹ کی شکل میں

ایک محدث بیان کرتے ہیں شیطان جنت میں چار ٹانگوں والے جانور کی شکل میں داخل

۱۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم (منہ)

۲۔ (تفسیر) عبد الرزاق، (تفسیر) ابن جریر طبری (منہ)

کیا کہ یہ اُونٹ معلوم ہوتا تھا، اللہ کی اس پر لعنت ہوئی، اس کی ٹانگیں گر گئیں اور سانپ کا حضرت ابوالعالیہؓ فرماتے ہیں کہ کچھ اُونٹ شروع پیدائش میں جنات ہوتے تھے۔

### میں نے حضرت حوا کو کیسے دوسواں ڈالا

سعید بن احمد بن حنبلؓ کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ و حضرت حوا کو جنت داخل فرمایا تو حضرت آدمؑ جنت کی سیر کو نکل گئے۔ ابلیس نے آپ کی غیر موجودگی غنیمت جانا وہاں پہنچ گیا جہاں حضرت حوا موجود تھیں اور ایسی بنسری سجائی کہ سننے والوں نے ایسی لذیذ پسند کوئی شے نہ سنی ہوگی حتیٰ کہ حضرت حوا کا جوڑ بڑ پھڑکنے لگا۔ پھر شیطان نے بنسری ٹہا کر سری طرف سے سجایا کہ رونے اور چلانے کا ایسا معشرہ پا کیا کہ سننے والوں نے ایسا کبھی سنا ہوگا۔

حضرت حوا نے اس سے فرمایا تو یہ کیا چیز لایا ہے؟

شیطان نے کہا میں جنت میں تمہارا مقام اور اللہ کے نزدیک تمہاری شان دیکھ کر شہوا ہوں اور اس بات کو یاد کر کے کہ تم کو یہاں سے نکال دیا جائے گا تمہارے حق کو دیا اور غمگین ہوا ہوں کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں یہ نہیں کہا کہ جب تم اس درخت سے کھاؤ گے تو مرجاؤ گے اور اس جنت سے نکال دیئے جاؤ گے۔ اے حوا! مجھے دیکھو جہاں اس درخت کو کھانچوں اور مرجاؤ یا میری شکل و صورت بگڑ جائے تو تم اس سے مت کھانا۔ میں اللہ کی قسم دیتا ہوں تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا مگر اس وجہ سے کہ تم جنت میں ہمیشہ نہ رہنے لگو۔ میں تمہارے لیے قسم کھاتا ہوں کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔

۱۔ (تفسیر) ابن جریر (منہ)

۲۔ ابن منذر (منہ)



## کو کھ پر ہاتھ رکھنا شیطان کا طریقہ ہے

حضرت حمید بن ہلالؒ فرماتے ہیں کہ نماز میں کو کھ پر ہاتھ رکھنے کو اس لیے منع فرمایا گیا ہے کیونکہ جب شیطان کو زمین پر اتارا گیا تھا تو اس نے کو کھ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ (تذکرہ شیطان چلتا ہے تو کو کھ پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے) (ترمذی شریف ۲/۲۲۳)

## شیطان زمین پر کہاں اتارا گیا؟

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس کو بصرہ سے چند میل کے فاصلہ پر دشت میں اتارا گیا تھا۔

## ابلیس کے ہاتھ کی نحوست

حضرت سری بن سخیؒ فرماتے ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اتارے گئے تو ان کے ہاتھ میں گندم تھی اور... پر ابلیس نے اپنا (منخوس) ہاتھ رکھا ہوا تھا چنانچہ اس کا ہاتھ جس شے پر پڑا اس کا نفع جاتا رہا۔

## شیطان حضرت نوحؑ کے سامنے

(حدیث) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

لہ ابن ابی شیبہ (منہ)

لہ ابن ابی حاتم (منہ)

لہ ابن ابی حاتم، ابوالشیخ (کتاب العظمت) (منہ)

لَمَّا وَلَدَتْ حَوَاءُ طَافَ بِهَا ابْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ. فَقَالَ بَعِيْثُ عَبْدُ الْحَارِثِ فَإِنَّهُ يَعِيشُ. فَسَمَّاهُ عَبْدُ الْحَارِثِ فَعَاشَ. وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَآمِرِهِ. ۱۰

حضرت حواء نے جب بچہ جناتا تو ابلیس آپ کے گرد گھوما کیونکہ آپ کا کوئی بچہ زندہ نہ رہتا تھا شیطان نے کہا آپ اس کا نام عبدالحارث رکھ دو تو یہ فوت نہ ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے اس کا نام عبدالحارث رکھ دیا اور وہ زندہ رہا۔ آپ نے یہ کام شیطان کے القاء اور اس کے کام سے کیا تھا۔

(فائدہ) بعد میں جب حضرت آدمؑ کو معلوم ہوا تو انہوں نے بتلایا کہ وہ تو ہمارا دشمن شیطان ہے اس نے یہ حرکت کی تھی چنانچہ اس کے نام کو بدل دیا گیا۔ (مترجم)

## شیطان حضرت نوحؑ کے سامنے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں جب حضرت نوح علیہ السلام بیڑے میں سوار ہوئے تو ایک بوڑھے کو دیکھ کر پہچان نہ سکے اور پوچھا تم کون ہو؟ کہا شیطان ہوں۔ تم یہاں کیوں آئے؟ کہا تاکہ تیرے پیروکاروں کے دلوں کو خراب کروں ان کے دل میرے ساتھ ہوں اور بدن سے ساتھ۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا اے دشمن خدا یہاں سے نکل جاؤ۔ شیطان نے کہا تم میرے کام میں جن کے ساتھ میں لوگوں کو گمراہ کرتا ہوں، میں ان میں سے تین تم کو تباہ دوں گا اور انہیں تباہوں گا مجھے کشتی سے نہ نکالو، حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی کہ آپ کو ان کی ضرورت نہیں اس کو کہو کہ وہ دو چیزیں تباہی کی وجہ سے یہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے شیطان نے کہا وہ دونوں یہ ہیں ① حسد اسی کی وجہ سے میں ملعون اور شیطان مردود ہوں ②

۱۰ سند احمد، ترمذی، حسنہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، حاکم وصحیحہ (منہ) بدایہ والنہایہ ۱/۹۶،

«منثور» ۲/۱۵۱، تفسیر ابن کثیر ۵/۵۲۹۔



حرص۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے لیے جنت حلال کر دی (لیکن چونکہ حضرت آدمؑ کو جنت میں رہنے کی حرص تھی، اسی وجہ سے میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوا تھا۔

## حضرت موسیٰؑ سے شیطان کی ملاقات کا واقعہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں اسی طرح سے شیطان حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ملا تھا اس نے کہا تھا اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت کے لیے منتخب فرمایا ہے اور آپ سے کلام فرمایا ہے میں بھی خدا کی مخلوق ہوں، میں نے گناہ کیا ہے اب توبہ کرنا چاہتا ہوں اپنے پروردگار کے سامنے میرے لیے سفارش کر دو تاکہ وہ میری توبہ کو قبول فرمادے۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی، اللہ نے فرمایا ”اے موسیٰ! میں نے تیری حاجت پوری کر دی“ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ابلیس سے ملے اور فرمایا مجھے یہ حکم ملا ہے کہ تم حضرت آدمؑ کی قبر کو سجدہ کر دو تو تمہاری توبہ قبول کر لی جائے گی۔ تو اس نے تکبر کیا اور غصہ میں آ کر کہنے لگا میں نے اس کو زندگی میں سجدہ نہ کیا اب مرجانے کے بعد کیسے کروں؟ ابلیس نے کہا اے موسیٰ! تمہاری میرے حق میں سفارش کرنے سے حق بن گیا ہے تم تین مقام پر مجھے یاد کر لیا کرو (یعنی مجھ سے ڈرا کرو) ہلاکت کی یہی تین جگہیں ہیں۔

① جب غصہ آئے تو سمجھ لیا کہ یہ میرا اثر ہے جو تمہارے دل پر پڑا ہے میری آنکھیں اس وقت تمہاری آنکھوں میں لگی ہوتی ہیں اور میں اس وقت تمہارے خون میں دوڑ رہا ہوتا ہوں۔

② جب دوشکروں کی جنگ ہو رہی ہو تو اس وقت بھی میں ہی انسان کے پاس آتا ہوں اور اس کو اس کی اولاد بیوی بچے یاد دلاتا ہوں حتیٰ کہ وہ پیٹھ دے کر بھاگ جائے۔

③ نامحرم عورت کی مجلس میں بیٹھنے سے بھی بچتے رہو کیونکہ میں اس کا تیرے پاس اور تیرا اس کے پاس قاصد بنتا ہوں بلکہ

## ابلیس کی توبہ کی خواہش

حضرت ابو العالیہؓ فرماتے ہیں جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی لشکر انداز ہوئی تو آپ ابلیس کو کشتی کے کچھلے حصہ میں موجود دیکھا تو فرمایا تو تباہ ہو جائے تیری وجہ سے زمین والے ہوتے تو نے ان کو تباہ کر دیا؟ ابلیس نے کہا تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا تم توبہ کر لو۔ اس نے کہا پھر آپ اللہ عزوجل سے پوچھیں کیا میری توبہ قبول ہونے کی گنجائش ہے؟ تو حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ اس کی توبہ کی صورت یہ ہے کہ وہ آدمؑ کی قبر کو سجدہ کرے۔ تو حضرت نوح علیہ السلام سے فرمایا تیری توبہ مقرر ہو گئی ہے۔ اس نے پوچھا کیسے؟ فرمایا تو قبر آدمؑ کو سجدہ کر دے۔ اس نے کہا میں نے زندگی میں اس کو سجدہ نہیں کیا تھا اب اس کے مرجانے کے بعد کیسے کر لوں؟

## ابلیس سفینہ نوحؑ میں کیسے داخل ہوا؟

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کشتی نوحؑ میں سب سے پہلے چوہنٹی داخل ہوئی اور سب سے آخر میں گدھا۔ اور ابلیس گدھے کی دم سے لشکر کر داخل ہوا تھا بلکہ

## کشتی میں داخلہ کے وقت ابلیس کی شرارت اور حیلہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں جانوروں میں سے سب سے پہلے چوہنٹی کو سوار کیا اور آخر میں گدھے کو۔ جب گدھے نے اپنا اگلا حصہ کشتی میں داخل کر لیا تو ابلیس اس کی دم سے لپٹ گیا جس کی وجہ سے گدھا اپنے پاؤں اندر نہ لے جاسکا، حضرت نوح

۱۔ مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا (منہ) درمنثور ۳/۳۳، مصائب الانسان ص ۱۲۵

۲۔ بلا حوالہ از علامہ سیوطی ج ۲

۳۔ ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان (منہ) ۴۴، تلبیس ابلیس ص ۶۵، ایضاً العلوم ۳/۳۱، درمنثور ۱/۵۵، مصائب الانسان ص ۱۲۵



علیہ السلام نے یہ کہنا شروع کر دیا تو تباہ ہو جائے اندر آجا تو اس نے پاؤں اٹھائے مگر نہ ہوئی حتیٰ کہ حضرت نوحؑ نے فرمایا پورا داخل ہو جا چاہے تیرے ساتھ شیطان بھی کیوں نہ ہو۔ آپ کی زبان سے یہ الفاظ جاری ہو گئے۔ جب حضرت نوحؑ نے یہ فرمایا شیطان نے گدھے کا راستہ صاف چھوڑ دیا اور گدھا اندر آ گیا اور شیطان بھی اس کے ساتھ ہی آ گیا تو اس سے نوحؑ نے پوچھا اے دشمن خدا تمہیں کس نے داخل کیا؟ اس نے کہا کیا آپ نے (گدھے سے) نہیں کہا تھا کہ داخل ہو جا چاہے تیرے ساتھ شیطان بھی کیوں نہ ہو۔ آپ نے کہا چل نکل یہاں سے۔ اس نے کہا تم پر مجھے سوار کرنا لازمی ہے دیکھو مجھے قیامت تک مہلت ملی ہوئی ہے اور اللہ نے اس عذاب کے طوفان سے مجھے اسی کشتی کے ذریعہ سے بچا ہے، چنانچہ یہ کشتی کی چھت پر سوار رہا۔

### ابلیس گدھے کی دُم میں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے گدھے کو کشتی میں سوار کرائے کا ارادہ کیا تو حضرت نوحؑ نے گدھے کے کانوں سے کھینچا اور ابلیس نے اس کی دُم سے نوحؑ علیہ السلام اس کو اپنی طرف کھینچتے تھے اور ابلیس ملعون اپنی طرف۔ تو حضرت نوحؑ نے کہا اے شیطان داخل ہو جا تو گدھا بھی داخل ہو گیا اور ابلیس بھی اس کے ساتھ داخل ہو گیا جب کشتی چل پڑی تو ابلیس گدھے کی دُم میں گانا گانے لگا تو حضرت نوحؑ نے پوچھا تو تباہ ہو جائے تجھے کس نے کشتی میں آنے کی اجازت دی؟ کہا آپ نے۔ آپ نے فرمایا کب؟ کہا جب آپ نے گدھے سے کہا تھا اے شیطان داخل ہو جا تو میں آپ کی اجازت سے داخل ہوا تھا۔

لہ ابن جریر، ابن ابی حاتم (منہ)

لہ تفسیر ابوالشیخ (منہ)

### شیطان کشتی نوح کے بانس پر

حضرت عطاءؒ اور حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں جب ابلیس سفینہ نوح میں بیٹھنے کے لیے آیا تو حضرت نوحؑ نے اس کو دُور کر دیا۔ شیطان نے کہا اے نوح! مجھے تو مہلت ملی ہوئی ہے تیرا مجھ پر کوئی بس نہیں چل سکتا (یعنی تم مجھے نہیں روک سکتے) چنانچہ حضرت نوحؑ نے جان لیا کہ یہ سچ کہہ رہا ہے لہذا اس کو اجازت دے دی کہ کشتی کے بانس پر بیٹھ جائے۔

### شیطان کا انگور میں جھگڑا

حضرت مسلم بن یسارؒ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اپنے ساتھ کشتی میں، ہر مخلوق کا جوڑا لے لیں ایک فرشتہ بھی ان کے ساتھ ہوگا، چنانچہ آپ نے ایک ایک جوڑا بٹھالیا، انگور باقی رہ گئے تو ابلیس نے آکر کہا یہ تو سب میرے ہیں تو حضرت نوحؑ نے فرشتہ کی طرف دیکھا کہ تمہارا کیا مشورہ ہے؟ اس نے کہا یہ آپ کا شریک ہے آپ اس سے بہتر شرکت کا معاملہ کریں۔ تو حضرت نوحؑ نے فرمایا بہت اچھا اور فرمایا دو تہائیاں میری اور ایک تہائی اس کی، فرشتے نے پھر کہا آپ اس سے بھی اچھی شرکت کا معاملہ کریں۔ تو آپ نے فرمایا آدھے میرے آدھے اس کے۔ تو ابلیس نے کہا (نہیں) یہ تو سب میرے ہیں تو حضرت نوحؑ نے فرشتے کی طرف دیکھا تو اس نے کہا یہ آپ کا شریک ہے تو آپ نے فرمایا بہت اچھا میری ایک تہائی اس کی دو تہائیاں۔ فرشتے نے کہا آپ نے بہت اچھا کیا آپ ٹُخن میں آپ اس کو انگور کی شکل میں کھائیں گے اور یہ کشمش بنا کر اور جو بس بنا کر تین دن تک پیئے گا۔

لہ (تاریخ)، ابن عساکر (منہ)

لہ ابن ابی حاتم (منہ)



حضرت محمد بن سیرینؒ سے بھی ایسے ہی منقول ہے لیکن آخر میں یوں ہے کہ آپ اس پکائیں گے جس سے دوثلث خباثت اتر جائے گی یہ شیطان کا حصہ ہوگا اور باقی ایک ثلث آپ کے (یعنی انسانوں کے) پینے کے لیے ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے اس طرح سے روایت ہے کہ شیطان نے حضرت نوح علیہ السلام سے انگور کی لڑی کے متعلق جھگڑا کیا اور کہا یہ میری ہے، حضرت نوح نے فرمایا میری ہے، تو ان کی صلح اس پر ہوئی کہ ایک تہائی حضرت نوح کے لیے اور دو تہائیاں شیطان کے لیے۔

### شیطان حضرت ابراہیمؑ کے مقابلہ میں

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحق علیہ السلام کو خواب میں ذبح کرتے دیکھا تو چونکہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے اس لیے حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی خواب میں وحی کی گئی، اس لیے شیطان نے کہا اگر میں نے ان کو اس موقع پر فتنہ میں نہ ڈالا تو پھر کبھی نہیں ڈال سکوں گا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے لے کر نکلے تو شیطان حضرت سارہؓ کے پاس گیا اور کہا ابراہیمؑ تمہارے بیٹے کو کہاں لے کر جا رہے ہیں؟ فرمایا اپنے کسی کام کو۔ شیطان نے کہا یہ اپنے کسی کام کو نہیں لے کر جا رہے بلکہ اس کو ذبح کرنے کے لیے لے کر جا رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا وہ اس کو کیوں ذبح کریں گے؟ کہا اس کا خیال ہے کہ اس کا اللہ نے حکم کیا ہے تو انہوں نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کا حکم مانا تو بہت اچھا کریں گے۔

تو شیطان وہاں سے (نامراد ہو کر) حضرت اسحقؑ کے پاس گیا اور کہا تمہارا والد تمہیں

لے (تفسیر) ابن منذر (منہ)

لے سنن نسائی (منہ) نسائی کتاب الاثر باب ۵۴

کہاں لے جا رہا ہے؟ فرمایا اپنے کسی کام کے لیے۔ کہا وہ تمہیں اپنے کام کے لیے نہیں لے جا رہا بلکہ وہ تمہیں ذبح کرنے لے جا رہا ہے۔ اپنے پوچھا وہ تجھے کیوں ذبح کریں گے؟ کہا اس کا خیال ہے کہ اللہ نے اس کو اس کا حکم فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر اس کا حکم فرمایا ہے تو خدا کی قسم وہ اس کو ضرور کر گزریں۔

چنانچہ شیطان ان کو چھوڑ کر حضرت ابراہیمؑ کے پاس گیا اور کہا اپنے بیٹے کو کہاں لے کر جا رہے ہو؟ فرمایا کسی کام کو۔ کہا تم کسی کام کو لے کر نہیں جا رہے بلکہ اس کو ذبح کرنے لے جا رہے ہو، فرمایا میں اس کو کیوں ذبح کروں گا؟ کیا تمہارا گمان ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم فرمایا ہے؟ فرمایا اللہ کی قسم! اگر اللہ نے مجھے اس کا حکم فرمایا ہے تو میں ضرور کروں گا۔ تو شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا اور اپنی پیروی کرنے والے سے مایوس ہو گیا۔

### شیطان کا حضرت ابراہیمؑ کے قربانی کرنے میں رکاوٹ کی کوشش کرنا

حضرت قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا بیٹا ذبح کرنے کا حکم دیا تو آپ نے فرمایا اے بیٹے چھری لے آؤ۔ شیطان نے کہا یہ وقت ہے میں اس وقت آل ابراہیمؑ میں خدا کی نافرمانی پیدا کر سکتا ہوں۔ چنانچہ یہ حضرت ابراہیمؑ کو ان کے دوست کی شکل میں ملا اور کہا اے ابراہیمؑ کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا کسی کام کو جا رہا ہوں۔ کہا تم نے جو خواب دیکھا ہے اس کی وجہ سے اللہ کی قسم تم اپنے بیٹے کو ذبح کرنے جا رہے ہو خواب کبھی درست ہوتا ہے کبھی غلط، اسحقؑ کو ذبح کرنے کے سوا تم خواب میں کچھ نہیں دیکھتے؟

جب شیطان مردود دے دیکھا کہ ابراہیمؑ کو نہیں مچسلا سکا تو حضرت اسحقؑ سے ملا اور ان سے کہا اے اسحقؑ کہاں جا رہے ہو؟ فرمایا حضرت ابراہیمؑ کے کام کو۔ کہا ابراہیمؑ تو تمہیں

لے عبد المذاق، ابن جریر، حاکم، شعب الایمان بیہقی (منہ)



ذبح کرنے لے جا رہے ہیں۔ حضرت اسحق نے فرمایا ان کو میرے ذبح کر دینے سے کیا فائدہ ہوگا۔ پھر فرمایا تو نے کسی کو دیکھا ہے جس نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا ہو؟ کہا وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے لیے ذبح کرے گا۔ فرمایا اگر وہ مجھے اللہ کے لیے ذبح کریں گے تو میں صبر کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا اہل ہے کہ میں اس کے لیے قربان ہو جاؤں۔

جب شیطان نے دیکھا کہ وہ حضرت اسحق کو بھی نہیں پھیلا سکا تو حضرت سارہ کے پاس گیا اور پوچھا کہ اسحق کہاں جا رہا ہے؟ فرمایا ابراہیم کے ساتھ اس کام کے لیے۔ کہا وہ اس کو ذبح کرنے لیے جا رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا کیا تو نے کسی کو دیکھا ہے جو اپنے بیٹے کو ذبح کر دے؟ کہا وہ اس کو اللہ کے لیے ذبح کرے گا۔ فرمایا اگر وہ اسے اللہ کے لیے ذبح کریں گے تو ابراہیم اور اسحق اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کی ذات اس کے لائق ہے۔

جب شیطان نے دیکھا کہ حضرت سارہ پر اس کا بس نہیں چل سکا تو مقام منیٰ میں عقیقہ کے پاس آیا اور عصفہ سے اتنا چھوڑا کہ پوری وادی میں اپنے جسم کو پھیلا دیا، اس وقت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ (حضرت جبریل بھی) تھے۔ فرشتہ نے کہا اے ابراہیم! سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہو۔ چنانچہ اس طریقہ سے شیطان راستہ سے ہٹ گیا۔ پھر جب حضرت ابراہیم چل کر حجرہ ثانیہ پر پہنچے تب بھی عصفہ میں پھول کر ساری وادی کو بھر دیا، فرشتہ نے کہا اے ابراہیم! پھر سات کنکریاں مارو۔ چنانچہ آپ نے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہی جس سے اس نے راستہ کھول دیا۔ پھر حضرت ابراہیم حجرہ ثالثہ پر پہنچے تو شیطان پھر پھول گیا اور وادی کے سب راستے بند کر دیئے تو فرشتہ نے پھر کہا اس کو کنکریاں ماریے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم نے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارنے کے بعد اللہ اکبر کہا اس طرح سے ملعون راستہ سے ہٹا اور آپ کو راستہ گاہ تک پہنچ گئے۔

۱۔ ابن ابی حاتم (منہ)

## حضرت ابراہیمؑ نے شیطان کو کنکریاں ماریں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم ہوا تو منیٰ میں شیطان نے آپ کا مقابلہ کیا لیکن آپ جیت گئے۔ پھر حضرت جبریلؑ آپ کو حجرہ عقیقہ پر لے گئے لیکن شیطان نے وہاں بھی رکاوٹ ڈالنا چاہی تو آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں اور چل پڑے، پھر شیطان نے حجرہ وسطیٰ میں آکر رکاوٹ ڈالنا چاہی تب بھی آپ نے سات کنکریاں ماریں، حتیٰ کہ وہ بھاگ گیا۔

## قربان اسماعیلؑ ہوئے یا اسحاقؑ

(فائدہ) مذکورہ روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحق علیہ السلام کو قربان کرنے کے لیے لے گئے تھے، حضرت عمر بن خطاب، حضرت عباس، حضرت ابن مسعود، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔ حضرت علیؑ سے اس کے متعلق روایات کا اختلاف ہے بعض میں حضرت اسحاق کو بھن میں حضرت اسماعیل کو ذبح بیان کیا گیا ہے۔ تابعین میں حضرت کعب، سعید بن جبیر، مجاہد، قاسم بن برہ، مسروق، قتادہ، مکرمہ، وسیب بن منبہ، عبید بن عمیر، عبدالرحمن بن زید، ابو الہندیل، ابن شہاب زہری، سدی، بھی حضرت اسحاق کو ذبح مانتے ہیں، امام احمد بن حنبلؑ نے بھی اس کو اختیار کیا ہے، علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں حضرت اسحاق علیہ السلام کے ذبح ہونے میں شک ہی نہیں ہو سکتا۔

علماء کا ایک اور گروہ یہ کہتا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام قربان کرنے کے لیے لے گئے تھے۔ اس کے قائل حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت سعید بن المسیبؓ، امام شعبیؒ، محمد بن کعب قرظیؒ ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ

۱۔ ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، شعب الایمان بیہقی (منہ)



اور عمرو بن العلاءؓ سے بھی یہی روایت کیا گیا ہے۔ (مترجم)

### شیطان زمین میں دھنس گیا

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

إِنَّ جِبْرِيلَ ذَهَبَ بِإِبْرَاهِيمَ إِلَى جُمُرَةِ الْعَقَبَةِ، فَعَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ قَرْمَاهُ بِسَبْعِ خَصِيَّاتٍ فَسَاخَ، ثُمَّ أَتَى بِهِ الْجُمُرَةَ الْوُسْطَى فَعَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ قَرْمَاهُ بِسَبْعِ خَصِيَّاتٍ فَسَاخَ ثُمَّ أَتَى بِهِ الْجُمُرَةَ الْوُسْطَى فَعَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ قَرْمَاهُ بِسَبْعِ خَصِيَّاتٍ فَسَاخَ۔

جب جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لے کر حجرہ عقبہ کی طرف گئے تو شیطان نے رخنے اندازی کی تو آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں جن سے وہ زمین میں دھنس گیا پھر ان کو حجرہ وسطیٰ کے پاس لے آئے تب بھی اس نے رخنے اندازی کی تو پھر آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں اور وہ پھر زمین میں دھنس گیا پھر جبریل آپ کو ایک اور حجرہ کے پاس لے گیا تو شیطان نے مقابلہ کیا۔ پھر آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں۔ چنانچہ وہ پھر زمین میں دھنس گیا۔

### موسیٰ علیہ السلام سے شیطان کا مقابلہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ کہیں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ابلیس حاضر ہوا اس نے رنگ دار ٹوپی پہن رکھی تھی جب آپ کے قریب ہوا تو ٹوپی اتار کر رکھ دی۔

۱۔ اکام المرجان فی احکام الحان علامہ محمد بن عبد اللہ شہابی حنفیؒ ص ۶۹، طبع خیر کثیر کراچی  
۲۔ منذ احمد دمنہ، منذ احمد ۳۰۶، مجمع الزوائد ۲/۲۵۹، کنز العمال حدیث ۱۲۱۴۵

اور آپ کے پاس کہ کہا السلام علیک یا موسیٰ۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تم کون ہو؟ کہا ابلیس فرمایا خدا تجھے زندہ نہ چھوڑے کیوں آئے ہو؟ کہا اس لیے کہ میں آپ کے سامنے مسلمان ہو جاؤں کیونکہ اللہ کے نزدیک آپ کی بڑی شان اور قدر ہے۔ آپ نے پوچھا یہ کیا چیز تھی، جو میں نے تم پر دیکھی تھی؟ کہا اس کی وجہ سے میں انسانوں کے دل لیتا ہوں۔ فرمایا انسان کے کون سے کام کرنے سے تو اس پر غالب ہوتا ہے؟ کہا وہ جب خود پسندی میں مبتلا ہو اور اپنے عمل کو بہت سمجھنے لگے ہیں آپ کو تین چیزوں سے ڈرتا ہوں ① وہ عورت کو جو آپ کے لیے حلال نہ ہو اس سے خلوت نہ کرنا کیوں کہ جب کوئی شخص نامحرم عورت سے خلوت کرتا ہے تو میں اس وقت موجود ہوتا ہوں اور اس کو گناہ میں مبتلا کر دیتا ہوں ② جب تو اللہ کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ کرے تو اس کو پورا کیا کیونکہ کوئی شخص جو اللہ کے ساتھ کوئی معاہدہ کرتا ہے میں اس کے پیچھے پڑ جاتا ہوں حتیٰ کہ اس کے ایٹم سے عہد سے پھیر دیتا ہوں ③ اور جب تو کوئی صدقہ برات نکال اس کو خرچ کر دیا کہ کیونکہ جو شخص صدقہ خیرات نکالے مگر خرچ نہ کرے تو میں اس کے پیچھے بھی پڑ جاتا ہوں تا آنکہ وہ نکالا ہوا صدقہ مستحقین کو نہیں دیتا اس کے بعد شیطان تین مرتبہ ہلاکت ہلاکت پکارتے ہوئے واپس چلا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جان لیا کہ انسانوں کو کون کون سے کاموں سے بچنا چاہیے (جن سے شیطان کو ان کے گمراہ کرنے میں زیادہ موقع ملتا ہے)۔

### حضرت موسیٰ سے شیطان کی اُمید گناہ

حضرت فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں ہمارے ایک شیخ نے بیان کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ابلیس اس وقت آیا جب آپ اللہ تعالیٰ سے مناجات فرما رہے تھے۔ فرشتے نے اس

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۴۷)، ص ۱، تبلیس ابلیس ص ۳۱، ۳۲  
۲۔ احیاء العلوم غزالی ۳/۳۱-۹۷



کو کہا تو تباہ ہو جائے حضرت موسیٰ سے کیا چاہتا ہے وہ بھی اس حالت میں جب وہ المناجات کر رہے ہیں؟ شیطان نے کہا میں اس سے وہی امید باندھ کر آیا ہوں جس کو نے آدم سے امید کی تھی جب وہ جنت میں تھے۔

## حضرت ذوالکفل کے مقابلہ میں

حضرت عبداللہ بن عمارؓ فرماتے ہیں ایک نبی نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں سے کون شخص ایسا ہے جو غصہ نہ ہونے کی ذمہ داری دے اور میرے درجہ میں پہنچے اور میری قوم میں میرا جانشین بنے؟ اس جماعت میں سے ایک جوان نے کہا میں ضمانت دیتا ہوں نبی نے پھر پوچھا تو بھی اسی جوان نے جواب دیا میں ضمانت دیتا ہوں چنانچہ جب ان کا اتفاق ہوا تو یہ جوان ان کے درجہ پر فائز ہوئے اور ابلیس بھی ان کو غصہ آلود کرنے کے لیے آگیا تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا تم شیطان کے ساتھ جاؤ چنانچہ جب وہ واپس آیا اور اطلاع دی کہ مجھے تو کچھ نظر نہیں آیا۔ شیطان پھر آیا آپ نے اس کے ساتھ ایک آدمی کر دیا اس نے بھی آکر بتلایا کہ اسے کچھ نظر نہیں آیا، پھر جب شیطان تنگ کرنے کے لیے آیا تو آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا (اور غصہ نہ کیا) اور شیطان کھسک گیا۔ اسی واقعہ کی بنا پر آپ کا نام پڑ گیا کیونکہ آپ نے غصہ ظاہر نہ کیا تھا۔

## شیطان کی ایذا اور صبر الیوب

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ شیطان نے آدمؑ کی کہ اسے پروردگار نے ان کو مال و اولاد پر مسلط کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھے ان کی مال و اولاد پر مسلط کر دیا۔

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۴۸) ص ۳۷، تبلیس ابلیس ص ۳۱

۲۔ ابن ابی الدنیا کتاب ذم الغضب، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم (فی تفسیر ہم) (منہ)

ان کے بدن پر مسلط ہونے کی تجھے اجازت نہیں چنانچہ شیطان نے اپنے لشکر جمع کیے کہا مجھے حضرت ایوبؑ پر مسلط کیا گیا ہے تم مجھے اپنا تسلط دکھاؤ۔ تو شیاطین پہلے تو آگ کر سامنے آئے پھر مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق تک پانی بن گئے۔

شیاطین نے ان میں سے ایک گر وہ کہ حضرت ایوبؑ کی کھیتی کی طرف روانہ کیا، ایک کے اونٹوں کی طرف، ایک کو ان کی گائیوں کی طرف، ایک کو ان کی بکریوں کی طرف، اور حضرت ایوبؑ تم سے محفوظ نہیں رہ سکتا مگر صبر کے ساتھ، چنانچہ انہوں نے حضرت ایوبؑ پر مصیبت پر مصیبت ڈھائی اور کھیتی والا آپ کے پاس آیا اور کہا دیکھا نہیں اللہ تعالیٰ آپ کی زراعت پر آگ اتاری جس نے اس کو راکھ کر دیا، پھر آپ کے پاس اونٹوں والا اور کہا اے ایوبؑ! آپ نے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اونٹوں پر مصیبت ڈال دی وہ مر گئے، پھر بکریوں والا آیا اور کہا اے ایوبؑ! آپ نے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے آپ کی بکریوں پر دشمن بھیج دیا جس نے ان کو تباہ کر دیا۔ اور اب آپ اور آپ کی اولاد اکیلے رہ گئے۔

پھر شیطان نے آپ کی اولاد کو سب سے بڑے مکان میں جمع کیا جب وہ کھانے پینے میں مشغول تھے تو ایسی ہوا چلائی کہ گھر کے ستون اکھڑ گئے اور مکان کو ان کے اوپر آدیا۔

پھر شیطان حضرت ایوبؑ کے پاس لڑکے کی شکل میں آیا اس نے کانوں میں بالیاں رکھی تھیں۔ اس نے کہا اے ایوبؑ! تم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے اس نے تیرے گھر کو مکان میں جمع کیا جب وہ کھانے پینے میں مشغول ہوئے تو ایسی ہوا چلائی جس نے مکان کے ستون تک اکھڑ دیئے اور اس کو ان پر گر آدیا، اگر تو ان کو کھانے پینے اور ان میں غلطاں دیکھتا تو کیا حالت ہوتی؟ حضرت ایوبؑ نے پوچھا تم اس وقت کہاں تھے؟ میں اس وقت ان کے ساتھ تھا۔ پوچھا پھر تم کیسے بچ گئے؟ کہا بس بچ گیا۔ حضرت ایوبؑ



ایسی تکلیف پہنچانی ہے۔

## حضرت ایوبؑ کی بیوی سے دھوکہ کی کوشش

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس نے حضرت ایوبؑ کی بیوی سے پوچھا یہ مصیبت  
میں کیسے پہنچی؟ فرمایا اللہ کی قدرت سے۔ شیطان نے کہا تم میرے پیچھے آؤ، تو وہ اس کے  
پیچھے گئیں تو شیطان نے ان کو وہ سب چیزیں ایک وادی میں جمع شدہ دکھائیں اور کہا تم مجھے  
سجدہ ہی کہ دو میں یہ سب تمہیں واپس کر دوں گا۔ فرمایا میرا خاوند مجھے ہے میں ان سے اس  
کی اجازت لے لوں تب سجدہ کر دوں گی چنانچہ انہوں نے حضرت ایوبؑ کو بتایا تو آپ نے فرمایا  
ہی تک وہ گھڑی نہیں آئی کہ تو جان لیتی کہ وہ شیطان تھا، اگر میں شفا یاب ہوا تو تجھے اس کے  
بدلہ میں سو دترے ماروں گا۔

## دوسرا واقعہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ابلیس ملعون راستہ میں بیٹھا اور صندوق کھول کر لوگوں  
کے علاج کرنے لگا۔ حضرت ایوبؑ کی بیوی نے کہا اے بندہ خدا! یہاں پر ایک آدمی ایسی  
مرض میں مبتلا ہے کیا تم اس کا بھی علاج کر دے گے؟ اس نے کہا ضرور کروں گا لیکن شرط یہ ہے  
کہ اگر میں نے اس کو درست کر دیا تو تم صرف اتنا کہہ دینا کہ تو نے شفا دے دی اس کے علاوہ  
میں تم سے کوئی اور فیس نہیں لوں گا۔

تو وہ حضرت ایوبؑ کے پاس آئیں اور ان کو اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تم پر بھی

۱۔ عبد اللہ بن احمد زواید زہد، ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۴۹ ص ۷۲)، درمنثور ۴/۳۳۸،  
زواید زہد ص ۱۱۳

۲۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۵۰ ص ۷۲)

نے فرمایا پھر تو شیطان ہے، پھر فرمایا میں اب اس حالت میں ہوں جب میری والدہ نے مجھے  
جنا مٹھا، پھر آپ کھڑے ہوئے، سر منڈوایا اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی، تو شیطان اپنی  
ناکامی اور حضرت ایوبؑ کے صبر پر اتنا روایا کہ اس کو آسمان اور زمین والوں نے سنا تھا۔

پھر شیطان آسمان کی طرف پڑھا (کیونکہ اس زمانہ میں شیطان کو آسمان پر جانے کی اجازت  
تھی) اور کہا اے رب! وہ تو مجھ سے بچ نکلا آپ مجھے خود اسی (کے بدن) پر مسلط ہونے کی  
اجازت دے دیں کیونکہ میں اس پر آپ کی اجازت کے بغیر غالب نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا جا میں نے ان کے جسم پر بھی حملہ کرنے کی اجازت دے دی۔

تو شیطان پھر اُترا اور آپ کے قدموں کے نیچے سے چھونک ماری تو آپ پیروں سے  
لے کر ستر تک کانپ گئے اور سارا بدن چھوڑا بن گیا اور آپ راکھ پر گر گئے حتیٰ کہ ان کا ہیٹ  
ظاہر ہو گیا۔

آپ کی بیوی آپ کی خدمت کرتی تھیں ایک دفعہ انہوں نے عرض کیا اے ایوبؑ! تم  
کی قسم مجھے خدمت اور فاقہ سے بڑی دقت ہو رہی ہے، میں نے اپنا سب قیمتی سامان روٹی  
کے بدلہ میں بیچ کر تمہیں کھلا دیا ہے دُعا کرو اللہ تعالیٰ آپ کو شفا کا ملہ عطا فرمادے۔ آپ نے  
فرمایا تو تباہ ہو جائے ہم ستر سال تک نعمتوں میں رہے اب صبر کرو تاکہ ہم دُکھ میں بھی ستر سال  
گزار لیں، چنانچہ آپ نے اس دُکھ اور مصیبت کے امتحان میں بھی ستر سال کاٹ دیئے۔

## تکلیف ایوبؑ سے شیطان لذت لیتا تھا

طلحہ بن مصرفؒ کہتے ہیں ابلیس ملعون نے کہا مجھے (حضرت) ایوبؑ سے کوئی خوشی نہیں ملی  
تھی سوائے اس کے کہ جب میں ان کے درد سے کراہنے کو سنتا تھا تو معلوم ہوتا تھا کہ میں نے اس

۱۔ کتاب الزہد امام احمد، ابن ابی حاتم (فی تفسیر) (منہ) ۱۔ کام المرحان ص ۲۱۱ والترجمہ لہ



افسوس ہے یہ تو شیطان تھا۔ قسم بخدا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمائی تو میں تمہیں سودے ماروں گا کہ تو شیطان کے ورغلانے میں کیوں پھنس گئی، بلے

### حضرت ایوبؑ کو مبتلائے مصیبت کرنے والے شیطان کا نام

نوف بجائی کہتے ہیں جس شیطان نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ایذا پہنچائی تھی اس کا نام "سیوط" تھا۔

### شیطان حضرت یحییٰؑ کے سامنے

حضرت وہیب بن الوردؒ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ابلیس ملعون حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے سامنے ظاہر ہوا اور کہنے لگا میں آپ کو ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا تو تھوٹ بولتا ہے تو مجھے نصیحت نہیں کر سکتا، جھک کر مجھے انسانوں کے متعلق کچھ بتلا، اس نے کہا ان کی ہمارے سامنے تین قسمیں ہیں۔

① سب سے پہلی قسم تو ہم پر سب سے زیادہ گراں ہے ہم ان کو گناہ میں مبتلا کرتے اور خوش ہوتے ہیں پھر وہ وقت نکال کر استغفار اور توبہ کر لیتا ہے اس طرح سے وہ ہماری محنت پر پانی پھیر دیتا ہے پھر ہم اس کو مبتلا کرتے ہیں تو وہ پھر مبتلا ہو جاتا ہے ہم اس سے کبھی مایوس نہیں ہوتے اور اپنا مطلب بھی حاصل نہیں کر پاتے ہمیں اس کے (گمراہ کرنے) کی بڑی فکر ہوتی ہے۔

② یہ قسم ہمارے ہاتھوں میں اس گیند کی طرح ہے جو تمہارے بچوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے ہم جیسے چاہیں ان کو شکار کر لیتے ہیں ہم ان کو کافی ہوتے ہیں۔

۱۔ کتاب الزہد امام احمد، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم (منہ)

۲۔ ابن ابی حاتم (منہ)

① یہ قسم گناہوں سے معصوم حضرات کی ہے ہم ان پر ذرہ برابر بھی قابو نہیں پاسکتے۔  
یہ سن کر حضرت یحییٰؑ نے فرمایا کیا تم نے کبھی مجھ پر بھی قدرت پائی؟ کہا نہیں صرف ایک مرتبہ اس طرح سے کہ آپ کھانا کھا رہے تھے میں آپ کی بھوک تیز کر تا گیا اور آپ نے اتنا کھا لیا اس رات سو گئے اور جس طرح سے آپ نماز کے لیے اٹھا کر تے تھے نہ اٹھ سکے حضرت یحییٰؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تو مجھ پر لازم ہو گیا ہے کہ میں اب کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھاؤں گا۔ شیطان نے کہا اب کے بعد میں کبھی آدمی کو تیرے بعد نصیحت نہیں کروں گا بلے

### اہشاثِ انسانی شیطان کا جال ہیں

حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ابلیس حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوا تو آپ نے اس پر ہر شے کا بوجھ دیکھ کر پوچھا اے ابلیس یہ بوجھ کیا ہیں؟ ان کو میں تم پر دیکھ رہا ہوں؟ کہا یہ خواہشات ہیں ان کے ذریعہ سے میں انسانوں کا شکار کرتا ہوں۔ حضرت یحییٰؑ نے پوچھا کیا ان میں سے کسی شے کی میں خواہش کرتا ہوں؟ کہا نہیں۔ پوچھا کبھی تم مجھ پر کامیاب بھی ہوئے؟ کہا جب کبھی آپ سیر ہو کر کھا لیتے ہیں تو ہم آپ نماز کے لیے اور ذکر کے لیے سست کر دیتے ہیں۔ آپ نے پوچھا اس کے علاوہ کچھ؟ کہا اور کچھ نہیں۔ فرمایا اللہ کی قسم! اب کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاؤں گا۔ ابلیس نے بھی اللہ کی قسم! میں بھی اب کبھی کسی مسلمان کو نصیحت نہیں کروں گا بلے

### شیطان کے پسند و ناپسند کے لوگ

حضرت عبداللہ بن خبیبؒ کہتے ہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شیطان سے اس کی اصل صورت

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۵۲) صفحہ

۲۔ کتاب الزہد امام احمد، شعب الایمان بیہقی (منہ)



میں ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے ابلیس! لوگوں میں سے سب سے زیادہ تجھے کون پسند اور کون سب سے زیادہ ناپسند ہے؟ کہا مجھے سب سے زیادہ پسند وہ مومن ہے جو سخیل بھی ہو اور سب سے ناپسند وہ فاسق گنہگار ہے جو سخاوت کرتا ہو۔ حضرت یحییٰ نے پوچھا یہ کیوں؟ کہا اس لیے کہ سخیل کا تو مجھے سخیل ہی کافی ہے۔ اور فاسق سخی کے بارے میں میں خود فزودہ رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی سخاوت کو دیکھ کر اسے قبول نہ فرمالے۔ اس کے بعد شیطان یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ اگر آپ سخی نہ ہوتے تو میں آپ کو یہ راز کبھی نہ دیتا۔

### شیطان نے حضرت جبریلؑ کے تھپڑ کھائے

حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابلیس سے ملاقات ہوئی تو ابلیس نے آپ سے کہا آپ کی ذات تو اتنی اونچی ہے جو خدائی کے بڑے مرتبہ پر فائز ہے آپ نے گو د میں سچپن میں کلام کیا جبکہ آپ سے پہلے کسی نے اس میں کلام نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا ”خدائی اور عظمت تو اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ سے بلوایا پھر موت دے گا پھر زندہ کرے گا۔“

شیطان نے کہا ”(نہیں نہیں) آپ ہی تو ہیں جو اپنی خدائی کے بڑے درجہ پر پہنچے یہاں تک کہ مردوں کو بھی زندہ کر دیا۔“

آپ نے فرمایا بلکہ خدائی اور عظمت اللہ کے لیے ہے جو مجھے بھی موت دے گا اور اے مجھ جس کو میں نے (اللہ کے حکم سے) زندہ کیا پھر وہ مجھے زندہ بھی کرے گا۔

شیطان نے کہا ”اللہ کی قسم آسمان کے بھی تم خدا ہو اور زمین کے بھی تم خدا ہو۔“

تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کو اپنے پر سے ایسا تھپڑ رسید کیا کہ وہ سورج کے قریب جاگرا، پھر ایک اور تھپڑ رسید کیا تو عین ہامیہ کے پاس جاگرا، پھر ایک اور تھپڑ رسید کیا۔

اس کو سات سمندروں کی تہہ میں اتار دیا اور ایسا دھنسا یا کہ اس کے کچھڑ کا مزہ چکھا دیا۔ جب شیطان وہاں سے نکلا تو یہ کہہ رہا تھا ایسی ذلت کسی نے کسی سے نہ پائی ہوگی۔ عیسیٰ نے (حضرت) عیسیٰ سے پائی۔

### حضرت عیسیٰؑ کے ہلاک کرنے کی سازش

حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں شیطان نے حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کی اور کہا اے مریم کے بیٹے! اگر تو (اپنی نبوت میں) سچا ہے تو اپنے آپ کو اس بلند پہاڑ سے نیچے گرا کر زندہ رہ کر دکھا، آپ نے فرمایا تو تباہ ہو جائے کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کو نہیں فرمایا کہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال کر میرا امتحان نہ کر کیونکہ میں جو چاہتا ہوں وہی کرتا ہوں۔

### بندے اللہ کا امتحان نہیں کر سکتے

ابو عثمانؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ کی چوٹی پر نماز ادا کر رہے تھے، آپ کے پاس ابلیس نے آکر کہا آپ کہتے ہیں کہ ہر شے قضاء و قدرت سے ظاہر ہوتی ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا تو پھر اپنے آپ کو پہاڑ سے نیچے گرائیں اور یہ کہیں اے اللہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھا۔ آپ نے فرمایا اے ملعون! اللہ تعالیٰ تو بندوں کا امتحان کر سکتے ہیں لیکن بندوں کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ عزوجل کا امتحان کریں۔



## حضرت عیسیٰ کی دنیا سے بے رغبتی

حضرت سعید بن عبد العزیزؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیطان کو دیکھ کر فرمایا ہے دنیا کی ریاست اس کی طرف انسان (جنت سے) نکلا اور اسی کے متعلق جواب دہ ہو گا، میں اس کی کسی شے میں حصہ دار نہیں ہو گا، اور کوئی پتھر اپنے سر کے نیچے (بطور تکیہ) استعمال نہیں کروں گا، اور اس میں رہ کر کبھی نہیں منہسوں گا حتیٰ کہ یہاں سے واپس بلالیا جاؤں۔

## شیطان کے جال

(اضافہ از مترجم) حضرت ابن حلیس (یونس بن مسیرہ) فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمایا :-

إِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الدُّنْيَا، وَمَكْرَهُ مَعَ الْمَالِ، وَتَزْيِينُهُ عِنْدَ أَهْوَىٰ وَاسْتِمَكانُهُ عِنْدَ الشَّهَوَاتِ۔

شیطان دنیا کے ساتھ ساتھ ہے، مال کے ساتھ فریب دیتا ہے، عشق و محبت میں خوبی دکھاتا ہے، اور خواہشات نفس کے وقت غلبہ حاصل کرتا ہے۔

## شیطان کا حضرت عیسیٰ کے پتھر کے تکیہ پر اعتراض

ابلیس ایک دن حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا جب کہ آپ نے پتھر کو تکیہ بنا رکھا تھا اور نیند سے بیدار ہو چکے تھے۔ شیطان نے آپ سے کہا آپ کا تو یہ دعویٰ تھا کہ دنیا سے کچھ نہیں چاہیے۔

۱۔ ابن ابی الدینا (منہ) مکائد الشیطان (۵۸، ۵۹)، ذم الدینا ابن ابی الدینا ص ۴۴

بحقیق مجد ی سید ابراہیم

۲۔ ابن ابی الدینا مکائد الشیطان (۵۸، ۵۹)، علیہ البغیم ۲۵۲/۵ (مترجم)

پھر یہ پتھر جو دنیا سے تعلق رکھتا ہے (کیوں تکیہ بنا رکھا ہے)؟ تو حضرت عیسیٰ اٹھ بیٹھے اور پتھر اٹھا کر پھینک دیا اور فرمایا دنیا سمیت یہ بھی تیرا ہے (اے شیطان)۔

## حضرت عیسیٰ سے پہاڑ کو روٹی بنانے کی خواہش

حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے ہیں اگر ایسا ہے تو اللہ سے دعا کرو اس پہاڑ کو روٹی بنا دے؟ آپ نے فرمایا کیا سارے جاندار روٹی کے سہارے جیتے ہیں؟

شیطان نے کہا چلو اگر آپ ایسے ہیں جیسا کہ کہتے ہیں تو اس مقام سے پھلانگ لگا دیں آپ کو فرشتے سنبھال لیں گے (زمین پر نہیں گرنے دیں گے) آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اپنے نفس کا تجربہ نہ کروں اس لیے، کہ مجھے کیا معلوم میں سلامت رہتا ہوں یا نہیں۔

## شیطان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں

(پہلی حدیث) حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا اَلْعُنْكَ يَلْعَنُكَ اللّٰهُ میں تجھ پر خدا کی لعنت بھیجتا ہوں، پھر آپ نے اس طرح سے ہاتھ پڑھایا گویا کہ وہ کوئی شے پکڑنا چاہتے ہیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے ایسی بات سنی ہے جو آپ نے پہلے کبھی نہیں فرمائی اور آپ نے اپنے ہاتھ بھی پھیلائے تھے؟

۱۔ ابن عساکر (منہ) تاریخ دمشق

۲۔ کتاب الذمہ امام احمد بن حنبل (منہ)



فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا شعلہ لے کر آیا اور اس کو میرے منہ میں دینا چاہا تو میں نے کہا اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ تو وہ پچھپچھ نہ ہٹا، میں نے پھر یہی (تین مرتبہ لعنت بھیجی) تب بھی نہ ہٹا۔ تو میں نے اس کے گرفتار کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دُعا دہلا تو یہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ والوں کے بچے اس سے کھیلنے ہوتے۔

(فائدہ) حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان میرے سامنے آیا اور میرے سامنے رکاوٹ ڈالنی چاہی تاکہ میری نماز خراب کرے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تسلط بخشا اور میں نے اس کو پچھاڑ دیا، میرا ارادہ یہ ہوا تھا کہ میں اس کو ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ تم صبح کو اس کو دیکھ لو۔ پھر مجھے حضرت سلیمان کی یہ دعا یاد آئی رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ (سورۃ ص آیت ۳۵) تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ناسرور ٹوٹا دیا۔

(فائدہ) حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما دے کہ میرے بعد ایسی مملکت کسی اور کو نہ ملے مذکورہ آیت کا بھی یہی مفہوم ہے چونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی مملکت میں شیاطین و جنات بھی تابع تھے اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو گرفتار نہ کیا تاکہ یہ خصوصیت حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے ہی باقی رہے۔ (مترجم)

حضرت عائشہؓ اس طرح سے بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے آپ کے پاس شیطان آگیا اور آپ نے اس کو پکڑ کر نیچے گرادیا اور اس کا گلا دبایا۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں (گلا دبائے کی وجہ سے) میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔

۱۔ مسلم، نسائی، (منہ) مسلم کتاب المساجد حدیث (۴)، نسائی کتاب السہو باب ۱۹، دلائل النبوة بیہقی ۹۸/۱  
۲۔ بخاری، مسلم، (منہ) بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ۱، کتاب العمل فی الصلوٰۃ باب ۱، کتاب التفسیر سورۃ ۳۸، مسلم کتاب المساجد حدیث ۴۹، مسند احمد ۲/۲۹۸، دلائل النبوة بیہقی ۹۸/۱، باب ما جاء فی ابیہی ادا شیطان ۱۰۰۰

۱۔ اگر سلیمانؑ نے دعائے کی ہوتی تو یہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا اور لوگ اسے دیکھ لیتے۔  
(فائدہ) آگے علامہ سیوطیؒ نے مسند احمد کے حوالہ سے حضرت ابو سعید خدریؓ کی اور عبد بن حمید اور ابن مژویہ کے حوالہ سے حضرت ابن مسعودؓ کی روایات وغیرہ بیان کی ہیں جن میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے ہم نے تھوڑے مضمون کی وجہ سے ترجمہ ترک کر دیا ہے۔ لیکن ان روایات سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کا یہ واقعہ متعدد بار پیش آیا ہے۔ (امداد اللہ الفور)

### ابلیس چار دفعہ رویا

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس چار مرتبہ (بڑے زور سے) رویا ہے ① جب ملعون قرار دیا گیا ② جب آسمان سے اتارا گیا ③ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ④ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔

### سورۃ فاتحہ کے نزول کے وقت بہت رویا

حضرت مجاہدؒ ہی فرماتے ہیں جب ”الحمد لله رب العالمین“ سورۃ فاتحہ نازل ہوئی ابلیس پر بہت بڑی بلا ٹوٹی اور بہت شدید رویا اور بہت کمزوری محسوس کی۔

### ابلیس کو آنحضرت کی تلاش

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو صبح کو سب بت اور اندھے نظر آئے تو شیاطین نے ابلیس کے پاس آکر خبر دی تو شیطان نے کہا کوئی نبی

۱۔ نسائی، (منہ) باب ۱۹ من السہو  
۲۔ کتاب العظمت ابو الشیخ، ابو نعیم فی الحلیہ (منہ)  
۳۔ ابن خریص (منہ) فی فضائل القرآن (مترجم)



مبعوث ہوا ہے اس کو تلاش کرو۔ انہوں نے کہا ہم نے تلاش کر لیا ہمیں نہیں ملا شیطان نے کہا اچھا میں خود تلاش کرتا ہوں چنانچہ وہ خود تلاش کو نکلا اور آپ کو کہ مکرمہ میں پایا تو شیطان وہاں سے یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ میں نے اس نبی کے ساتھ جبریل کو بھی (بطور محافظ) دیکھا ہے۔

### آنحضرت کی گردن دبانے کا منصوبہ

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مسجدہ میں گئے تھے اسی حالت میں ابلیس آپؐ کو اپنا اس نے یہ ارادہ کیا ہی تھا کہ آپ کی گردن مبارک کو روند دے۔ حضرت جبریلؑ نے اس پر ایسی پھونک ماری کہ اس کے قدم نہ ٹک سکے اور وہ اُردن میں جا گیا۔

### جبریل نے شیطان کو ٹھڈا مارا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ شیاطین وحی نازل ہوتے وقت اس کو سن لیا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو اس سے ان کو روک دیا گیا شیاطین نے اس کی ابلیس سے شکایت کی تو اس نے کہا کوئی بڑا امر ظاہر ہوا ہے چنانچہ وہ (کو کے پہاڑ) جبل ابوقبیس پر چڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام ابراہیم کے پیچھے دیکھا تو کہنے لگا میں ابھی جاتا ہوں اور آپ کی گردن توڑ دیتا ہوں تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اس کو ایک ایسا ٹھڈا مارا کہ بہت ہی دُور پھینک دیا۔

۱۔ دلائل النبوة البونعیم صہبانی (منہ)

۲۔ ابن ابی الدنیا، معجم اوسط طبرانی، ابوالشیخ، دلائل النبوة البونعیم (منہ) مکائد الشیطان (۲۲)

دلائل البونعیم ۶/۱

۳۔ البونعیم (فی دلائل النبوة) (منہ)

### اگ اٹھا کر حضورؐ کا پیچھے کرنے والا شیطان شیاطین سے بچنے کی دعائے جبریلؑ

(حدیث) حضرت یحییٰ بن سعیدؓ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو آپ نے ایک بہت بڑے شیطان کو دیکھا جو آگ کا شعلہ اٹھائے آپ کے پیچھے آ رہا ہے، جب بھی آپ نے اس کو دیکھا وہ پیچھے ہی آ رہا تھا تو حضرت جبریلؑ نے عرض کیا ”کیا میں آپ کو وہ کلمات نہ سکھاؤں کہ جب بھی آپ اُن کو پڑھیں گے اس کا شعلہ بجھ جائے گا اور وہ عاجز رہ جائے گا؟“ آپ نے فرمایا کیوں نہیں ضرور بتلاؤ۔

تو حضرت جبریلؑ نے عرض کیا آپ یہ پڑھیں:-

أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَبِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَأْتِيَنَّهَا شَيْءٌ  
لَا فَاخَ جُورٍ مِنْ شَيْءٍ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَيْءٍ مَا يُعْرَجُ فِيهَا وَمِنْ شَيْءٍ  
مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَيْءٍ مَا يُخْرَجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتْنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ  
طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ۔

ترجمہ میں اللہ کریم کی عزت و مرتبہ اور اللہ کے کلمات تامہ کے ساتھ پناہ لیتا ہوں جو شر اسمان سے اُترتے یا پڑھتے ہیں ان کے ساتھ کوئی نیک و بد ان کلمات سے سبقت نہیں کر سکتا، اور زمین میں پر داخل ہونے والے اور نکلنے والے کے شر سے، اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات اور دن کے چوروں کے شر سے، خیر کو لانے والے کے سوا، اے مہربان۔

### حضورؐ کے خلاف شیطان کا کفار مکہ کو بھڑکانا

ایک صحابیؓ نے فرماتے ہیں جب ہم نے لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی

۱۔ موطا مالک (منہ) موطا کتاب الجامع ۲/۲۳۳، دلائل النبوة البونعیم، ۹/۵، کتاب السماء والصفاء بہیقی، سنن نسائی، مسند احمد ۳/۱۹۹



اس وقت شیطان نے عقبہ کی چوٹی پر ایسی چیخ ماری کہ اتنی اونچی آواز میں نے کبھی نہیں سنی اس نے کہا اے شہر والو! تم مذہم (محمّد) کی بجائے کافروں کا بگاڑا ہوا نام (اور اس کے بے ایمان ساتھیوں کو قابو نہیں کر سکتے وہ تمہارے ساتھ جنگ کے لیے متحد ہو رہے ہیں۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اُذْبُ الْعُقْبَةِ (شیطان کا نام) کی آواز ہے (پھر شیطان کو مخاطب ہو کر فرمایا اے اُذْبُ الْعُقْبَةِ اے دشمن خدا! میری بات غور سے سن لے میں بھی تم سے ضرور نمٹوں گا۔

## آنحضرت کے قتل کی سازش میں شرکت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش کے تمام قبائل کے سردار ”دار الندوہ“ میں جمع ہوئے اور ابلیس ملعون بھی بڑھے بزرگ کی شکل میں اُن کے پاس پہنچ گیا۔ جب سرداران قریش نے اس کو دیکھا تو پوچھا تم کون ہو؟

کہا میں نجد کے علاقہ کا بزرگ ہوں، جس مقصد کے لیے تم جمع ہوئے ہو اس کو میں نے ہی سنا ہے اس لیے میں تمہارے پاس حاضر ہو گیا ہوں تم مجھ سے بڑی اہم رائے اور نصیحت ہی حاصل کرو گے۔

کفار نے کہا اچھا تم بھی اس مجلس میں شریک ہو جاؤ۔

چنانچہ شیطان داخل ہوا اور کہا تم اس شخص (آنحضرت) کے متعلق خوب غور کرو اللہ کی قسم! وہ وقت قریب آگیا ہے جب یہ تم پر غالب آجائے گا۔

تو ایک سردار نے کہا اس (حضرت محمدؐ) کو مضبوط باندھ دو پھر تکلیف دیتے دیتے اتار کر تے رہو حتیٰ کہ یہ مر جائے جیسا کہ اس سے پہلے کے شرار مر گئے تھے جیسے نابغہ کا ڈھیر یہ (حضرت محمدؐ) بھی ان جیسا ایک (شاعر) ہے۔ (نعوذ باللہ)

اللہ کے دشمن نجدی شیخ شیطان نے کہا اللہ کی قسم یہ کوئی رائے نہیں۔ اللہ کی قسم اس (محمدؐ) کی رائے قید خانہ سے نکل کر اس کے صحابہ تک پہنچے گی تو وہ فوراً تم پر حملہ کر کے اس کو تمہارے ہاتھوں سے پھڑالیں گے اور تمہارے آگے اس مقصد میں رکاوٹ بن جائیں گے پھر میں اس کی ذمہ داری نہیں دیتا کہ وہ تمہیں تمہارے علاقوں سے نکال دیں۔ اس لیے کوئی اور رائے سوچو۔

تو ایک اور سردار نے کہا اس (محمدؐ) کو اپنے علاقہ سے نکال کر سکھ کا سانس لے لو کیونکہ اگر یہ یہاں سے چلا گیا تو پھر یہ جو کچھ کرتا رہے تمہیں کوئی نقصان نہ ہوگا۔ تم سے اس کی تکلیف ہٹ جائے گی اور تم آرام سے رہو گے اور اس کی شرارت دوسروں کے سامنے ہی ہوگی۔

تو شیطان پھر بولا: اللہ کی قسم تمہاری یہ رائے بھی کوئی وقعت نہیں رکھتی، تم نے اس (محمدؐ) کی حلاوت کلام اور فصاحت لسان کو نہیں دیکھا اور تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اس کی بات سننے والوں کے دلوں پر کیسے اثر کرتی ہے؟ اللہ کی قسم اگر تم نے یہ کیا تو یہ دوسرے علاقوں کے لوگوں میں دعوت شروع کر دے گا اور وہ عرب اس کی دعوت اسلام پر لبیک کہیں گے اور یہ اس طرح سے اُن کو لے کر کے تم پر چڑھ آئے گا اور تمہیں تمہارے شہروں سے نکال دے گا اور تمہارے سرداروں کو قتل کر دے گا۔

تو سب سرداروں نے کہا اللہ کی قسم! یہ شیخ (شیطان) درست کہہ رہا ہے تم کسی اور طریقہ پر غور کرو۔

تو ابو جہل (ملعون) نے کہا اللہ کی قسم ایک مشورہ میں بھی تمہیں دیتا ہوں جو میری سمجھ میں آ رہا ہے تم اس پر غور کر لینا، اس سے بہتر کوئی مشورہ نہیں ہے۔

سرداران کفار نے کہا وہ کیا ہے؟ ابو جہل نے کہا ہم ہر قبیلہ سے ایک ایک جنگجو درمیانہ قسم کا جوان لیتے ہیں اور ہر ایک تیز ترین تلواریں بھرتے ہیں، یہ سب اس (محمدؐ) کو ایک ہی آدمی کے وار کی طرح تلواریں مار کر ڈھیر



کر دیں گے۔ اس طرح سے جب تم اس کو قتل کر دینگے تو اس کا خون تمام قبائل میں پھیل جائے گا۔ مجھے یقین ہے اس طرح سے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) قبیلہ بنی ہاشم تمام قریش کے مقابلہ میں (بدلہ لینے کے لیے) نہیں ہٹھ سکے گا اگر انہوں نے ہم سے جنگ چھیڑی تو ہم ان سب کو قتل کر دیں گے اور ان کی ایداز سے محفوظ ہو جائیں گے۔

شیطان نے کہا اللہ کی قسم! یہ ہے رائے۔ یہ ہے بات جو اس جوان نے کہی۔ میری بھی اس کے علاوہ اور کوئی رائے نہیں۔

جب یہ کفار اس مجلس سے اٹھے تو اس رائے پر اتفاق ہو گیا تھا۔

اور اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ جہاں آرام فرماتے ہیں آج اپنے اس بستر کو چھوڑ دیں پھر آپ کو کفار کے مکر کی اطلاع دی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت ہجرت کا حکم فرمادیا۔

### جنگ بدر میں شیطان کی شرکت اور فرار

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابلیس جنگ بدر میں اپنی ایک فرج لے کر تھنڈا اٹھا کر مدح قبیلہ کے آدمیوں کی شکل میں آیا۔ شیطان اس دن سراقہ بن مالک بن جشم کی شکل میں تھا شیطان نے کہا آج ان مسلمانوں میں سے کوئی بھی تم پر فتح پانے والا نہیں، میں تمہارا مددگار ہوں۔

تو حضرت جبریل علیہ السلام شیطان کی طرف متوجہ ہوئے جب شیطان نے آپ کو دیکھا اس وقت اس کا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ میں تھا شیطان نے اپنا ہاتھ کھینچا اور پیٹھ دے کر بھاگا اور اس کی شیطانی فرج بھی بھاگ کھڑی ہوئی۔

تو اس آدمی نے پکارا اے سراقہ! تُو تو ہمارا مددگار تھا؟ (اب کہاں بھاگ رہا ہے؟) شیطان نے کہا میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے (اس نے اس وقت فرشتے دیکھے

لیے تھے، بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اللہ بڑے سخت عذاب والا ہے۔

### جنگ بدر میں ابلیس کی بدحواسی

حضرت رفاعہ بن رافع انصاریؓ فرماتے ہیں جب ابلیس نے جنگ بدر میں فرشتوں کو مشرکین کو قتل کرتے دیکھا تو خوف کے مارے قتل ہونے سے جان چھڑا کر بھاگنے لگا تو عمارت بن ہشام (ابو جہل) اس کو سراقہ بن مالک سمجھ کر قابو کرنے لگا لیکن ابلیس نے ابو جہل کے سینہ میں ایسا گھونٹ مارا کہ اس کو نیچے گرادیا اور وہاں سے بھاگ کر خود کو سمندر میں جاگرایا اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی اللہم اِنِّیْ اَسْأَلُكَ نَظَرَ تِلْکَ اَیَّامِیْ دَلَّی اللہ میں آپ سے میرے لیے دی ہوئی آپ کی مہلت کی بھیک مانگتا ہوں۔

(فائدہ) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ذکر کیا گیا ہے (کہ جنگ سے فارغ ہونے کے بعد) کفار قریش سراقہ بن مالک کے پاس گئے تھے اور اس کو ہاتھ چھڑا کر بھاگنے کا الزام لگایا تو اس نے اس سے انکار کر دیا کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی۔ (منہ)

### جنگ حنین میں شیطان نے قتل حضورؐ کی تھوٹی منادی کی

حضرت صحاکؓ فرماتے ہیں کہ ایک منادی نے جنگ حنین میں یہ منادی کی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب شکست کھا گئے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا گیا (نعوذ باللہ) (فائدہ) یہ منادی ابلیس کی تھی (منہ)

لے تفسیر ابن جریر، سورة انفال، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، بیہقی (منہ) ذخیرہ ۲/۱۶۹، دلائل النبوة بیہقی ۳/۴۸-۴۹

لے طبرانی، ابونعیم (منہ)

لے عبد الرزاق (منہ)

لے ابن جریر طبری (منہ)

لے طبقات ابن سعد (منہ)



## تِلْكَ الْغَرَائِيقُ الْعُلَىٰ وَالِیٰ رَوَايَتُ كِی تحقیق

(فائدہ) یہاں پر علامہ سیوطیؒ نے تلک الغرائق العلیٰ کی روایت ذکر کی ہے ہم نے کسی مصطلح کی وجہ سے اس کو یہاں پر چھوڑ دیا ہے جو حضرات اس کی تحقیق و تفصیل کے خواہاں ہوں وہ احکام القرآن للتحفانویؒ کی منتر چہارم سورۃ الحج آیت ۵۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں وہاں پر احقر مترجم نے خوب تفصیل سے مکمل بحث کی ہے۔ (امداد اللہ افر)

## شیطان دجی کی حفاظت کے لیے فرشتوں کا نزول

فرمان خداوندی:

إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا.

(پس سورۃ النجم: ۲۷)

(ترجمہ) ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو اگر کسی ایسے علم پر مطلع کرنا چاہتا ہے جو کہ علم نبوت سے ہو خواہ مثبت نبوت ہو جیسے پیشگوئیاں خواہ فردی نبوت سے ہو جیسے علم احکام)

تو (اس طرح اطلاع دیتا ہے کہ) اس پیغمبر کے آگے اور پیچھے

(یعنی جمیع جہات میں دجی کے وقت) محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے (تاکہ وہاں شیاطین کا گز

نہ ہو جو کہ دجی کو فرشتے سے من کر اور کسی سے جا کر کہیں یا کسی دوسرے وغیرہ کا القاء کر سکیں، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسے پہرہ دار فرشتے چار تھے کذا فی روح المعانی بروایت ابن المنذر عن

ابن جریر و بروایت ابن مردودہ عن ابن عباسؓ۔

اس کی تفسیر میں حضرت صفحاک فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب کسی فرشتہ

کو دجی دے کر بھیجا جاتا تھا تو اس کے ساتھ فرشتوں کی ایک روانہ کی جاتی تھی جو اس کے سامنے سے

۱۔ تفسیر بیان القرآن سورۃ جن آیت ۲۷

اللہ پیدا کرنا تھا اس لیے سوال کر کے نکل گیا اگر وہ بیٹھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نلی بخش جواب دے دیتے۔ (مترجم)

جب کسی انسان کے ذہن میں شیطان کا یہ سوال آئے تو حکم یہ ہے کہ آدمی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اور اَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے اور مُشَبَّحَانَ اللّٰہ کہے اور اس سوال کو دل سے نکال دے اور یہ سمجھے کہ شیطان نے مجھے گمراہ کرنے کی شرارت کی ہے۔ (مترجم)

## شیطان حضرت عمرؓ سے ڈرتا تھا

(حدیث) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت عمرؓ سے فرمایا:

إِيَّاهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَيْقِيكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا  
إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ بَلْ

(ترجمہ) اے ابن خطاب! مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں راستہ چلتے میں شیطان کبھی نہیں ملتا وہ تیرے راستہ کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے

(حدیث) حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الشَّيْطَانَ لِيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ بَلْ

اے عمر! شیطان تجھ سے خوف کھاتا ہے۔

۱۔ بخاری و مسلم (منہ) بخاری فضائل اصحاب النبی باب کتاب الاب باب، بذ الخلق باب، مسلم فضائل الصحابة حدیث

۲۲، مسند احمد ۱/۱۸۲، ۱۸۴، ۱۸۶

۲۔ ترمذی، نسائی (منہ) ترمذی کتاب المناقب باب، مسند احمد ۳/۳۵۳، بیہقی ۱/۳۵۸، کنز العمال ۳۵۸۳۹،

فتح الباری ۱۱/۵۸۸



اور پیچھے سے حفاظت کرتی تھی تاہم شیطان کسی فرشتہ کی صورت وغیرہ میں بھی آکر شرارت نہ کر سکے۔

## دین میں شک پیدا کرنے کی کوشش

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ سب لوگوں سے بد صورت شخص آیا کپڑے بھی انتہائی گندے پہن رکھے تھے اور حد درجہ کی اس سے بدبو نکل رہی تھی، وہ لوگوں کو پھلانگتے پھلانگتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا اور سوال کیا آپ کو کس نے پیدا کیا؟

فرمایا اللہ نے۔

کہا آسمان کو کس نے پیدا کیا؟

فرمایا اللہ نے۔

کہا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا اللہ نے

اس نے کہا اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے (اللہ کو کسی نے پیدا نہیں کیا) پھر آپ نے اپنی پیشانی پکڑ لی اور اپنا سر جھکا لیا۔  
اور وہ شخص اٹھ کر چل دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا اس آدمی کو لے آؤ چنانچہ ہم نے اس کو تلاش کیا لیکن وہ تو ہوا ہو چکا تھا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ ابلیس تھا تمہارے پاس اس لیے آیا تھا کہ تمہیں دین کے بارے میں شک میں مبتلا کرے۔

(فائدہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو جواب دینے کے لیے بلوایا تو تھا مگر اس کا مقصد

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

إِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَى شَيْءٍ طَلَيْنَ الْحَيْنَ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرَّوْا مِنْ عُمَرَ

ترجمہ میں جنات اور انسانوں میں کے شیاطین کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمرؓ سے بھاگ رہے ہوتے ہیں۔

(حدیث) حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

مَا لِقَى الشَّيْطَانُ عُمَرَ مِنْذُ اسْلَمَ إِلَّا خَرَّ لَوْحِيهِ

ترجمہ عمرؓ کے مسلمان ہونے کے بعد جب بھی شیطان اس کو ملا ہے منہ کے بل گر گیا ہے۔

## حضرت عمارؓ کی شیطان سے جنگ

(حدیث) حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جن اور انسانوں سے جنگ کی ہے۔ پوچھا گیا (جن سے) کس طرح (جنگ کی تھی؟)

فرمایا ایک سفر میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے چنانچہ ہم ایک منزل پر اترے اور میں نے اپنا مشکیزہ اور ڈول پانی لینے کے لیے اٹھایا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا "تمہارے سامنے پانی کے پاس کوئی (شخص) آئے گا وہ تجھے پانی لینے سے منع کرے گا، تم اس سے خبردار رہنا۔" چنانچہ جب میں کنویں کی منڈیر پر پہنچا تو ایک کالا سیاہ شخص نظر آیا گو یا کہ وہ گھوڑا ہی تھا اس نے کہا اللہ کی قسم تم آج اس کنویں سے ایک ڈول بھی پانی کا نہیں لے سکتے۔ اس طرح سے ہماری آپس میں مڈبھیڑ ہو گئی اور میں نے اس کو چیت کر دیا پھر ایک پتھر اٹھایا اور اس سے اس کی ناک اور منہ توڑ دیئے پھر اپنا مشکیزہ بھرا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا۔ آپؐ نے پوچھا کیا پانی پر تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں پھر میں نے آپ کو سارا واقعہ سنا

۱۔ ترمذی، نسائی (منہ) ترمذی کتاب المناقب باب ۱۱ حدیث ۳۶۹۱ وقال محدث من صحیح غریب من ہذا الوجه، کنز العمال ۳۲، ۲۱

۲۔ ابن عساکر (منہ) استخاف السادة ۲۸۶/۴، کنز العمال ۳۲، ۲۴

۱۔ عبد بن حمید، ابن جریر (منہ)

۲۔ دلائل النبوة بیہقی (منہ) ۱۲۵/۴ اسنادہ صحیح



دیا۔ آپ نے پوچھا تم جانتے ہو وہ کون تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں میں نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

ایک روایت میں مذکور واقعہ اس طرح سے منقول ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جن اور انسانوں سے جنگ کی تھی کسی نے پوچھا انہوں نے جن سے کیسے جنگ کی تھی؟

فرمایا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے حضرت عمارؓ سے فرمایا تم جاؤ اور ہمارے لیے پینے کا پانی لاؤ۔ چنانچہ وہ چلے گئے اور شیطان ایک کالے سیاہ آدمی کی صورت میں سامنے آیا اور ان کے اور پانی کے درمیان رکاوٹ بن گیا۔ چنانچہ ان کا مقابلہ ہوا اور حضرت عمارؓ نے اس کو چیت کر دیا، شیطان نے کہا مجھے تھوڑے دو میں تمہیں پانی سے نہیں روکوں گا۔ تو آپ نے اس کو تھوڑے دیا۔ لیکن شیطان پھر بھر گیا تو آپ نے پھر اس کو چیت کر دیا۔ تو شیطان نے پھر منت سماجت کی تو آپ نے اس کو تھوڑے دیا اور شیطان کو مقابلہ کی ہمت نہ ہوئی۔

ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان عمارؓ کے اور پانی کے درمیان کالے حبشی کی شکل میں رکاوٹ ڈال رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے عمار کو غالب کر دیا ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں پھر ہم عمارؓ سے ملے اور ان کو کہا اے ابوبلیقان! تم تو شیطان پر غالب آ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے متعلق) ایسے ایسے ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت عمارؓ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ وہ شیطان ہے تو میں اس کو قتل کر دیتا اگر اس سے سخت بدبو نہ آرہی ہوتی تو میں اس کی ناک ضرور کاٹ دیتا۔

۱۔ ابن سعد، مسند اسحاق بن راہویہ، ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد شیطان (۶۴) ص ۸۶، مصابح الانس

ص ۱۳۴، طبقات ابن سعد ۳/۱۷۹

۲۔ کتاب العظمت ابوالشیخ، دلائل النبوة، ابوالنعیم (منہ)

## صحابہ کرامؓ پر شیطان کا بس نہ چلا

حضرت ثابت بنانیؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر مبعوث کیا گیا تو شیطان نے اپنے شیاطین کو آپ کے صحابہ کے پاس روانہ کر دیا لیکن جب وہ خالی ہاتھ واپس آئے تو شیطان نے پوچھا کیا ہوا تم نے ان کو گمراہ کیوں نہ کیا؟ کہنے لگے ایسی قوم سے کبھی بھی ہمارا جوڑ نہیں پڑا تو شیطان نے کہا کچھ عرصہ انتظار کرو وقت قریب ہے جب ان کے سامنے دنیا فتح ہوگی اس وقت تم اپنے شرمیں کامیاب ہو سکو گے۔ (چنانچہ صحابہؓ و تابعینؓ کے بعد کچھ ایسا ہی ہوا)۔

## ابلیس کا تخت

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّ عَرْشَ ابْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ، فَأَعْظَمُهُمْ  
عِنْدَهُ مَنْزِلَةُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يُحْنِي أَحَدُهُمْ يَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ  
حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ أَنْتَ.

ابلیس کا تخت سمندر پر ہے، یہ (وہاں سے) لوگوں کو بہکانے کے لیے شیاطین کے گروپ بھیجتا رہتا ہے، ان شیاطین میں سے ابلیس کے پاس سب سے زیادہ مرتبہ اس شیطان کا ہے جس نے سب سے بڑا فتنہ کھڑا کیا ہو۔ ان میں سے ایک شیطان آکر یہ کہتا ہے کہ میں اس کے پیچھے پڑا رہا۔ یہاں تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی تو ابلیس اس

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد شیطان (۳۹) ص ۶، تبلیس ابلیس ص ۳، احیاء العلوم ۳/۳۳۳، ذم الدنیا لابن

ابی الدنیا (۱۷۰) بتحقیق مجددی سید ابیہیم

۲۔ مسند احمد، مسند منہ، مسلم کتاب المنافقین حدیث ۶۶، ۶۷، مسند احمد ۳/۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، حلیۃ الاولیاء ۶/۹۲



شیطان کو اپنے قریب کر کے کہتا ہے تو بہت بڑا شیطان ہے۔

## تخت ابلیس کے گرد سانپ ہیں

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیادؓ کے بارے میں صحابہ کرامؓ اپنے زمانہ میں دجال ہونے کا گمان کرتے تھے، سے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میں ایک تخت کو پانی پر دیکھ رہا ہوں یا اس نے یہ کہا کہ ایک تخت کو سمندر پر دیکھ رہا ہوں جس کے گرد اگر دسانپ ہیں آپ نے فرمایا ”ذَلِكَ عَرْشُ ابْلِيسَ“ یہ ابلیس کا تخت (دیکھ رہا) ہے۔

## ابلیس ناکام شیطاں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتا ہے

(حدیث) حضرت ابوریحانؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ ابْلِيسَ اتَّخَذَ عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ وَكَلَّ يَكُلُ رَجُلٌ شَيْطَانِيْنَ وَاَجْلَهُمَا سَنَةً، فَاِنْ فُتِنَاهُ وَاِلَّا قَطَعَ اَيْدِيَهُمَا وَاَرْجُلَهُمَا، ثُمَّ بَعَثَ لَهُ شَيْطَانِيْنَ اٰخَرَيْنِ۔

ترجمہ۔ ابلیس نے پانی پر اپنا تخت بچھا رکھا ہے اور ہر آدمی پر ایک سال کی مدت دے کر دے کر دو شیطان مقرر کر دیتا ہے اگر وہ اس کو فتنہ میں ملوث کر دیں تو ٹھیک ورنہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتا ہے پھر اس شخص کے پاس دو اور شیطاں روانہ کر دیتا ہے۔

(فائدہ) علامہ ذہبیؒ نے اس روایت کو غریب اور منکر کہا ہے۔ (منہ)

۱۔ منہ احمد (منہ) منہ احمد ۲/۲۶، ۳۸۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱،



کارگزاری سُناتے ہوئے، کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا حتیٰ کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ تو شیطان کہتا ہے وہ دوبارہ شادی کر لے گا (تو نے کوئی بڑا کام نہیں کیا، ایک اور شیطان کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا ہر حاجتی کہ اس نے والدین کی نافرمانی کر دی۔ شیطان کہتا ہے ہو سکتا ہے وہ ان سے اچھا سلوک بھی کر لے، ایک اور شیطان کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا ہر حاجتی کہ اس نے دنیا کر لیا۔ شیطان کہتا ہے تو نے اچھا کیا، ایک اور فلاں کے پیچھے پڑا ہر حاجتی کہ اس نے شراب پی لی۔ شیطان کہتا ہے تو نے بھی اچھا کیا، ایک اور شیطان کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا ہر حاجتی کہ اس نے قتل کر ڈالا تو شیطان کہتا ہے ہاں تو ہی ہے بڑا شیطان (تو باقی شیطانوں سے بازی لے گیا)۔

### عورت فتنہ شیطانی کی مددگار

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا أَخْرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔

ترجمہ عورت ننگ ہے جب یہ نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں رہتا ہے۔

لے ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۳۶) ص ۵۵، تلخیص ابلیس ص ۳۳-۳۴ بندہ عن ابن ابی الدنیا (ابن حبان ۲۴/۸) بندہ مرفوعاً، مستدرک حاکم ص ۳۵۰ بندہ وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاہ واقره الذہبی بمع الزوائد ۱۱۴/۱ وقال رواہ الطبرانی وفيه عطاء بن السائب اختلط احد رواہ شاہد من حدیث جابر واخرجه مسلم (۲۸۱۳) و احمد ۳۶۶/۳ والبیہقی ۹۲/۴ فی بحلیہ ولا شاہد آخر فی مجمع الزوائد ۱۱۴/۱ وقال رواہ الطبرانی فی الکبیر وفيه یحییٰ بن طلحة صنعہ النسائی و ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔

لے ترمذی (منہ) ترمذی کتاب الرضاع باب وقال حدیث حسن غریب حدیث ۱۱۴۳، صحیح ابن خزیمہ حدیث ۱۶۸۲، کنز العمال حدیث ۴۵۰۴، نصب الرایہ ۲۹۸/۱، درمنثور ۱۹۶/۵، صحیح ابن حبان ۳۳۹

### عورت شیطان کا آدھا لشکر

حسن بن صالحؒ فرماتے ہیں میں نے سنا ہے کہ شیطان نے عورت کو مخاطب کر کے کہا تھا "تو میرا آدھا لشکر ہے تو ہی میرا وہ تیر ہے جو نشانہ پر بٹھکتا ہے چوکتا نہیں، تو ہی میرے بمبید کا مقام ہے اور میری شکل میں تو ہی میری قاصد ہے۔"۔

### شیطان کا جال

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں دنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے اور عورتیں شیطان کا جال ہیں شیطان کی طرف سے عورتوں سے زیادہ مضبوط اور کوئی جال نہیں۔

حضرت سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس کسی نبی کو بھی مبعوث فرمایا ہے شیطان عورتوں کے ذریعہ ان کو ہلاک کرنے سے مایوس نہیں ہوا (لیکن اللہ کے فضل سے انبیاء کرام عورتوں کے ذریعہ شیطانی فتنوں سے محفوظ رہے)۔

لے ابن ابی الدنیا (منہ) تلخیص ابلیس ص ۳۳، احیاء العلوم ۹۴/۳

لے ابن ابی الدنیا (منہ) شعب الایمان بہیقی من کلام ابن مریم، تاریخ مصر لابن یونس من کلام سعد بن ابی وقاص، قال الدارقطنی فیہ ضعف، مسند الفردوس بلا ذکر سند، تاریخ ابن عساکر عن سعد بن مسعود الصدیقی التالعی، ابن ابی الدنیا فی ذم الدنیا، حلیۃ الاولیاء ۳۸۸/۶، جامع صغیر حدیث ۳۶۶۲، احیاء العلوم ۱۹۶/۳، اہم، التذکرہ للذکر کشی باب الزہد حدیث (۱)، الدرر المنتشرة حدیث ۱۸۵، فیض القدر منادی ۳/۳۶۸، الاسرار المرفوعہ ۱۲۳، الغماز علی اللہاز للسمہودی ۸۷، کشف الخفاء للعجلونی ۱۰۹۹

(حاشیہ لقط المرحان)

لے ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۳۲) ص ۶۲، تلخیص ابلیس ابن جوزی ص ۳۱، احیاء العلوم ۹۴/۳



## شیطان انسان میں کہاں کہاں ہوتا ہے

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ شیطان مرد کی تین جگہ پر رہتا ہے ① آنکھوں میں ② دل میں ③ آنکھوں میں اور عورت کے بھی تین جگہ پر رہتا ہے ① آنکھوں میں ② دل میں ③ سر میں۔

## شیطان کا سامان گمراہی

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں جب ابلیس کو آسمان سے بھگایا گیا تو اس نے کہا اے رب! مجھے آپ نے ملعون تو کر دیا میرا علم کیا ہوگا؟ فرمایا جادو، کہا میرا قرآن کون سا ہوگا؟ فرمایا شعر، کہا میری کتاب کون سی ہوگی؟ فرمایا لوگوں کے جسموں پر گودنے کے نشانات، کہا میرا کھانا کیا ہوگا؟ فرمایا ہر مردار اور جس حلال جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، کہا پینا کیا ہوگا؟ فرمایا شراب، کہا رہنا کیا ہوگا؟ فرمایا غسل خانوں میں، کہاں نشست گاہیں کیا ہوں گی؟ فرمایا بازار، کہا میرا موزن کون ہوگا؟ فرمایا موسیقی، کہا میرا جال کیا ہوگا؟ فرمایا عورتیں۔

## شیطان کا سرمہ چٹنی

(حدیث) حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-  
إِنَّ الشَّيْطَانَ كُحْلًا وَلَعُوقًا فَإِذَا كُحِّلَ الْإِنْسَانُ مِنْ كُحْلِهِ نَامَتْ عَيْنَاهُ عَنِ الذِّكْرِ، وَإِذَا لَعِقَهُ مِنْ لَعُوقِهِ ذَرَبَ لِسَانُهُ بِالشَّرِّ۔

۱۔ کتاب القلائد ابو بکر محمد بن احمد بن شیبہ (منہ)

۲۔ ابن ابی الدنیا (منہ) لم اجده فی مکائد الشیطان لہ

۳۔ ابن ابی الدنیا، ابن عدی، الطبرانی، شعب الایمان بیہقی (منہ) مکائد الشیطان (۷۷)، جامع صغیر (۲۳۸۱)، فیض القدر (۲۱۶/۲) مساوی الاخلاق خوافی (۴۵)، (۳۲۹) طبرانی کبیر حدیث ۳۶۸۵۵، مجمع الزوائد ۹۶/۵، بحوالہ بزار، حلیۃ النعمان ۳۶۶

ترجمہ شیطان کا سرمہ بھی ہے اور چٹنی بھی جب انسان اس کا سرمہ لگا لیتا ہے تو خدا کا ذکر کرنے سے اس کی آنکھیں سو جاتی ہیں اور جب اس کی چٹنی کو چاٹ لیتا ہے تو اس کی زبان شرا گھٹنے لگتی ہے۔

## شیطان کا سرمہ چٹنی اور نسوار کیا ہے؟

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-  
إِنَّ الشَّيْطَانَ كُحْلًا وَلَعُوقًا وَنَشُوقًا، أَمَّا لَعُوقُهُ فَالْكَذِبُ وَأَمَّا نَشُوقُهُ فَالْغَضَبُ وَأَمَّا كُحْلُهُ فَالنَّوْمُ۔

ترجمہ شیطان کا سرمہ بھی ہے چٹنی بھی اور نسوار بھی، چٹنی تو جھوٹ بولنا ہے اور نسوار غصہ کرنا ہے اور سرمہ نیند کرنا ہے۔

(فائدہ) آگے شیطان کے ان مطالبات کو مرفوع روایت سے بحوالہ ابن ابی الدنیا، طبرانی اور ابن مردویہ سے ذکر کیا ہے جس کا ہم دو عنوان اوپر ”شیطان کا سامان گمراہی“ میں ترجمہ کر آئے ہیں لیکن اس روایت میں اتنا اضافہ یہ ہے کہ شیطان نے جب مطالبہ کیا کہ میری حدیث کیا ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو اس کی حدیث قرار دیا اور اس نے جب مطالبہ کیا کہ میرا رسول کون ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہانت (غیب کی باتیں جھوٹ سچ ملا کر بیان کرنا) اور

## انسان شیطان کے قابو کب آتا ہے

حضرت دہب بن منبہؓ فرماتے ہیں سیاحین کا ایک عبادت گزرا شخص تھا شیطان نے

۱۔ ابن عدی، بیہقی (منہ) مجمع الزوائد ۲/۵۰۲۶۲، ۹۶/۵، تحف الساده ۵/۱۸۵، ۵۱۶/۴، تحریک عراقی لاجیار العلوم ۳۵۹/۳، کنز العمال ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، تاریخ اصبہان ابو نعیم ۲/۲۰۴، میزان الاعتدال



اس کو گمراہ کرنے کے بہت جتن کیے لیکن بس نہ چلا آخر کار شیطان نے اس کو کہا، کیا تم مجھ سے وہ کام نہیں پوچھتے جن میں انسانوں کو گمراہ کرتا ہوں؟ اس نے کہا کیوں نہیں ضرور بتلاؤ تاکہ میں بھی کاموں سے بچتا رہوں جن سے تو لوگوں کو گمراہ کرتا ہے؟ کہا حرص، غصہ اور بخل، کیوں کہ آدمی جب حرص میں ہوتا ہے تو ہم اس کی نظر میں مال کو کم کر کے دکھاتے ہیں اور اس کو لوگوں کے مال میں رغبت دلاتے ہیں۔ اور جب انسان غصیل ہوتا ہے ہم اس کو اپنے درمیان ایسے گھماتے ہیں جیسے بچے گیند کو گھماتے ہیں پھر اگر وہ اپنی دُعا سے مُردوں کو بھی زندہ کرتا ہو ہم اس کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اور جب وہ نشہ میں ہوتا ہے ہم اس کو ہر قسم کی شہوت کی طرف گھماتے ہیں جس طرح سے بکری کو کاؤں سے پکڑ کر گھمادیا جاتا ہے۔

عبید اللہ بن موسیٰ کہتے ہیں کہ شیطان ایک نبی کے سامنے ظاہر ہوا تھا تو انہوں نے اس سے پوچھا تو کس طریقہ سے انسان پر قابو پالیتا ہے؟ کہا میں اس کو غصہ اور شہوت کے قابو کرتا ہوں۔

## شیطان انسان کے کتنا درپے رہتا ہے

بعض لوگ کہا کرتے تھے کہ شیطان کہتا ہے ”انسان مجھ پر کیسے غالب آسکتا ہے؟“ جب خوش ہوتا ہے تو میں اس کے دل پر مسلط ہوتا ہوں اور جب غصہ میں ہوتا ہے تو اُس کو اس کے دماغ پر سوار ہو جاتا ہوں۔

(فائدہ) اس لیے ضروری ہے کہ انسان کبھی غصہ نہ کرے اور نہ شیطان کی مرضی پر چلے بلکہ وقت اللہ کی مرضی پر چلتا رہے اس طرح کرے گا تو شیطان اس پر کبھی غالب نہیں آسکتا۔ (مترجم)

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) و لکن باختيار جزر واحد في مكائد الشيطان ص ۵۹ (۳۸)

۲۔ ابن ابی الدنیا (منہ) لم اجدہ في مكائد الشيطان (مترجم)

۳۔ ابن ابی الدنیا (منہ) لم اجدہ في مكائد الشيطان (مترجم)

## اولیاء پر شیطان کا آخری حربہ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ شیطان مجالس ذکر میں ان کو فتنہ میں مبتلا کرنے کے لیے کوتاہ رہتا ہے جب ان میں تفریق کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تو اس مجلس میں جاتا ہے جس میں لوگ دنیا کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں اور ان کو ایک دوسرے کے خلاف اکساتا ہے حتیٰ کہ وہ آپس میں لڑنا شروع کر دیتے ہیں مگر اللہ کا ذکر کرنے والے ان کے درمیان میں آکر لڑنے سے روک دیتے ہیں اس طرح سے شیطان ذاکرین خدا کو منتشر کر دیتا ہے کہ وہ لڑنے والوں کو پھرانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

## ماہواری کی زیادتی شیطان کی حرکت سے

(حدیث) حضرت جمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے استحاضہ (ماہواری) کی بہت زیادتی ہو کرتی تھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا :-  
إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنْ رَكْضَاتِ الشَّيْطَانِ۔

یہ شیطان کی حرکات میں سے ایک حرکت ہے (اس کے ایک مخصوص رگ کو حرکت کر دینے سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے)۔

(فائدہ) جس حدیث میں استحاضہ کو دم عرق کہا گیا ہے یہ حدیث اس کے منافی نہیں ہے کیونکہ شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے جب وہ اس عرق (رگ) کو حرکت دیتا ہے تو خون جاری ہو جاتا ہے شیطان کا اس رگ کے ساتھ ایک خاص قسم کا تصرف ہوتا ہے، اتنا

۱۔ کتاب الزہد امام احمد (منہ)

۲۔ احمد، ابو داؤد، ترمذی (منہ) ابو داؤد کتاب الطہارت باب حدیث ۱۲۸، سنن دارمی کتاب الوضوء باب ۱،

موطا مالک کتاب الحج حدیث ۱۲۴، مسند احمد ۴/۲۳۹، ۴/۲۶۴، ترمذی کتاب الطہارت باب ۱ وقال نہ احمد بن حنبل صحیح



بدن کی باقی رگوں کے ساتھ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ جادوگر لوگ عورت کی اس رگ کے خون کو لے کر کئی بیماریوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح سے وہ شیطان کی اس حرکت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (منہ)

## مسلمانوں کی جماعت سے ہٹنے والا شیطان کے نرغے میں

(حدیث) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر فرمایا :-

مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ مَجْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيُزِمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مَعَ الْإِثْنَيْنِ أَبَدًا ۖ

ترجمہ ہم میں سے جو شخص جنت کا عیش چاہتا ہے وہ جماعت مسلمانان کے ساتھ چٹا رہے کیونکہ ایک شخص کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور دو کے ساتھ بہت کم ہوتا ہے۔

(حدیث) حضرت عروہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا :-

يَدُ اللَّهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَالشَّيْطَانُ مَعَ مَنْ يُخَالِفُ الْجَمَاعَةَ ۖ

ترجمہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے اور جو جماعت کی مخالفت کرتا ہے اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

(حدیث) حضرت اسامہ بن شریک فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

۱۔ احمد، ترمذی (منہ) مسند احمد ۲/۲۶، ترمذی کتاب الفتن باب ۱۱، وقال حسن صحیح مستدرک حاکم ۱/۱۱۱، ترمذی ۲/۲۱۵، نصب الراية ۳/۲۵۰، کنز العمال ۳۲۲۸۸، الشریعۃ امام ابو جریٰ حدیث، تلبیس ابلیس ۵۔

۲۔ ابن صائد (منہ) تلبیس ابلیس ۶، طبرانی کبیر ۱۴/۱۴۴، بلغظ

ارشاد فرماتے ہوئے سنا :-

يَدُ اللَّهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ فَإِذَا شَذَّ الشَّاذُّ مِنْهُمْ إِخْطَفَتْهُ الشَّيَاطِينُ كَمَا يَخْطِفُ الذِّئْبُ الشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ ۖ

ترجمہ اللہ کی تائید جماعت کے ساتھ ہوتی ہے جب جماعت میں سے کوئی شخص علیحدہ ہو جاتا ہے تو اس کو شیاطین اس طرح سے اچک لیتے ہیں جس طرح سے بھیڑیا بکری کو ریڑ سے۔

(حدیث) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ایک لائن بنائی پھر فرمایا :-

هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ

ترجمہ یہ سیدھا اللہ کا راستہ ہے اس کی پیروی کرو دوسرے راستوں پر مت چلو ورنہ راستہ سے بھٹک جاؤ گے۔

(حدیث) حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الْبَاقِيَةَ وَالنَّاصِيَةَ فَأَيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَةِ وَالْمَسْجِدِ ۖ

ترجمہ بکریوں کے بھیڑیوں کی طرح شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جو دور و قریب کی بکریوں کا شکار کرتا ہے پس تم خود کو گروہوں میں بٹھنے سے بچو اور اپنے لیے جماعت، سواد اعظم اور مسجد کو لازم پکڑو۔

۱۔ دارقطنی (منہ) ترمذی بلغظ وحسنہ والطبرانی بلغظ انظر كشف الخفاء ۲/۵۴۶، حدیث ۳۲۲۳ طبرانی کبیر ۱۵۲

۲۔ مسند احمد (منہ) ۱/۴۶۵، الشریعۃ للآجری ۱۰/۱۲، درمنثور ۳/۵۶

۳۔ مسند احمد (منہ) ۵/۲۲۳، مجمع الزوائد ۲/۲۳، مجمع البحار ۲۶۳۸، کنز العمال ۱۰۲۲، ۲۰۳۵۵

مشکوٰۃ ۱۸۴، تفسیر ابن کثیر ۴/۶۲، تلبیس ابلیس ۷، حلیۃ الاولیاء ۲/۲۴۶، اثناف السادة المتقين ۶/۳۳۶،

ترغیب وترہیب ۱/۲۱۹ ابن ماجہ فی مقدمہ



## شیطان کے مقابلہ میں فقیہ اور عابد

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَفَقِيهٌ وَاجِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ ۝

(ترجمہ) دین کی صحیح سمجھ اور صحیح علم رکھنے والا عالم شیطان کے سامنے ہزار عابد کے مقابلہ میں بھاری ہے۔ (اس حدیث کی وضاحت ذیل کے واقعہ سے سمجھی جاسکتی ہے)

## عالم اور عابد کا شیطان کے ساتھ عبرتناک قصہ

علی بن عاصمؓ ایک بصری سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عالم اور ایک عابد آپس میں خدا واسطے کی محبت کرتے تھے، شیاطین نے ابلیس سے کہا ہم نے بہت کوشش کی ہے مگر ان میں جدائی نہیں ڈال سکے تو ابلیس ملعون نے کہا ان کو میں کافی ہوں پھر وہ عابد و عبادت گزار جو عالم دین نہیں تھا، کے راستہ میں جا بیٹھا جب عابد شیطان کے قریب پہنچا ابلیس اس کے سامنے بڑے سن رسیدہ کی صورت میں ملا اور اپنے ماتھے پر سجدے کا نشان بھی ظاہر کیے ہوئے تھا، چنانچہ ابلیس نے عابد سے پوچھا میرے دل میں ایک سوال ابھر رہا ہے میں نے چاہا کہ اس کے متعلق آپ سے معلوم کروں؟ عابد نے کہا پوچھو اگر مجھے علم ہوگا تو اس کا جواب دوں گا؟

شیطان نے کہا کیا اللہ تعالیٰ اس کی طاقت رکھتا ہے کہ آسمانوں کو زمین کو پہاڑوں کو درختوں کو اور پانی کو ایک انڈے میں سمادے بغیر اس کے کہ انڈے کو بھی بڑا نہ کرے اور

۱۔ ترمذی (منہ) ترمذی کتاب العلم باب ابن ماجہ مقدمہ باب وقال الترمذی ہذا حدیث غریب ۱۰۰۰  
جامع بیان العلم وفضلہ ۲۶/۱، منشور ۳۵۰، مجمع الزوائد ۱۲/۱، تاریخ بغداد ۲/۲، الاسرار المرفوعہ ۲۵۱، تذکرۃ الموضوعات پٹنویؒ ۲۰، کشف الخفا ۲/۲۰۶

ان مخلوقات کو بھی چھوڑنا نہ کرے؟

عابد نے حیران ہو کر پوچھا بغیر ان کے کم کیے اور بغیر اس کے بڑھائے؟ اس طرح سے عابد سوچ میں پڑ گیا، تو ابلیس نے عابد کو کہا اب آپ چلے جائیں، پھر شیطان اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہا میں نے اس کو اللہ تعالیٰ کے متعلق شک میں ڈال کر ہلاک کر دیا ہے۔

پھر وہ عالم کے راستہ میں بیٹھا جب وہ شیطان کے قریب پہنچا تو شیطان احترام میں کھڑا ہو گیا اور پوچھا اے حضرت! میرے دل میں ایک سوال کھٹک رہا ہے میں نے چاہا کہ اس کو آپ سے حل کراؤں۔

عالم نے فرمایا پوچھو اگر مجھے علم ہوگا تو تمہیں بتا دوں گا۔

شیطان نے کہا کیا اللہ تعالیٰ اس کی طاقت رکھتا ہے کہ تمام آسمانوں کو، زمین کو، پہاڑوں کو، درختوں کو اور پانی کو ایک انڈے میں سمادے، اس انڈے کو بڑھائے بغیر اور ان مخلوقات کو چھوڑنا کیے بغیر؟

تو اس کو عالم نے جواب دیا بالکل سما سکتا ہے

تو شیطان نے انکار کے لہجہ میں کہا انڈے کو بڑھائے بغیر؟ اور ان مخلوقات کو چھوڑنا کیے بغیر؟ عالم نے اس کو چھڑک کر کہا ہاں ہاں، پھر یہ آیت پڑھی:- اِنَّمَا اَمْرُهُ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (سورۃ یسین آیت ۸۲) اللہ تعالیٰ کا معاملہ تو یہ ہے کہ جب وہ کسی شے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو کہتے ہیں ”کن“ ہو جاتا وہ ہو جاتی ہے۔

تو ابلیس نے اپنے شیطانوں سے کہا اسی جواب کے سنو انہ کے لیے میں تمہیں یہاں لایا تھا (یہ ہے عالم اور عابد میں فرق کہ عابد تو شیطان کے جال میں پھنس سکتا ہے عالم نہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے گمراہ کرنے سے محفوظ رکھے۔ آمین) ۱۔

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۲۰) ص ۵  
مصائب الانسان ص ۱۰۱ لابن مفلح المقدسی



## شیطان سب سے زیادہ کب روتا ہے؟

حضرت صفوانؓ ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں شیطان مومن پر اس وقت سب سے زیادہ روتا ہے جب کوئی مومن فوت ہو جائے اور شیطان کو اس کے دنیا میں گمراہ کرنے میں کامیابی نہ ہوئی ہو۔

## شیطان امام احمدؒ کا خاتمہ شراب کرنے کی کوشش میں

حضرت صالحؒ بن امام احمد بن منبلؒ فرماتے ہیں میں اپنے والد (امام احمد بن حنبلؒ) کو موت کے وقت بار بار یہی کہتے سنا ”ابھی نہیں بعد میں، ابھی نہیں بعد میں“ میں نے عرض کیا اے آبا جان آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ فرمایا شیطان میرے سر ہانے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے اے احمد! مجھے فلاں سوال کا جواب دو فلاں مسئلہ بتاؤ؟ اور میں کہہ رہا ہوں ”ابھی نہیں بعد میں، ابھی نہیں بعد میں“۔

## شیطان سے نجات پانے پر فرشتوں کی داد

عبد العزیز بن رفیعؒ فرماتے ہیں جب مومن کی روح آسمان میں لے جانی جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں سبحان اللہ! یہ بندہ شیطان سے بچ کر آگیا واہ کیا خوب کامیاب ہوا۔

## وفات کے وقت مسلمان کو شیطان سے بچانے کا طریقہ

(حدیث) حضرت داؤد بن اسحاقؒ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکاتیب الشیطان (۳۱) ص ۵۲

۲۔ بلا توالہ

۳۔ ذوالنہد امام عبد اللہ بن احمد (منہ)

نے ارشاد فرمایا:-

أَحْضَرُوا أَمْوَاتَكُمْ وَلَقِّنُوهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبَشِّرُوهُمْ بِالْجَنَّةِ فَإِنَّ الْحَكِيمَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ يَتَحَيَّرُ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَصْرَعِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ مِنَ ابْنِ آدَمَ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَصْرَعِ بَلْ

ترجمہ: اپنے مرنے والوں کے پاس (ان کی موت کے وقت) جمع ہوا کر دو، اور ان کو ”لا الہ الا اللہ“ کی تلقین کیا کر دو اور جنت کی بشارت سنایا کر دو کیونکہ اس موت کے میدان میں بڑے بڑے دانشمند مرد و عورتیں حیران اور ششدر رہ جاتے ہیں اور اس وقت موت کے اٹھارے میں شیطان انسان کے سب سے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔

## ملک الموت نمازی سے شیطان کو بھگاتے ہیں

جعفر بن محمدؒ کہتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ملک الموت نمازوں کے اوقات میں لوگوں سے مصافحہ کرتے ہیں (پھر ہر آدمی کو اس کی موت کے وقت) دیکھتے ہیں اگر وہ نماز کی حفاظت کرتا تھا تو اس کے قریب ہو جاتے ہیں اور شیطان کو دفع کر کے خود لا الہ الا اللہ کی تلقین کرتے ہیں۔

## قبر میں شیطان کا فتنہ

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں جب (قبر میں) میت سے سوال کیا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ شیطان اس کو اپنی صورت ظاہر کر کے اپنی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ میں تمہارا رب ہوں (اگر وہ میت کافر وغیرہ ہو تو اس کو رب کہہ دیتا ہے ورنہ اس کے فتنے سے محفوظ

۱۔ علیہ البغیم (منہ)

۲۔ ابن ابی حاتم (منہ)



رہتا ہے)۔

(فائدہ) اس بات کی تائید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ہوتی ہے جو آپ نے میت کو دفن کرنے کے وقت فرمایا تھا اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ الشَّيْطَانِ اے اللہ! اس کو شیطان سے محفوظ رکھنا۔ لہذا اگر شیطان وہاں ایسی شرارت نہ کرتا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا نہ فرماتے (منہ)۔

### وہ کام جو سب سے پہلے شیطان نے کئے

- ① امام ابن سیرینؒ اور حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں قیاس سب سے پہلے شیطان نے کیا تھا۔
  - ② حضرت میمون بن مہرانؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے عشاء کو عتہ کا نام کس نے دیا تھا؟ فرمایا شیطان نے بگ۔
  - ③ امام بغویؒ فرماتے ہیں نوحہ اور ماتم سب سے پہلے شیطان نے کیا تھا۔
  - ④ حضرت جابرؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ابلیس نے گانا گایا تھا۔
  - ⑤ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو پیدا کیا تو اس نے (سب سے پہلے) خراٹا لیا تھا۔
- ### بازار اور شیطان

(حدیث) حضرت سلیمان (فارسی) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لے نوادر الاصول حکیم ترمذی (منہ)

لے مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الادا ائل ابن ابی عروبہ (منہ)

لے ابن ابی شیبہ (منہ) طبرانی کبیر ۲۰۹/۶، مجمع الزوائد ۴/۶، کنز العمال ۹۳۳۴، تاریخ بغداد ۲۶/۴، علل متناہیہ ۱۰۰/۲

لے ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۳۴) ص ۵۴

لَا تَكُنْ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا، فَاِنَّهَا مَعْرَكَةٌ الشَّيْطَانِ وَبِهَا نَصَبٌ رَاٰيْتُمْ وَفِي لَفْظٍ فِيْهَا بَاضُ الشَّيْطَانِ وَقَرَّخَ ب۔  
ترجمہ تم سب سے پہلے بازار میں داخل ہونے والے نہ بنو اور نہ اس سے آخری نکلنے والے بنو کیونکہ شیطان کے معرکہ کی جگہ ہے یہیں پر اس نے اپنا (لوگوں کو گمراہ کرنے کا) جھنڈا گاڑا ہوا ہے۔

ایک روایت میں اس طرح سے ہے کہ شیطان نے یہیں انڈے دیئے اور یہیں پر بچے دیئے۔

### شیطان کی اولاد

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس کے پانچ بیٹے ہیں ہر ایک کو اس نے ایک ایک کام مقرر کر رکھا ہے ان کے نام یہ ہیں ① شبرد ② اعور ③ مسوط ④ داسم ⑤ زلقبور۔  
شبر کے ذمہ مصیبتیں ہیں یہ مصیبت کے اوقات میں بے صبری کے ساتھ موت موت پکارنے کا، اگر بیان مچاڑنے کا، امنہ پٹینے کا اور خلاف اسلام جہالت کی باتیں کہنے پر ابھارتا ہے۔  
اعور کے ذمہ زنا کاری کے کام ہیں۔ یہ زنا کا حکم کرتا اور اس کو خوبصورت دکھاتا ہے۔  
مسوط کے ذمہ جھوٹ ہے یہ جھوٹ کو سن کر دوسرے شخص کو بتاتا ہے پھر وہ شخص اپنی قوم میں جا کر کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کو میں شکل سے پہچانتا ہوں نام معلوم نہیں اسی نے یہ بات مجھے بتائی ہے۔  
داسم جو ہے یہ آدمی کے ساتھ اس کے گھر والوں کے پاس آتا ہے اور اس کو گھر والوں کے عیب بتا کر ان پر غصہ دلاتا ہے۔

زلقبور بازاروں کا نگراں ہے اس نے اپنا گمراہیوں کا جھنڈا بازار میں گاڑا ہوا ہے۔

طبرانی (منہ)

لے ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۳۵) ص ۵۵ تبیس ابلیس ۳۳، احیاء العلوم ۳/۴، الذرئہ ۲۲/۴ بحوالہ ابن ابی حاتم



## بچہ کی پیدائش کے وقت شیطان کی شرارت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا مَسَّهُ الشَّيْطَانُ خَيْنٌ يُؤَلِّدُ، فَيَسْتَهْلِكُ صَارِخًا مِنْ مَنِ الشَّيْطَانُ غَيْرَ مَوْبِعٍ وَابْنَهَا۔

(ترجمہ) انسان کا جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چومکا دیتا ہے جس سے بچہ زور سے رونے لگتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) شیطان کے اس چومکے سے محفوظ رہے۔

یہ حدیث بیان کر کے حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ کا فرمان پڑھ لو: وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذَرَيْتُهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

(حضرت مریم کی والدہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ میں اپنی بیٹی حضرت مریم اور اس کی اولاد کو شیطان سے حفاظت کے لیے تیری پناہ میں دیتا ہوں)۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں اس طرح سے ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہر انسان کے پہلو میں پیدائش کے وقت شیطان انگلی چبھوتا ہے، سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے، ان کو بھی چبھنے لگا تھا مگر پردہ میں چھوئی (آپ کو نہ چبھو سکا)۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا بچہ اس وقت چنچتا ہے جب شیطان حرکت مارتا ہے۔

۱۔ بخاری، مسلم، کتاب الانبیاء، باب ۲، مسلم کتاب الفضائل، حدیث ۱۴۶، مشکوٰۃ ۶۹، کنز العمال ۲۲۳۴۵، تفسیر ابن جریر ۱۶۲/۱۶۳، سورۃ آل عمران آیت ۳۶

۲۔ بخاری، مسلم، بخاری کتاب بد الخلق، باب ۱، مسند احمد ۵۲۳/۲

۳۔ مسلم، مسلم، صحیح مسلم کتاب الفضائل، حدیث ۱۴۸

حضرت قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اس خصوصیت میں تمام انبیاء کرام حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ شریک ہیں (یعنی ان کو بھی پیدائش کے وقت شیطان اپنی انگلی نہیں چبھو سکا)۔

## شیطان انسان میں خون کی طرح چلتا ہے

(حدیث) حضرت صفیہ بنت حبیبہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ۔

(ترجمہ) شیطان انسان میں اس طرح سے دوڑتا ہے جس طرح خون (دوڑتا ہے)۔

(فائدہ) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم شیطان سے کیسے بچ سکتے ہیں جب کہ وہ ہم میں خون کی طرح چلتا ہے (اس لیے ہم کو شیطان سے بچنے کی بہت فکر کرنی ضروری ہے) (منہ)۔

## شیطان کی خبیث حرکات

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں یہ بات کہی جاتی تھی کہ شیطان انسان کے آلہ تناسل کے سوراخ میں چلتا اور پائخانہ کی جگہ انڈے دیتا ہے، اس کی وجہ سے انسان کو خیال لاحق ہوتا ہے کہ شاید اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ اس لیے تم میں سے کوئی مسلمان بھی جب تک ریح خارج ہونے کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے یا تری نہ دیکھے تو نماز نہ توڑے۔

۱۔ نووی شرح مسلم (منہ)

۲۔ بخاری، مسلم، بخاری کتاب الاحکام، باب ۱، کتاب بد الخلق، باب ۱، فی الاعنکاف باب ۱۱، ۱۲،

البدوۃ و کتاب الصوم، باب ۱، ابن ماجہ ادب، باب ۱، دارمی فی الرقاق، باب ۱، مسند احمد ۱۵۶/۳، ۲۸۵،

۳۰۹، ۳۴۶

۴۔ ابن ابی الدنیا (منہ)، مکائد الشیطان (۴۰)، منہ و اسنادہ صحیح

۵۔ مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الوصیۃ لابن ابی داؤد (منہ)



## شیاطین سے حفاظت کی تدبیر

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِذَا كَانَ جُحُ الْلَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صَبِيًا نَكْمًا فَاِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَاغْلِقُوا ابْوَابَكُمْ وَاذْكُرُوا اَسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَخَمِّرُوا اَيْنِيَّتَكُمْ وَاذْكُرُوا اَسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَوْ اَنْ تُعْرِضُوْا عَلَیْهَا شَيْئًا وَاَطِيعُوا مَصَارِيْحَكُمْ بِه

(ترجمہ) جب رات شروع ہو تو تم اپنے بچوں کو دباہر نکلنے سے روک دیا کرو کیونکہ اس وقت شیاطین (فتنہ پھیلانے کے لیے) زمین میں پھیلے ہیں۔ جب ایک گھڑی گزرجائے تو بچوں کو چھوڑ دیا کرو۔ اور اپنے دروازے بھی بند کر لیا کرو اور ان کو بند کرتے وقت اللہ کا نام لے لیا کرو کیونکہ بند شدہ دروازہ شیطان نہیں کھول سکتا۔ اپنے برتنوں کو بھی ڈھانپ دیا کرو اور ان (کو ڈھانپتے وقت) بھی اللہ کا نام لے لیا کرو چاہے کچھ بھی ملے برتنوں پر رکھ لیا کرو اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو ایسا نہ ہو کہ رات کو کسی جن یا چوہے وغیرہ کی شرارت سے کسی چیز کو آگ لگ جائے۔

## دفع شر شیطان میں کبوتر کا استعمال

حضرت حسن (بصریؒ) فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لے بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ (منہ) بخاری کتاب بدر الخلق باب ۱۱۱۶ وغیرہ، مسلم کتاب الاشرار باب ۲۲، ترمذی کتاب الاطعمہ باب ۱۵، الادب باب ۴۴، دارمی کتاب الاشرار باب ۲۶، موطا مالک باب صفة البني حدیث ۲۱، مسند احمد ۲/۳۶۳، ۳۱۹، ۳۸۶، ۳۸۸، ۳۹۵، ۵۲/۵، مشکوٰۃ

۴۲۹۴، کنز العمال ۴۵۳۲۲، شرح السنۃ ۱۱/۳۹۰

اَتَّخِذُوا الْحَمَامَاتِ الْمُقْصُوصَاتِ فِي الْبُيُوتِ فَاِنَّهَا تُلْهِمُ الشَّيْطَانَ عَنْ صَبِيَا نَكْمًا بِه

(ترجمہ) تم کٹے ہوئے پروں والے کبوتر گھروں میں رکھا کرو یہ شیطان کو تمہارے بچوں کی بجائے اپنے ساتھ مشغول رکھیں گے۔

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آتائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَتَّخِذُوا هَذِهِ الْمَقَاصِصَ فِي بُيُوتِكُمْ فَاِنَّهَا تُلْهِمُ الْجِنَّ عَنْ صَبِيَا نَكْمًا بِه

(ترجمہ) یہ کٹے ہوئے پروں والے کبوتر، یہ تمہارے بچوں کی بجائے جنات کو اپنی طرف مشغول کر دیں گے۔

(فائدہ) اس حدیث کی شرح میں علامہ منادیؒ فرماتے ہیں کبوتر اور اس قسم کے دوسرے خوب صورت پرندے قمری چڑیا وغیرہ خصوصاً سُرخ کبوتر اپنی خوبصورتی کی وجہ سے جنات کو اپنی طرف متوجہ کر دیتے ہیں اس کی وجہ سے جنات بچوں کی بجائے ان کی طرف مشغول ہو جاتے ہیں اور اس طرح سے بچے شیاطین اور جنات کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔

## شیطان کا بستر

حضرت قیس بن ابی حازمؒ فرماتے ہیں جس گھر میں کوئی بستر بچھا ہوا ہو مگر اس پر کوئی نہ سوتا ہو تو اس پر شیطان سوتا ہے۔

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لے کرماتی فی مسائلہ ومنہ، تاریخ بغداد ۲/۲۴۹، المعجمین ابن حبان ۲/۲۵۰، میزان الاعتدال ۵۵۶، المنار المنیف ۱۹۸، شیرازی فی الاقواب، تاریخ خطیب، دہلی (منہ) تاریخ بغداد ۵/۲۴۹، مسند الفردوس علی (۲۶۰)، ۸۳/۱، الجامع لصغیر (۱۰۲)، فیض القدیر ۱۱/۱۱۱، ابن ہدی، المعجمین ابن حبان ۲/۲۵۰، میزان الاعتدال ۵۵۶، المنار المنیف ابن قیم ۱۹۸، فیض القدیر شرح جامع صغیر ۱۱/۱

لے ابن ابی الدنیا ومنہ، مکائد الشیطان (۵)، ۲۲، البقیع علیہ ۵/۲۱۲، کلام خالد بن معدان



فِرَاسٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاسٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلصَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ ۚ  
(ترجمہ) (ستر کی کئی اقسام ہیں) ایک بستر تو آدمی کا ہوتا ہے، ایک اس کی بیوی کا ہوتا ہے، تیسرا مہمان کے لیے ہوتا ہے اور چوتھا شیطان کے لیے ہوتا ہے۔

## شیطان دوپہر کو نہیں سوتا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم دوپہر کو قیلولہ کیا کرو کیونکہ شیطان دوپہر کو قیلولہ نہیں کیا کرتا (قیلولہ کا معنی دوپہر کو کچھ دیر سونا ہے)۔

امام طبرانی اور امام ابو نعیم نے مذکورہ ارشاد کو بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت کے فرمان مبارک سے نقل کیا ہے ۛ

## شیطان کی گرہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

يُعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِدِيَّةٍ رَأْسٍ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ  
يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَامًا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنْ  
اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ قَوَّضًا انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ

ۛ مسلم، ابوداؤد، نسائی (منہ) مسلم کتاب اللباس حدیث ۴۱، ابوداؤد کتاب اللباس باب ۱، نسائی کتاب النکاح باب ۸، مسند احمد ۲/۲۹۳، مشکوٰۃ (۴۳۱۰)، تحف السادہ ۵/۲۶۲

ۛ معجم اوسط طبرانی، الطب لابن نعیم (منہ) مجمع الزوائد ۸/۱۱۲، تحف السادہ ۵/۱۲۲، الطب النبوی ذہبی (۱۵) کنز العمال ۲۱۴، الاحکام النبویہ فی اصناف الطبیہ للکمال ۱/۱۱۳، فتح الباری ۱۱/۷۰، قرطبی ۱۳/۲۳، کشف الخفا ۲/۱۵۴، قیسرانی ۵۳۸، درر ۱۲۲۔

صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُفِّمَا، فَاصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ ۚ

(ترجمہ) شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کی گردی پر سوتے وقت میں تین گرہیں لگاتا ہے، ہر گرہ لگاتے وقت یہ کہتا ہے تم لمبی رات تک سوتے رہو، پھر اگر وہ شخص جاگ جاتا ہے تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وہ صبح بھی کر لیتا ہے تو اس کی اور گرہ بھی کھل جاتی ہے، اور اگر نماز بھی پڑھ لیتا ہے تو اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور ہشاش بشاش ہو کر اٹھتا ہے ورنہ خبیث النفس سُست ہو کر اٹھتا ہے۔

## شیطان کا پیشاب انسان کے کان میں

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہی رہتا ہے نماز کے لیے بھی نہیں اٹھتا تو آپ نے ارشاد فرمایا:۔  
ذَلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ ۚ

(ترجمہ) یہ ایسا آدمی ہے جس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔

## شیطانی خواب

(حدیث) حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا:۔

ۛ بخاری، مسلم (منہ) بخاری کتاب التہجد باب ۱، مسلم حدیث ۲۰، من المسافرین، ابوداؤد فی التلویح باب ۱، ابن ماجہ امامت باب ۱، موطا مالک حدیث ۹۵، من السفر، مسند احمد ۲/۲۴۳، بیہقی ۲/۵۰۱، ابن خزمہ حدیث ۱۱۳۱، مسند حمیدی حدیث ۹۶۰ ۛ بخاری، مسلم (منہ) بخاری ۲/۲۴۸، مسلم صلوٰۃ المسافرین باب ۱، نسائی ۲/۲۰۴، مسند احمد ۲/۴۲۶، بیہقی ۳/۱۵، ابن ابی شیبہ ۲/۲۶۱، کنز العمال ۸۲/۴۱۳، بدایہ و النہایہ ۱/۶۳، حلیہ ابو نعیم ۹/۳۲، ابن ماجہ باب ۱ فی الامامۃ۔



الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالْحُلُومُ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُتْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ عَنْ كَيْسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْعُودْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ. ۞

(ترجمہ) اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور بُرے شیطان کی طرف سے، جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بیداری کے وقت تین مرتبہ باتیں طرف تھوک دے اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اگر اس نے ایسا کر لیا، تو یہ خواب بد اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

### خواب کی تین اقسام

(حدیث) حضرت عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

الرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: مِنْهَا تَهَادِيْدٌ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيُحْزِنَ ابْنَ آدَمَ، وَمِنْهَا مَا يَهْمُ بِهِ الرَّجُلُ فِي يَقْظَتِهِ فَيَرَاهُ فِي مَنَامِهِ، وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتْرَةِ وَارَبَعَيْنِ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ. ۞

(ترجمہ) خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو ان میں سے شیطان کی طرف سے ڈراوا سوجھتے ہیں تاکہ انسان کو خوف و دہشت ہو ایک وہ سچے ہیں جن کے متعلق آدمی جاگتے میں خیال کرتا ہے پھر اس کو خواب میں دیکھتا ہے اور ایک خواب نبوت کا

۱۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی (منہ) بخاری تعبیر الرؤیا باب ۳، ۴، ۱۰، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱







## شیطان کی بیٹھک

(حدیث) ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ سے روایت کرتے ہیں کہ  
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَجْلِسَ بَيْنَ الصَّحْحِ وَالْظِّلِّ وَقَالَ  
 مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ ۖ

(ترجمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے سے  
 منع فرمایا، آپ نے فرمایا یہ شیطان کی بیٹھک ہے۔

(فائدہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی منقول ہے کہ انسان کا کچھ دھوپ میں اور کچھ سائے  
 میں بیٹھنا شیطان کی جگہ بیٹھنا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔ حضرت قتادہؓ  
 بھی فرماتے ہیں کہ شیطان دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھتا ہے۔

## شیطان کی خواب گاہ

حضرت سعید بن المسیبؓ فرماتے ہیں کہ شیطان دھوپ اور سائے کے درمیان نیند کرتا ہے۔

## ظالم حج شیطان کے نرغے میں

(حدیث) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۔ احمد (منہ) مسند احمد ۳/۴۴۱، البدایہ والنہایہ بلفظ ۶۲/۱  
 ۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الادب لابن بکر الخلال (منہ)  
 ۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الادب لابن بکر الخلال (منہ)  
 ۴۔ کتاب الادب لابن بکر الخلال (منہ)  
 ۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الادب لابن بکر الخلال (منہ)

ارشاد فرمایا:

اللَّهُ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجْرِ فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ ۖ

(ترجمہ) جب تک حج اور فضیلت کرنے والا قاضی ظلم اور زیادتی نہ کرے اللہ تعالیٰ  
 (کی مدد) اس کے ساتھ ہوتی ہے لیکن جب وہ ظلم و زیادتی کرتا ہے تو اللہ (کی مدد)  
 سبٹ جاتی ہے اور شیطان اس کو قابو کر لیتا ہے۔

## اذان اور نماز کے وقت شیطان کی حالت

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
 إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضَرَاطُحًا حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْدِينَ، فَإِذَا  
 قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثَوَّبَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ  
 التَّثَوُّبُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ أَذْكَرَ كَذَا  
 وَأَذْكَرَ كَذَا إِمَّا لَمْ يَكُنْ يُدْكَرُ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَظِلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي  
 كَيْفَ صَلَّى ۖ

(ترجمہ) جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے شیطان پیٹھ دے کر بھاگ جاتا  
 ہے (اذان کے برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے) اس کا پاؤں نکل جاتا ہے (وہ بھی

۱۔ ترمذی (منہ) سنن ترمذی کتاب الاحکام باب، سنن ابن ماجہ کتاب الاحکام باب، مسند احمد ۵/۲۷، جمع الجامع  
 حدیث ۹۶۷۴، فتح الباری ۱۳/۱۲

۲۔ بخاری مسلم، البدایہ والنہایہ، سنن ابی داؤد، نسائی (منہ) بخاری کتاب الاذان باب، والعمل فی الصلوۃ، مسکن کتاب الصلوۃ حدیث ۱۱۹، وفی المساجد  
 حدیث ۸۳، ۸۴، البدایہ والنہایہ، سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب، نسائی کتاب الاذان باب، دارمی کتاب الصلوۃ باب، بابک، موطا مالک  
 کتاب النہار حدیث ۶، مسند احمد ۲/۳۱۳، ۴۷۰، ۵۰۳، ۵۲۲، بیہقی ۱/۳۲۱، تجرید ۲۸۳، ترمذی غیب و تہذیب ۱/۱۱۶  
 مجمع الزوائد ۳۳۴، کنز العمال ۸۸۳، ۲۰۹۴۷، ۲۰۹۴۹، ۲۰۹۴۹



اتنا زور سے کہ اذان کی آواز بھی نہیں سکتا، پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو واپس آجاتا ہے، پھر جب نماز کی تکبیر کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر ہو چکتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے اور نمازی کے دل میں اس کے متعلق خیال ڈالتا ہے کہتا ہے فلاں بات یاد کرو، فلاں بات یاد کرو جو اس کو پہلے یاد نہیں ہوتی تھی کہ آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھیں ہیں۔

## شیطان ایک جوتے میں چلتا ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ  
ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی ایک جوتا پہن کر نہ چلا کرے کیونکہ شیطان ایک جوتا پہن کر چلتا ہے۔

## انسان کے سجدہ پر شیطان کا داویلا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السُّجْدَةَ فَسَجَدَ إِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُولُ  
يَا وَيْلَهُ أُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ

لے حب کرمانی فی مسائلہ (منہ) ابن ماجہ حدیث ۳۶۱۵، مشکل الآثار ۲/۱۴۱، تخرید ۲۶۷، بلفظہم، بخاری ۱۹۹، مسلم فی اللباس باب حدیث ۶۸، ابوداؤد ۴۶۲۶، ترمذی ۱۷۷۴، ابن ابی شیبہ ۲۲۸/۸، مشکوٰۃ ۴۴۱۱، فتح الباری ۱۰/۳۰۹، کنز العمال ۴۱۶۰۲

فَعَصَيْتُ فَلَئِي النَّارُ لے

ترجمہ: جب انسان سجدہ والی آیت تلاوت کرتا ہے اور اس پر سجدہ کرتا ہے تو شیطان اس سے دُور ہٹ کر رونے لگ جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس انسان کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کیا اور اس کو جنت مل گئی، اور مجھے سجدہ کا حکم ملا اور میں نے نافرمانی کی اور مجھے دوزخ ملی۔

(فائدہ) حضرت عبید اللہ بن مقسمؓ کی روایت میں اس طرح سے ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جب تو شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے تُو نے ملعون پر لعنت کی اور جب تو اس سے پناہ مانگتا ہے تو وہ کہتا ہے تُو نے میری کمر توڑ دی، اور جب تو سجدہ کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے حسرت! انسان کو سجدہ کا حکم ملا تو اُس نے فرمانبرداری کی، اور شیطان کو حکم ملا تو اس نے سرکشی کی پس انسان کے لیے جنت ہو گئی اور شیطان کے لیے دوزخ لے۔“

## شیطان کو گالیاں مت دو

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لے احمد، مسلم، ابن ماجہ (منہ) مسند احمد ۲/۴۲۲، ابن ماجہ کتاب القامرہ باب ۱۰۵۲، مسلم کتاب الایمان حدیث ۱۳۳، بیہقی ۳۱۲/۲، صحیح ابن خزمہ ۵۲۹، شرح السنہ ۲/۱۴۶، مشکوٰۃ ۸۹۵، نصب الراية ۲/۱۷۸، علیہ ۶/۵، ترمذی ۲۵۶/۲، تخریج احیاء العلوم عراقی ۱/۱۴۹، زہد ابن مبارک ۳۵۳، ابن کثیر ۳/۳۹۹، دُرر مشرق ۳/۱۵۸، تاریخ بغداد ۴/۳۲۲، احوال السادة المتقين ۳/۱۹، کنز العمال ۳۱۰۸، بدایہ والنہایہ ۱/۹۱، لے ابن ابی الدنیاء (منہ) لم اجده فی مکالمہ شیطان، کنز العمال حدیث ۲۱۲، جلد اول بحوالہ مسند الفردوس الدیلمی ولم اجده فیہ ایضاً۔ (مترجم)



لَا تَسْبُوا الشَّيْطَانَ وَتَعَوُّدُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ ۖ

(ترجمہ) تم شیطان کو گالیاں مت دو بلکہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

## نماز میں شیطان کی شرارتیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں شیطان نماز میں تمہارے اوپر دو نماز کو تڑوانے کے لیے گھومتا ہے جب نماز تڑوانے سے مایوس ہوتا ہے تو نماز کی دُبر میں پھونک مارتا ہے تاکہ نماز یہ سمجھے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے لیکن تم میں سے کوئی بھی اپنی نماز نہ توڑا کرے جب تک کہ بدبو نہ پائے یا آواز نہ سنے بلکہ

اور ایک روایت میں حضرت ابن مسعودؓ سے اس طرح سے منقول ہے کہ شیطان انسان کی رگ دپے میں ایسے دوڑتا ہے جیسے خون، حتیٰ کہ وہ تمہارے پاس نماز کی حالت میں بھی آجاتا ہے اور نماز کی دُبر میں پھونک مارتا ہے اور راس ذکر کو تڑک دیتا ہے پھر (نماز سے) کہتا ہے تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ لیکن سن لو! تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز کو نہ توڑا کرے جب تک کہ بدبو نہ پائے یا آواز نہ سنے یا تڑی نہ پائے بلکہ

## نماز میں اُونگھنا شیطان کی طرف سے ہے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنگ کے وقت اُونگھنا شر کی طرف سے درجعت اور مُدَم ہوتا ہے اور نماز میں اُونگھنا شیطان (کی شرارت) سے ہوتا ہے بلکہ

۱۔ المخلص (منہ) کنز العمال حدیث ۲۱۲۰ بحوالہ مذکور

۲۔ مصنف عبدالرزاق، ابن ابی الدنیا (منہ)

۳۔ مصنف عبدالرزاق (منہ)

۴۔ طبرانی (منہ)

## نماز میں چھینک اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نماز میں جمائی اور چھینک شیطان کی طرف سے آتی ہے بلکہ

## کون سی چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں

(حدیث) حضرت دینارؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:   
الْعَطَاسُ وَالتُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَحْتُ وَ  
الرَّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ ۖ

(ترجمہ) چھینک، اُونگھ اور جمائی نماز میں اور ماہواری رتے اور نکیر شیطان کی طرف سے آتی ہے۔

(فائدہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز میں جمائی اور وعظ و نصیحت کے وقت چھینک اور اُونگھ کی زیادتی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

## شیطان کا قارورہ

حضرت عبدالرحمن بن یزیدؓ فرماتے ہیں مجھے اس کی اطلاع دی گئی ہے کہ شیطان کا ایک

۱۔ طبرانی، ابن ابی شیبہ (منہ)

۲۔ ترمذی (منہ) ترمذی کتاب الادب باب ۸۶، حدیث ۴۸۴، مشکوٰۃ ۹۹۹، حاروی لفظاوی

۱/۵۳۵، کنز العمال ۱۹۹۵۲، بہذا اللفظ و مستدرک حاکم ۲/۲۶۴، مسند حمیدی ۱۱۶۱، ابن خزیمہ ۹۲۱،

اتحاف السادة المتقين ۶/۲۸۴، کنز العمال ۵۲۹ ۲۵، المغنی عن حمل الاسفار عراقی ۲/۲۰۶، عمل الیوم

واللیلہ ابن سنی ۲۲۰، کشف الخفاء ۲/۹۰، بنظہم و مجمع الزوائد ۲/۸۶، بنظہ



قارورہ بھی ہے شیطان اس کو نماز میں سُنکھاتا ہے تاکہ وہ جہائیاں لیں (اور نماز سے توجہ ہٹتی رہے)۔

اور مصنف عبد الرزاق کی روایت میں اس طرح ہے کہ شیطان کا ایک قارورہ ہے اس میں کچھ پھڑکنے کی چیز ہے جب لوگ نماز کے لیے جاتے ہیں تو یہ ان کو سُنکھاتا ہے، اور وہ جہائیاں لینے لگتے ہیں۔ اس لیے ایسے شخص کو حکم دیا گیا ہے کہ جب کسی کی یہ حالت ہو تو وہ اپنے ہونٹ اور نتھنے بند رکھے۔

## جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے

(حدیث) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

الْأَنَاءُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْعُجَالَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

(ترجمہ) (انسان کا کسی کام میں) انتظار کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔

## گدھا شیطان کو دیکھتا ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِذَا سَمِعْتُمْ صُرَاحَ الدُّيْكَةِ فَاسْكُتُوا مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّمَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا

لہ ابن ابی شیبہ (منہ)

لہ عبد الرزاق (منہ)

لہ ترمذی (منہ) ترمذی کتاب البر باب ۶۶۔

سَمِعْتُمْ نَمِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّمَا رَأَتْ شَيْطَانًا۔

(ترجمہ) جب تم مرغ کی آواز سُنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ (ہر وقت) فرشتے کو دیکھتا ہے۔ اور جب تم گدھے کی آواز سُنو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ وہ (اس وقت) شیطان کو دیکھتا ہے۔

## مسجد والوں سے شیطان کی چال

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَانْسَ بِهِ كَمَا يَنْسُ الرَّجُلُ بِمَا أَتَيْتَهُ فَإِذَا اسْكَنَ لَهُ ذَنْقَهُ أَوْ أُلْجَمَهُ۔

(ترجمہ) تم میں سے جب کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر پہلے اپنے ساتھ مانوس کرتا ہے جب وہ اس سے اس طرح مانوس ہو جاتا ہے جیسے اپنے سواری کے جانور سے ہوتا ہے اور جب اس سے مطمئن ہو جاتا ہے تو اس کی گردن میں پھندا ڈال دیتا ہے یا اس کو لگام ڈال دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں تم اس کی اس شرارت کا مشاہدہ بھی کرتے ہو پھندے والے کو تو اس طرح سے کہ وہ تھکا ہوا ہوتا ہے مگر اللہ کا ذکر نہیں کر رہا ہوتا، اور لگام والے کو

لہ بخاری، مسلم (منہ) بخاری کتاب بد الخلق باب ۱، مسلم کتاب الذکر حدیث ۸۲، ترمذی کتاب الدعوات باب ۵۶،

مسند احمد ۲/۳۰۶، ۳۲۱، ۳۶۴، البدایہ و النہایہ ۵/۱۲۵، شرح السنۃ ۵/۱۲۶، مشکوٰۃ ۲/۲۴۱، الحجا مک فی خبر المذہب

۱۴۹، تفسیر ابن کثیر ۶/۳۴۲، الادب المفرد ۱۲۳۶

لہ مسند احمد (منہ) ۲/۳۳۰، مجمع الزوائد ۱/۲۲۲، مجمع البحار ۶/۱۱۵، کنز العمال ۱۲/۱۲۷، تفسیر ابن کثیر ۸/۵۵۹۔



اس طرح کہ اُس نے اپنا منہ کھولا ہوا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر رہا ہوتا۔

## نماز کی صفوں میں شیطان کا گھسنا

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

رَأَوْنَا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا مِنْهَا وَحَاذُوا بَيْنَ الْأَعْنَاقِ ، قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيِّدُهُ إِنِّي لَا رَحْمَ الشَّيْطَانِ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهُ الْحَذَفُ .

(ترجمہ) اپنی صفوں کو نماز میں ملا کر رکھو اور ان کے قریب کھڑا کرو، گردنوں کے درمیان برابری اختیار کرو، مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہوں وہ بطخ کی شکل میں صف کے شکافوں سے گھس رہا ہوتا ہے۔

## مسجد سے نکلنے وقت شیطان سے حفاظت کا وظیفہ

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ تَدَاعَتْ جُبُودُ إِبْلِيسَ وَاجْتَلَبَتْ وَاجْتَمَعَتْ لِمَا يَجْتَمِعُ النَّحْلُ عَلَى الْغُصْنِ . فَإِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ» فَإِنَّهُ إِذَا قَامَ لَمْ تَضُرَّهُ .

۱۔ احمد دہمنہ، مسند احمد ۳/۲۲۰، نسائی ۲/۹۲، کنز العمال حدیث ۲۰۵۸۰

۲۔ عمل الیوم واللیلہ ابن سنی دہمنہ حدیث ۱۵۵، تحف السادہ ۹/۵۹۲، جمع الجوامع حدیث ۶۱۰۷، کنز العمال حدیث ۲۰۷۸۲

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی مسجد سے باہر نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو ابلیس کے لشکر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں تو وہ دوڑ کر اس طرح جمع ہو جاتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتے پر، پس مسجد سے نکلنے وقت جب تم میں سے کوئی مسجد کے دوازے پر کھڑا ہو تو یہ دعا پڑھے "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ" جب وہ یہ دعا پڑھ لے گا تو یہ ابلیسی لشکر اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔

## شیطان اور ابن حنظلہ کی ملاقات کی حکایت

حضرت صفوان بن سلیمؓ فرماتے ہیں کہ اہل مینہ کی حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ کی مسجد سے باہر شیطان سے ملاقات ہو گئی۔ شیطان نے کہا اے حنظلہؓ کے بیٹے! مجھے پہچانتے ہو؟ فرمایا ہاں پہچانتا ہوں۔ کہا تو بتاؤ میں کون ہوں؟ فرمایا تو شیطان ہے۔ کہا تم نے مجھے کیسے پہچانا؟ فرمایا جب میں مسجد سے باہر نکلا تھا تو اللہ کا ذکر کر رہا تھا جب تجھے دیکھا تو اللہ کے ذکر کی بجائے میری نظری طرف متوجہ ہو گئی اس سے میں جان گیا کہ تو شیطان ہے۔ کہا اے حنظلہؓ کے بیٹے! تم نے درست کہا۔ میں ایک بات تمہیں سکھاتا ہوں اس کو میری طرف سے یاد رکھنا فرمایا۔ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ شیطان نے کہا دیکھ لیں اگر بہتر ہو تو قبول فرمائیں اگر غلط ہو تو ٹھکرا دیں "اے ابن حنظلہ! اپنی پسند کی چیز اللہ عزوجل کے سوا کسی سے مت مانگنا اور اس کا خاص خیال رکھنا کہ عرصہ کے وقت آپ کی کیا حالت ہوتی ہے۔"

## قارون کو شیطان کے گمراہ کرنے کا عبرتناک واقعہ

ابن ابی اسحاقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسلیمانؓ اور دوسرے حضرات سے سنا ہے

۱۔ ابن ابی الدنیا، ابن عساکر (منہ) مکائد الشیطان (۶۵) احیاء العلوم ۳/۳۲، الاصابہ ۲/۵۹، مصائب الانسان ص ۱۳۳



کہ ابلیس ملعون قارون کے سامنے گمراہ کے کھینے ظاہر ہوا جب کہ قارون چالیس سال تک پہاڑ میں رہ کر عبادت کر چکا تھا اور بنی اسرائیل کی قوم میں عبادت کرنے کے اعتبار سے سبقت لے گیا تھا شیطان نے اس کو گمراہ کرنے کے لیے بہت سے شیاطین روانہ کیے مگر کوئی بھی اس کو گمراہ نہ کر سکا تو وہ خود اس کے مقابلہ میں آیا اور اس کے ساتھ ہی (پہاڑ میں) عبادت کر کے لگا قارون روزہ افطار کر لیتا تھا لیکن ابلیس روزہ افطار نہیں کرتا تھا اور قارون کو اپنی عبادت گزاری ایسی دکھانے لگا کہ اس کے سامنے قارون کی قوت جواب دے جاتی تھی۔ اس طرح سے قارون نے اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تو شیطان نے کہا اے قارون! تو اس پر فتاعت کر کے بیٹھ گیا ہے تو بنی اسرائیل کے جنابوں میں بھی نہیں جاتا اور ان کے ساتھ جماعت میں بھی شریک نہیں ہوتا اس طرح سے اس نے قارون کو پہاڑ سے ڈرا کر گر جا گھر میں داخل کیا اور بنی اسرائیل (شیطان اور قارون) کے پاس کھانا لانے لگے، تو شیطان نے کہا اے قارون! ہم اس پر راضی ہو گئے، ہم تو بنی اسرائیل پر بوجھ بن چکے ہیں تو قارون نے کہا پھر کیا رائے ہے؟ شیطان نے کہا ہم ایک دن محنت کریں اور باقی ہفتہ عبادت میں گذاریں۔ قارون نے کہا درست ہے۔ (چند دن کے بعد) پھر شیطان نے کہا ہم تو اس پر خوش ہو کر بیٹھ گئے ہیں ہم صدقہ خیرات کیوں نہ کریں ہم (اس کے لیے زیادہ) محنت کیوں نہ کریں؟ تو قارون نے کہا پھر کیا رائے ہے؟ ہم کیا کریں؟ شیطان نے کہا ہم ایک دن تجارت کریں اور ایک دن عبادت کریں جب اس نے یہ کام شروع کر دیا تو شیطان نے اس کو چھوڑ دیا اور قارون کے سامنے دنیا کے خزانے جمع ہونے لگے۔ بالآخر وہ حضرت موسیٰ کے مقابلہ آ رہا اور زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کے تمام خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا (اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان سے اور اس کے شر سے محفوظ رکھے۔)

## قتل کا طریقہ شیطان نے سکھایا

ابن جریر کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کرنے کا ارادہ تو کر لیا مگر یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کو کیسے قتل کرے تو شیطان اس کے سامنے ایک پرندے کی شکل میں ظاہر ہوا اس نے ایک پرندے کو پکڑا اور اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر پھوڑ دیا، اس طرح سے شیطان نے اس کو قتل کرنے کا طریقہ سکھایا۔

## قتل ہابیل پر حضرت آدم اور شیطان میں مکالمہ

جب آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا:-  
تَغَيَّرَتِ الْبِلَادُ وَمَنْ عَلَيْهَا  
وَقُلْتُ بَشَاشَةٌ أَلَوْجُهُ الصَّبِيحُ  
قَتَلَ قَابِيلُ هَابِيلًا أَخَاهُ  
۱۔ تمام علاقے اور ان میں رہنے والے لوگ پریشان ہیں، زمین کی سطح غبار آلود اور قبیح شکل ہو گئی ہے۔

۲۔ ہر مزرہ دار اور رنگدار شے بدل گئی ہے اور چمکدار چہرہ کی تروتازگی ماند پڑ گئی ہے۔  
۳۔ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو مار ڈالا، اس نے مجھے پریشان کر دیا ہے، آہ خوبصورت چہرہ رخصت ہو گیا ہے۔

تو آپ کو شیطان نے جواب میں کہا:-

ثَنَخَ عَنِ الْبِلَادِ وَسَاكِينَهَا  
وَقُلْتُ بَشَاشَةٌ أَلَوْجُهُ الصَّبِيحُ  
وَقُلْتُ بَشَاشَةٌ أَلَوْجُهُ الصَّبِيحُ  
وَقُلْتُ بَشَاشَةٌ أَلَوْجُهُ الصَّبِيحُ



فَمَا أَنْفَكْتُ مَكَايِدَتِي وَمَكْرِي إِلَى أَنْ فَاتَكَ التَّمْرُ الدَّابِجُ

۱. تو شہروں سے اور اس کے باسیوں سے الگ ہو گیا۔ میری وجہ سے تجھ پر اتنا وسیع جنت تنگ ہو گئی۔

۲. جنت میں تُو اور تیری بیوی مرے میں تھے۔ اور تمہارا دل دنیا کی تکالیف سے محفوظ تھا

۳. میں نے بھی اپنے مکہ اور چالبا زیاں برابر جاری رکھیں یہاں تک کہ تم سے تروتادہ کھجور بھی چھین گئی۔

### شیطان نے حضرت زکریا کو کیسے قتل کرایا

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی آپ نے اس رات حضرت زکریا علیہ السلام کو آسمان پر دکھایا، آپ نے ان کو سلام کیا اور فرمایا اے ابوبحی! اپنے قتل کا واقعہ تو سنائیں کیسے پیش آیا تھا؟ اور آپ کو بنی اسرائیل نے کیوں قتل کیا تھا؟

انہوں نے فرمایا اے محمد! بحی اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ نیک تھا، اُن میں زیادہ خوبصورت اور بہترین چہرہ والا بھی تھا اور وہ ایسا ہی تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وَكَانَ سَيِّدًا اَوْحُودًا (اور وہ دین کا مقتدا ہو گا اور لذتِ نفس کو بہت روکنے والا ہو گا) چنانچہ بنی اسرائیل کے بادشاہ کی بیوی اس کی خواہش کہ بیٹی یہ عورت زنا کار تھی، اس نے بحی کی طرف پیغام روانہ کیا لیکن اللہ نے بحی کو سچا یا اور بحی رُک گئے اور اس کے پاس جانے سے انکار کر دیا۔ تو اُس نے بحی کو قتل کرنے کا سچتہ ارادہ کر لیا۔ یہ لوگ ہر سال ایک عید منایا کرتے تھے اور بادشاہ کی یہ عادت تھی کہ وہ جب وعدہ کرتا تھا تو نہ تو اس کے خلاف کرتا تھا اور نہ بھوٹ بولتا تھا۔ چنانچہ یہ بادشاہ عید کے لیے روانہ ہوا تو اس کی ملکہ بھی اُٹھ کھڑی

لہ تاریخ بغداد، تاریخ دمشق ابن عساکر (منہ)

ہوئی اور اس کو رخصت کرنے لگی تو بادشاہ حیران ہو گیا کیونکہ ملکہ نے ایسا کبھی نہیں کیا تھا، جب وہ اس کو رخصت کر چکی تو بادشاہ نے کہا مجھ سے مانگو (آج) جو بھی مانگو گی دوں گا؟ ملکہ نے کہا میں تو بحی بن زکریا کا خون مانگتی ہوں، بادشاہ نے کہا کچھ اور مانگو۔ ملکہ نے کہا میں تو یہی مانگتی ہوں۔ بادشاہ نے کہا اچھا اس کا خون تجھے بخشا۔ پھر اس نے بحی کے پاس کچھ بہادر روانہ کیے بحی اس وقت اپنی محراب میں نماز میں مصروف تھے اور میں بھی اس کے ساتھ ایک طرف نماز پڑھ رہا تھا چنانچہ آپ کو ایک تشری میں ذبح کر دیا گیا اور اُس کے سر اور خون کو ملکہ کے پیش کر دیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس وقت آپ کے صبر کی کیا حالت تھی؟ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا میں نے اپنی نماز نہیں توڑی تھی۔ جب بحی کا سر مبارک اس کے پیش کیا گیا اور اس کے سامنے رکھا گیا (تو وہ بہت خوش ہوئی) لیکن جب شام ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کو شاہی خاندان اور حشم و خدم سمیت زمین میں دھنسا دیا جب صبح ہوئی تو بنی اسرائیل نے زکریا کا خدا زکریا کی خاطر غضب ناک ہوا ہے تو ہم اپنے بادشاہ کی خاطر غصہ میں آکر زکریا کو قتل کر دیں۔ چنانچہ وہ میرے قتل کرنے کو تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اور میرے پاس ایک ڈرانے والا آیا تو میں ان سے بھاگ نکلا، ابلیس اُن کے آگے آگے تھا وہ ان کو میری خبر دے رہا تھا جب میں اُن سے ڈر گیا کہ اب میں ان کو عاجز نہیں کر سکتا تو میں نے درخت کو آواز دی، تو درخت نے کہا میرے اندر آ جا میں چنانچہ وہ مچھٹ گیا اور میں اس میں داخل ہو گیا ابلیس بھی وہاں پہنچ گیا اور میری چادر کا ایک کنارہ پکڑ لیا اور اسی دوران درخت (مجھے اپنے اندر چھپا کر) مل گیا اور میری چادر کا ایک کنارہ درخت سے باہر گیا۔ جب بنی اسرائیل پہنچے تو حیران رہ گئے کہ ”تم نے دیکھا نہیں وہ اس درخت میں گھس گیا ہے؟ یہ اس کی چادر کا کنارہ ہے وہ اس میں اپنے جادو کے زور سے داخل ہوا ہے“ انہوں نے کہا ہم اس درخت کو آگ میں جلا دیں گے۔ ابلیس نے کہا ”بلکہ تم اس کو آہرہ سے دو ٹکڑے کر دو“ چنانچہ مجھے درخت سمیت آہرہ کے ساتھ دو ٹکڑے کر دیا گیا۔

لہ اسحق بن بشری، ”المبتدأ“، ابن عساکر (منہ)



## متفرقات

### جہانی اور شیطان

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَّاسَ وَيَكْرَهُ النَّثَّاءُ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. وَأَمَّا النَّثَّاءُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا نَثَّاءَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرْدهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَا، ضَعِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ. ۛ

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جہانی کو ناپسند کرتے ہیں تم میں سے جو کوئی چھینک مارے اور اس پر ”الحمد للہ“ کہے تو ہر مسلمان پر حق ہے جو اس کو سنے یوں کہے ”یَرْحَمُكَ اللَّهُ“ اللہ تم پر رحم فرمائے۔ اور جہانی شیطان کی طرف سے ہے تم میں سے جب کوئی جہانی لے تو حتی المقدور اس کو روکے کیونکہ تم میں جو کوئی (جہانی) کے وقت منہ کھول کر کہتا ہے ”ہا“ تو اس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔

ۛ بخاری، ابوداؤد، ترمذی، مسند بخاری، کتاب الادب باب ۲۵، ۱۷۸، ترمذی، کتاب الادب باب ۱، مسند احمد ۲/۲۶۵، ۲۷۸، ۵۱۶، ابوداؤد ۵۰۷۸، بیہقی ۲/۲۸۹، مستدرک ۳/۲۶۳، ۲۶۴، جمع الجوامع حدیث ۵۲۰۳، ۵۲۰۴، کنز العمال ۱۱/۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۵، ابن خزیمہ ۹۲۲، مشکوٰۃ ۳۲۳، ۳۲۴، الاذکار نوویہ ۸۳۹، شرح السنۃ ۱۲/۳۰۶

## شیطان جہانی لینے والے کے پیٹ میں ہنستا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: **الْعَطَّاسُ مِنَ اللَّهِ وَالنَّثَّاءُ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِذَا نَثَّاءَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِئِهِ. وَإِذَا قَالَ: اِهْ، اِهْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْعَطَّاسَ وَيَكْرَهُ النَّثَّاءُ. ۛ**

(ترجمہ) چھینک اللہ کی طرف سے ہے اور جہانی شیطان کی طرف سے، جب تم میں سے کوئی جہانی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا کرے کیونکہ جب آدمی (جہانی) لیتے وقت کہتا ہے آہ آہ۔ شیطان اس کے اندر سے ہنستا ہے اور اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جہانی کو ناپسند کرتے ہیں

## جہانی کے وقت شیطان بندے کے پیٹ میں گھس جاتا ہے

(حدیث) حضرت ابو سعیدؓ روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **إِذَا نَثَّاءَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِئِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مَعَ النَّثَّاءِ. ۛ** (ترجمہ) جب تم میں سے کوئی جہانی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا کرے کیونکہ شیطان جہانی کے ساتھ نذر گھس جاتا ہے۔

ۛ ترمذی و حسنہ (منہ) ترمذی، کتاب الادب باب ۱، مستدرک ۲/۲۶۳، مسند حمیدی ۱۱۱۲، ابن خزیمہ ۹۲۱، تحف السادہ ۶/۲۸۶، کنز العمال ۲۵۵۲۹، لمغنی عن عمل الاسفار عراقی ۲/۲۰۶، عمل الیوم واللیلہ ابن سنی ۲۲۰، کشف الخفا ۹۷، ۛ احمد، بخاری، مسلم، (منہ) بخاری، کتاب الادب باب ۱، مسلم، کتاب الزہد حدیث ۵۸، ۵۹، مسند احمد ۲/۲۶۳، ۲۶۴، ۹۶، ۹۷، ابوداؤد، کتاب الادب باب ۱، ترمذی، کتاب الادب باب ۱، ابن ماجہ، کتاب القامہ باب ۱، دارمی، کتاب الصلوٰۃ باب ۱، مصنف عبد الرزاق ۳/۳۲۵، شرح السنۃ ۱۲/۳۱۵، کنز العمال ۲۵۵۳۵، ۲۵۵۳۶، الادب المفرد ۹۴۹، فتح الباری ۱۰/۶۱۲، کامل ابن عدی ۴/۱۲۶



## تیز چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے

(حدیث) حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-  
الْعَطْسَةُ الشَّيْئَةُ وَالْتَّائِبُ الشَّيْئَانِ مِنَ الشَّيْطَانِ ۝  
(ترجمہ) زور سے چھینک آنا اور بہت بڑی جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

## چھینک اور ڈکار میں بلند آواز شیطان کو پسند ہے

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ اور حضرت شداد بن اوسؓ اور حضرت واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-  
إِذَا تَجَشَّي أَحَدُكُمْ أَوْ عَطَسَ فَلَا يَرْفَعَنَّ بِهِمَا الصَّوْتُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مُحِبٌّ أَنْ يُرْفَعَ بِهِمَا الصَّوْتُ ۝  
(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی ڈکار لے یا چھینک لے تو ان میں آواز کو بلند نہ کرے کیونکہ شیطان ان دونوں میں آواز کو بلند کرنے کو پسند کرتا ہے۔

## شیطان کا رنگ

(حدیث) حضرت رافع بن مزید ثقفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-  
إِنَّ الشَّيْطَانَ مُحِبٌّ الْحُمْرَةَ فَإِيَّاكُمْ وَالْحُمْرَةَ وَكُلَّ ذُو شَهْرَةٍ ۝

۱۔ ابن سنی (منہ) عمل الیوم واللیلہ حدیث ۲۶۴

۲۔ مر اسیل ابوداؤد شعب الیمان بیہقی (منہ) تحف السادة المتقين ۶/۲۸۶، کنز العمال حدیث ۲۵۵۳۲

۳۔ ابوالخیر الکلی، کامل ابن عدی، ابن قانع، ابن اسکن، ابن مندہ، ابوالغیم فی المعرفۃ، بیہقی فی شعب الیمان (منہ) الجامع الصغیر، مجمع الزوائد ۵/۱۳۰، جمع الجوامع ۵۶۱۹، کنز العمال ۴/۱۱۶۱، فتح الباری ۶/۳۰۶، کامل ابن عدی ۱۱۷۲، منہ الفردوس دیلمی حدیث ۳۶۸۸-۳۶۹۲، مر اسیل ابوداؤد، الجامع الکبیر ۲۸۸۔

(ترجمہ) شیطان سُرخ کو پسند کرتا ہے تم اپنے کو سُرخ سے بچائے رکھنا اور تجرید کرنے والے لباس سے بھی بچائے رکھنا۔

## شیطان کا لباس

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-  
اطُؤُوا ثِيَابَكُمْ تَرْجِعْ إِلَيْهَا أَسْمَاحَهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا وَجَدَ ثَوْبًا مَطْوًيًا لَمْ يَلْبَسْهُ وَإِذَا وَجَدَ مَنْشُورًا لَبَسَهُ ۝  
(ترجمہ) تم اپنے لباس کے کپڑے پیٹ کر رکھا کرو ان کی طاقت ان میں قائم رہے گی، کیونکہ جب کوئی کپڑا پٹا ہوتا ہے شیطان اس کو نہیں پہن سکتا، لیکن جب وہ کھلا ہوا ہو تو اس کو وہ پہن لیتا ہے۔

## شیطان کی پگڑی

حضرت طاؤسؓ فرماتے ہیں جو شخص پگڑی کا طرہ اپنے سر سے بلند کرے مگر اس کو نیچے نہیں چھوڑتا تو یہ شیطان کی پگڑی ہوتی ہے۔

## شیطان پانی کیسے پیتا ہے؟

(حدیث) حضرت ابن شہابؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی نوش فرماتے تو تین سانس میں نوش فرماتے۔ آپ نے ایک ہی سانس میں غٹ غٹ کر کے پی جائے کو منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا (اس طرح کا پینا) شیطان کا پینا ہے۔

۱۔ معجم اوسط طبرانی (منہ) الجامع الکبیر ۱۱، مجمع الزوائد ۵/۱۳۵، کنز العمال ۱۱۰۹۹، ۱۱۱۲۶

۲۔ بیہقی (منہ)

۳۔ بیہقی (منہ)



(فائدہ) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک سانس میں پانی مت پیا کرو یہ شیطان کے پینے کا طریقہ ہے۔

### کھلے برتن میں شیطان تھوکتا ہے

(حدیث) حضرت اذان فرماتے ہیں ”جب برتن ساری رات کھلا رہے اس پر کوئی ڈھکن نہ ہو اس میں شیطان تھوک دیتا ہے“ ابو جعفر کہتے ہیں میں نے اُن کی یہ بات حضرت ابراہیم (مخفی) سے ذکر کی تو آپ نے اس پر یہ بھی اضافہ فرمایا کہ ”یا اس سے پی لیتا ہے“۔

### شیطان کا لقمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تلی شیطان کا لقمہ ہے۔

### شیطان کی سواری

(حدیث) حضرت خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اونٹنی لے کر گزرے اس کی گردن میں گھنٹی بندھی ہوئی تھی آپ نے ارشاد فرمایا ”هَذِهِ مَطِيَّةُ الشَّيْطَانِ“ یہ شیطان کی سواری ہے (یعنی جس سواری کو گھنٹی بندھی ہوئی ہو اس پر شیطان کا بہت اثر ہوتا ہے)۔

۱۔ بیہقی (منہ)

۲۔ مصنف عبد الزاق، مصنف ابن ابی شیبہ (منہ)

۳۔ ابن ابی شیبہ (منہ)

۴۔ ابن ابی شیبہ (منہ)

### ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان

حضرت علی بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان ہوتا ہے۔

### شیطان کی مومن کے سامنے بزدلی اور جرأت

(حدیث) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَا يَزَالُ الشَّيْطَانُ ذَا عِرٍّ مِنَ الْمُؤْمِنِ مَا حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَإِذَا فَتَعَلَهُنَّ تَجَرَّأَ عَلَيْهِ وَأَوْقَعَهُ فِي الْعِظَامِ وَطَمَعَ فِيهِ۔

(ترجمہ) جب تک مومن پانچوں نمازوں کی پابندی کرتا رہتا ہے شیطان اس سے دُجارتا رہتا ہے لیکن جب ان نمازوں کو ضائع کرتا ہے تو شیطان اس پر دلیر ہو کر اس کو بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کی گمراہی کے لالچ میں مبتلا ہے۔

### شیطان کو گالیاں مت دو

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَا تَسُبُّوا الشَّيْطَانَ وَتَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ۔

۱۔ ابن ابی شیبہ (منہ)

۲۔ ابونعیم (منہ) الجامع الکبیر ۹۲۹/۱ بحوالہ ابونعیم والوبکر محمد بن حسن بخاری فی المالک والرافعی عن علی

کثرالعمال حدیث ۱۹۰۶ ج ۷

۳۔ دہلی (منہ) جامع کبیر سوطی ۸۹۱/۱، کثرالعمال ۲۱۲۰، کشف الخفاء عجلونی ۲/۴۹۵، مسند الفردوس

دہلی ۵/۱۱ (۲۹۰)، فیض القدیر ۸۹/۱، زہر الفردوس ۴/۱۷۵



ترجمہ شیطان کو گالیاں مت دیا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے پناہ مانگا کرو۔

## شیطان کی کمین گاہیں

(حدیث) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ لِلشَّيْطَانِ مَصَالِي وَفُخُوحًا، وَإِنَّ مِنْ مَصَالِيهِ وَفُخُوحِهِ الْبَطْرُ  
بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَالْفَخْرُ بِعَطَاءِ اللَّهِ وَالْكِبْرُ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ وَاتِّبَاعُ الْهَوَى  
فِي عَذِرَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ

ترجمہ شیطان کی کچھ حملہ کی جگہیں اور کمین گاہیں ہیں، اس کے حملوں اور اس کی کمین گاہوں میں سے (ایک تو) اللہ کی نعمت حاصل ہونے سے بہکنا اور اترانا ہے، (دوسرے) اللہ کی عنایت پر فخر کرنا ہے (تیسرے) اللہ کے بندوں پر تکبر میں مبتلا ہونا ہے (چوتھے) غیر ذات خداوندی میں خواہشات کی پیروی کرنا ہے۔

## انسان شیطان کے قبضہ میں کب جاتا ہے

(حدیث) حضرت قتادہ بن عیاض الجبشتیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَنْ يَزَالَ الْعَبْدُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِذَا شَرِبَهُ  
خَرَقَ اللَّهُ عَنْهُ سِتْرَهُ، وَكَانَ الشَّيْطَانُ وَلِيَّهُ وَصَمْعُهُ وَبَصَرُهُ وَ

۱۔ مکارم الاخلاق ابن لال، ابن عساکر (منہ) الجامع الکبیر ۲۶۴/۱، تاریخ کبیر بخاری ۳۲۱/۸،  
درمنثور ۱۱۶/۴، کنز العمال ۱۲۳۹، بدایہ والنہایہ ۲۴۵/۸، دیلمی ۲۰۸/۱، حدیث ۷۹۳،  
جمع الجوامع ۷۰۱۷، بیہقی،

رَجُلَهُ، يَسُوْقُهُ إِلَى كُلِّ شَرٍّ، وَكَيْصَرُفُهُ عَنْ كُلِّ خَيْرٍ ۚ

ترجمہ جب تک آدمی شراب نہ پئے تب تک اپنے دین میں ہمیشہ ترقی کرتا رہتا لیکن جب شراب پی لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی حفاظت کی ذمہ داری ہٹا لیتے ہیں اور شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے اور اس کے کان بن جاتا ہے، اس کی نگاہ بن جاتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہے اور ہر شر کی طرف ہانک کر لے جاتا ہے اور ہر خیر سے محروم کر دیتا ہے۔

## شیطان کیسے برتن سے پیتا ہے

(حدیث) حضرت عمرو بن ابی سفیانؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَا تَشْرَبُوا مِنَ الشُّلْمَةِ الَّتِي تُكُونُ فِي الْقَدَحِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَشْرَبُ مَعَكُمْ  
ترجمہ تم پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے نہ پیا کرو کیونکہ یہاں سے شیطان پیتا ہے۔

## شیطان ایک انگلی سے کھاتا ہے

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

أَلَّا كُلُّ يَصْبِغُ وَاحِدَةً أَكُلَ الشَّيْطَانُ وَبِاثْنَتَيْنِ أَكُلَ الْجَبَّارَةُ وَبِالثَّلَاثِ أَكُلَ الْأَنْبِيَاءُ ۚ

۱۔ طبرانی (منہ) طبرانی کبیر ۱۵/۱۹، الجامع الصغیر ۳۸۹، مع فیض القدر منادی، مستدرک حاکم عن ابن عمر صحیح (فیض القدر ۳۰۲/۵)  
۲۔ ابو نعیم (منہ) جامع کبیر ۸۹۳، دیلمی ۳۶۸/۵ ج ۳۲/۵، زہر الفردوس ۱۸۲/۴، کنز العمال ۴۱۰۸۴  
۳۔ دیلمی، ابن بخار (منہ) دیلمی حدیث ۴۳۶، تحف السادة المتقين ۲۴۲/۵، کنز العمال ۴۰۸۶۶، جامع صغیر  
۴۔ بحوالہ ابو احمد الغطریف فی جزئہ وابن بخار، جمع الجوامع ۱۰۵۶، فیض القدر ۱۸۱/۳



ترجمہ اور اگر آپ کو (اتفاقاً ان کی جہالت پر) کوئی دوسرے شیطان کی طرف سے  
(غصہ کا) آنے لگے جس میں احتمال ہو کہ کوئی بات خلاف مصلحت کے صادر ہو  
جائے تو (ایسی حالت میں فوراً) اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں شیطان مردود سے۔  
اور اللہ کی قسم! میں نے جب بھی تمہیں محسوس کیا ہے تم سے پناہ مانگی ہے۔ ابلیس نے کہا تم  
نے سچ کہا اسی سے تم مجھ سے نجات پاتے ہو۔

تو اس پیغمبر نے پوچھا اب تم مجھے بتاؤ تم کس طریقہ سے انسان پر قابو پاتے ہو؟  
شیطان نے کہا میں اس کو غصہ اور خواہش کے وقت قابو کرتا ہوں۔

### دھوکہ بازی کی عجیب حکایت

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک دوست رات میں اپنے گھر میں نواخل پڑھا  
کرتا تھا، جب وہ نماز شروع کرتا اور تکبیر تحریمہ کہتا ایک شخص سفید لباس پہنے اس کے پاس  
آتا اور قریب میں نماز شروع کر دیتا، اس کا رکوع و سجدہ ہمارے دوست کے رکوع اور سجدہ  
سے زیادہ خوب صورت ہوتا۔ اس نے اس کو حیرت میں ڈال دیا۔ تو اس نے کسی دوست سے  
اس کا ذکر کیا اور اس نے اس کے بارے میں مجھ سے پوچھا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟

میں نے کہا: تم اس نمازی سے کہو کہ وہ سورۃ بقرہ پڑھ کر دیکھے اگر وہ اس پر بھی ٹھہرا  
رہا تو وہ فرشتہ ہے اور اس کو مبارک ہو۔ اور اگر بھاگ جائے تو وہ شیطان ہے۔

تو اس نے یہی بات اس آدمی سے کہی۔ چنانچہ جب اس نے نماز شروع کی تو وہ شخص  
آگیا اور اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا جب اس نے سورۃ بقرہ پڑھی تو وہ شیطان پیٹھ دے  
کر بھاگ گیا۔

ابن جریر (منہ)

حکایات الصوفیہ ابو عبد اللہ محمد بن باکویہ شیرازی (منہ)

ترجمہ ایک انگلی سے شیطان کھاتا ہے، دو سے ظالم اور تین سے انبیاء کرام  
کھاتے ہیں (یعنی تین انگلیوں سے کھانا انبیاء کرام کی سنت ہے)۔

### شیطان کا ایک نبی سے مکالمہ

حضرت یزید بن قسیطؓ فرماتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام کی مساجد ان کے شہروں اور بستوں  
سے باہر ہوتی تھیں، جب کوئی نبی اپنے رب تعالیٰ سے کسی شے کے متعلق معلوم کرنا چاہتا تو مسجد  
کی طرف جاتا اور نماز کا فرضیہ ادا کرتا پھر جو مناسب ہوتا اس کا سوال کرتا۔ چنانچہ اسی طرح ایک نبی  
مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ابلیس حاضر ہوا اور ان کے اور قبلہ کے درمیان میں بیٹھ گیا تو اس  
نبی نے تین مرتبہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھا۔ تو ابلیس نے کہا تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم مجھ  
سے کس طریقہ سے محفوظ ہو جاتے ہو؟

تو اس نبی نے فرمایا بلکہ تم مجھے بتاؤ کہ تم کس طریقہ سے اُن پر غالب ہو جاتے ہو؟  
تو ان دونوں میں آپس کی تکرار چل نکلی تو اس نبی نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد  
گرامی ہے:-

إِنَّ عِبَادِي لَكُنْ عَلَيْهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ۔

(سورۃ الحجر: ۴۲)

ترجمہ میرے بندوں پر تیرا کوئی بس نہیں چلے گا مگر صرف ان پر جو تیری پیروی  
کریں گے گمراہوں میں سے۔

ابلیس نے جواب میں کہا میں نے یہ بات تمہارے پیدا ہونے سے پہلے سن رکھی ہے۔

تو نبی نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں:-

وَمَا يَنْزَعُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ۔



## شیطان کے آلات گمراہی

### حضرت جنید بغدادیؒ کی شیطان سے ملاقات

حضرت ابوالقاسم جنید (بغدادیؒ) فرماتے ہیں میں پندرہ سال تک اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا رہا کہ میری اہلیں سے ملاقات کرا دیں۔ چنانچہ میں ایک دن گرمیوں میں دو پہر کے وقت دو کواڑوں کے درمیان میں بیٹھ کر تسبیح پڑھ رہا تھا کہ شیطان آگیا، میں نے اُس سے پوچھا کون ہو؟ کہنے لگا میں ہوں (میں نے پھر کہا) کون ہو؟ کہا میں ہوں۔ میں نے تیسری مرتبہ پوچھا کون ہو؟ اس نے کہا میں ہوں۔ میں نے کہا پھر تم ابلیس ہی ہو؟ کہا ہاں (ابلیس ہوں)۔ تو میں چلا اور اس کے لیے دروازہ کھول دیا تو ایک بوڑھا شخص داخل ہوا اس پر بالوں کی ٹوپی اور اون کا کرتہ تھا ہاتھ میں اس کے ڈنڈا تھا جس کے نیچے پھل لگا ہوا تھا، تو میں واپس آکر اپنی اسی جگہ دو کواڑوں کے درمیان میں بیٹھنے لگا۔ اس نے کہا تم میری جگہ سے اٹھ جاؤ کیونکہ دو کواڑوں کے درمیان میں میری نشست ہوتی ہے تو میں وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور وہ وہاں سے بیٹھ گیا۔ میں نے اس سے کہا تو کس طریقہ سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے؟ تو اس نے اپنی آستین سے ایک روٹی نکالی اور کہا اس سے میں نے پوچھا تو لوگوں کے سامنے بُرے اعمال اچھی شکل میں کیسے خوبصورت کرتا ہے؟ تو اس نے ایک آئینہ نکالا اور کہا میں اُن کے بُرے اعمال اس کے ذریعے خوب صورت دکھاتا ہوں۔ پھر اس نے کہا تم کیا چاہتے ہو اپنی بات کو مختصر کرو۔ میں نے کہا جب تمہیں حضرت اہومؒ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا تھا؟ کہا مجھے اس پر غیرت آئی تھی کہ میں کسی غیر کو سجدہ کروں۔ پھر وہ میرے سامنے سے چھپ گیا اور میں نے اس کو نہ دیکھا۔

### شیطان کے استاد

عبدالغفار بن شعیبؒ کہتے ہیں مجھے حضرت حسانؒ نے فرمایا میری شیطان سے ملاقات

لے تاریخ ابن بخار (منہ)

ہوئی اس نے مجھ سے کہا پہلے تو میں لوگوں کو (شیطانی) تعلیم دیتا تھا اب جو میں ان سے ملاقات کرتا ہوں تو ان سے (شیطانی) تعلیم حاصل کرتا ہوں (یعنی لوگ شیطانی کاموں میں مجھ سے بھی بڑھ گئے ہیں)۔

### شیطان کا رفیق

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِذَا رَكِبَ الْعَبْدُ الدَّابَّةَ فَلَمْ يُدْكَرِ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى دَفَعَهُ الشَّيْطَانُ وَ  
قَالَ تَفَنَّنَ فَإِذَا كَانَ لَا يُحْسِنُ الْفِعَاءَ قَالَ لَهُ: تَمَنَّ. فَلَا يَزَالُ فِي  
أُمْنِيَّتِهِ حَتَّى يَنْزِلَ. ۞

(ترجمہ) جب کوئی شخص سواری پر سوار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو شیطان اس کا رفیق بن جاتا ہے اور اس کو کہتا ہے کچھ گاؤ، جب وہ اچھی طرح گانہیں سکتا تو اس کو کہتا ہے کوئی آرزو کرو چنانچہ وہ آرزو میں ہی لگا رہتا ہے حتیٰ کہ سواری سے اتر جاتا ہے۔

### راستہ بھلانے والے شیاطین

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ لِلشَّيَاطِينِ مَرَدَّةً مِنَ الشَّيَاطِينِ، يَقُولُ لَهُمْ: عَلَيْكُمْ بِالْحُجَّاجِ وَ

لے تاریخ ابن عساکر (منہ)

لے دہلی (منہ) کنز العمال حدیث ۲۴۹۹۵، الجامع الکبیر ۶۱



ترجمہ ابلیس کے کچھ سرکش شیاطین ہیں ان کو شیطان کہتا ہے تم مارجیوں اور مجاہدوں کے پاس جاؤ اور ان کو راستہ سے بھٹکا دو۔

### شیاطین سے حفاظت کا ایک طریقہ

(حدیث) حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا :-

أَجِئُوا آبَاءَكُمْ وَاصْفُوا آبَائَكُمْ وَأَدْكُوا اسْقِيَتَكُمْ وَأَطْفُوا اسْرَحَكُمْ  
فَإِنَّهُمْ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُمْ بِالتَّسْوِيرِ عَلَيْكُمْ ۝

ترجمہ (اللہ کا نام لے کر) اپنے دروازے بند کیا کرو، اپنے برتنوں کو دھواں پ دیا کرو (یعنی اٹا کر دیا کرو یا کوئی ڈسکن دے دیا کرو) اپنے مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو، اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو (اگر ایسا کر و گئے تو) ان کو تمہارے (ان مذکورہ چیزوں میں) اثر انداز ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

### شیطان کے دوست کے عجائبات

محمد بن عصمت فرماتے ہیں میں نے بغداد میں ایک شیخ سے سنا ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن ہلال (کو فی جادوگر) کا واقعہ سنا یا کہ یہ ایک دن کو فخر کی کسی گلی سے گزرا۔ وہاں کسی آدمی کا شہد بہہ گیا تھا اور لڑکے جمع ہو کر اس کو چاٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے ”اللہ ابلیس کو رسوا کرے اللہ ابلیس کو رسوا کرے“ تو عبد اللہ بن ہلال نے ان کو کہا تم اس طرح سے مت کہو بلکہ اس طرح سے کہو ”اللہ ہماری طرف سے ابلیس کو جزائے خیر دے اس نے شہد گرایا اور یہیں اس کا چاٹنا نصیب ہوا“ کہتے ہیں کہ ابلیس عبد اللہ بن ہلال کے پاس آیا اور اس کو کہا تمہارا مجھ پر احسان ہے کیوں کہ تو نے بچوں کو مجھے گالیاں دینے سے روکا ہے، میں تمہیں اس کا بدلہ دینا چاہتا ہوں پھر اس کو اپنی انگوٹھی دے کر کہا تجھے جو حاجت بھی ہو اس سے پوری کر لینا۔ چنانچہ اس کو جو بھی ضرورت پیش آتی تھی اسی وقت پوری ہو جاتی تھی۔ ۝

### دوسرا عجوبہ

حجاج (ابن یوسف ظالم گورنر) کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ بہت محبت کرتا تھا، ایک دن ایک شخص نے اس کے محل میں مزدوری کی اور اس کی نظر اس لونڈی پر پڑ گئی اور محبت ہو گئی، تو وہ (عبد اللہ بن ہلال کے پاس آیا۔ یہ شخص عبد اللہ بن ہلال کی بھی خدمت کیا کرتا تھا اس سے اپنی حالت کی شکایت کی تو ابن ہلال نے کہا آج میں اس کو تیرے پاس پیش کر دوں گا۔ چنانچہ اندھیری رات ہونے پر وہ اس لونڈی کو لے کر اس شخص کے پاس پہنچ گیا۔ لونڈی رات بھر اس شخص کے پاس رہی۔ پھر وہ اس لونڈی کو ہر اس شخص کے پاس پیش کرتا رہا۔ اس خوف اور جاگنے کی وجہ سے لونڈی کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ چنانچہ اس نے حجاج سے شکایت کی کہ جب لوگ

۝ طبرانی (معجم کبیر) ۲۵۴/۲ بحوالہ طبرانی کبیر، مجمع الزوائد ۲/۲۱۵، تحف السادة المتقين، ۲۸۸/۲

طبرانی کبیر ۱۱۲/۱، کنز العمال ۱۱۴۹۴، ۱۱۵۴

۝ ابن عدی (معجم کامل ابن عدی) ۶/۲۰۵۵، مجمع الزوائد ۸/۱۱۱، مسند احمد ۵/۲۶۲



سو جاتے ہیں میرے پاس کوئی شخص آتا ہے، مجھے ایک نوجوان کے گھر میں لے جاتا ہے اور میں صبح تک اس میں رہتی ہوں۔ جب صبح ہوتی ہے تو میں اپنے آپ کو محل میں نکلتی ہوں۔ کہتے ہیں کہ حجاج نے دعفران کے رنگ والی خوشبو کا ایک تھاں منگایا اور لونڈی سے کہا کہ جب تو اس شخص کے گھر تک پہنچ جاتے تو یہ اس کے دروازہ کو لگا دینا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور حجاج نے محافظ بھیج دیئے۔ جب وہ اس جوان کو گرفتار کر کے لے آئے تو حجاج نے اس سے کہا میں تجھے امان دیتا ہوں تم مجھے اپنا قضیہ سناؤ، چنانچہ اس نے سارا واقعہ کہہ دیا، تو حجاج نے عبداللہ بن ہلال کو طلب کیا اور پوچھا اے عبداللہ! تو نے ساری دنیا چھوڑ دی صرف میرے ساتھ یہ شرارت کرنی تھی؟ پھر اس نے تلوار اور چمڑے کا فرش اس کے قتل کرنے کے لیے منگایا۔

کہتے ہیں کہ عبداللہ نے بھی دھاگے کا گولہ نکالا اور اس کا ایک کنارہ حجاج کو بھتا دیا اور کہا تم اس کو قابو کر کے پکڑو میں تمہیں اپنے قتل کرنے سے پہلے ایک تماشا دکھاتا ہوں پھر اس گولہ کو فضا میں پھینکا اور خود اس دھاگے سے لپٹ گیا اور اوپر چڑھنے لگا جب وہ محل کی اوپر والی منزل میں پہنچ گیا تو کہا ”اے حجاج! تو میرا کیا بگاڑ سکتا ہے؟“ اور فرار ہو گیا بلکہ

### تیسرا عجوبہ

ایک مرتبہ حجاج کو اتفاق ہوا کہ اس نے عبداللہ بن ہلال کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا تو اس نے زمین پر کشتی کی طرح ایک نقشہ بنایا اور قیدیوں سے کہا جو بصرہ جانا چاہے وہ میرے ساتھ سوار ہو جائے۔ کچھ لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا لیکن کچھ سوار ہو گئے تو ان میں سے کسی نے بھی ان کو جیل میں نہ دیکھا۔

۱۔ کتاب العجائب ابو عبد الرحمن محمد بن المنذر ہروی (منہ) لسان المیزان ۳/۳۷۳

۲۔ کتاب العجائب مذکور (منہ) لسان المیزان ۳/۳۷۳ درحالات عبداللہ بن ہلال صدیق الشیطان

### چوتھا عجوبہ

احمد بن عبد الملک کہتے ہیں عبداللہ بن ہلال شیطان کا دوست تھا اور شیطان کی خاطر عصر کی نماز نہیں پڑھتا تھا اس کے کام اسی وقت میں پورے ہوتے تھے۔ چنانچہ ایک شخص اس کے پاس آیا اور کہا میرا ایک دولت مند ہمسایہ ہے وہ مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرتا ہے اور بڑے کام آتا ہے، اس کی ایک حسین بیٹی ہے میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ابلیس کے پاس میرے لیے سفارش لکھ دو تاکہ وہ کوئی شیطان بھیج کر میرے لیے اس لڑکی کو نکاح کا پیغام دے دے۔

کہتے ہیں کہ اس (عبداللہ بن ہلال) نے ابلیس کو اس طرح سے خط لکھا کہ ”اگر تو یہ پسند کرے کہ مجھ سے اور اپنے سے زیادہ خبیث اور شریر آدمی دیکھے تو میرے اس حاملِ رقعہ کو دیکھ لے اور اس کا کام کر دے۔“

پھر اس نے کہا اس جگہ کو دیکھو اور اس کے ارد گرد ایک دائرہ بنا دیا اور کہا جب کوئی نظر آئے تو اس کو یہ خط دکھا دینا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اس کے سامنے سے ایک جماعت گزری حتیٰ کہ ایک بوڑھا تخت پر بیٹھے ہوئے سامنے آیا اس تخت کو چار شیطانوں نے اٹھا رکھا تھا جب اس نے شیطان کو دیکھا تو دور سے خط دکھایا تو اس نے منشیوں سے کہا اور اس سے خط لے لیا گیا۔ جب شیطان نے اس کا مضمون دیکھا تو اس کو بوسہ دے کر سر پر رکھ لیا۔ پھر اس کو پڑھا اور چیخ ماری تو جانے والے بھی اس کے پاس واپس آ گئے اور جو پیچھے رہ گئے وہ بھی جمع ہو گئے۔ انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ یہ میرے دوست کا خط ہے اس نے اس میں کہا ہے۔

”اگر تمہیں پسند ہو کہ میرے سے اور اپنے سے بدترین شخص کو دیکھو تو میرے اس رقعہ کو دیکھ لو اور اس کا کام کر دو۔“



## مآخذ لفظ المرجان

وہ حوالہ جاتی کتب جن کو علامہ سیوطیؒ نے اپنی کتاب میں استعمال فرمایا۔

- |                                                     |                                  |
|-----------------------------------------------------|----------------------------------|
| ۱۸) نوادر الاصول حکیم ترمذی                         | ۱) کتاب الفنون علامہ ابن عقیل    |
| ۱۹) (تفسیر) ابن مردودیه                             | ۲) المبتدأ اسحق بن بشر           |
| ۲۰) الاسماء والصفات بیہقی                           | ۳) تفسیر جوہر                    |
| ۲۱) ابوالعثمان سعید بن العاص الرازی: الالہام والوسو | ۴) تفسیر عثمان ابن ابی شیبہ      |
| ۲۲) صحیح مسلم شریف                                  | ۵) تاریخ محمد بن اسحق            |
| ۲۳) ابوبکر الباغندی                                 | ۶) تفسیر مقاتل بن سلیمان         |
| ۲۴) ابن ابی شیبہ (مصنف)                             | ۷) (تفسیر) ابن جریر طبری         |
| ۲۵) مسند احمد                                       | ۸) (تفسیر) ابو حاتم              |
| ۲۶) سنن ترمذی                                       | ۹) کتاب الغطۃ ابوالشیخ           |
| ۲۷) بخاری شریف                                      | ۱۰) فریابی                       |
| ۲۸) ابن العربی قاضی                                 | ۱۱) (تفسیر) ابن المنذر           |
| ۲۹) سنن ابوداؤد                                     | ۱۲) ابن ابی حاتم (تفسیر)         |
| ۳۰) دلائل النبوة ابوالنعیم                          | ۱۳) (تفسیر) عبد بن حمید          |
| ۳۱) دلائل النبوة بیہقی                              | ۱۴) طبرانی (معاجم ثلاثہ)         |
| ۳۲) الخادم لزرکشی                                   | ۱۵) حاکم (مستدرک)                |
| ۳۳) مستدرک حاکم                                     | ۱۶) شعب الایمان بیہقی            |
| ۳۴) (تفسیر) عبدالمزاق                               | ۱۷) مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا |

تم میرے پاس گونگا، بہرہ اور اندھا شیطان لے آؤ اور اس کو اس (دولت مند) شخص کے گھر روانہ کر دو تاکہ وہ اس کی بیٹی کا پیغام نکاح دے آئے۔

## شیطان پلید ہے یا پاک؟

ابن عماد (حنبلیؒ) نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرَّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بظاہر یہی دلالت کرتا ہے کہ ابلیس نجس العین ہے۔

لیکن امام بغویؒ نے شرح السنہ میں ذکر کرتے ہیں کہ ابلیس مشرک کی طرح طاہر العین ہے اور انہوں نے استدلال اس سے کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو نماز میں پکڑا تھا اور نماز نہیں توڑی تھی، تو اگر ابلیس نجس ہوتا تو آپ اس کو نماز میں نہ پکڑتے۔ ہاں یہ نجس الفعل اور خبیث الطبع ضرور ہے۔

## خاتمہ

والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وسلم تسليماً كثيراً ابداً دائماً الى يوم الدين والحمد لله رب العالمين.

۱۔ کتاب العجائب شکر (منہ) لسان المیزان ۳/۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵

۲۔ سراج الوجوزۃ الجان (منہ)

۳۔ شرح السنہ امام بغوی (منہ)



- ٣٥) تحريم الفواحش طوطي  
 ٣٦) فقه اللغة الشعالبي  
 ٣٧) شرح الهداية ابو المعالي بن الهيثم حسيني  
 ٣٨) ابن الكلبي  
 ٣٩) ابن عساكر  
 ٤٠) نهايه ابن اثير  
 ٤١) تنزيه المذكرة  
 ٤٢) مسائل حرب بن اكرماني  
 ٤٣) الهوائف ابن ابى الدنيا  
 ٤٤) منية المفتي جمال الدين سجستاني حنفي  
 ٤٥) اتباع السنن والآثار امام دارمي  
 ٤٦) امالي احمد بن سليمان النجاد  
 ٤٧) هوائف الحبان عجائب ما يسكي عن الكهان خطي  
 ٤٨) تذكرة صلاح الدين صفدي  
 ٤٩) اربوزة ابن العماد  
 ٥٠) شرح الوجيز اليونسي  
 ٥١) توقيف الحكام على غوامض الاحكام  
 ٥٢) ابن سني (عمل اليوم والليله)  
 ٥٣) كتاب الوسوسة ابو بكر بن ابى داود  
 ٥٤) موطا امام مالك  
 ٥٥) دلمي (مسند الفردوس)
- ٥٨) الكنى للدولابي  
 ٥٩) مصنف عبد الرزاق  
 ٦٠) شرح الرافعي (فتح الغرني في شرح الوجيز للغزالي)  
 ٦١) كامل ابن عدي  
 ٦٢) شرح سنن ابو داود شيخ ولي الدين عراقى  
 ٦٣) كتاب الكناية لابن الرفعة  
 ٦٤) تفسير كبير امام رازي  
 ٦٥) شرح بدء الامالي لغز الدين بن جماعة  
 ٦٦) فتاوى شبلى  
 ٦٧) زعزعى (كشاف)  
 ٦٨) ابن سلام  
 ٦٩) سنن الكبرى البيهقي  
 ٧٠) كتاب الضعفاء عتيلى  
 ٧١) كتاب السنن ابو على بن اشعث  
 ٧٢) صفة الصفوة ابن جوزى  
 ٧٣) الناسخ والمنسوخ امام احمد  
 ٧٤) الابانة ابو نصر السجزي  
 ٧٥) مسند بزار  
 ٧٦) تفسير سفيان ثوري  
 ٧٧) تاريخ مكة امام ازرقى  
 ٧٨) المجالسة امام دينورى

- ٨٨) رواة مالك خطيب بغدادى  
 ٨٩) ترجمة القاضي الخلعى  
 ٩٠) فوائد ابن سيرى حزانى حسنى  
 ٩١) نوادر ابن سيرى  
 ٩٢) مكارم الاخلاق خزانى  
 ٩٣) جيزة عباس بن عبد الله ترمذى  
 ٩٤) القاب شيرازى  
 ٩٥) الاصابه ابن حجر  
 ٩٦) كتاب الضعفاء ابن حبان  
 ٩٧) كتاب الصحابة ابو موسى  
 ٩٨) كتاب مكة فاكهى  
 ٩٩) ربايعات ابو بكر بن محمد بن عبد الله شافعى  
 ١٠٠) انباء الغر ابن حجر عسقلانى  
 ١٠١) تاريخ كبير بخارى  
 ١٠٢) الملل والنحل ابن حنبل  
 ١٠٣) كتاب العجائب والغرائب لابن شاهين  
 ١٠٤) تفسير منذر بن سعيد  
 ١٠٥) القواعد الصغرى ابن عبد السلام  
 ١٠٦) كتاب الرواية امام بيهقي  
 ١٠٧) شرح اربوزة فى الحنن  
 ١٠٨) اسئلة الضعفاء
- ٩٨) البعث والنشور بيهقي  
 ٩٩) غرائب السنن ابن شاهين  
 ١٠٠) كتاب العجائب ابو عبد الرحمن بن منذر معروف المشكر  
 ١٠١) كتاب النوادر ابو الشيخ  
 ١٠٢) صحيح ابن حبان  
 ١٠٣) كتاب الزهد امام احمد  
 ١٠٤) سنن سعيد بن منصور  
 ١٠٥) (مسند) ابو يعلى موصلى  
 ١٠٦) ابو القاسم سبيلى  
 ١٠٧) سنن ابن ماجه  
 ١٠٨) مجموعة فتاوى ابن تيمية  
 ١٠٩) طبقات حنابلة قاضى ابو الحلى حسنى  
 ١١٠) عقلاء المجانين (ابن جوزى)  
 ١١١) تذكرة حمدونيه  
 ١١٢) رساله قشيره (امام ابو القاسم قشيره)  
 ١١٣) شمائل ترمذى  
 ١١٤) تاريخ ابن حبان  
 ١١٥) كتاب الطوايع ابن ابى الدنيا  
 ١١٦) صحيح ابن خزيمة  
 ١١٧) اكمام المرحان  
 ١١٨) حلية الاولياء ابو نعيم



- (۱۱۹) فضائل القرآن ابن ضرس  
(۱۲۰) سنن دارمی  
(۱۲۱) کتاب الدعاء ابن ابی الدنیا  
(۱۲۲) تاریخ بغداد خطیب بغدادی  
(۱۲۳) کتاب الافراد دارقطنی  
(۱۲۴) مسند حارث بن اسامه  
(۱۲۵) ضعفاء ابن حبان  
(۱۲۶) کتاب العرائس ابن جوزی  
(۱۲۷) دبیر بن بکار  
(۱۲۸) کتاب الصحابه ابن شهابین  
(۱۲۹) الجلیس للمعارفی  
(۱۳۰) تاریخ ابن اسحق  
(۱۳۱) الاستیعاب لابن عبد البر  
(۱۳۲) الدلائل علی المعانی الحدیث بالمشاهد و المش  
للحدیث قاسم ابن ثابت سرقسطی  
(۱۳۳) کتاب العجائب ابوسلیمان محمد بن عبد الله بن بر البرقی  
(۱۳۴) اسمعیات للاصمعی  
(۱۳۵) تاریخ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ  
(۱۳۶) مسند الحارث  
(۱۳۷) فضائل الصحابه عبد الله بن امام احمد  
(۱۳۸) اعتلال القلوب خراطی  
(۱۳۹) تفسیر ابوالشیخ  
(۱۴۰) طیوریات  
(۱۴۱) الاخبار المنتشرة ابن درید  
(۱۴۲) تاریخ ابن بخار  
(۱۴۳) فضائل بیت المقدس ابوبکر واسطی  
(۱۴۴) فوائد سمویة  
(۱۴۵) مختاره لفضیاء الدین مقدسی  
(۱۴۶) طبقات ابن سعد  
(۱۴۷) شرح دیوان الاغشی للاحدی  
(۱۴۸) المختار  
(۱۴۹) روض الراحین امام یافعی  
(۱۵۰) درة الخواص للقاسم الحریری  
(۱۵۱) فوائد البخیری  
(۱۵۲) سنن نعیم بن حماد  
(۱۵۳) معرفة الصحابة ابونعیم هبهانی  
(۱۵۴) سنن نسائی  
(۱۵۵) ذم الغضب ابن ابی الدنیا  
(۱۵۶) ذوائد زید ابن امام احمد  
(۱۵۷) کتاب الزهد امام احمد  
(۱۵۸) مسند اسحاق بن راهویه  
(۱۵۹) تفسیر سید

- (۱۶۰) کتاب القلائد ابوبکر محمد بن احمد بن شیبہ  
(۱۶۱) ابن عساکر  
(۱۶۲) سنن دارقطنی  
(۱۶۳) کتاب الادا مل ابن ابی عروبه  
(۱۶۴) نووی شرح مسلم  
(۱۶۵) کتاب الطب لابن نعیم هبهانی  
(۱۶۶) کتاب الادب ابوبکر الخلال  
(۱۶۷) المختصر  
(۱۶۸) ابن جریر  
(۱۶۹) مراسیل ابوداؤد  
(۱۷۰) مکارم الاخلاق ابن لال  
(۱۷۱) حکایات الصوفیه محمد بن باکویه شیرازی  
(۱۷۲) لسان المیزان ابن حجر عسقلانی  
(۱۷۳) شرح ارجوزة الحیات  
(۱۷۴) شرح السنه امام بغوی

## ماخذ تخریج

### تاریخ جنات و شیاطین

قرآن کریم

- (۱) کتاب الفنون علامه ابن عقیل  
(۲) میزان الاعتدال امام ذہبی  
(۳) تقریب التہذیب ابن حجر عسقلانی  
(۴) تفسیر مقاتل بن سلیمان  
(۵) تفسیر عثمان بن ابی شیبہ  
(۶) تاریخ محمد بن اسحق (۷) تفسیر جویری  
(۸) مستدرک حاکم (۹) مسند احمد  
(۱۰) دلائل النبوة بیہقی  
(۱۱) دلائل النبوة ابونعیم هبهانی  
(۱۲) مجمع الزوائد علامه سیوطی  
(۱۳) مشکوٰۃ المصابیح  
(۱۴) مصنف عبد الرزاق  
(۱۵) الحباک فی اخبار الملائک سیدوطی  
(۱۶) زاد المسیر ابن جوزی  
(۱۷) تفسیر ابن کثیر  
(۱۸) تفسیر قرطبی  
(۱۹) الاسماء والصفات بیہقی  
(۲۰) البدایہ والنہایہ ابن کثیر



- فتح الباری شرح بخاری (۱۲) تاریخ جرجان (۳۳)  
 بخاری شریف (۱۴) مسلم شریف (۳۴) تهذیب تاریخ ابن عساکر (۳۵)  
 ترمذی شریف (۱۶) ابوداؤد شریف (۳۵) مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا (۳۶)  
 نسائی شریف (۱۸) ابن ماجة شریف (۳۷) الهوائف ابن ابی الدنیا (۳۸)  
 موطا امام مالک (۱۹) المعجمین لابن حبان (۳۹) طبرانی کبیر (۴۰)  
 درمنثور (۲۰) طبرانی صغیر (۴۱)  
 سنن الکبریٰ بیہقی (۲۱) مستدرک حاکم (۴۲)  
 کنز العمال علی متنی (۲۲) المطالب العالیہ ابن حجر عسقلانی (۴۳)  
 جامع صغیر علامہ سیوطی (۲۳) مستخرج البیہقی (۴۴)  
 احتاف السادة المتقین مرتضیٰ زبیری (۲۴) طبقات ابن سعد (۴۵)  
 تذکرة الموضوعات قیسرانی (۲۵) اشکر لابن ابی الدنیا (۴۶)  
 حلیۃ الاولیاء البیہقی (۲۶) تذکرة الموضوعات علامہ طنبوکی (۴۷)  
 الجامع الکبیر امام سیوطی (۲۷) لآلی مصنوعة علامہ سیوطی (۴۸)  
 مسند الفردوس دہلی (۲۸) ترمذی و ترمذی (۴۹)  
 صحیح ابن حبان (الاحسان) (۲۹) تحفات سنیه (۵۰)  
 مشکل الآثار امام طحاوی (۳۰) الحادی للفتاوی علامہ سیوطی (۵۱)  
 سنن دارمی (۳۱) معارف القرآن مفتی محمد شفیع (۵۲)  
 مسند البیہقی (۳۲) تفسیر مظہری (۵۳)  
 احکام المرحبان (۳۳) تاریخ مکہ امام ازرقی (۵۴)  
 نصب الرایہ امام زبیری (۳۴)

- جمع الجوامع (۵۲) جمع الجوامع (۵۲)  
 الاذکار امام نووی (۵۵) الاذکار امام نووی (۵۵)  
 کامل ابن عدی (۵۶) کامل ابن عدی (۵۶)  
 الادب المفرد (۵۷) الادب المفرد (۵۷)  
 مصنف ابن ابی شیبہ (۵۸) مصنف ابن ابی شیبہ (۵۸)  
 نہایہ فی غریب الحدیث ابن اثیر (۵۹) نہایہ فی غریب الحدیث ابن اثیر (۵۹)  
 صحیح ابن خزمیہ (۶۰) صحیح ابن خزمیہ (۶۰)  
 عمل الیوم واللیلہ ابن سنی (۶۱) عمل الیوم واللیلہ ابن سنی (۶۱)  
 تعلیق التعلیق ابن حجر عسقلانی (۶۲) تعلیق التعلیق ابن حجر عسقلانی (۶۲)  
 تاریخ بغداد خطیب بغدادی (۶۳) تاریخ بغداد خطیب بغدادی (۶۳)  
 کتاب الموضوعات ابن جوزی (۶۴) کتاب الموضوعات ابن جوزی (۶۴)  
 تنزیہ الشریعۃ ابن عراق (۶۵) تنزیہ الشریعۃ ابن عراق (۶۵)  
 فائدہ مجموعہ شوکانی (۶۶) فائدہ مجموعہ شوکانی (۶۶)  
 کتاب الضعفاء عقیلی (۶۷) کتاب الضعفاء عقیلی (۶۷)  
 البدور السافره علامہ سیوطی (۶۸) البدور السافره علامہ سیوطی (۶۸)  
 البعث والنشور امام بیہقی (۶۹) البعث والنشور امام بیہقی (۶۹)  
 تخریج احیاء العلوم عراقی (۷۰) تخریج احیاء العلوم عراقی (۷۰)  
 علل متناسیہ ابن الجوزی (۷۱) علل متناسیہ ابن الجوزی (۷۱)  
 تبیس ابلیس (۷۲) تبیس ابلیس (۷۲)  
 نوادر الاصول حکیم ترمذی (۷۳) نوادر الاصول حکیم ترمذی (۷۳)  
 فیض القدر شرح جامع صغیر (۷۴) فیض القدر شرح جامع صغیر (۷۴)  
 مجمع البحار الانوار (۷۵) مجمع البحار الانوار (۷۵)  
 تاریخ جرجان سہمی (۷۶) تاریخ جرجان سہمی (۷۶)  
 موسوعة اطراف الحدیث النبوی (۷۷) موسوعة اطراف الحدیث النبوی (۷۷)  
 حواشی لفظ المرحبان (۷۸) حواشی لفظ المرحبان (۷۸)  
 تلخیص الجبیر (۷۹) تلخیص الجبیر (۷۹)  
 زہر الفردوس الدہلی (۸۰) زہر الفردوس الدہلی (۸۰)  
 تسدید القدس علی الدہلی (۸۱) تسدید القدس علی الدہلی (۸۱)  
 تجرید الصحابة (۸۲) تجرید الصحابة (۸۲)  
 الاسرار المرفوعة (۸۳) الاسرار المرفوعة (۸۳)  
 کشف الخفاء للعجلونی (۸۴) کشف الخفاء للعجلونی (۸۴)  
 بذل الماعون فی فضل الطاعون ابن حجر عسقلانی (۸۵) بذل الماعون فی فضل الطاعون ابن حجر عسقلانی (۸۵)  
 التمهید ابن عبد البر اندلسی (۸۶) التمهید ابن عبد البر اندلسی (۸۶)  
 جامع المسانید خوارزمی (۸۷) جامع المسانید خوارزمی (۸۷)  
 مسند امام البیہقی (۸۸) مسند امام البیہقی (۸۸)  
 تاریخ بخاری (۸۹) تاریخ بخاری (۸۹)  
 مصابیح السنۃ (۹۰) مصابیح السنۃ (۹۰)  
 المغنی عن حمل الاسفار (تخریج عراقی) (۹۱) المغنی عن حمل الاسفار (تخریج عراقی) (۹۱)  
 معالم التنزیل لغوی (۹۲) معالم التنزیل لغوی (۹۲)  
 فاضل راہب مرزی (۹۳) فاضل راہب مرزی (۹۳)  
 کتاب العلل ابن ابی حاتم (۹۴) کتاب العلل ابن ابی حاتم (۹۴)  
 کتاب الشریعۃ آجری (۹۵) کتاب الشریعۃ آجری (۹۵)



- ۹۶) احیاء علوم الدین امام غزالی  
۹۷) مصائب الانسان من مصادد الشیطان  
۹۸) ابن مفلح مقدسی  
۹۹) کتاب الزہد امام احمد  
۱۰۰) الطب النبوی امام ذہبی  
۱۰۱) ذم الہوی ابن جوزی  
۱۰۲) شرح السنۃ بغوی  
۱۰۳) - موضع اوہام الجمع والتفریق خطیب بغدادی  
۱۰۴) مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ  
۱۰۵) لسان المیزان ابن حجر عسقلانی  
۱۰۶) روض الالف  
۱۰۷) سیرت ابن اسحاق  
۱۰۸) اسد الغابہ ابن اثیر  
۱۰۹) الاصابہ ابن حجر عسقلانی  
۱۱۰) الدولابی فی الکفی  
۱۱۱) روض الراحین امام یافعی  
۱۱۲) کتاب الاضداد ابن الانباری  
۱۱۳) شعب الایمان امام بیہقی  
۱۱۴) تفسیر عبد الرزاق بن الہمام  
۱۱۵) تبلیس ابلیس ابن جوزی  
۱۱۶) آکام المرجان فی احکام الحان
- ۱۱۷) جامع التحصیل للعلائی  
۱۱۸) کتاب السنۃ ابن ابی عاصم  
۱۱۹) المقاصد الحسنۃ امام سخاوی  
۱۲۰) تجرید المہمید لابن عبد البر  
۱۲۱) الودیک فی اخبار الدیک سیوطی  
۱۲۲) الفتاویٰ احمدیثیہ ابن حجر مکی  
۱۲۳) سیرت ابن ہشام  
۱۲۴) مالی الشجرى  
۱۲۵) ہوائف الحان للخرطلی  
۱۲۶) سیرت شامیہ للصالحی  
۱۲۷) التذکرہ للذکرشتی  
۱۲۸) الدرر المنتثرہ  
۱۲۹) الغماز علی المماز للمہودی  
۱۳۰) مساوی الاخلاق خراطی  
۱۳۱) تاریخ اصحابان الونیم اصہبانی  
۱۳۲) جامع بیان العلم و فضلہ ابن عبد البر  
۱۳۳) تفسیر ابن جریر طبری  
۱۳۴) المنار المنیف ابن قیم الجوزیہ  
۱۳۵) الاحکام النبویہ فی الصناعات الطبیہ للکمال  
۱۳۶) مسند حمیدی  
۱۳۷) بدائع المنن ساعاتی

- ۱۳۸) ذم الدنیا لابن ابی الدنیا  
۱۳۹) تفسیر بیان القرآن حضرت تھانوی  
۱۴۰) تلخیص المستدرک امام ذہبی  
۱۴۱) کتاب الزہد امام بیہقی  
۱۴۲) تاریخ مصر لابن یونس
- ۱۴۳) ذوائد کتاب الزہد ابن امام احمد  
۱۴۴) ذم الدنیا لابن ابی الدنیا  
۱۴۵) تفسیر بیان القرآن حضرت تھانوی  
۱۴۶) تلخیص المستدرک امام ذہبی  
۱۴۷) کتاب الزہد امام ابن مبارک  
۱۴۸) مراسیل امام ابو داؤد
- ۱۴۹) مسند امام شافعی  
۱۵۰) الاستذکار  
۱۵۱) الفقیہ والمتفقہ خطیب بغدادی  
۱۵۲) کتاب الزہد امام ابن مبارک  
۱۵۳) مراسیل امام ابو داؤد

الحمد للہ کہ کتاب لقطہ المرجان فی احکام الحان تالیف لطیف امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ مع تخریج احادیث اور بعض فوائد تکمیل کو پہنچا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول سے نوازیں اور مترجم اور اس کے تمام متعلقین والدین اساتذہ اور اولاد و احباب کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائیں اور حنت میں ترقی درجات کا سبب بنائیں۔ اور خاص اپنے لطف و کرم سے اپنے ہر طرح کے عذابوں سے دائمی طور پر محفوظ رکھیں۔

یاد رب صل وسلم مضعفا ابدًا

علی النبی کما کانت لک الکلم

امداد اللہ نور

تاریخ تکمیل ترجمہ ۵ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۱۷ھ

۱۵ مارچ ۱۹۹۷ء



کل تعداد تالیفات ۴۰ عدد

اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرما کہ ان کا نفع عام فرمائے اور مزید بالنیفات کی توفیق عطا فرمائے۔

تصنیفات

مولانا مفتی احمد الدار نور

عربی تالیفات

١ احكام القرآن للتحفانوى منزل تہدارم مع مفتی جمیل احمد تحفانوی قدس سرہ (تعداد صفحات ۲۰۰۰) (غیر مطبوعہ)

۲) و خوب التقلید (غیر مطبوعه)

وراثۃ الالبیاء (غیر مطبوعہ) ۴

علامات الاصفیاء وکرامات الاولیاء (غیر مطبوعہ) فضائل تحفظ القرآن (مطبوعہ)

۵) ایصال الثواب فی الاسلام (غیر مطبوعہ) ۲) جہنم کے خوفناک مناظر (مطبوعہ)

۲) حد الرجاء علی المحسن (غیر مطبوعہ)

۳) فرشتوں کے عجیب حالات (مطبوعہ)

④ کرامۃ الانسان (غیر مطبوعہ)

نقمة الاغنياء بعصمة الاشباه (غير مطبوعه) ⑤

٩ وجوب الاضحية (بغير مطبوعه) ٦ تاريخ جنات وشياطين (مطبوعه)

تراجم مدونی الفقہ الحنفی (غیر مطبوعہ) ⑩  
 ⑥ عشق کی تباہ کاریاں (زیر تکمیل)

حکم الدعوات عقب الصلوات (غیر مطبوعہ) ۱۱

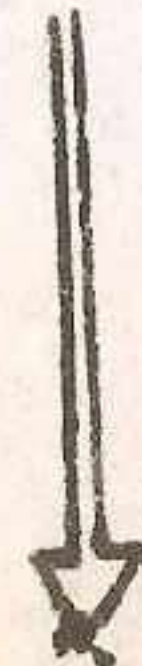
۸ جنت کے حسین مناظر (زیر تکمیل)

عكم الرقني والحوذات في ضوء الشريعة (غير مطبوعه) ترجمه موطا امام مالک (زیر تکمیل)

(١٣) اللواطة وعدده عند الأمانة الأربعة وتبرجح الثغري عليه (غير مطبوعه)

احادیث حرمتہ اللواطہ (غیر مطبوعہ)

نخاسته المني (غير مطبوعه) ١٥





**تصانیف**  
**مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور**

(۱) آنسوؤں کا سمندر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 92/=
(۲) آداب حکومت	(مطبوعہ)، مجلد، ہدیہ 100/=
(۳) اسرار کائنات	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۴) اکابر کا مقام عبادت	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 110/=
(۵) تاریخ جنات و شیاطین	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 132/=
(۶) جواہر نبوی ﷺ	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 150/=
(۷) جہنم کے خوفناک مناظر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 110/=
(۸) جنت کے حسین مناظر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 150/=
(۹) رحمت کے خزانے	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 160/=
(۱۰) ساٹھ علوم	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 132/=
(۱۱) سیلاب مغفرت	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۱۲) صحابہ کرام کے جنگی معرکے	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 132/=
(۱۳) عشق مجازی کی تباہ کاریاں	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۱۴) غیر مقلدین کی غیر مستند نماز	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۱۵) فرشتوں کے عجیب حالات	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 132/=
(۱۶) فضائل حفظ القرآن	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 66/=
(۱۷) قیامت کے ہولناک مناظر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 132/=
(۱۸) قبر کے عبرتناک مناظر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۱۹) کرامات اولیاء	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۲۰) لذت مناجات	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۲۱) محبوب ﷺ کا حسن و جمال [مفتی محمد سلیمان]	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 92/=
(۲۲) معجزات رسول اکرم ﷺ	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 132/=
(۲۳) منتخب حکایات	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۲۴) نفیس پھول [مولانا عبد المجید انور]	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 132/=

تفصیلی تعارفی فہرست کتاب ہذا میں آخری صفحات پر دیکھیں